فسانۂ سوزِ عشق

جی۔ ڈبلیو۔ ایم۔ رینالڈ

فہرست مطالب فسانہ سوزن عشق

تمہید

لفظ ناول اب ایسا اُردو مین خلط ملط ہوگیا ہی کہ شرح کا محتاج نہین تاہم اگر انگریزی لغات کے بموجب کسی قدر اُس کی نسبت بیان کیا جائے تو لطف سے خالی نہ ہوگا۔ ایک صاحب لغت اِسکے معنی یہ لکھتے ہین۔

جدید۔ نورس۔ پہلے نہ سنا ہوا نہ جانا ہوا۔ غیر معمولی عجیب وغریب۔ ساختہ بندش یا ایجادی مضمون نثر۔ قصہ۔ کہانی۔ داستان۔ نقل۔ افسانہ۔ حکایت کیفیت حقیقت پنواڑا۔ طومار۔

اگر ناول کا مقابلہ مضامین تحریری یا اقوال یا روایات یا نظم ناٹک اور ریختہ سے کیا جائے تو صاف ظاہر ہوگا کہ آخر الذکر کا اثر بنی آدم کے مذاق اور ہمدردی پر ہوتا ہی جبکہ اول الذکر مضامین فریب آمیز اور اُن لوگون کے حالات [illegible] کا ذکر اُس مین بیان ہوتا ہی دلچسپ معلوم ہوتا ہی۔

ناول وہ لفظ ہی جو ایسی تصنیفات سے متعلق کیا جاتا ہی جو حکایت اور کہانی سے زیادہ تر مطول مغلق تر اور دقیق ترہین۔ ناول مین حادثات اور سوانح اور اطوار زمانہ جدید کا تذکرہ ہوتا ہی اور انواع واقسام کے اشخاص کی سیرت اور خصلت اور اُن کے امزجہ وعادات اس مین قلمبند کیے جاتے ہین۔

نظم انگریزی کی طرح ناول بھی دو قسم کا ہوتا ہی ایک وہ ہی جس مین ناٹک کی طرح وہ اشکال اور تمثال بیان کی جاتی ہین جن سے حضرت انسان کی خفیف بُرائیان اور ادنی خطائین اور جذبے اور افعال اور کردار اور حماقتین ظاہر ہوتی ہین دوسری قسم وہ ہی جس مین ناٹک کی طرح انسان کے جذبے اور آلام واوہام اور مصائب ونوائب زندگی کے اِس طرز سے تحریر کیے جاتے ہین کہ ناظرین وسامعین کے دل مین انتہا کا رنج اور رحم اور غصہ اور خطرہ۔ غم اور خوف پیدا ہوتا ہی۔ یہ قسم اول کے بالکل بالعکس ہے۔

یہ کتاب ایک ناول کا ترجمہ ہی جس کا نام سیمسٹرس ہی اور یہ ناول دوسری قسم
سے متعلق ہی مسٹر جی ڈبلیو ایم رینالڈز نے جنکی رنگین نویسی جادونگاری۔ سحر کاری عالیدماغی
خیالات کی پاکیزگی اور بلند پروازی مشارق ومغارب عالم مین مشہور ومعروف ہی
اور جن کے فضل وکمال کا فن انشا مین ڈنکا بج رہا ہی ایک خاص مطلب سے اس داستان غم
تضمین اور نالۂ حزین کو لکھا تھا اور وہ مطلب یہ تھا کہ انگلینڈ مین تیس ہزار سے
زیادہ غمزدہ اور محنت کش کنواریان تھین جن کی بسراوقات صرف سلائی پر منحصر تھی
مزدوری اس قدر قلیل تھی اور تعین اُجرت کا طریقہ ایسا ذلیل تھا جس سے وہ نوریان
نارسا اور جامہ دوزان پارسا یا تو اپنا تقویٰ توڑنے وضو شکست کرنے کو
مجبور ہو جاتی تھین یا خودکشی کرتی تھین یا بیت المحنت کو بھیجی جاتی تھین۔ دردمند
مصنف نے جب یہ مرقعۂ عبرت جس کی تصویرون سے نفیر بیکسی اور آہ آتش بار
نکلتی ہی [illegible] اُس افسانۂ مایوسی وحرمان مین شربت سم آمیز گھولا تو اس کو خیاطہ یا
انگلستان کے سفید غلام سے موسوم کیا تاکہ نام کے دیکھتے ہی کتاب کے مضامین و
مطالب بادی النظر مین حالی ہون۔ سب جانتے ہین کہ انگلستان کیا بلکہ کل ممالک
محروسہ ومفتوحۂ سرکار انگلیشیہ مین بردہ فروشی قطعاً ممنوع اور ناجائز قرار دیگئی ہی
اس لئے جب رحیم النفس مصنف نے انگلستان مین سفید غلام پیدا کیا جس کا یہ مطلب
تھا کہ تمام زن ومرد باشندگان لندن جو نان شبینہ کو محتاج ہین اور باوجودیکہ
محنت کر سکتے ہین مگر محنت بھی اُن کو نہین ملتی۔ تب اعلیٰ وادنیٰ اس مکروہ مگر رحم آور
نام کی طرف متوجہ ہو کر اُنکی سفارش مین اُن کے ممد ومعاون ہوے اور امرا اور
واضعان قانون جن کے ہاتھ مین زمام سلطنت ہی۔ اور جو ممالک متحدہ مین سیاہ سفید
کرنے کا اپنا حق سمجھتے ہین۔ شرفا۔ غربا۔ ومساکین کی حالت زار پر مجبوری ان کو رحم
کرنا پڑا اور وہ ان کے آذوقہ اور رازقہ کی تدابیر مناسب عمل مین لائے
ستم دیدہ محتاجون کی مزدوری بڑھائی گئی اور مصنف عالی ہمت اپنے
ارادے مین کامیاب ہوا۔

زیب وزینت ہی انھین باتون سے انگریزی ناول دلچسپ اور دلفریب ہین اور پھر جن جن اشخاص کا بیان ہوتا ہی جب وہ اپنے اپنے موقع پر یکے بعد دیگرے ناظرین کے روبرو لائے جاتے ہین اُنکے خصائل اور شمائل پر مصنف کی معلومات اور خیالات کی تمہیدین مکالمہ مین جان ہی تو ڈال دیتی ہین - اس ناول مین یہ سب باتین موجود ہین اور رینالڈز کے عمدہ ترین ناولون مین سے یہ ایک ناول ہی -

کسی کی مادری زبان کی سلاست و نفاست اور بیان کی فصاحت و بلاغت مصطلحات و استعارات تشبیہات و صنایع و بدایع دوسری زبان مین اصل کی سی خوبی پیدا نہین کرسکتے مگر اجنبی خیالون اور پردیسی مثالون کو علم انشا کی ترقی کے لئے اپنی بندشون اور ایجادون مین لوگ شامل کرتے چلے آئے ہین اور دوسرون کے ڈھنگ کو اپنے رنگ پر انشا پرداز لائے ہین - اس کتاب کے ترجمہ مین میرا اصول اس اصول عام کے بدرجہا خلاف رہا ہی - مین نے بجنسہ اُسکے الفاظ کو اپنے لفظون مین لکھدیا ہی اور شاذ و نادر ایک آدھ لفظ اپنی طرف سے ایزاد کیا ہی تاکہ ہمارے ہندی ناول نویس جانین کہ انگریزی مین کیسے کیسے رنگین نویس ہین کہ اگر اُن کو خدائے سخن کہین تو بھی غیر واجب نہین ہی -

پنڈت بشمبھر ناتھ صاحب منصرم عدالت
فیض آباد

فرہنگ سوزن عشق

الف

اپالو — یونانی دیوتا۔ آفتاب کا بیٹا۔ ادویات علم موسیقی نظم اور نثر کا خدا تمام دنیا مین اوسکی پیشینگوئی مشہور تھی تصویر مین دراز قامت لمبے بال شکل دلپذیر اسکی کھینچی جاتی ہے اور ہاتھ مین کمان اور کبھی کبھی بین یا سرود یا بربط ہوتا تھا روشنی کی کرنون سے اوسکا سر گھرا ہوا رہتا تھا مصر و یونان داطالیہ مین اسکی جا بجا مورتین ہین۔

آرڈن — نام صوبہ انگلستان۔

اڈریا — نام قصبہ واقع آسٹریا۔

اپرل — انگریزی چوتھا مہینا۔ اپریل۔

ارل — امراے انگلستان کا ایک خطاب جو مارکوئس سے ادنی اور وائی کونٹ سے اعلی تھا یہ ایک قدیم خطاب ہے۔ زمانۂ قدیم انگلستان مین اعلی ترین خطاب تھا مگر اب تیسرے درجے کے خطاب مین شمار کیا جاتا ہے۔

اسپرنگ گارڈنز — لفظی معنی۔ باغ و بہار۔ نام ہی سے ظاہر ہے کہ یہ دلکش سیرگاہ اور عوام کے دل بہلاؤ کی جگہ لندن مین ہے

اسٹرانڈ — لندن مین دریاے ٹیمس کے کنارہ پر شارع عام کا نام ہے علی العموم لب دریا کی سڑک کو کہتے ہین۔

اسٹریٹ — کسی قصبہ یا شہر کا شارع عام جسمین سے گاڑیون کا گذر ہو۔

اکسٹرہال — نام مکان عالیشان واقع لندن۔

اکسفرڈ اسٹریٹ — نام شارع عام واقع لندن

اسکوائر — اصل مین تو ڈھال بردار نائیٹ کو کہتے ہین۔ انگلستان کا ایک خطاب بعد نائیٹ کے جسٹس آف دی پیس اور مجسٹریٹون کا خطاب۔ بڑے آدمیون بڑے بڑے کارخانہ دارون کے نام کا پچھلا۔

الڈگیٹ — لندن مین ایک مقام کا نام ہے۔

انسپکٹر — مہتمم۔ داروغہ۔ نام عہدہ پولیس۔

اولڈبیلی — اقطاع وضلاع منقسمہ لندن مین سے ایک حصہ کا نام ہے۔

آئرلینڈ — نام جزیرہ واقع یورپ۔ اور سلطنت متحدہ کا قصبۂ عظیم۔

ب

بال — جلسۂ رقص و سرود و شراب ناب و میوہ جات تر و خشک۔ یہ جلسہ ناچ دیکھنے کا نہین ہے بلکہ اسمین خاتونان عالیشان و بیگمات بلند مکان و نوابان امراے اور حسین و نوعمر شرفا انگلستان کے ملکر ایک ساتھ رقص کرتے ہین اور باجے کی گتون پر ناچتے ہین۔

بڈفورڈ اسکوائر — نام چوراہا یا چوک واقع لندن۔

برسلز — دار الحکومت سلطنت بلجیم۔

بروچ — نام ایک زیور کا ہے جو سینے کے اوپر پہنا جاتا ہے اور اکثر گلوبند مین لگاتے ہین۔

بروجہم — دو یا چار پہیے کی گاڑی جسکا ٹاپ علحدہ کر لیا جا سکتا ہے۔

برومپٹن — مغربی مقامات لندن مین ایک مقام کا نام ہے۔

بل — ہنڈوی۔ فرد حساب۔

بلامنٹ — ملک وہی واقع سلطنت متحدہ مین

ایک صوبہ ہے رقبہ ۲۰۵ میل مردم شماری ۳۵۰۰۰ ملک زرخیز ہے پیداوار گندم تمباکو وغیرہ۔

بلومزبری — مغربی حصۂ شہر لندن کا جو کئی حصص اقطاع و اضلاع مین منقسم ہے۔ یہ ضلع ایک تقسیم مین شامل ہے۔

بولگن — فرانسیسی مخرج اسکا بولون ہے ایک مقام کا نام ہے جو ملک فرانس مین واقع ہے۔ یہ ایک بندر ہے جہان جہاز لنگر انداز ہوتے ہین۔

بیرسٹر — مشہور ہے۔ کوئی ایڈوکیٹ جسکو عدالتہاے قانونی انگریزی مین اجازت جوابدہی یا پیروی مقدمہ کی دیجائے۔

بیرن — امرا کا ایک خطاب ہے جو وائی کونٹ سے ادنی اور بیرونٹ سے اعلی ہے۔

بیرونٹ — امرا کا ایک خطاب ہے جو وائی کونٹ اور بیرن سے ادنی درجہ کا ہے شاہ جیمس اول نے ۱۶۱۱ء مین یہ خطاب جاری کیا تھا۔

بیزواٹر — لندن مین ایک محلہ کا نام ہے۔

بیلیف — شرف عدالت کا نائب جسکا کام ہے

کہ احکام گرفتاری اور قرقی کی تعمیل کرے اس ملک مین یہ کام ناظر عدالت سے متعلق ہے۔

بینڈ — نام موسیقی باجے کا جو کتاب علم موسیقی انگریزی سامنے رکھ کر بجایا جاتا ہے۔

بینک نوٹ — ہنڈوی یا پرامیسری نوٹ جو مہاجنوں کی کوٹھی سے جاری ہوتے ہین۔

پ

پارسل — پلندہ۔ یا گٹھری۔ بنڈل۔

پارلیمنٹ — اصل معنی اس لفظ کے یہ ہین کہ یہ کوئی جلسہ یا انجمن جسمین اشخاص واسطے بحث معاملات کے جمع ہون۔ اب خاصکر یہ نام متعلق کیا گیا ہے اعلیٰ ترین اجلاس واضعان قانون ممالک متحدہ برطانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ سے اس اجلاس مین بادشاہ وقت اور امرا ہاؤس آف لارڈس اور عوام ہاؤس آف کامنس شامل ہین لیکن علی العموم اس لفظ کا استعمال بلا شمول بادشاہ وقت کے ہوتا ہے۔

پارک لین — بمعنی رمنے کی گلی۔ ایک کوچے کا نام ہے۔

پاکٹ بک — جیبی کتاب۔

پاؤنڈ — سکہ انگلستان جو برابر ہے عـہ کے

پبلک ہاؤس — شراب خانہ یا سرائے۔ انگلستان مین یہ لفظ اُن مقامات کیلئے بولا جاتا ہے جہان پر شراب بکتی ہے۔

پرائیویٹ سکریٹری — لفظ مرکب ہے جو پرائیویٹ اور سکریٹری سے بنا ہے۔ پرائیویٹ بمعنی نجی و سکریٹری بمعنی منشی۔ اُمرا اور حکام اعلیٰ کا پیشدست منشی۔

پنٹان وِیل — نامی مقام واقع لندن۔

پورٹ لینڈ پلیس — نام بازار واقع لندن۔

پورٹ لینڈ اسٹریٹ — نام بازار واقع لندن۔

پورٹ وائن — قسم شراب جو اکثر بیمارونکو دیجاتی ہے طاقت کے واسطے۔

پولیس — ایک جماعت فوج متعلقہ سول جس سے انتظام کسی شہر یا ملک کا ہوتا ہے اور جس مین کوتوال و تھانہ دار و چوکیدار وغیرہ شامل ہین۔

پولیٹیکل — علم سیاست متعلق تدبیر سلطنت ملکی یا انتظامی۔

پیرس دارالحکومت فرانس باعتبار درازی و آبادی وخوبصورتی کے یورپ مین دوسرے درجے کا شہر اور اشیاء شوقیہ وخوشنما دستکاری کے واسطے مشہور ہی۔

پفائس نام شہر واقع ملک سائی پرس جہان زہرہ کی پرستش ہوتی ہی۔

پینڈورا ولکن یونان کی دیبی کو جو آگ اور فنون صنعت۔ فلزات اور آہن کی مالک کہلاتی ہین مشتری نے کہا کہ مٹی کی ایک عورت کی مورت بنا دے اور اصل غرض اُسکی یہ تھی کہ اُس عورت کی شادی پرومی تھیس سے کردے کیونکہ پرومی تھیس یونانی دیوتاؤن کا مضحکہ کیا کرتا تھا حتی کہ مشتری کو بھی اُسنے ایک مرتبہ دھوکا دیا تھا اور مشتری درپے اُسکی سزادہی کے تھی۔ جب اِس مورت مین جان ڈالی گئی اُسکا نام پینڈورا رکھا گیا۔ دیوتاؤن نے بہت تحائف اُسکو عطا کئے۔ زہرہ نے حسن اور ناز وکرشمہ دلفریبی عطا کی۔ آفتاب نے علم موسیقی سکھایا عطارد نے فصاحت اور بلاغت کا سبق دیا منروا نے نہایت بیش بہا ونہایت عمدہ زیور عطا کیا۔ یہ تحفہ جات جو دیوتاؤن نے اُسکو بخشے تھے اُنکے سبب سے اُسکا وجہ تسمیہ ہی یعنی اُس عورت کے نام کے معنی ہین یا بندۂ عطیات بعد ازان مشتری نے اُسکو ایک صندوق دیا اور سمجھایا کہ جس شخص کے ساتھ تیرا عقد ہو اُسکو یہ صندوق تحفہ دینا ازان بعد عطارد عورت مذکور کو پرومی تھیس کے پاس لے گیا لیکن پرومی تھیس بڑا ذکی اور فہیم تھا سمجھ گیا کہ کچھ فریب ہے، اور اُس عورت کے حسن اور جمال پر فریفتہ نہوا مگر ایپی تھیئس چندان عقیل نہ تھا اِسلیے وہ دام فریب مین گرفتار ہو گیا اور اُسنے پینڈورا کے ساتھ اپنا عقد کر لیا۔ اُسوقت پینڈورا نے صندوق مذکور اپنے شوہر کو تحفتاً پیش کیا۔ جب شوہر نے صندوق کھولا اُسمین سے لاانتہا اور بیشمار بلیات اور مصائب اور ضرر ابدان اور تکلیفات برآمد ہوئین

	اور تمام اطراف و اکناف عالم مین پھیل گئین اور باعث نقصان بنی نوع انسان کا ہوئین لیکن صندق کی تہ مین اُمید باقی رہ گئی تھی جسکے سبب سے اِس دُنیا مین جو رنج و عذاب برداشت کرنے پڑتے ہین اُنمین کمی ہوتی ہی اور دُنیا بہ اُمید قائم کہکر انسان اپنے دِل کو تسکین دیتا ہی۔
	ت
تھئیٹر	ایک مقام یا مکان جسمین ناٹک کا تماشا ہوتا ہی۔
	ٹ
ٹائیم پیس	کلاک یا گھنٹہ۔ آلہ اوقات۔
ٹیکس	غلط العام ٹکس محصول۔
ٹے وِٹیال اسٹریٹ	کوڈنٹ گارڈنز ہوتے ہوئے اسی شاہراہ سے جانا ہوتا ہی ایک قدیم بازار ہی۔
	ج
جرمنی	ممالک متوسط فرنگستان کے بڑے حصہ کا نام ہی جسمین بہت ملک ہین و رقبہ ۲۴۴۶۳۵ میل مربع۔

	۹۵ میل طول شمال سے جنوب تک ۴۳۸ میل عرض مشرق سے مغرب تک آبادی چار کرور دس لاکھ۔
جن	ایک قسم کی شراب ہی جو ملک ہالینڈ مین تیار ہوتی ہی۔
جنٹلمین	شریف آدمی۔ اشراف نجیب۔
جولائی	انگریزی ساتوان مہینہ جولائی
جنوری	انگریزی پہلا مہینہ۔
جوری	مجمع اشخاص جو حسب منشاء قانون واسطے فیصلہ کسی تنازع یا فیصلہ کسی مقدمے کے منتخب کئے جاتے ہین۔
جہووا	یہودیون مین خدا کو کہتے ہین۔
	چ
چارلس دوم	انگلستان کا بادشاہ شاہ چارلس اول کا بیٹا۔ ۳ فروری سنہ ۱۶۸۴ع کو تخت نشین ہوا۔ اِس بادشاہ کو منکوحہ بیگم سے کوئی اولاد نہ تھی لیکن کثرت سے غیر منکوحہ عورتون سے جو اولاد ہوئی اُنکو انگلستان مین ڈیوک کا خطاب دیا گیا تھا۔

لفظ	معنی
چیرنگ کراس	لندن سے وسٹ منسٹر براہ سڑک جاتے ہوئے ایک مزرعہ ملتا تھا جسکا نام چیرنگ تھا اسمین دہقانون کے چند جھونپڑے تھے - شاہِ ایڈورد اوّل کی عزیز بیگم نے جب وفات کی اور اُسکا جنازہ لندن سے وسٹ منسٹر کو لے گئے تو اُس مقام پر جنازہ ٹھہرا تھا اسلیے اِس مقام پر شاہ موصوف نے اپنی محبوب بی بی کی یادگار مین ایک کراس یعنی صلیب چوبی نصب کی تھی زان بعد بجائے صلیب چوبی کے صلیب سنگی نصب کی گئی اِسلیے اِس جگہ کو چیرنگ کراس کہنے لگے -
ڈچز	ڈیوک کی بیگم - یا بیوہ - ریاست ڈیوک کی رئیسہ -
ڈسنک	مجازاً ڈکس - آگے کیطرف جھکی ہوئی میز جو بغرض لکھنے یا پڑھنے کے بنائی جاتی ہے اور اُسکے نیچے ایک صندوقچہ ہوتا ہے
ڈسمبر	انگریزی بارھوان مہینہ -
ڈیوس	ایک امیر کا نام ہے جسکا تذکرہ انجیل مین آیا ہے جو کتان کے لباس ارغوانی پہنتا تھا اور امیرانہ کھانے کھاتا تھا - اور لذارس ایک غریب کا نام ہے جو نہایت محتاج اور بیمار تھا اور ڈیوس کی زلہ ربائی کرتا تھا -
ڈیوک	انگلستان مین اعلیٰ ترین درجہ امرا کا ہے اور یہ درجہ پرنس آف ولیس کے بعد ہے -
ڈیوک آف نارفاک	مرکب ہے لفظ ڈیوک اور نارفاک سے ڈیوک اعلیٰ ترین درجہ امراے انگلستان ہے - نارفاک انگلستان کا ایک صوبہ ہے - قدیم اور مشہور انگریزی شاہی گھرانا -
ڈیوئل	کسی خاص امر متنازعہ کے تصفیہ کے لیے دو شخصونکا باہم وقت موعودہ و مقام معہودہ پر آلات مہلک سے لڑنا اور دونون مین سے ایک یا دونون کا جان دینا -

ل

لفظ	معنی
لنکنز پارک	لندن مین ایک رمنے کا نام ہے -

س

سیپٹمبر — انگریزی نوان مہینہ۔ سیتمبر۔

سپرنٹائین — نام ندی کا ہی جو سانپ کیطرح خم وپیچ کھاتی ہوئی بہتی ہی۔

سشن — اجلاس سیسشن۔

سکریٹری — سکتر۔ منشی۔ یا سر دفتر۔

سکوئیر — کسی قصبہ یا شہر کا کشادہ مقام جو دو یا زیادہ بازارون کے تقاطع کرنے سے بنجاتا ہو جیسے چوراہا یا چوک۔

سنٹرل — درمیانی۔ بیچ کا۔ وسطی۔

سوسائٹی — جماعت۔ صحبت۔

سوفا — پلنگ۔ کوچ۔ دنگل۔

سیمسٹرس — خیاطہ۔ درزن۔ سینے والی عورت۔ اِس قصّہ کا نام ہی جسمین ایک جوان سال خاتون نے سلائی کر کے پیٹ پالا ہی اور آخر کار نامراد جان بحق تسلیم ہوئی۔

سینٹ پال — پروٹسٹنٹ مذہب یوروپین کی عبادتگاہ یا عالیشان گرجا جس کے فلک رسیدہ برج شہر لندن پر سایہ افگن ہین اور جس سمت سے شہر کو دیکھو وہی بالا اور اعلی نظر آتا ہی۔ جدید دروازہ آمدرفت کا شمال رویہ ہی۔ باستثنا اوقات نماز کے جو ہر روز صبح اور شام پڑھی جاتی ہی تماشائی ہر وقت اندر جانے پاتا ہی اور جس جس مقام کو دیکھنا چاہتا ہی اُسکی علیحدہ علیحدہ فیس دینی ہوتی ہی کل تعمیر کا طول ٥٠٠ فٹ اور عرض ٢٤٩ فٹ ہی۔ جنوبی برج کا ارتفاع ٢٢٢٥ فٹ ہی جس مقام پر صلیب نصب ہی اُسکی بلندی ٤٠٤ فٹ ہی۔ یہ گرجا حواری یسوع کے نام سے منسوب و متبرک کیا گیا ہے سنہ ١٠٧٥ع کے بارہ برس بعد جلکر خاک سیاہ ہوگیا تھا پھر تعمیر شروع کی گئی مگر سنہ ١١٣٦ع تک ختم نہین ہوئی تھی کہ پھر آگ لگی اور نقصان عظیم ہوا لیکن معتقدان دین عیسوی نے پھر تعمیر شروع کی اور اختتام کو پہونچائی سنہ ١٦٦٦ع مین پھر آگ لگی اور یہ عمارت نہس نہس ہو گئی

۲۲ جون ۱۶۷۵ء کو پھر اُس کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور بعد ختم تعمیر ۲ دسمبر ۱۶۹۷ء کو اُسمین بمرتبہ اوّل نماز پڑھی گئی۔ اِس گرجا مین ایک عالیشان کتب خانہ ہے اور اُسکے کمرون مین نامی گرامی اور ذی اقتدار اہل سیف و قلم کی یادگارین اور مزارین ہین۔

سینٹ جمس — نام کلیسائے بزرگ۔

سینٹ جمس پارک — ایک رمنا ہے جسکا ۹۱ ایکڑ رقبہ ہے شاہ جارج سوم اپنی شکیل و جمیل مصاحبین عورات کو جن سے اُسکو ناجائز محبت تھی ساتھ لیکر شام کو یہان ٹہلتا تھا شاہ چارلس دوم نے یہان بہت سے تالابون کو ایک کرکے اسکے کنارے پر بید مجنون لگایا تھا اور بطین جو اُسنے یہان پالی تھین اُنکا تماشا دیکھا تھا شاہ ہنری ششم نے اس مقام کو چار دیواری سے محصور کیا تھا جسکے پورب اور پچھم طرف اِس بادشاہ کی غیر منکوحہ عورتون کے محل تھے

سینٹ جمس پیلیس — نام قصر شاہی۔

ش

شائی لاک — یہ شخص بڑا متمول یہودی تھا اور حد سے زیادہ سود لیا کرتا تھا اور سخت دلی سے قرض لینے والون کو نہایت تنگ کرتا تھا اور انٹینیو ایک مہاجن اُسکے مدمقابل کا تھا جو سود بہت کم لیتا تھا اور اِس وجہ سے شائی لاک اُسکا دشمن جانی ہو گیا تھا اتفاقاً انٹینیو کی تجارت مین بوجہ تباہی جہازون کے خلل آیا اور ایسے وقت بیثیون اُس کے دوست کو بضرورت اپنی شادی کے جو پورشیا کے ساتھ ہونیوالی تھی روپیہ کی ضرورت ہوئی انٹینیو بوجہ ناداری اپنے مجبوری شائی لاک سے اپنے دوست کو قرضہ دلانے کے لیے رجوع لایا شائی لاک نے علاوہ دیگر شرائط کے جو دستاویز مین درج کرائی گئین تھین یہ شرط بھی لکھائی کہ اگر روپیہ مع سود میعاد کے اندر ادا نہو تو انٹینیو اپنے دل کے قریب کا آدھ سیر گوشت

شائی لاک کو کاٹ دیوے میعاد منقضی ہو گئی اور روپیہ ادا ہوا انٹینیو روپیہ دیتا تھا مگر بوجہ گذر جانے میعاد کے شائی لاک نے نہین لیا اور طالب آدھ سیر گوشت کا ہوا عدالت تک نوبت آئی - عدالت مین دستاویز پڑھی گئی اور یہ بات طے پائی کہ انٹینیو کو آدھ سیر گوشت اپنے سینے کا کاٹ دینا چاہیے مگر پورشیا بنیون کی بی بی نے کہا کہ دستاویز مین صرف آدھ سیر گوشت کی شرط لکھی ہے نہ کم نہ زیادہ اور خون نکلنے کی شرط بھی درج نہین ہے چونکہ بغیر جاری ہونے خون کے گوشت کا کاٹا جانا ناممکن تھا اور یہ بھی ممکن نہ تھا کہ صرف آدھی سیر گوشت کٹے اور کمی بیشی نہ ہو اسلیے شائی لاک لاجواب در محجوب ہو گیا اور انٹینیو کی جان بچ گئی شیکسپیر کے ناٹک موسوم بہ مرچنٹ آف وینس مین اس قصہ کی نقل مندرج ہے -

لفظ	معنی
شرف آفیسر	ضلع کا بڑا حاکم جسکے تعلق تعمیل قوانین و حفظ امن ہے -
شیم پین	مجازاً شام پین - فرانس کا پرانا صوبہ - یہان کی شراب انگوری اسی صوبہ کے نام سے مشہور ہے -
ف	
فرانس	مشہور ملک واقع مغربی حصہ یورپ رقبہ ۲۰۷۲۳۲ میل مربع طول ۶۵۰ میل شمال و مغرب سے جنوب و مشرق تک اور عرض ۱۱۵ میل شمال و مشرق سے جنوب و غرب تک آبادی سنہ ۱۸۶۱ء مین تین کرور باسٹھ لاکھ پانچ ہزار سات سو بانوے تھی -
فیشن	مجازاً فیشن - وضع - طرح - پوشاک کی تراش و خراش -
ق	
قصر بکنگھم	نام قصر شاہی بکنگھیم پیلیس -
ک	
کارڈرائی	قسم پارچہ سرما یا گرما دبیز جو ڈوریا کیطرح ہوتا ہے -
کارڈ	وصلی نام کی - ٹکٹ جسپر نام چھپا ہوا ہوتا ہے اور ملاقاتی جب کسی شخص کی ملاقات کو جاتا ہے

	اُسکے پاس اُسکو اندر بھیج دیتا ہی یہ طریقہ اطلاع احضار ہی ۔
کانسٹیبل	کنسٹیبل ۔ سپاہی ۔
کریسس	قریصیص ۔ ملک لیڈیا واقع یونان کا سب سے پچھلا بادشاہ تھا ۔ بڑا متمول اور دولتمند تھا ایکمرتبہ سولون حکیم اُسکی ملاقات کو گیا بادشاہ نے پوچھا کہ دنیا مین سب سے زیادہ خوش کون شخص ہے سولون نے جواب دیا کہ وہ شخص جو اپنے دم واپسین تک خوش رہے ۔ بادشاہ کو یہ جواب ناگوار معلوم ہوا اور اسنے اپنے خزانے زر وجواہرات سولون کو دکھائے مگر سولون اپنے قول پر قائم رہا اور بادشاہ نے اُسکو اپنی سلطنت سے نکلوا دیا ۔ اِس اثنا مین کیخسرو شاہ ایران نے اُسپر حملہ کیا اور تمام مال ومنال سے محروم کرکے حکم دیا کہ لکڑیون کا انبار لگا کے اُسمین آگ لگا دیجائے اور قریصص جلا دیا جائے اور قریصیص کو حکم دیا کہ اُس آگ مین کود پڑے ۔ اُسوقت قریصیص کو سولون کا قول یاد آیا اور تین مرتبہ سولون کا نام لیکر قریب تھا کہ وہ آگ مین کود پڑے مگر بادشاہ نے روک دیا اور دریافت کیا کہ کیا کہتا ہی قریصیص نے سولون کا قصہ بیان کیا کیخسرو کو رحم آیا اور اُسکے قتل سے باز رہا ۔
کریم لیڈ	چکنا عمدہ دبیز کاغذ
کمپنی	جماعت ۔
کنسرویٹری	گرم مکان غیر ملک کے پھل پھول وغیرہ درختون کے محافظت کی جگہ ۔
کنسنگٹن گارڈنس	نام باغ شاہی واقع لندن ۔
کواڈرل	ایک قسم کا رقص جسمین بارہ جوڑ ایک طائفہ ہوتا ہے ۔
کونٹس	ازل یا کونٹ کی بیگم ۔
کوونٹ گارڈن	میوہ جات پھولون اور ترکاریون کی سب سے بڑی منڈی دو سو برس سے اِس مقام پر قائم ہی ۔ جو بازار کا مقام ہے وہ سنہ ۱۸۳۰ع مین تعمیر ہوا تھا ۔

کیمڈن ٹاؤن	نام حصہ کلان منجملہ حصص کلان کے جنمین لندن منقسم ہے۔
کیسل اسٹریٹ	نام بازار یا گذرگاہ عام واقع لندن ۔
گ	
گارڈز	نام رسالہ یا رجمنٹ سواران۔
گال کانڈا	گلکنڈا نام شہر ہندوستان جو حیدر آباد سے تین میل پر واقع ہے۔ پہلے مشہور تھا کہ وہان کان الماس ہے۔ قطعات اراضی لوگ خرید کرتے تھے اور کھودتے تھے کسی کو کچھ نہین ملتا تھا اور بعض کو جواہرات بیش بہا ملتے تھے۔
گروسنر سکوائر	نام بازار جہان امرائے عظیم کے محل اور قصر لندن مین واقع ہین ۔
گریٹ رسل اسٹریٹ	نام بازار کلان واقع لندن۔
گریٹ کیسل اسٹریٹ	نام بازار کلان واقع لندن۔
گریوز انڈ	لندن سے بیس میل پر ایک قصبہ ہے جسکی مشرق و مغرب طرف دریا مین کثرت سے کشتیان لنگر انداز ہوتی ہین ۔
گورنمنٹ	گورنمنٹ ۔ سرکار ۔ عملداری
گوَن	عورتون کا لباس ۔ جامہ

ل	
لارڈ	مالک ۔ خاوند ۔ ایک خطاب ہے
لزارس	دیکھو ڈیوس
لسٹر اسکوائر	نام چوک واقع لندن
لنڈن	آرنلڈ نے اس شہر کی تعریف مین ایک مقام پر لکھا ہے ۔ وہ عظیم الشان شہر جو اعظم ہے تمام اراضی عظم و احتشام و جاہ و جلال سے جو رفیع اور اعلےٰ نظر آتا ہے پہاڑون کی رفعت اور سمندر کی عظمت سے
لیڈی	بیگم ۔ اشراف زادی۔
م	
مارلبورا اسٹریٹ	نام بازار واقع لندن ۔
مارشنس	مارکوئنس کی بیگم۔
مارکوئیس	امیری درجون مین دوسرے درجے کا خطاب ۔ شرافت کا ایک خطاب جو درجے مین ڈیوک کے خطاب سے نیچے ہے۔
ماسٹنڈل	نام ایک صوبہ انگلستان کا ہے۔
مانسئوز	لفظ فرانسیسی ہے اور اسکا تلفظ موژو ہے یہ لفظ بمقابلہ مسٹر کے ہے

لفظ	معنی
	اور خاصکر اہل فرانس کیلئے مستعمل ہے۔ صاحب۔
مڈوسا	ایک عورت کا نام ہے۔ یونان مین اس عورت کا حسن وجمال اور خوبصورت بال مشہور تھے ہنروادیبی کے مندر مین نیپچون اُسکو دیکھ کر عاشق ہو گیا تھا۔ دیبی یہ دیکھ کر غصّہ سے آگ ہو گئی اور اُسنے مڈوسا کی زلف مشکین کو سانپ بنا دیا۔ پرسئیس مڈوسا پر غالب آیا اور اُسنے اُسکا سر کاٹ لیا اور اُسکے سر سے کثرت سے جو خون بہا اُس سے ہزارہا سانپ افریقہ مین پیدا ہو گئے پرسئیس نے اُسکا سر منروادیبی کے مندر مین چڑھا دیا اور وہان چڑھانے سے اُس سر کو یہ بات حاصل ہو گئی کہ جو دیکھتا تھا پتھر بن جاتا تھا۔
مڈی ماسلی	یہ لفظ فرانسیسی ہے اور اسکا تلفظ یا مزل بمقابلہ لفظ انگریزی مِس کے جسکے معنی ہین
	کنواری لڑکی۔ ناکتخدا لڑکی۔
مِس	کنواری لڑکی۔ ناکتخدا لڑکی۔
مسٹر	صاحب۔
ملنر	زنانہ ٹوپیان عورتون کے لباس فروخت کرنیوالی۔
ممبر	شریف۔ رُکن۔
منٹ	دقیقہ۔ ساعت۔ گھنٹہ کا ساٹھوان حصہ۔
منوریز	نام مقام واقع لندن۔ ایک بڑا حصّہ ضلع کا ہے منجملہ اضلاع کے جنمین لندن منقسم ہے۔
مُوسلِن	نام پارچہ سرمائی۔ جو نہایت دبیز اور بالدار ہوتا ہے۔
میگڈلن انسٹیٹیوٹ	عورات کی حفاظت کا مقام ہے جہان لاوارث غریب اور محتاج عورتین پرورش پاتی ہین۔
میگزین	گدام۔
	ن
نارفاک	قدیم اور مشہور انگریزی شاہی گھرانا۔
نارمنڈی	بحری اور جہازی لوگون کا ملک واقع جنوب آسٹریلیا۔ رقبہ ۱۳۲۵ میل مربع آبادی ۳۰۰۰

لفظ	معنی
ناول	افسانہ قصہ
نائیٹ کاپل	نام پُل کا۔
نکٹرائن	ایک میوے کا درخت انگلستان مین ہے جسکے پھل کا چھلکہ چکنا اور صاف مثل شفتالو یا بیر کے ہوتا ہے۔
نومبر	انگریزی گیارھوان مہینا۔
نیوساؤتھ ویلز	نام آبادی عملداری سرکار انگریزی واقع شرق آسٹریلیا و شرقی ساحل بحر الکاہل۔ یہ مقام ایسے لوگونسے آباد کیا گیا ہے جو انگلستان مین مرتکب جرائم کبیرہ ہوتے ہین۔
نیوگیٹ	لندن مین ایک محال کا نام ہے جہان عدالتہاے جوڈیشل و پولیس و جیلخانہ و حوالات ہے اور قاتلون کو پھانسی بھی اسی مقام پر دیجاتی ہے۔

و

لفظ	معنی
وارنٹ	حکمنامہ۔ قید یا گرفتاری یا قرقی
وائیٹ ہال	نام قصر شاہی واقع لندن۔
وائی کونٹ	ایک امیری خطاب جو خطاب ارل کے نیچے ہوتا ہے۔
وسٹ انڈ	لفظی معنی مغربی سرا۔ اِس عالیشان دار الخلافت انگلستان کے شوارع و جوانب شناخت کی غرض سے کئی حصتون مین تقسیم کئے گئے ہین اور طرفہ ماجرا یہ ہے کہ حصص کسی نقشے مین درج نہین ہین تاہم ہر ایک باشندہ لندن کے جانتے بوجھتے ہین مثلاً شمالی اور جنوبی لندن اور مغربی سرا اور مشرقی سرا۔ حالانکہ اِس تقسیم چارگانہ سے علی العموم سب لوگ واقف ہین تاہم اُنکے حدود صحیحہ کا قائم کرنا امر محال ہے ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ فلان محلہ اور فلان محال ہے مگر یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ کون محلہ یا محال کس مقام سے شروع اور کس جگہ ختم ہوا وجہ اسکی یہ ہے کہ بعض اراضیات متنازعہ ہین جنکے باشندے کہتے ہین کہ وہ دسٹ انڈ مین واقع ہین۔ مگر بعض حاسد خوردہ گیر اُنکو اِس تقسیم سے خارج کرتے ہین جو کچھ

گے بحثون کی بحث ہو وہ ہو مگر اِس مقام پر سب سے زیادہ سرنام اور خوش قطع شارع عام واقع ہین عمدہ سے عمدہ رمنے ہین ہین بڑے سے بڑے متمول سوداگرون کی کوٹھیان ہین بادشاہ وقت کے قصر اور محلات واقع ہین - واضعان قوانین کے مجامع کے اجتماع کا یہی مقام ہے اور گورنمنٹ کے دفاتر بھی یہان ہی ہین ویسٹ اینڈ کو نقشۂ لندن سے خارج کر دو اور پھر لندن کو دیکھو تو ایک اُجڑا دیار نظر آئیگا -

ویسوویس — نام کوہ آتش فشان واقع جنوب ملک اطالیہ -

ولیم فتاح — یہ شخص رابرٹ اوّل معروف بہ شیطان نواب نارمنڈی کا لڑکا تھا اسنے انگلستان پر ناجائز اور بے ایمانی سے حملہ کیا اور پہلا شاہ ولیم انگلستان کہلایا -

وینا — نام شہر - دارالحکومت سلطنت آسٹریا - اسمین روئی - ریشم - اور چینی کا کام ہوتا ہے اور یونیورسٹی بھی ہے -

ہ

ہائیڈ پارک — لندن مین ایک بڑے رمنے کا نام ہے -

ہرکیولیز — یونانی دیوتاؤن کی تواریخ مین بڑا بہادر گذرا ہے - بعض کا قول ہے کہ مشتری کا بیٹا تھا - جب بچہ ہی تھا اور ہنڈولہ مین جھولتا تھا اسوقت جونون نے دو سانپ اُسکے کاٹنے کو بھیجے مگر اس شیرخوارہ بچے نے گہوارے مین لیٹے لیٹے اُن دونون کا گلا گھونٹ ڈالا تھا - اور بیان بڑا طول طویل ہے -

ہوٹل — سرائے - مسافرخانہ -

ہیبی — یونانی دیبی کا نام ہے - جس کا یہ کام تھا کہ دیوتاؤن کی ضیافت مین شراب تقسیم کرتی تھی اور یہ شباب کی دیبی تھی -

ناول سوزن عشق

ترجمہ مسٹریز مصنفہ رینالڈز صاحب

پہلا باب

(ورجنیا)

لندن مین ٹیوسٹاک اسٹریٹ ایک تنگ و تاریک کوچۂ نافارہ ایسے مقام پر ہے جسکے ایک جانب لب دریا اور دوسری طرف کووِنٹ گارڈن کی منڈی ہے۔ اِدھر مزدورون اور پیشہ ورون کی دوادوش شور وغل ہے۔ اُدھر دُکاندارون اور خریدارون کی دوڑ دھوپ اور بھیڑ بھاڑ ہے۔ اِس کوچے کا نقشہ ناظرین اپنے خیال مین اس طور پر کھینچ سکتے ہین کہ اسکو ایک تیرہ و تار لمبی خندق سمجھ لین اور فرض کر لین کہ ایک جانب تیز رَو سیلاب کا تلاطم اور دوسری جانب جھیل ہے۔ یہ محلّہ کیا ہے ایک اندھیری کھائی ہے جسکے ایک کنارے کے قریب قریب پانی بہ رہا ہے اور دوسری سمت کووِنٹ گارڈن ہے۔ اِس باغ کو جھیل سے اسواسطے نسبت دی ہے کہ جیسا جھیل مین پانی کے بڑھاؤ اور چڑھاؤ سے زور و شور رہتا ہے ویسا ہی کووِنٹ گارڈن کے باغ کی منڈی مین کثرت سے آدمیون کا ہجوم رہتا ہے۔ اِس کثیف اور غلیظ اور اندھیرے اور تنگ کوچے مین گاڑیان نہین جا سکتین لیکن وہان کے باشندون کے کان تک آدمیون کی بندھی اور ایک مین ملی ہوئی آوازین البتہ جاتی ہین۔ گاڑیون اور مرکبون کی کھڑکھڑاہٹ اور گھڑگھڑاہٹ پہونچتی ہے اور انکی گونج

مین کچھ خلل نہین پڑتا۔ علاوہ اسکے چونکہ اس گلی مین پیدل چلنے والے بھی معدودے چند ہی جاتے آتے ہین اسلیئے اُنکی آہٹ بھی کبھی اِسقدر زیادہ نہین سُنائی دیتی جتنی بھیڑ بھاڑ کے راستون مین مختلف قسم کی چال چلنے والون کی رفتار کی آواز سنتے مین آتی ہے۔

ٹیویسٹاک اسٹریٹ مین دُکانین بھی چند ہی ہین اور کوئی ایسی نہین جسکی عظمت باسباب ظاہر نظر آئے۔ اگر حجّام۔ تیلی۔ گندھی۔ تصویر فروش۔ بھیس بدل کے تماشا کرنے والون کے لباس فروش اور جن شراب بیچنے والون کی دُکانون کو بڑا کہہ سکتے ہین تو یہی بڑی دُکانین ہین۔ مکانات باشندون کے بنواے ہوئے اور اُنھین کی ملکیت ہین وہ خود بھی انمین رہتے ہین اور کرایہ دار بھی بستے ہین۔ اِن لوگون کے نام پیتل کی چھوٹی چھوٹی تختیون پر جو دروازے پر آویزان ہین کندہ ہین۔ ہر تختی کے پاس ایک ایک گھنٹی بھی لٹکتی ہے اور اُس سے یہ مطلب ہے کہ اگر کسی کو کسی کی ملاقات منظور ہوتی ہے تو وہ اُسکے نام کی قریب والی گھنٹی کو بجاتا ہے اور اِس ذریعہ سے اُسکو باہر بلاتا ہے۔ ان مکانون مین سے بعض مین شریف ہی رہتے ہین مگر بعض کو ایسی عورتین کرایہ پر لیے ہوے ہین جنکی عزت و عصمت اور جنکا ننگ و ناموس ہرگز ہرگز اُس حلقے کے مقابل نہ ٹھہرے گا جسکو قیصر روم نے خود اپنی شہنشاہ بیگم سے لینے مین بجد ہو کر اِصرار کیا تھا۔

اب ہم اپنے ناظرین کو ایک سب سے چھوٹی کوٹھری اور ایک سب سے تاریک اور ناپاک مکان کے بالاخانے پر جو اسی محلے مین ہے لیے جاتے ہین۔ مگر یہ پچھواڑے کے طرف کی کوٹھری ایسی احتیاط سے صاف و شستہ اور پاک و رُفتہ ہے جہان تک کسی عورت کے مزاج کی صفائی اور نفاست اور تمیز داری صاف رکھ سکتی ہے۔ لیکن افلاس اور تنگی اُسکے در و دیوار سے برس رہی ہے۔ اِسکے مکین کی یہ حالت تھی کہ ادنی سی ادنی چیز کے لیے ترستا تھا۔ نہ پلنگ نہ چارپائی۔ نہ بچھونا نہ رضائی۔ زمین پر بچھا پُرانا بستر۔ ایک اُونی توشک۔ ایک فرسودہ اور کرم خوردہ پتلا سا کمّل۔ دو سفید چادرین ایک ٹوٹی سی محنت مزدوری کرنے کی میز۔ ایک بھدّی کرسی۔ ایک لوٹا۔ ایک پیالہ۔ ایک

شمعدان - برتنون کی ایک ٹوٹی ہوئی الماری - ایک ٹوٹا ہوا شیشہ کھڑکی کے پاس دیوار سے لٹکتا تھا - بس یہی اسباب تھا - یہی اُس حجرے کا سامان تھا - ہان - ہان یہی سامان تھا اور وہ مکان تھا - اور یہی اُس مکان کی کل کائنات تھی - گوشے مین کھونٹی پر سینکون کی بنی ہوئی ٹوپی تھی - ایک شال اور ایک سوتی لباس الگنی پر الگ لٹک رہا تھا - اور ایک صندوق مین کئی ضروری چیزین تھین - تن پوشی کے لئے جو کچھ اُس نوجوان اِس مبتذل بالاخانہ کے حجرے کے مکین کے پاس تھا بس یہی تھا -

لیکن یہ نوجوان کون ہے ناظرین - برس اٹھارہ ایک کی زردرو اور اُداس لڑکی کی تصویر اپنے تصور مین کھینچیے - خوبصورتون مین خوبصورت حسینون مین حسین خط وخال درست - نقشہ اچھا - چھریرا بدن - مگر نزاکت اور خوبی مین بڑی - انداز و ادا مین دلبری چھوٹے چھوٹے ہاتھ نہایت نازک - چھوٹے چھوٹے پانون اور گٹھے ایسے جیسے نقص کی نگاہ مین بھی انمین نقص پیدا کرنا نقص ہو - چہرہ کتابی - رنگ ایسا کھلتا ہوا جس سے چکاچوند لگے - جلد بدن ایسی نازک اور شفاف جس سے رنگ جھلکے - پیشانی بلند نور کے قالب مین ڈھلی ہوئی اور سنگ مرمر کی طرح بے داغ اُسکی قوت مدرکہ ذہن وذکا اور صفات بے ریا کو ظاہر کرتی تھی - گھنے گھنے بھورے بالون کا جوڑا باندھنے کی سادگی اور چہرے کے سب آثار سے پایا جاتا تھا کہ وہ ایسی انجان اور بھولی ہے جیسی کنواریان ہوتی ہین اور یہ کنوارپنے کا بھولاپن دل مین نہایت ہی اثر پیدا کرتا ہے -

اِس عزیز القلوب لڑکی کی آنکھین بہت ہی کنجی تھین - مگر ہم اُنکو چشم فتان نہ کہینگے اور نہ یہ کہینگے کہ انمین شرارت بھری تھی - اُنکے زبان نہ تھی مگر گویا تھین - گویا تھین مگر کم گو - معقولیت اُنمین کوٹ کوٹ کے بھری تھی - اور اُنکی مصفاۃ مین نہایت پاک اور دل گداز آسمانی نور چمکتا ہوا نظر آتا تھا - اسکی ناک خوب سیدھی تھی اور چوڑی اور سڈول پیشانی اور تنگ اور خوش اسلوب دہن اور گول گول زنخدان کے آس پاس ہونے سے کل نقشہ مزیب اور مزین ہوگیا تھا - لب خالص میگون اور پاکیزہ جیسی گلاب کی پنکھڑی

اور بلا مبالغہ اور بناوٹ کے معلوم ہوتا تھا کہ ہر لفظ جو انسے باہر نکلتا ہی جادو سے جو خاص اُنھین کا حصّہ ہی بھرا ہوا ہی۔ لیکن جب کبھی کسی خوشی کی بات سے اُن لبون پر ہنسی آتی اور وہ جدا ہو کر سفید سفید دانتون کو جو مشرقی موتیون کی لڑی کے مانند تھے ظاہر کرتے اور چاہ ذقن کو کسی قدر زیادہ نمایان کرتے۔ اور تمام چہرے پر اُس روشنی کی چمک پھیلاتے جسکا نور مثل ستارون کے اُن آنکھون مین تابان تھا۔ اسوقت یہ زہرہ جبین اور ماہ مبین جو دیگر اوقات مین بڑی تحمل اور بردبار اور سلیم و حلیم معلوم ہوتی تھی ایسی نظر آتی تھی کہ دلفریبی اور جادوگری جو عابد کُش زاہد فریب عورت کے لئے لازم و ملزوم ہی یکایک اسکو حاصل ہوگئی ہی مگر وہ خود اپنی ان صفات سے آگاہ نہین تھی۔

وہ نہایت سادہ لباس پہنے ہوے تھی۔ لیکن اسی سادگی کی نفاست مین حیادار محبوبی اور باعصمت دلبری نے جنسے وہ واقف نہ تھی ایسی آرائش اور زیبائش اُسکو عطا کی تھی کہ اگر طائران ارم بھی اپنے پر اس غرض سے دے ڈالتے کہ اُنکا مُور چھل بنا کے سر پر ہلایا جاتا اور گلکنڈہ اپنے ستارون سے زیادہ چمکدار جواہر آبدار نذر کرتا کہ وہ اُسکی مانگ پر چمک دمک سے نظر آتے تو بھی وہ ایسی دلفریب معلوم نہ ہوتی۔ اسکا سیاہ لباس گلے تک اونچا تھا اور اسکے فریفتہ اور مفتون کرنیوالے کُنوارپن کے اُبھارون کو چھپائے ہوے تھا۔ لیکن لباس کی تنگی و چستی اور شباب کی بھرتی اُن اُبھارون کو کب چھپا رہنے دیتی تھی۔ حالانکہ اس شباب زدہ انجان لڑکی نے نہ تو کبھی غیر معمولی دباؤ اور کھنچاوٹ کا ارادہ کیا اور نہ کبھی اسکے خواب و خیال مین بھی یہ بات آئی تاہم تناسب اعضا کے سبب سے اُسکی کمر نہایت ہی نازک اور خوش ڈول نظر آتی تھی۔ اوسط درجے سے اسکا قد بلند تھا۔ مگر جب کھڑی ہوتی اسوقت جسم کی خوش اسلوبی اور خوشنمائی اور حُسن کی زیبائی اور طرز و انداز رعنائی و برنائی سے اُس سے زیادہ دراز قامت معلوم ہوتی تھی جسقدر وہ حقیقت مین تھی۔

لیکن یہ شباب زدہ حسین لڑکی ایسی عورتون مین سے نہ تھی جنکا حُسن وجمال

دیکھنے والے کو یکایک چکا چوند لگا تا ہی یا متحیر و سکوت کرکے دیوانہ بنا تا ہو اور آن کی آن
مین اسیر غالب آجاتا ہی۔ یہ بات نہ تھی کہ نگاہ کے دوچار ہوتے ہی عشق کا تیر دل کے پار
ہو جائے۔ یہ بات نہ تھی کہ جنس تذکیر مین جو سب سے زیادہ شوقین اور بہراور نظر باز سے ہے
جو سب سے زیادہ جنس اناث کے ناز و انداز کے معرف ہونے مین ممتاز ہی وہ بھی اسکو
نادر دکمیاب حسین و جمیل دیکھکر منتخب کر سکتا۔ اسمین کوئی بات ایسی نہ تھی جو پر تو انداز ہو
کوئی چیز ایسی نہ تھی جو والہ و شیدا کرے۔ کوئی شے ایسی نہ تھی جو شان و شوکت اور جاہ و
جلال سے محصور ہو۔ اسکی شرم و حیا جسمین اتنی جراوت نہ تھی کہ اسکو مقتدر ظاہر کرے
اسکا سیدھا ہونا اور بھولاپن جو طفلانہ اور ناپختہ کاری کی سادگی کے قریب تھا
اور ان سب پر بالاتر اسکے تفکرات و اوہام اور خیالات ترددات و آلام جو اسکی عادت
مین داخل ہوگئے تھے۔ نقاب اور برقع کا کام دیتے تھے اور جب کبھی کسی مرد بیگانہ کی
اسپر نگاہ پڑتی تھی اسکو پیچھے ہٹا دیتے تھے۔ مگر ہان یہ بات ضرور تھی کہ دیکھنے والے
کے دل مین غیر محسوس طور پر رفتہ رفتہ خود بخود اس امر کا وقوف پیدا ہوتا جاتا تھا کہ وہ
کسی ایسے شخص کی حضوری مین موجود ہی جسکے شرمسار حسن و جمال کا جلوہ اسطور پر آہستہ
آہستہ اسکے دیدۂ مشتاق کے روبرو پرتو افگن ہوتا جاتا ہی جیسے کہین دور سے بیخبری
کی حالت مین پھولون کی بھینی بھینی مہک قریب آکر مشام جان کو معطر اور معنبر کرتی ہی
اور یہ حالت دیکھنے والے پر اسوقت تک طاری رہتی ہی جب تک وہ تعجب آمیز اور باادب
تعریف و توصیف مین اسکے حسن گلوسوز کی جو صبح صادق کی طرح اسکی شرم و سادگی کی
تاریکی سے جھلکتا ہی غلطان و پیچان شمشدر و حیران رہتا ہی۔

یہ شباب زدہ حسین نازنین لڑکی جسکے بیان مین ہم اسطرح سے رطب اللسان
ہین صرف دکھاوے کو اپنی خوش آیند شرمگینی اور معصوم صفتی سے الگ تھلگ نہین رہتی
تھی بلکہ شرم و حیا اور صغر سنی کی سی نادانی اسکی ذاتی اور اصلی صفت مین تھی۔ باوجودیکہ
زمانہ کی گردشون اور بے رحمیون کی تلخکامی سے اسکو تجربہ حاصل ہوا تھا۔ اور باوجودیکہ وہ
اپنی خداداد زود فہمی اور قدرتی سمجھ بوجھ اور خلقی تفرس کی جودت سے جو اسکے

ادراک کامل کا نتیجہ تھی دُنیا کے حالات وحوادث اور واقعات و سوانح کا اندازہ بخوبی کر سکتی تھی اور اُنکو اچھی طرح سمجھ سکتی تھی تاہم اسکے خیالات کی پاکیزگی اور عفت وعصمت باستحکام تمام قائم تھی اور اگرچہ اس غریب بیکس بے یار و مددگار کی حالت ذرا اس کم عمری کے نازک زمانے مین ایسی ابتر ہو گئی تھی کہ کبھی کبھی بحکم ضرورت و بمقتضاے احتیاج اسکو ایسے معاملات پیش آتے تھے اور ایسے مقامات مین جانا پڑتا تھا کہ جنسے اُسکے اچھوتے اور کنوارے دل کو صدمۂ عظیم پہونچتا تھا۔ تاہم چونکہ اسکی قوت متخیلہ صحیح صحیح باتون کی مائل و جویا رہتی تھی اسلیے وہ ترغیب وہ خیالات کے خلاف ہی عمل کرتی تھی۔ اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اول تو وہ اس دنیا اور اسکی کیفیتون اور برتاؤ کے طریقون سے روز بروز زیادہ واقف ہوتی گئی اور دوسری سخت سخت آزمائشون اور مشکل امتحانون مین وہ بے عیب اور پاک دامن بنی رہی اور کوئی عذاب الیم اُسکو برداشت نہ کرنا پڑا۔

ہمنے لکھا ہے کہ وہ زرد رو تھی مگر ہنوز وہ نوبت نہین آئی تھی کہ یہ زردی استقلال سے اُسکے رخسارون پر بنی رہتی۔ شباب کے زور بلوغ کی قوت قواے جسمانی کی صحت نے اُسکے قدرتی بھرے بھرے رخسارون کے گداز کو قایم رکھا تھا۔ پس یہ امر بدیہی تھا کہ اگر کوئی اس غریب بیکس اور بے بس یتیم حلیم الطبع سلیم المزاج لڑکی کو اسی وقت یا کچھ روز بعد مگر جلد اس پریشانی اور اضطرار کی زار و نزار حالت سے جسمین ہم اُسکو پاتے ہین نجات دیتا۔ اس مصیبت کے حجرے سے جسمین ہر وقت اندھیرے اُجالے دیر سویر وہ محنت کرکے زندگی کے دن بھرتی تھی اُٹھا لیجاتا اور بیرون نجات مین کسی ایسے مقام پر پہونچا دیتا جہان وہ قوت بخش اور مفرح ہوا مین تفریحا چل پھر کے دم لیتی۔ سرسبز و شاداب کھیتون کی سیر کرتی اور جیسی نازک تھی ویسے ہی نازک نازک پھولون کو توڑتی اور جیسی اُسکی باریک اور خوش آواز تھی ویسے ہی خوش نوا طیور کی نغمہ سنجی اور ترانہ ریزی سنتی۔ اے کاش اگر یہ سب اُسکے واسطے ہوتا۔ کیونکہ یہی عین وقت تھا کہ یہ سب کچھ اسکے واسطے کیا جا سکتا تھا تب تو ضرور اسکے زرد رخسار اپنی رنگت بدل کے گل رخسار ہو جاتے

اور سوسن کی پاکیزگی سے جو پہلے ہی اُنپر موجود تھی مِل جاتے۔
لیکن بکمال افسوس اور نہایت حسرت کا مقام ہے کہ کوئی توقع اور کسی طرح کی اُمید نہین ہے کہ ایسی راحت انگیز اور مسرت خیز تبدیلی اِس بدنصیب وَرجِینیا کی پُرملال حالت مین واقع ہو۔ کوئی توقع نہین۔ کوئی اُمید نہین۔ اور اب ہم دیکھتے ہین کہ رات بہت زیادہ آئی ہے۔ جاڑے کی لمبی رات ہے۔ اور وہ محنت مین مصروف ہے صرف ایک شمع جھلملا جھلملا کے جل رہی ہے۔ اور اِسکی روشنی مین اُس کام کے انجام مین جو اِسوقت اُسکے پاس ہے محنت کر رہی ہے۔ کوونٹ گارڈن سینٹ پال گرجا کے گھنٹہ گھر کی گھڑی مین ایک بجا ہے۔ رات کے بارہ پر ایک صبح کا ایک۔ اور اب بھی یہ محتاج غریب لڑکی اپنے پھٹے پُرانے بستر پر جانے کے لئے اپنی جگہ سے نہین ہلتی۔ باوجود تکان اور تھکاوٹ سے گری پڑتی ہے۔ کنپٹیان زور زور سے دھمک رہی ہین۔ کمر مین شدت سے درد ہو رہا ہے۔ اُنگلیان اینٹھی جاتی ہین۔ بند بند اکڑ گیا ہے۔ چھتون پر دلدار برف کی تہین حجرے کے دریچے سے جمی ہوئی نظر آتی ہین۔ چاند ایسی تاب سے چمک رہا ہے کہ اُسکی پاکیزگی اور صفائی برف کی طرح ٹھنڈھی ہے۔ لیکن تاہم یہ کنپادینے اور کاٹنے والا جاڑا اُسپر اثر نہین کرتا۔ تپ کی سی تحریک خون مین سنسناتی ہے اور اسی سبب سے ایک غیر معمولی گرمی بدن مین قائم ہے اسلیے تمام اپنی جسمانی طاقتون سے نہایت کوشش کے ساتھ وہ کام لے رہی ہے۔ گویا چابک بھی لگا رہی ہے اور مہمیز بھی چبھا رہی ہے۔ جب تک وہ کام ختم نہ ہوگا جسمین وہ مصروف ہے اُسکو اپنے بستر پر جانے کی جرات نہین ہوتی۔
اگر پانچ ہی منٹ توقف کرتی۔ ذرا اپنی جگہ پر کھڑی ہو جاتی۔ ذرا انگڑائی لیتی ذرا اِس حجرے مین گو وہ کتنا ہی تنگ تھا اِدھر اُدھر ٹہلتی تو اُسکو کسی قدر خوشی ہوتی مگر کیسا توقف اور کہان کی انگڑائی۔ وہ بخوبی جانتی ہے کہ جہان اُسنے شدت کی محنت سے تھکی ہوئی طاقتون کے مد و جزر کو جو اُسکو اُسوقت کام مین لگائے ہوئے تھین روکا تو سب جسمانی اور دماغی طاقتین دفعتاً بالکل مفلوج اور بیکار ہو جائینگی اُسکی حالت

ایک اصیل اور نسیل گھوڑے سے مشابہ تھی جو اپنے مالک کی رفع ضرورت کے لئے یہاں تک بگٹٹ دوڑنا گوارا کرتا ہی کہ مر بھی جائے تو پروانہ ہو اور جو اپنی لاش کو مصنوعی طاقت یعنی قواعد علم جر ثقیل سے بنی ہوئی جسمانی طاقت کے بھروسہ پر حرکت دیتا ہی اور اپنی اصلی طاقتون کا انحطاط زندہ در گور ہو کر دیکھتا ہی اور ہر وقت تیار رہتا ہی کہ جب ٹھوکر کھائی یا سوار نے اچانک روکنے کا قصد کیا تو گرا اور مرا۔

پس اپنے خیالات اور اپنے کام کی نوعیت سے واقف ہو کر اور یہ سوچ کے کہ منٹ بھر کا توقف کمال درماندگی اور بیکار ہو جانے کا باعث ہو گا وہ بیچاری دم نہین لیتی اور بدل وجان اپنی طاقت اور سکت بھر محنت شاقہ مین مصروف ہے۔ یہانتک کہ چند ہی گھنٹون کے بعد اس محنت کا اثر اسکی سالہا سال کی صدمہ پہونچی ہوئی جسمانی اور دماغی قوتون پر بہت کچھ پیدا ہوا خیال کرنے کی بات ہے کہ صبح کے پانچ بجے سے اُسنے کام شروع کیا تھا اور اب دوسرے دن کی صبح کا ایک بجا ہی۔ یہ برابر بیس گھنٹہ کی لگاتار محنت ہوئی کہ اس عرصہ مین صرف دو مرتبہ دس دس منٹ کا کھانے کے لئے وقفہ ہوا ہی جب اس محتاج لڑکی نے کام چھوڑا ہی۔

لیکن یہ بات کیونکر ہوئی کہ اُسکو یعنی اس مفلس اور تہیدست جوان لڑکی کو جسکے پاس معصومیت اور پیارے پیارے غمزدہ چہرے کے سوا کچھ نہ تھا جو اُسکا ضامن ہوتا۔ یہ بات کیونکر ہوئی کہ ایک عمدہ گران بہا مخملی لباس تیار کرنے کے لیے اسکو سپرد کیا گیا۔ کیونکہ وہ یہی کام تھا جسکے تمام کرنے مین حتی الامکان وہ تمام اپنی جسمانی اور دماغی قوتون کو ایک جگہ جمع کر کے صرف کرتی تھی۔ لیکن صرف منٹ بھر تامل کرو تاکہ ہم اس مال کی مقدار اور قیمت کو جانچ لین جو ایک یتیم لاوارث لڑکی کو جسکا جو کچھ دنیوی مال ومتاع تھا وہ اُسی تنگ وتاریک بے رونق حجرے کی چار دیواری کے اندر تھا صرف اُسکے اعتبار پر سپرد کیا گیا تھا۔

پہلے تو نہایت عمدہ اور دبیز اٹھارہ گز مخمل دس روپیہ گز کی جسکی قیمت ایک سو چوراسی روپیہ ہوئی۔ پھر اسی قدر ریشمی استر کا کپڑا بیش قیمت دو روپیہ گز کا جسکی قیمت

چھتیس روپیہ ہوئی - پھر نہایت عمدہ سفید برسلز کا فیتہ آگے پیچھے اور آستینونکی زیب و زینت کے لئے جسکے دام ایک سو پچاس روپیہ سے ایک آدھی بھی کم نہ تھے اب تینون رقمون مخمل اور ریشمی استر اور فیتہ کی قیمت جوڑنے سے تین سو ستر روپیہ ہوے - یعنی قریب چار سو روپیہ کے اور یہ سب اسباب اِس افلاس کی ماری لڑکی کے سپرد ہوا تھا حالانکہ بہ اعتبار اُسکے مداخل و مخارج کے لندن کا کوئی فیاض سے فیاض دریا دلِ دلال بھی دس روپیہ تک اسکا اعتبار نہ کرتا -

لیکن قبل اِس بیان کے کہ کِس طور پر یہ گران قیمت نفیس اور عمدہ لباس وَرجِنیا مارڈنٹ کے اِعتبار پر اُسکو دیا گیا - یہی اُس جوان سینے والی کا پورا نام ہے - ہم چاہتے ہین بلکہ ہمکو لازم ہے کہ ہم اُسکو دیکھتے جائین آیا کب تک وہ اِس کام کو کیے جائے گی اور کب پورا کر کے اُٹھے گی - ہم دیکھتے ہین کہ کل کی سعی صحت اور تندرستی سے وہ سُوئی سے کام لیتی ہے - اور تپ کی سعی تحریک اُسکی مصنوعی طاقت کو قائم رکھکر بڑھا رہی ہے - اسکے زرد رُخسارون پر مدقوق کے چہرے کی زردی کی سی دہک آہستہ آہستہ پھیلتی جاتی ہے اور دم کی آمد و رفت جلد جلد اور کم کم ہے اور جون جون بجلی کی طرح رگون مین خون دوڑتا ہے سنسناہٹ پیدا ہوتی ہے - گھنٹہ پھر بجا ہے - اب دو بجے ہین - دوپہر رات پر دو صبح کے دو - اور اِس بن بیاہی لڑکی کے چہرے پر تبسم سا معلوم ہوتا ہے - اِس تبسم مین اطمینان ملا ہے - اِس تبسم مین خوشی کا سا مزا ہے کیونکہ وہ سوچ رہی ہے کہ اب آدھ گھنٹہ اور باقی ہے اور کام کا خاتمہ ہے -

اب ہر رگ و پے مین شدت سے تشنج ہے اور وَرجِنیا اپنی قدرت اور اپنے اختیار بھر اُنکو کھینچ کھینچ اور تان تان کے کام مین مصروف ہے آنکھون مین اندھیرا آجاتا ہے چند لحظہ تک وہ پپوٹون کو جبرًا بند کر لیتی ہے اور جب کھولتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ کنجی کنجی پتلیون مین پھر بدستور طاقت آگئی ہے - چکر آتے ہین دوران سر ہوتا ہے اور پھر وہ لحظہ بھر تپکتی ہوئی اور

ٹیس مارتی ہوئی پیشانی کو دونون ہاتھون سے دباتی ہے اور ٹیس اور تپک موقوف ہو جاتی ہے مگر تھکاوٹ کی انتہا نہین تمام جسمانی طاقتین طاق ہین تمام دماغی قوتین مجہول اور معطل ہین - وہ اپنی ذات کو بھی پہچاننے کے ناقابل ہے اور نہین جانتی کہ مَین کون ہون اور کہان ہون - جلدی اور گھبراہٹ کے بس مین ہو گئی ہے اور دماغ سُن ہو گیا ہے تاہم سوئی ہاتھ سے نہین چھوٹتی اور آپ سے آپ کام دینے والی کل کی طرح چلی جاتی ہے -
اَب ضرورت ہے کہ گلگیر سے گُل تراش دیا جاتا - مگر اُسکو اِسکی بھی پروا نہین - شمع رفتہ رفتہ دُھندلی جلتی ہے اور لحظہ بہ لحظہ دُھندلاپَن زیادہ ہوتا جاتا ہے تاہم سوئی ہے اور وہ ہے اور ایسی صفائی کی سِلائی ہے کہ کہین کوئی نقص پایا نہین جاتا - اَب صِرف جسمانی طاقت سے کام ہو رہا ہی اور وہ خود گویا خواب دیکھ رہی ہے -
مگر دیکھتے ہی دیکھتے وہ بیخوابی اور شب بیداری کی بیخودی سے ہوش مین آکر چونک پڑی کیونکہ محنت کا اور کام کا اختتام ہوا - مخملی لباس ہاتھ سے چھُوٹ کے نیچے گر پڑا اور وہ اپنے منتشر حواس کو جمع کرنے کے لئے چند لحظہ تک بے حس و حرکت اُسی کرسی پر تکیہ لگائے رہی - قوت پھر عود کرنے لگی - قوتون کی لہر کا ریلا جو اِتنے گھنٹون تک غیر معمولی طور پر ایک ہی سمت کو تھا اَب اُتار پر تھا اور اُسکی کمی اور زوال سے اذیت کوشی کی ابتدا محسوس ہوتی تھی - معلوم ہوتا تھا کہ گویا گرم گرم خون دل سے بُخیرٹ کے رگون مین دوڑتا ہوا باہر نکلتا ہے اور اُسکے شہابی سیلاب کے ساتھ ہی تمام حیات بخش قوتین نکلتی جاتی ہین - ضعف اور ماندگی سے اِس لڑکی کا دل ڈوبا جاتا تھا اور جان گھُلا دینے اور جسم ہلا دینے والی اِنتہا کی نقاہت اِسپر غالب تھی -
مگر اِس جگہ بیٹھے بیٹھے اندیشہ ہے کہ نیند کے غلبہ سے کہین گر نہ پڑے - یہان سے اُٹھنے کی کوشش کرنا محال اور پہاڑ معلوم ہوتا تھا - لیکن کیا کرتی مجبوری اُٹھی اور

احتیاط سے مخملی لباس کرسی پر پھیلا دیا اور اسکے بعد جلد جلد کپڑے اُتار پھینک پھانک یہ تھکی تھکائی محنت اور مزدوری کی ماری وَرجینیا اپنے مفلسانہ بچھونے پر جو زمین پر بچھا تھا جا کے لیٹ گئی۔

چند منٹ بھی گذرنے نہ پائے کہ وہ بھری نیند سو گئی اور چونکہ اب اُسکے خیالات ترتیب سے رکھنے والی قوت وقوف کے حیطۂ اختیار سے باہر ہین اسلیے وہ اپنا رنگ بدل کے گلابی ہو جاتے ہین اور یہ رنگ اُنکے مناسب حال اسواسطے ہے کہ وہ رنگ برنگ کی وہمی اور قیاسی صورتون کا سلسلہ پیدا کرتا ہے اور سحر آمیز مسرت کا خواب دکھاتا ہے۔ وَرجینیا خواب مین دیکھتی ہے کہ کسی نہایت خوش آیند اور دل پسند باغ کی گلگشت مین ہے۔ طرح طرح کے پھولون کی بیلون کے نیچے اور انواع اقسام کے پھولون کے چمن مین سیر کر رہی ہے۔ ہر طرف پھول ہی پھول نظر آتے ہین ہوا گرم گرم اور خوشبودار ہے۔ ادھر ندی کے بہنے کی سُریلی آواز چلی آتی ہے۔ اُدھر مُرغان خوش الحان نغمہ سنج ہین۔ حواس خمسہ لطف مین ہین وقوف حسیّ حاصل ہے۔ قدرت کی ترانہ سازی خوش آہنگی اور خوش آوازی سے روح وجد مین آکر جھوم رہی ہے پھولون کی خوشبو تمام جسم مین جذب ہوئی جاتی ہے۔ میٹھے میٹھے خوش ذائقہ اور لذیذ میوون کے کھانے سے لب بند ہوئے جاتے ہین۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُسی کا باغ ہے اور وہ خود اُسکی چشم و چراغ ہے۔ زمین کے یہ فردوس ہے اور وہ خود اُسکی حور ہے۔ نشۂ مسرت اور بشاشت سے چور ہے۔ اِسکے بعد رفتہ رفتہ اُسکو اپنے غم والم کے دن یاد آتے ہین خیالات نئے نئے سلسلہ پیدا کرتے ہین۔ اور جب وہ اپنی اِس حالت سے اپنے ایام مصیبت کا مقابلہ کرتی ہے تو ہشّاش بشّاش ہو جاتی ہے اور سوچتی ہی کہ یہ عالم الغیب کی غیبی توجہ ہوئی ہے کہ وہ اپنے اُس غمکدہ یعنی تنگ و تاریک حجرے سے ایسے مقام پر پہونچا دی گئی ہے جہان ہر چہار طرف سبزہ اور پھولونکی

بہار اور میوہ جات کا انبار در انبار رہے۔ جہان کی بہار ہمیشہ بیخزان ہے اور جہان کا چمن مثل گلزار جنان ہے۔

لیکن اچانک اِس جوان لڑکی کو نہایت سخت جاڑا معلوم ہوتا ہے گویا کسی نے اِسکو برف کے ستون سے باندھ دیا ہے۔ دل اینٹھ کے رہگیا ہے اور وہ تھرتھر کانپتی ہے۔ اس دل پسند اور خوش آیند باغ پر شام غم کا سایہ پڑتا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ تیرگی چھائی جاتی ہے اور جواہرات کی سی خوشنمائی اور خوبصورتی میوہ زار اور گلزار ہمیشہ بہار کی سیاہ سیاہ اندھیرا پھیلا دینے والے بادلون مین چھپتی جاتی ہے۔ قدرت کی نغمہ طرازی اور خوش آہنگی کی جگہ بدشگون و بدیمن خاموشی نے لے لی ہے۔ ہو کا عالم ہے سب سُنسان پڑا ہے اور اِس طلسم آمیز خواب کی بقیہ علامتین جلد جلد نظر سے اوجھل ہوئی جاتی ہین اور آخرکار بالکل غائب ہوجاتی ہین۔

اِس حیرت انگیز تماشے کو وَرجینیا عالم رویا مین دیکھکر خوب روئی اور قریب تھا کہ چیخ منھ سے نکل جائے۔ غرضکہ اضطراب اور حیرت مین گھبرا کے اُٹھ بیٹھی۔ خواب کا اثر ہنوز اِسپر باقی تھا اور اِسکی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ وہ کہان ہے۔ لیکن چند منٹ مین اِسکے خیالات مناسب مناسب مقامات پر قرار پاگئے تب اُسنے نہایت رنج اور افسردگی سے جانا کہ جیسا اُسکے خواب کا باغ گرم اور خوش آیند پھولون سے مہکتا میوون سے چمکتا تھا ویسا ہی یہ عالم بیداری کا اِسکا حجرہ اُسکے بالکل برعکس ہی اور غم فزا اور روح فرسا مقام ہی

دوسرا باب

(مخملی لباس)

جون ہی وَرجینیا اپنے پرانے بچھونے سے اُٹھی کہ سینٹ پال کے

گرجا کے گھنٹہ گھر سے ٹھنا ٹھن سات بجے۔ دریچہ کے نیچے کانس پر اسقدر برف جم گئی تھی کہ اُسکے چھوٹے چھوٹے شیشون کی آخری قطار چھپ گئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قدرت نے دبیز گاچھ کا پردہ اُسپر ڈال دیا ہے۔ کمرے مین شدت سے سرد ہوا بھری تھی اور دریچہ اور دروازے کی راہ سے جسکا پٹ اچھی طرح سے بند نہین ہوتا تھا برف کے غیر محسوس ذرّے اندر آکر تیر کی طرح چھیدتے تھے۔ آفتابہ مین پانی جم گیا تھا۔ اور جب یہ بیچاری سانس لیتی تھی تو ہر سانس مین جو اُسکے منھ سے جسمین ہاتھی دانت کا دروازہ اور گلاب کا آستانہ نصب تھا باہر نکلی تھی تو دُھوان بنکر منجمد ہو جاتی تھی۔

پس جب سردی کا یہ حال تھا تو عجب نہین کہ خار اشگاف صبح کے جاڑے کی برودت پتلے جھرجھرے کمل سے چھن چھن کے ورجنیا مارڈنٹ کے مغز استخوان تک سرایت کر گئی ہو اور وہ سوتی ہی رہگئی ہو۔ آخر کار سردی سے اکڑتی اور کانپتی وہ اپنے بستر سے اُٹھی حالانکہ باوجود اسقدر سردی کے اُسکا دل چاہتا تھا کہ تھوڑی دیر اور وہ یہین لیٹی رہے اور کسلمند اعضا کو ابھی اور آرام دے کیونکہ بمقابلہ ساڑھے اکیس گھنٹے کی علی الاتصال محنت کے صرف ساڑھے چار گھنٹے کا آرام۔ آرام نہین کہلاتا۔ ہان نقل علیش اسکو ضرور کہہ سکتے ہین لیکن اب اسقدر فرصت نہین کہ منٹ بھر بھی یہ لڑکی بستر پر رہ سکے کیونکہ سات بج گئے ہین اور تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ سوتے وقت وہ یہ خیال کرکے لیٹی تھی کہ سات بجے ضرور ہی جاگنا ہے۔

اب کیا کرے منھ دُھونا ضرور ہے۔ گھڑے مین پانی جم کے برف ہو گیا ہے مجبور اپنے ہاتھ سے برف توڑ رہی ہے۔ دونون نازک نازک ہاتھ سردی سے نیلے ہو گئے ہین دانت کٹکٹاتے ہین۔ اور یہ بدنصیب ہمت ہاری ہوئی لڑکی زار زار روتی ہے اور سوچتی ہے کہ ہائے ایسی سختی ہے کیسی

بدبختی ہے۔ اسقدر محنت شاقہ اور اسقدر کم آرام۔ اسقدر سخت محنت جس سے بدن مین سکت باقی نہین رہی ہے طبیعت گری جاتی ہے اور پھر ایسی حالت مین اُٹھنا کہ تمام جسم شل ہو رہا ہے جوڑ جوڑ اکڑا ہوا ہے۔ بند بند مین درد پیدا ہے ہائے یہ سختی نہین تو پھر کیا ہے۔

لیکن اپنے اُداس اور پیارے پیارے چہرے سے موتیون کے مانند آنسو پونچھ کے وَرجنیاؔ نے پھر ہمت باندھی اور معمولی کنگھی چوٹی مین مصروف ہوئی۔ پانی کی بیحد ٹھنڈھک سے اسکے رُخسارون کی گئی ہوئی رنگت پھر آئی اور آنسوؤنکے دریا مین غوطے لگانے سے اُسکی آنکھون کا بوجھ کم ہوگیا۔ خلاصہ یہ کہ جب وہ کپڑے پہن کے تیار ہوئی اُسوقت شباب کی اصلی تازگی نے جسمانی صحت کی قوت سے مدد پاکر ماندگی اور سُستی کو جو بستر سے اُٹھتے ہوے محسوس ہوئی تھی زایل کردیا۔ گو اَب بھی کسی قدر تکان باقی تھا مگر تاہم وہ متعجب تھی کہ اُس گرانی اور اضمحلال کے مقابل مین کیونکر اسقدر کم ہوگیا کہ معلوم ہی نہین ہوتا۔

کپڑے بدلنے کے بعد وَرجنیاؔ نے برتن اور کھانا رکھنے کی الماری کھولی اور ناشتہ شکنی کے لئے کم خرچ کھانا نکالا۔ ایک چھٹی چار کی مٹی کی ہنڈیا مین چھوڑی دروازہ کھولا آہستہ آہستہ سیڑھیون کے نیچے اُتری اور باورچی خانے مین گرم پانی لینے گئی۔ یہان ایک میلی کچیلی پھوہڑ لڑکی سے جو وہان نوکر تھی اُسنے دریافت کیا کہ ”بی بی جیکسن کی آج کیسی طبیعت ہے“ اور جو جواب اُس چھوکری نے بے پروائی سے مگر بلا آمیزش بے ادبی کے دیا اسکا یہ مطلب تھا کہ جس عورت کی نسبت دریافت کیا گیا تھا وہ رات کو آرام سے سوئی اور کسیقدر اچھی ہے۔

اپنی پیاری پیاری بھولی بھولی ہمدردی کی نہین آواز سے وَرجنیاؔ نے یہ سوال کیا۔

وَرجنیاؔ ”شاید تم جلین اَب اُنکے لئے حاضری لیجانے کو ہو؟“

چھوکری نے گردن ہلاکے ہان کہا - اور وَرجِنیَا نے پھر کہا -
وَرجِنیَا "تو مہربانی سے بی بی جنکسن سے کہدیناکہ لباس تیار رہے اور مین
ایک دس منٹ مین خود اُنکے پاس آتی ہون"۔
خادمہ - (تعجب اور شوق سے اُسکی طرف دیکھکر) "اور مِس تم کہتی کیا ہو -
کیا تمنے وہ مخملی سایہ جو پرسون رات سے تم سیتی تھین سب سی ڈالا"۔
وَرجِنیَا "ہان - کبھی کا - آج صبح کے ڈھائی بجے مین نے اُسکو
تمام کیا"
یہ جواب دیتی ہوئی جب وہ باورچی خانے کے دروازے پر ذرا ٹھہر گئی تھی
وَرجِنیَا کے لبون کو اطمینان کے ملے ہوئے تبسم سے حرکت تھی -
جینٗ - "اور کیا تم تھکی نہین ہو" -
اِس سوال کے وقت خادمہ کے چہرے سے ہمدردی اور تعجب پایا جاتا تھا
حالانکہ اُسکی خلقی سردمہری اور طبع زاد کینہ وری ہمدردی کو کبھی ظاہر ہونے نہین
دیتی تھی - پھر ایک قسم کی منحوس اور بدفال سنجیدگی سے اُسنے اپنا سر ہلایا -
اور کہا -
جینٗ - "مگر کب تک - مِس کب تک - تم ایسی سخت محنت کب تک کرو گی -
دیکھ لینا چند ہی روز مین کیا ہوتا ہے - یہ نبھنے کی نہین - اور اگر کیے گئین تو دیکھ لینا
چند ہی سال مین وہ تمکو مار ڈالے گی - افسوس ہے تو اسی بات کا ہے - نہایت
افسوس ہے تو یہی ہے کہ ایسی پیاری حسین جیسی کہ تم ہو - ہو بہو بیگم - مگر جیسی
مثل مشہور ہے تمھاری قسمت مین جو لکھنا تھا وہ لکھ گیا ہے - قسمت کا لکھا اٹٹ
ہے - اور دیکھ لینا چند ہی روز مین تم خوشی سے مِس برَنٹ کی سی وارستہ
مزاجی اختیار کر لوگی" -
وَرجِنیَا (استفہامیہ) "مِس برَنٹ وہی نا جو میرے کمرے کے نیچے والے
کمرے مین رہتی ہین - مجھے یاد آتا ہے کہ پرسون مین نے اُنکو سیڑھیون پر دیکھا تھا

ایک کشیدہ قامت شکیل خوش پوشاک عورت برس بائیس ایک کا سِن ہوگا"۔

جین۔ (نکچڑھے پن کی کسی قدر مسکراہٹ سے) "وہی۔ مس۔ وہی۔ کیا آپ سے اُنھون نے ابھی تک میل جول پیدا نہین کیا ہے"!

وَرجِنیا "ایک دفعہ اوپر جاتے ہوے سیڑھیون پر میرا اُنکا سامنا ہوگیا تھا اُنھون نے حسب معمول صاحب سلامت اور مزاج پرسی کی تھی اور مین نے بھی موقع کا جواب دیا تھا مگر۔ جین۔ تمنے یہ کیا کہا۔ مین نہین سمجھی۔ کہ مین خوشی سے مس برنٹ کے قدم بقدم چلنا اختیار کرونگی"۔

یہ کنیز بدتمیز خود جسکی عمر برس اٹھارہ ایک کی ہوگی مگر جسکا تجربہ اتنا بڑھا ہوا تھا کہ اور زیادہ سیکھنا باقی نہین تھا۔ مس مارڈنٹ کی طرف سر سے پانون تک غور سے دیکھا کی تا کہ اس نوبادۂ گلشن خوبی کی دلی کیفیت اور اسکے اخلاق کی کلی ماہیت اسپر ظاہر ہوجائے لیکن لحظہ ہی بھر مین اسکا اطمینان ہوگیا کہ ورجنیا کی سادگی اور بھولے پن مین بناوٹ نہین ہے۔ بلکہ یہ زیور اسکو قدرت کاملہ نے عطا کیا ہے۔ گندم نمائی اور جَو فروشی کی وہان تک رسائی نہین۔ حیلہ سازی اور فتنہ زائی شان پارسائی نہین۔ اُسوقت اس کثیف اور نجس خادمہ کے چہرے پر جسکے خط و خال بدنما نہ تھے ترحّم اور ہمدردی نمایان ہوئی اور وہ سطور ذیل باہستگی گویا ہوئی۔

جین "کیا درحقیقت مس تم میری بات نہین سمجھین"!

ورجنیا۔ (فوراً) سمجھتی تو پوچھتی ہی کیون۔ بیشک۔ نہین سمجھی جب تو پوچھا"۔

جین "تو پھر تم انجان ہی بنی رہو تو اچھا ہے۔ مس"!

اتنا کہہ کے جین کی آواز اور اُسکا طریقہ ایسا بدل گیا جس سے ورجنیا کو تعجب ہوا اور فوراً پیٹھ پھیر کے یہ پھوہڑ اور اُجڈ خادمہ ایسی کشیدہ اور کج خلق بن گئی جیسی اُسکی عادت تھی اور یہان تک اپنے کام مین مصروف ہوگئی کہ پھر اُسنے اس حیران سینے والی لڑکی کا خیال تک نہین کیا۔

اِسکے بعد وَرجنیا جلد جلد چھت پر اپنے حجرے مین چلی گئی اور جب وہ چار کے ساتھ سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا کھانے بیٹھی اُسکو معًا خادمہ کی عجیب و غریب گفتگو کا خیال گذرا مگر اُسوقت اُسکو اتنی مہلت کہان تھی کہ وہ اِس بارے مین زیادہ غور کرتی کیونکہ جون ہی اُسنے اپنا روکھا سوکھا ٹکڑا کھا کے ختم کیا وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور مخملی لباس احتیاط سے اپنے ساعد بلورین پر لٹکائے ہوئے نیچے اُتری۔ مگر اُسوقت اُدھر نیچے نہین گئی پہلے ہی درجے مین عقب کے کمرے کے دروازے پر آئی اور آہستہ سے دستک دی۔ ایک ضعیف آواز اندر بلانے کی آئی اور وَرجنیا اندر گئی۔

یہ سونے کا کمرہ تھا جسمین جوان ناکتخدا لڑکی گئی۔ ایک سن رسیدہ عورت پلنگ پر لیٹی تھی۔ انگیٹھی مین آگ روشن تھی جس سے دل خوش ہوتا تھا کمرہ خوب سجا ہوا تھا۔ پلنگ کے پاس میز پر حاضری کا سامان ایک کشتی مین سلیقہ اور قرینے سے لگا تھا۔ یہ جوان سینے والی جب اپنے سرد اور اُجڑے ہوے حجرے سے نکل کے اِس کمرے مین آئی تو یہان کا آرام اور آسایش کی چیزین دیکھکر معلوم ہوا کہ درحقیقت عیش و عشرت کی یہی جگہ ہے یہان کی خوش آیند گرمی نے اُسکے کانپتے ہوے جسم کے ساتھ وہ کام کیا جو مہربانی کا کلمہ کسی ستمدیدہ اور آفت رسیدہ کے ساتھ کرتا ہے۔

وَرجنیا۔ (پلنگ کے قریب جاکر) "جین سے معلوم ہوا کہ آج آپ کی طبیعت بی بی جیکسن بہت اچھی ہی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔

بی بی جیکسن "۔ ہان! آج مجھے نیند خوب آئی۔ اور بیمار کو نیند کا آنا اچھی علامت ہے۔"

اِس عورت کے چہرے پر خشونت اور رکھائی اور سرد مہری کے قیام سے ممکن نہ تھا کہ قیافے کو دخل ہوتا اور دِل کا حال بشرے سے کھل سکتا۔ پھر اُسنے کہا۔

"مگر تمنے لباس تو تیار کرلیا ہے - اپنے وعدے کی سچی ہو - اور تم اچھی لڑکی ہو"۔

یہ جوڑ توڑ اور معاملہ داری کی باتین تھین جنمین وہ مشاق بھی اور اُسنے ایزاد کین"۔

وَرجنیا - "مجھے امید ہی - بی بی - کہ آپ کے پسند آئے"۔

اسوقت وَرجنیا اِس قیمتی لباس کو اسطرح سے ہاتھ پر لیے ہوے دکھا رہی تھی کہ دریچہ کی روشنی کا عکس اُسکی چمک کو دو بالا کیے دیتا تھا۔

بی بی جنکیسن "قریب آؤ"۔

یہ کہکر اس عورت نے تکیہ سے کسی قدر سر اُٹھایا - لباس کو اپنی طرف کھینچا اور ایسی نظر سے دیکھا جو بظاہر سرسری معلوم ہوتی تھی مگر درحقیقت عیب بینی سے خالی نہ تھی - وَرجنیا پاس ہی کھڑی تھی اور اُمید و بیم سے اِسکا دل دھڑک رہا تھا۔

"ہان سیا تو نہایت ہی عمدہ ہی - ہان اچھا سیا ہے"۔

بیمار عورت کہتے کہتے اچانک رُک گئی مبادا نادانستگی اور غیر قصداً از والِ ایدی جوشش اور وجد و شوق کی حالت مین اور زیادہ کلمات تحسین و آفرین کے زبان سے نہ نکل جائین اور کہنے لگی۔

"تو پھر اپنی اُجرت کا بل بھی تمنے بنا لیا ہی - مس - اور اُسپر اپنی رسید بھی لکھدی ہی یا نہین"۔

وَرجنیا - (لکنت سے) "نہین - بل تو ابھی نہین بنایا ہے - بی بی مجھے مجھے کیا معلوم تھا کہ ابھی اِتنی جلدی بنانا چاہیئے"۔ "اور علاوہ اِسکے" بڑھتے ہوے پس و پیش کے ساتھ "مجھے یہ بھی معلوم نہین تھا کہ کیا اُجرت لکھون"۔

بی بی جنکیسن "اوہ وہی معمولی اُجرت - بیشک"۔

کہہ کر اپنی بڑی بڑی بھوری بھوری رُکھائی کی آنکھیں جو بیماری سے اور بھی بدنما ہو گئی تھیں اُسنے جوان سینے والی کی طرف جو لرزان و ترسان کھڑی ہوئی تھی اُٹھائین اور کہا۔

"وہی ایک روپیہ بارہ آنے۔ تم جانتی ہو یا نہین۔ یہی دیا جاتا ہے۔ یہی معمول ہے اور یہ لباس تمھین کہین اور لیجانا ہوگا۔ دیکھو اب دیر نہ لگاؤ۔ جلدی کرو جاؤ جھٹ پٹ بل بنالاؤ۔ اور جب آؤ تو ٹوپی پہنے اور شال اوڑھے آنا۔ بھئی کیا اچھی لڑکی ہو"

ایک روپیہ اور بارہ آنے۔ یہ الفاظ پُر کار کے چھوٹے پھل کے مانند وَرجینیا کے دِل مین چبھے۔ کیونکہ اِس محتاج لڑکی نے اپنے دل مین حساب لگایا تھا کہ کم سے کم اسکا دونا تو ملے گا۔ اور یہ حساب اِس لڑکی نے اسواسطے نہین لگایا تھا کہ اِسکی تیاری مین اِسقدر وَقت صرف ہوا تھا اور اتنی محنت کی گئی تھی بلکہ خاص کر اسواسطے کہ جس عالی رواج ہلز یعنی بیبیون کی پوشاک سلوا کے بھیجنے والی عورت نے اپنے عالی مذاق کی جدّت سے اِس لباس کی قطع بُرید نئے ڈھنگ اور کاٹ چھانٹ نرالے انداز سے کی تھی اُسی کے مذاق کے مطابق اور منصوبہ کے موافق اِس جوان ناکتخدا لڑکی نے اپنے ہنر کا جوہر اور سلائی کے فن کی کمال واقف کاری ظاہر کی تھی۔ پس اِسکے خیالات پر مایوسی و حرمان اور یاس اور نا اُمیدی کا ایسا اثر ہوا جیسا کسی کو یکایک جھولا مار جاتا ہے مگر آنسوؤن کے چھپانے کی غرض سے جو اسکی آنکھون سے پھوٹ نکلنے کو تیار تھے وہ فوراً کمرے کے باہر چلی گئی۔

جلد جلد اوپر جا اور اپنے حجرے مین پہونچ کے وہ اپنی کرسی پر جا گری اور دِل کھول کے خوب روئی۔ یہ دُکھ اور یہ رنج صرف مزدوری کی کمی کے خیال سے نہین تھا۔ حالانکہ عالم الغیب آگاہ ہے اور خدا ہی گواہ ہے کہ وہ بالکل محتاج اور بہت ہی مفلس تھی۔ بلکہ دِل دُکھنے سے یہ روح کی تڑپ اسواسطے

ہوئی کہ اسکو قوی امید اور کامل توقع تھی کہ اُسکی اعلیٰ درجے کی ہنروری کا یہ نمونہ جسکو اُسنے اس لباس کی تیاری مین دکھایا تھا اور جسپر اُسکا بڑا بھروسا تھا ایسا معقول معاوضہ دلائیگا جس سے نہ صرف اُسکی لیاقت میزان پسند مین گران بار ہوگی بلکہ آیندہ بھی زیادہ زیادہ کام دینے کا اقرار کرائے گا پس جب وہ خفیف اور قلیل رقم تجویز کی گئی تو اِس نوجوان لڑکی کی امیدون پر یکایک پانی پھر گیا۔ اُسکے تفاخر کو زیان عظیم پہونچا اور اِس بیمار کر دینے والے خیال سے اسکی روح پر بڑا صدمہ ہوا کہ اب یہ ہاتھ کا ہنر زیادہ اِس سے کبھی کام نہ آئے گا کہ صرف مایحتاج حاصل ہو جائے۔ اور ایک ادنیٰ سا فرق جو اسکی حالت زار اور افلاس مین پایا جاتا ہے باقی رہے۔

بس یہی سبب تھا کہ غریب لڑکی روئی تھی۔ بس یہی وجہ تھی کہ اِس بیکس اور یتیم نے اپنا دلی غبار نکالا تھا۔

مگر آنسوؤن سے اسکی طبیعت سنبھل گئی۔ اور ابھی عمر بھی ایسی نہ تھی کہ آس بالکل ٹوٹ جاتی اور مایوس ہو کر بیٹھ رہتی۔ پس اُسنے اپنے رخسارون سے جلد جلد آنسو پونچھے اور اپنا چھوٹا سا بال ایسا بنا بنا کے لکھا کہ پہلے کبھی کسی خوش نویسی کے دائرون اور کششون کی شان مین حسنِ انات کا جلوہ نہین دکھایا تھا۔ ٹوپی پہنی۔ شال اوڑھی۔ اور پھر نیچے اُتری۔

بی بی جنکنسن نے تکیہ کے نیچے سے بٹوہ لے کے ایک روپیہ اور بارہ آنہ اسمین سے نکالے اور اُسکو دے کے کہا۔

بی بی جنکنسن۔ اب مِس مارڈنٹ اِس پٹارے مین لباس احتیاط سے رکھ دو اور جہانتک جلد ہو سکے میڈم بیم برڈک کے پاس جو گریٹ رسل اسٹریٹ واقع بلومزبری مین رہتی ہین لے جاؤ۔ اُنکا پتہ پٹارے پر لکھا ہے۔ تم بھول نہین سکتی ہو۔

اِس ارشاد کی تعمیل کے لئے ورجنیا جلدی سے مستعد ہو گئی حالانکہ پہلے سے

اِسکو خیال بھی نہین تھا کہ علاوہ درزی کے کام لینے کے اُس سے قاصد کا کام بھی لیا جائیگا مگر چونکہ اسکے مزاج مین مروت اور ہر دل عزیزی خدا داد تھی اسلئے ایسے شخص کا کام کر دینے سے جسکو بیماری نے معذور کر کے نشست برخاست کے قابل نہ رکھا تھا اسکو اِنکار نہ ہوا - علاوہ اِسکے اُسکو یہ بھی امید تھی کہ بی بی جیکسن سے اور کام ملے گا - حالانکہ اُس ہمت توڑنے والے حادثہ کے وقوع کو جسکے سبب سے اُسنے کڑوے کڑوے اور موٹے موٹے آنسو بہائے تھے زیادہ عرصہ نہ ہوا تھا -

بیس منٹ مین یہ جوان لڑکی گریٹ رُسل اِسٹریٹ مین پہونچ گئی اور میڈم بیم برُوک کا مکان بھی بغیر وقت اور تلاش جلد ملگیا - یہان پہونچتے ہی اِسکو ایک عورت فوراً ایک عمدہ سجے ہوے اور آراستہ کمرے مین لیگئی جہان جاکے اُسنے دیکھا کہ ایک خوش رو ادھیڑ عورت حاضری کھاتی ہے - میز پر نفیس نفیس کھانے چنے ہوے ہین - مکان کی تیاری اور سجاوٹ سے مکین کا دولتمند ہونا طرفۃ العین مین ثابت ہے - بذات خود یہ عورت فرانس کی بُنی ہوئی بانکی ٹوپی دیے صبح کا لباس پہنے کاہلون کی طرح ڈنگل پر پاؤن پھیلاے آرام سے لیٹی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دنیا و مافیہا کی اسکو کچھ خبر نہین اور کوئی فکر اور تشویش اسکے پاس تک نہین پھٹکتی -

میڈم بیم برُوک کو ابھی ابھی اپنے ملازم کی زبانی وَرجنیا کے آنے کا سبب معلوم ہو گیا تھا وہ اِس طرح پر مخاطب ہوئی -

میڈم بیم برُوک "مس تم جیکسن کے پاس سے مخملی لباس لائی ہو - خیر - اوہ ہو - اوہ ہو - اچھا وہان - اچھا اسکو پٹارے سے نہ نکالو - بیشک اچھا ہی سیا ہوگا اور اگر نہین تو اتنا وقت نہین کہ کچھ ردوبدل کیجائے - جیکسن نے اپنا بل بھی بھیجا ہے "

وَرجنیا "نہین میم "

جوان سینے والی نے یہ جواب ڈرتے ڈرتے دیا کیونکہ وہ دیکھ رہی تھی کہ کیس

نخوت اور مزاج داری سے میڈم بیم برُوک امارت کی لیے ہوے باتین کرتی تھی حتی کہ اُسنے ورجنیا سے بیٹھنے تک کو نہین کہا - اتنا جواب دے کے اسنے یہ بھی ساتھ ہی کہا کہ -

"بی بی جیکسن تو علیل ہین"۔

بیم برُوک۔ "علیل ہین - اوہ ہو - اوہ ہو - خیر - وہ مرے گی نہین - خواہ کتنی ہی بیمار ہو خواہ کوئی عارضہ ہو مگر لوٹ پوٹ کے پھر اُٹھ کھڑی ہو گی"۔

اس طرز گفتگو مین اُمرازادیون اور بیگمات کا وہ عامل رواج انداز بے اعتنائی اور سنگدلی پایا جاتا تھا جسکی وہ مقلد تھی - اور پھر یہ کہا -

"ہان خوب یاد آیا - مین شہر سے کہین باہر جانے والی ہون اور چند ہفتہ تک وہین رہونگی - اسلیے بہتر ہو کہ جیکسن کا جو حساب ہو طے ہو جائے - جہانتک مجھے یاد آتا ہے پچھلا حساب تو سب صاف ہے کچھ اُسکا باقی نہین - البتہ اس لباس کا حساب باقی ہے سو مس تم بل بنا ڈالو اور رسید لکھ دو اور جو کچھ اُسکا پانا ہے وہ مین تھین کو دیدونگی - دیکھو لکھنے کا سامان سب وہان موجود ہے"۔

آخری فقرہ کہتے ہوے اُس عورت نے ایک نہایت نفیس گلاب کی لکڑی کے صندوقچہ کی طرف اشارہ کیا جو ایک میز پر کھلا ہوا رکھا تھا۔

ورجنیا۔ "بیگم صاحب کتنے روپے کا بل بی بی جیکسن کی طرف سے بنا دون"۔

میڈم بیم برُوک کے بیگماتی انداز و روش کے رعب مین آکر اس سیدھی سادی شرمگین لڑکی نے یہ سوال اور بھی زیادہ ڈرتے ڈرتے کیا۔

اور اس لڑکی کی نادانی پر جو اس سوال سے پائی جاتی تھی اُس عورت کو کمال تعجب ہوا اور اُسنے یہ جواب دیا۔

میڈم بیم برُوک۔ "اوہ - وہی معمولی اُجرت - بیشک - وہی تین روپیہ آٹھ آنے"۔

غریب وَرجنیا نے آہ سرد کھینچی اور میز کے برابر رسید لکھنے بیٹھ گئی - کیونکہ اس قسم کے کاروبار مین جس طریقے کا برتاؤ کیا جاتا تھا اُس سے واقفیت حاصل کرنے کی یہ ابتدا تھی اسکو تعجب ہوا کہ جب اِس دوسرے مقام پر جہان سے لباس کی تیاری کا حکم جاری ہوا تھا اُسکی تیاری کی تین روپیہ آٹھ آنے اُجرت قرار پائی ہی تو کس واسطے یہ پوری مزدوری اُسی کو نہین ملی -

بل لکھ کے تیار ہو گیا اور میڈم بیچم برُوک نے سوا پانچ روپیہ والی اشرفی میز پر پھینکدی - وَرجنیا نے ایک روپیہ آٹھ آنہ پھیر دیا اور قریب تھا کہ وہان سے روانہ ہو مگر اُس کا ہل عورت نے برخلاف سابق لطف آمیز الفاظ کا اِسطور پر استعمال کیا -

میڈم بیچم برُوک "ٹھہرو - ذرا ٹھہرو - مس بڑی مہربانی ہوتی اگر تم ایک کام کر دیتین -"

وَرجنیا "ارشاد بیگم صاحب - ارشاد - مین بہت خوشی سے آپ کا ارشاد بجالاؤن گی"

اپنے ممنون کرنے والے مزاج کی کمال راستبازی اور مستعدی سے اِس با مروت لڑکی نے یہ کلمات کہے -

میڈم بیچم برُوک "اصل بات یہ ہے کہ چند ہفتے کے واسطے مین باہر جانے کو ہون اسلیے مین نے اپنی جوان خادمہ کو جو پارسل وغیرہ لیجایا کرتی تھی منع کر دیا تھا کہ جب تک واپس نہ آؤن اُسکے آنے کی کوئی ضرورت نہین ہے - جب مین رات کو اُسکو رخصت کرنے لگی تو مجھے یاد نہ رہا کہ آج یہ لباس آئے گا - غرضکہ مطلب یہ ہے کہ اب یہان کوئی نہین ہی جو اسکو پورٹ لینڈ پیلس تک پہونچا دے - یہ تکلیف مین تمکو دیا چاہتی ہون - اور - اور - اگر اجازت دو اور نا مناسب نہ ہو تو سواری کا کرایہ یہ موجود ہی"

یہ کہکے میڈم بیچم برُوک نے ایک چوانی وَرجنیا کی طرف میز پر

پھینکدی۔

وَرجنیا۔ بیگم صاحب آپ کا یہ لباس تو مین خوشی سے پہونچا دونگی مگر یہان سے اُس مقام تک جہان آپ مجھے بھیجتی ہین اور پھر وہان سے اپنے گھر تک مین پیدل چلی جاؤنگی اسلیے کرایہ کی کچھ ضرورت نہین ہی۔

ساتھ ہی وَرجنیا نے چوانی اُٹھا کے میز پر اپنے قریب رکھدی اور اُسکے رخسارون پر کسی قدر سُرخی اُس غرور اور تفاخر ذاتی کی جسکو میڈم بیم بروک نے زخمی کیا تھا نمودار ہوئی۔

میڈم بیم بروک ”اچھا مس تمھاری خوشی“۔

تمکنت اور نخوت کی شان سے کہکر اور پھر فوراً ہی بناوٹ سے امیرزادیونکی سی کاہلی اختیار کرکے ڈنگل پر اور زیادہ ٹانگین پھیلاکر گویا ہوئی۔

”نہایت ہی احسان ہوتا اگر تم اِس لباس کو میڈم ڈِبلیسی کے کارخانہ تک جو کیسل اسٹریٹ پورٹ لینڈ مین ہی لیجاتین“۔

وَرجنیا ”بیشک۔ بالضرور“۔

قریب تھا کہ وَرجنیا پٹارہ اُٹھا کے وہان سے چلے کہ میڈم بیم بروک نے ٹھہرنیکا اشارہ کیا۔

میڈم بیم بروک ”مس۔ ایک آدھا تختہ خط لکھنے کے کاغذ کا اور دوات تو ذرا اُٹھا دینا۔ ڈنگل پر لیٹے لیٹے اُٹھ بیٹھی اور ناک بھون چڑھا کے بغیر کسی کے مخاطب کیے آپ ہی آپ بڑبڑانے لگی ”یہ ڈِبلیسی کے کارخانے والے ایسے ٹکے اور بال کی کھال کھینچنے والے ہین کہ ادنی سی چیز کے ساتھ انکو ایک بیجک کا جھگڑا چاہیئے“۔ اِسکے بعد ایک پرچے پر بِل لکھ کے وَرجنیا کو حوالہ کرتے ہوے کہا ”دیکھو یہ کاغذ بی ڈِبلیسی کی پیشدست مس ڈَل سیمر کو دینا۔ خبردار خبردار۔

جوان سینے والی نے ہدایت کے بموجب تعمیل کرنے کا وعدہ کیا اور میڈم

بیم بروک کی قیام گاہ سے روانہ ہوا آکسفورڈ ڈسٹریٹ کی راہ سے سیدھی پورٹ لینڈ پلیس کی طرف راہی ہوئی۔

اب نو بجنے کے قریب تھے۔ شاہراہ عام وعظیم پر اپنے اپنے کاروبار کے مقام کو جلد جلد لپکے ہوے جانے والے پیشہ ورون اور اہل حرفہ کی بھیڑ تھی برف کا پگھلنا شروع ہوگیا تھا اور کھرنجے پر سے ڈگتے گیچڑ تھی۔ ورجینیا نے بمجبوری اپنی گون کا دامن کسی قدر اٹھالیا۔ کیونکہ گو اسکے کپڑے غریبون کے سے تھے مگر صاف تھے اور مٹی کے داغ دھبے سے بچانا ضرور تھا۔ جب وہ اسطور پر کیچڑ سے بچتی اور کپڑونکو بچاتی ہوئی چلی جاتی تھی تو لامحالہ اسکے پاؤن اور گٹے جو دنیا مین سب سے زیادہ صاف اور پاک تھے عریان ہوئے جاتے تھے اور راہگیرون مین سے جو ان کو اتفاقاً دیکھ پاتا تھا وہ انکا معترف ہوتا تھا۔ موسم کی سردی اور چلنے کی گرمی سے اس رنگت مین جو صبح کو سرد پانی سے منھ دھوتے وقت اسکے رخسارون پر اسکے چہرے مین آگیا تھا نہایت چمک پیدا ہوگئی تھی۔ اور اس سبب سے ورجینیا مارڈنٹ پہلے کبھی ایسی شکیل اور جمیل نظر نہین آئی تھی جیسی اسوقت معلوم ہوتی تھی۔ حالانکہ اسوقت ایک بڑا لیکن ہلکا پارہ اسکے ہاتھ مین تھا اور شاہراہ عام مین جہان وہ چلی جاتی تھی کیچڑ ہی کیچڑ تھی۔

جون ہی وہ آکسفورڈ اسٹریٹ کی موڑ پر سے پورٹ لینڈ پلیس کی طرف مڑنے کو تھی کہ ریجنٹ اسٹریٹ کی جانب سے ایک نہایت عمدہ بگھی جسمین نہایت عمدہ گھوڑا جتا ہوا تھا اور خواصی مین ایک کمسن خواص باادب کھڑا تھا بیدھڑک دوڑتی ہوئی نظر آئی جو شریف زادہ اس بگھی مین سوار تھا اچانک اسکی نگاہ ورجینیا کے پاؤن اور گٹون پر جو اسوقت رفتار کی حالت مین گرد آلود کھرنجے پر جھلکتے ہوے نظر آتے تھے پڑی یہ سڈول گورے گورے چھوٹے چھوٹے نازک پاؤن دیکھ کے شریف زادے کا دل ہاتھ سے جاتا رہا اور مضطر و بیقرار ہو کے وہ اسوقت تک اسکو دیکھتا رہا جبتک اسنے اسکے چہرے کا نظارہ نہ کر لیا۔

شریف زادہ (اپنے دل مین) "اللہ اکبر کیا نازنین ہی۔ سبحان اللہ کیا پیاری پیاری چھب ہی۔ واللہ باللہ کیا حسین ہی"!

اسکا سن بھی برس اکیس ایک کا تھا اور نہایت ہی حسین اور صاحب جمال تھا چنانچہ فوراً اُسنے گھوڑے کی باگ روک لی اور دھم سے نیچے کود پڑا اور اپنے چابکدست اور چالاک خواص کی طرف جو گھوڑے کے رُکتے ہی اُسکے سر کے پاس تھا مخاطب ہو کر کہا۔

"چلا آ تھوڑی دور پیچھے پیچھے"!

پس بپابندی لوازم بندگی خواص نے اپنی ٹوپی چھوئی اور بگھی پر سوار ہو گیا۔ اور یہ دلدادہ شریف زادہ جوان رعنا سہی بالا نوجوان اور حسین سینے والی کے پیچھے پیچھے جو تیس قدم کے قریب آگے تھی روان ہوا۔

تیسرا باب

(ملینیر کا کارخانہ)

دُرجِنیا مَارڈنٹ کو ذرا بھی شبہہ نہ تھا کہ اُسکی تجلّی حسن گلو سوز اور جمال شعلہ بار نے ایک کشیدہ قامت سہی بالا خوش لباس جوان رعنا کے سینے مین جو اسکے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا آتش عشق کو بھڑکایا ہے۔ اور بیشک اس امر سے وہ بالکل غافل اور بیخبر تھی کہ درحقیقت کوئی شخص اسکا پیچھا کیے ہوے آتا ہے وہ اپنی راہ راہ گریٹ کینسل اسٹریٹ مین چلی جاتی تھی آخر کار اسکو مینڈم ڈیلیسی اور کمپنی کا عالیشان کارخانہ مل گیا۔ دریچون مین بڑے بڑے جلتی شیشے گلٹ سکے چوکھٹون مین جڑے تھے اور اندر صدہا قسم وقماش کی بیبیانی اور بیگماتی نہایت عمدہ اور جدید فیشن کی ٹوپیان رکھی تھین۔ صدر دروازے پر سلطانی اسلحہ نصب تھے اور ہر نفس پُر ور کے خوش کرنے کو جو اُس سے کسی طور خوش ہونا چاہتا ہو بہت جلی قلم کا لکھا ہوا اشتہار ایک ایسے مقام پر علانیہ اور آشکارا لگایا گیا تھا

جس سے ثابت تھا کہ میڈم ڈبلیسی پر خاندان شاہی سے کسی عالیجناب جنس تانیث کی نگاہ لطف مبذول ہے۔

اِس امر کا بیان کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈم ڈبلیسی در حقیقت انگلستانی عورت تھی اور اُسکا اصل نام جسمین کچھ بہت تحسین تلفظی پائی نہین جاتی سنڈگلنس تھا۔ مگر چونکہ اوّل تو وہ بخوبی جانتی تھی کہ اُمراء انگلستان کی بیگمات کے نزدیک انگلستانی محنت و جانفشانی فرانسیسی ہمسری اور مقابلے کے ہمسنگ کیا بلکہ پاسنگ بھی نہین ہے۔ اگر عمدگی ہے تو فرانس کی چیزون مین۔ اگر نقص ہے تو انگلستان کی اشیا مین۔ اور دوسری یہ بات کہ لقب سنڈگلنس جو انگلستانی لقب ہے مورد الطاف بیگمات عالی مقام نہ ہوگا اسلیے اِس چالاک اور فتین ملینر یعنی بیگمات اور امیر زادیون کے لباس اور ٹوپیان بنوا کے بیچنے والی عورت نے چپکے سے اپنا اصلی نام بدل فرانسیسی نام رکھ لیا اور اپنے کو فرانس کی عورت مشہور کیا۔ اِسکا شوہر نہ تھا مگر ایک شخص تھا جو اُسی کے ساتھ رہتا تھا اور اسکو خوب لوٹتا تھا۔ یہ شخص جسنے لنڈن کے تمام تار خانون اور بھٹیون مین اپنا نام بل اسمتھ ظاہر کیا تھا کیسل اسٹریٹ مین مانسیور ڈبلیسی کے نام سے مشہور تھا۔ خود یہ عورت ظریف حاضر جواب خوبصورت رنگین مزاج اور ساتھ ہی مناسب طور پر گفتگو اور لہجہ کی تقلید کی مدد سے وہ خاص فرانس کی عورت کا بھیس قائم رکھنے کی تدبیرین بخوبی کامیاب ہوئی۔ اور ساتھ ہی ایک عجیب و غریب بڑی ٹوپی اور فرانسیسیون کی سی مونچھون کے سبب سے بل اسمتھ بھی اہل فرانس سے بنے مین کامل عیار نکلا۔ کیونکہ اِس بات کو پھر اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیے کہ انگلستان کی غیر ثابت قدم غافل ظاہر نما۔ اور تنگ ظرف بیگمات اور امیر زادیون کی رائین جو اہل فرانس اور فرانس کے طرز و روش کی نسبت قائم ہین وہ بالکل خلاف اور فضول اور مبالغہ آمیز اور تلون مزاجی پر محمول ہین اور یہی وجہ ہے کہ وہ جاہل اور متعصب اور تنگدل ذی رتبہ اور عالی رواج عورات نقلی بنے ہو

ملک بیگانہ کے باشندون اور منتبس برّ اعظم کے رہنے والون کے دام تزویر مین گرفتار ہوکے انکے دغا اور فریب مین آجاتی ہین۔

لیکن ہم اپنے قصہ کا سلسلہ پھر شروع کرتے ہین۔ میڈم ڈیلیسی اور کمپنی کے لفظ کمپنی بھی ایسا ہی فرضی تھا جیسا اس لباس فروش عورت کا نام اور متوطن فرانس بننا فرضی تھا عظیم الشان کارخانے مین ورجنیا مارڈنٹ ڈرتے ڈرتے قدم رکھتی ہوئی داخل ہوئی۔ اُسنے اس عمدگی سے سجی ہوئی اور آراستہ دکان کے چارون طرف جسکو میڈم ڈیلیسی میگزین کہتے تھے نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ ایک شکیل اور جوان عورت دکان لگانے اور انواع و اقسام کی ٹوپیون اور لسٹ پٹی و ستارون کے ترتیب سے کھونٹیون پر رکھنے مین ہمہ تن مصروف ہے۔ دوسری عورت لباس کے لئے قیمتی ریشمی کپڑا ناپ رہی تھی۔ تیسری عورت ایک صندوق کا پارسل کہین بھیجنے کو بنا رہی تھی اور چوتھی عورت طرح طرح کے مصنوعی پر اور پھول دکان کی میز پر جہان روپیہ گننے ہین پھیلا کے علیحدہ علیحدہ کر رہی تھی۔ یہ سب کام مس ڈیسمر پیشدست کے اہتمام اور نگرانی مین ہو رہا تھا۔ یہ عورت ادھیڑ تھی۔ اور اسکا یہ حال تھا کہ جہان کوئی شہزادی یا امیرزادی کچھ خریدنے آئی بناوٹ کی خوشی سے اُسکی باچھین کھل جاتی تھین اور ہنسی سے چہرہ باغ باغ ہو جاتا تھا اور جہان کوئی کسی دکان کی عورت یا سینے والی آئی اُسکا منھ پھول جاتا تھا اور نکچڑھے پن سے ناک بھون چڑھ جاتی تھی۔

جون ہی یہ نوجوان لڑکی مودب اور خائف اندر گئی اور اس مقتدر اور مختار نے اسکو دیکھا تو ایک سوال کا ڈھیلا اس زور سے کھینچ مارا کہ وہ دکان کے دوسرے سرے پر پہونچا۔

سوال۔ اچھا۔ اور کیا چاہتی ہو۔

ورجینیا نے اپنے کام کا مطلب مختصر طور پر بیان کیا اور پیشدست نے پٹارہ کھولنے کو کہا اس حکم کی فوراً تعمیل ہوئی اور مس ڈیسمر نے مخملی لباس کو عیب جوئی کی

نگاہ سے دیکھنا شروع کیا - کام ایسا عمدہ اور نفیس تھا کہ اُسمین نکتہ چینی ورحرف گیری کی گنجایش ہی نہ تھی - لیکن مس ڈیسمر بھی دُنیا مین ایک ہی عورت تھی جسنے تعریف کا ایک کلمہ بھی کبھی زبان سے نہ نکالا تھا - ہان جبر اور غصہ کی کہو تو وہ ادنی سے ادنی نقص پر موجود تھا - پس اُسنے اپنی عادت کے موافق کیونکہ وہ جانتی تھی کہ -

عداوت ہے گر کیجیے ترکِ عادت

ایسے ایسے بیہودہ اور بے سر و پا نقص اُسمین نکالے جنکی صریحی ناانصافی اور بدیہی ہٹ دھرمی سے قریب تھا کہ ورجنیا کا دِل پھٹ کے پاش پاش ہو جائے -

سوال - اور بیجک کہان ہے" -

مس ڈیسمر نے اِس سختی سے پوچھا گویا اِسکو یقین تھا کہ ورجنیا بِل لانا بھول گئی ہے - اور اگر بھول گئی ہوتی تو قیامت ہی آجاتی اور اِس حیلے سے وہ اپنے نزدیک منصفانہ اور راستی نا وجہ پاکر اپنی خلقی اور ذاتی تند خوئی اور بدمزاجی ظاہر کرتی -

ورجنیا نے وہی بِل جو اِسکو میڈم بیم برُوک نے دیا تھا پیش کرکے کہا لیجیے -

"یہ موجود ہے" -

"سات روپیہ - اُفوہ - اُفوہ" -

مس ڈیسمر کی زبان پر تھا اور چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ غضب ہی نازل ہوا چاہتا ہے -

مس ڈیسمر - (اپنے آپ) "اب دیکھو یہ بات کیا ہے - مین نے اُس روز بیم برُوک سے کہدیا تھا کہ ایسی ایسی چیزون کی چھ روپیہ بارہ آنے شرح ہے - مگر خیر جاتی کہان ہے اُسی کے روبرو یہ معاملہ طے ہوگا - یون نہین ہونے کا" -

قول فیصل کے طور پر آخری جملہ کہکے وَرجینیا کی طرف پھر مخاطب ہو کے بولی -

"صبر کر - صبر کر - ذرا ٹھہر جا - ایک لحظہ بھر ٹھہر - جوان عورت"! یہ حکم مبرم پا کے وَرجینیا کو مجبوری توقف کرنا پڑا باوجودیکہ ایسی بدلگام سخت کلام ترش رو کینہ جو عورت کے سامنے جیسی مس ڈِلیسیر تھی جو کبھی کسی کو سیدھی نگاہ سے نہین دیکھتی تھی زیادہ کھڑا رہنا اُسکو سخت ناگوار اور شاق تھا - اور خود وہ عورت نقالون کی نقل کے مانند شہزادی کی طرح کمر کو لچکاتی بدن کو پھڑکاتی مٹکتی ہوئی دُکان کے ایک سرے کیطرف دیوار کے پاس تک جہان ایک چھوٹا سا لکھنے کا ڈِکس رکھا تھا چلی گئی - یہان آکے اُسنے ایک بِل لکھا اور اُسکو ایک عمدہ دبیز کریم لیڈ لفافے مین جِسکا شوقینون کا کاغذ قلم وغیرہ فروخت کرنے والون نے یہی نام رکھا ہے - لپیٹ کے رکھا اور اُسکو خوشبودار لاکھ کی بتی سے بند کیا اور ایسے خط کی روانی سے مکتوب الیہ کا نام اُسپر تحریر کیا جیسے خود نیلی روشنائی روان تھی -

مس ڈِلیسیر اُس مقام پر جہان وَرجینیا کھڑی تھی واپس آکے "اب اے نوجوان عورت تمکو اِتنی مہربانی کرنی ہوگی کہ اِس لباس اور اِس لفافے کو ڈِچیز آف ملمانٹ کے پاس گرُوس وِنر اسکویر لے جاؤ کیونکہ یہان کام کی اِس وقت اِسقدر کثرت ہے کہ ہمارے جوان سال ملازمون مین سے کسی کو بھی وہان جانے کی فرصت نہین - اِس لفافہ مین بل ملفوف ہے - خبردار جب تک روپیہ نہ ملے وہان سے نہ آنا - میڈم ڈِپلیسی کا نواب بیگم کے ذمہ چھ ہزار روپے سے زیادہ باقی ہے اور اب ہمارے اُنکے یہ عہد ہو گیا ہے کہ آیندہ ہر چیز کی قیمت وہ نقد ادا کردین تاکہ پچھلے قرضے کا سخت تقاضا نہ کیا جائے - پس اگر تم وہان منتظر رہوگی تو بیگم صاحب بالضرور روپیہ بھیجدینگی اور پھر تم اُس روپیے کو سیدھی میرے پاس لے آنا - تو پھر اب دیر لگانے کا کام نہین ہے - خبردار پاؤ گھنٹے

سے زیادہ گرُوس دِیَر اسکو پُہونچنے مین نہ لگے - کیونکہ ہمسے اور بیگم صاحب سے آج صبح کے دس بجے تک لباس اُن کے پاس پہونچا دینے کا اقرار ہے - تاکہ وہ پہن کے دیکھ لین اور اگر کچھ ردوبدل کی ضرورت ہو تو کر دیا جائے - توبہ توبہ مین دیکھتی ہون کہ جو باتین اب بلمِانٹ والون کی ہین وہ انوکھی ہی ہوتی ہین -

آخر کا فقرہ مِس ڈِیسمر نے وِرجِنیا کی طرف پیٹھ پھیر کے اور اُس جوان عورت کی طرف مخاطب ہو کے ایک طنز سے کہا جو مصنوعی پھول ترتیب سے لگا رہی تھی -

جواب " میڈم - مین نے بھی ایسا ہی سُنا ہے مگر یہ معاملہ کیا ہے کہ نہ تو کبھی ڈِیلپیٹی اور نہ آپ بیگم صاحبہ کے پاس لباس لیکے جاتی ہین کہ خود اپنے ہاتھ سے پہنا کے انکا درست ہونا اور بدن پر ٹھیک آنا اپنی آنکھ سے تو دیکھ لین "

مس ڈِیسمر انہایت طنز سے " یہ معاملہ ہی ایسا ہے - سبب یہ ہے کہ ایک شوخ چشم فرانس کی عورت بیگم صاحب کی مصاحب ہے اور یہ خدمت اُسنے اپنے ذمہ لی ہے - مگر دیکھو تو دیکھو تو - ابھی ابھی ڈیوک کا بیٹا - مارکوئس آف آرڈن اِدھر سے جاتا تھا تمنے نہین دیکھا کہ وہ دریچہ کی طرف دیکھ رہا تھا "

جواب " کیا مارکوئس وہی تھا - واہ کیا سجیلا نوکیلا جوان ہے "

یہ جواب اُس عورت نے دیا جسکی طرف مخاطب ہو کے مس ڈِیسمر نے آخری فقرہ کہا تھا - اُسنے اپنی بات پوری کرنے کو پھر کہا -

" مین نے بھی ایک جھلک سی دیکھی تھی - مگر یہ ڈیوک کا بیٹا تو پہلی شادی سے ہے نا - اور یہ جو اب بیگم ہین - ڈچز - یہ اُسکی سوتیلی مان ہین - کیون "

اِس سوال کا جواب جو مس ڈِیسمر نے دُکان کی ملازم عورت کو دیا ورجِنیا نے نہین سُنا کیونکہ اُسی وقت یہ نوجوان لڑکی مخملی لباس پٹارے مین رکھ کے وہان سے

باہر نکلگئی تھی - وہی کشیدہ قامت خوش لباس اجنبی شخص کسی قدر فاصلے پر اسکی آمد کا منتظر تھا - مگر وَرجِنیا نے اُسکو نہین دیکھا - اور اب بھی اِس امر سے بالکل بیخبر تھی کہ اُسکے نقش قدم کے قدم بقدم پیچھے پیچھے کوئی آرہا ہے - وہ گرُوس وِنز اسکویر کی طرف راہ راہ اپنی دُھن مین قدم اُٹھائے چلی جاتی تھی -

مگر اِس مقام پر ایک یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جسوقت سے میڈم ڈیلیسی کا کارخانہ وَرجِنیا نے چھوڑا تھا اُسکا غمناک بشرہ اور نمناک آنکھین کیون سوگواری کی حد تک پہونچ گئی تھین - کسواسطے وہ زیادہ ملول وحزین نظر آتی تھی - کسلیے وہ زیادہ زار وزبون دکھائی دیتی تھی - اسلیے کہ اپنی محنت کے حالات سے اُسکو وہان اور زیادہ واقفیت پیدا ہوئی تھی - اسلیے کہ وہان اِسنے بچشم خود دیکھا اور بگوش ہوش سُنا تھا کہ اُسکی محنت کی قیمت سات روپیہ تک بڑھی تھی حالانکہ اُسی محنت کا بدل اور معاوضہ اسکو صرف ایک روپیہ بارہ آنے ملا تھا - مگر اِس رسم قبیح کا تجسّس اور تفحص اُسکی خودغرض اور غارت گر بُنیاد اور ابتدا سے نہایت ہیبت ناک ناانصافی اور جور وتعدی کی انتہا تک اور اُسکی درجہ بدرجہ تحقیقات کا یہ موقع نہین ہے اور یہ بھی موقع نہین کہ جو جو خیالات اِسوقت ان نئے نئے تجربون سے اِس غریب اسینے والی کو پیدا ہوے اُنکو ہم تحریر کرین - اسلیے وہ دولتکدہ ڈیوک آف بِلمانٹ کی طرف جو گرُوس وِنز اسکویر مین واقع ہے ہم فوراً اُسکے رہنما ہوتے ہین وہ شکیل وجمیل نوجوان اجنبی شخص اب بھی کسی قدر فاصلے سے اِسکے پیچھے پیچھے چلا آتا ہے - اور اب بھی وَرجِنیا کو خبر نہین کہ کس ثابت قدمی اور گرویدگی سے وہ شخص اُسکے نقش قدم کا پیرو تھا -

ڈیوک کی محل سرا پر پہونچ کے وَرجِنیا متحیر تھی کہ آیا صحن کی سیڑھیون کے نیچے اُترے یا صدر دروازے کی گھنٹی بجائے - اِس پس وپیش مین کھڑی تھی کہ اِسی عرصے مین جب اسکا دل مارے حیرانی اور پریشانی کے مضطرب ہورہا تھا ایک پیادہ نہایت عمدہ وردی پہنے محل سے نکلا - اِس شخص سے اُسنے اپنا انتشار

ظاہر کیا۔ یہ ایک ہی چھٹا ہوا تھا۔ پہلے تو اُسنے اِس شوخی اور بے امتیازی سے اُسکی طرف دیکھا گویا برسون کی ملاقات ہی اور پھر یہ لیس دار وردی پہنے پیادہ براہ فروتنی چند قدم پیچھے ہٹ گیا اور اُس کو دیوان عام مین لے گیا۔ اِس پاجی کی یہ حرکت دیکھ کے وَرجِنیا کی آنکھون مین خون اُتر آیا اور غصہ سے سُرخ ہوگئی۔ دیوان عام مین پہونچ کے ایک لحیم وشحیم چوبدار نے اُس کو اُس کمرے مین ٹھہرنے کی اجازت دی جسمین اطلاع کے بعد ملاقاتی ٹھہرائے جاتے ہین اور طلبی کے منتظر رہتے ہین اور ایک خاص بردار مخملی لباس کا پٹارہ مع لفافہ کے جسمین بل ملفوف تھا آکے لے گیا۔

گھنٹہ بھر ہوگیا اور وَرجِنیا اُسی کمرے مین منتظر بیٹھی رہی۔ اکثر عورتین اور مرد آئے اور اُسی کمرے مین اُسی طور سے بٹھائے گئے اور جلد جلد بُلا لیے گئے اور ملاقات کر کے چلے بھی گئے جسکو ڈیوک سے ملاقات کرنا تھا اُسکی ڈیوک سے ہوئی جسکو ڈچز کے پاس جانا تھا وہ اُس سے مِلا۔ اور جسکو محل کے کسی منتظم یا مہتمم سے مِلنا تھا وہ اُس سے مِل کے چلا گیا۔ آخر کار وَرجِنیا کو خیال آیا کہ مجھکو بالکل بھول گئی ہونگی ورنہ اب تک نہ یاد کرتین پھر وہ سوچی کہ یہان ٹھہرنا ہی نامناسب تھا واپس چلی جاتی تو بہتر تھا۔ اور ساتھ ہی خیال آیا کہ چلی کیونکر جاتی مس ڈلسیمر نے تاکید کردی تھی کہ روپیہ کے لئے منتظر رہنا بیگم صاحب بالضرور روپیہ بھیجدینگی۔ آخر کار گھنٹہ بھر کے بعد وہی خاص بردار جسکو اُسنے پہلے دیکھا تھا پھر آیا اور اُسنے کہا کہ چلیے بیگم صاحب نے یاد کیا ہی۔

وَرجِنیا اُسکے ساتھ ساتھ سنگ مرمر کے ایوان عالیشان سے گذر کے غلام گردش مین آئی۔ یہ مکان عمدہ عمدہ پتھر کی مورتون اور سنگین لعبتون سے آراستہ تھا اور اسمین سے کئی کمرون مین جانے کی راہ تھی اور ڈچز کے خاص محل کی سیڑھیان جنپر چڑھ کے اُس کے ایوانون مین جاتے ہین اسی مقام پر تھین۔ سیڑھیون پر چڑھ کے جلوخانہ کا آستانہ فیض کاشانہ مِلا اور یہان سے خاص بردار واپس گیا اور ایک خواص

جو نہایت عمدہ صبح کی پوشاک پہنے تھی ورجینیا کی رہنما ہوئی - یہ دونون ایک اور کمرے مین جو پہلا ہی کمرہ تھا اور جسمین سے سب سے بڑے کمرے کا راستہ ہی داخل ہوے - اس کمرے مین تین چار خواصین ویسا ہی عمدہ اور نفیس اور بیش قیمت لباس پہنے آتشدان کے گرد جسمین آگ روشن تھی بیٹھی ہوئی گپ شپ اُڑا رہی تھین اس کے بعد وہ ایک چھوٹی مگر نہایت خوبی سے سجی ہوئی شہ نشین مین پہونچی - یہ شہ نشین بیہودہ اور بیش بہا لہو ولعب کی چیزون اور گران قیمت کھلونون سے جو بالکل واقعی استعمال کے قابل نہین تھے اور جنکی خرید مین ہزار ہا روپیہ ایک مسرف اور فضول خرچ عورت صرف کرسکتی ہی سجا ہوا اور جگمگا رہا تھا اس شہ نشین کے آگے ایک خاص کمرہ ہی جو خوابگاہ اور پوشاک تبدیل کرنے کے کمرے سے ملا ہوا ہی - اس کمرے مین نادر و کمیاب عجائب و غرائب نکتہ دانی اور فطرت کے اشیا جنمین نفس پرستی اور امارت باہم ملی ہوئی ہی موجود ہین - یہ وہی ایوان رفیع الشان ہی جسمین آرام کُرسیون اور دنگلون اور کوچون اور عمدہ عمدہ آرام کُرسیون اور سوفاؤن پر ملائم اور نرم پرون کے گدّے ہین اور جسکا فرش ایسے دبیز قالین کا ہی جسمین پانؤن دھنسے جاتے ہین - کثرت سے قدآدم آئینے رکھے ہین اور ایسی ایسی وجد مین لانے والی دین و دُنیا کی بھلانے والی تصویرین ہین جنمین عالی دماغ مصوّرون نے طالب و مطلوب اور حبیب و محبوب اور عاشق و معشوق کے راز و نیاز کو اصل کر کے دکھایا تھا - مردون اور عورتون کے سنگ مرمر کے گروپ اور مجموعی خوشبویات کی لپٹین جنسے سارا مکان بسا ہوا تھا اور نارنج کے چھوٹے چھوٹے ڈُہرے ڈُہرے دریچون پر شگوفے اور تصویرین عیش و عشرت کا پورا پورا اثر پیدا کرتی تھین اس دلفریب اور دلربا ایوان مین ایک دروازہ تھا اور جب وہ کھولا گیا اُسوقت نہایت جاہ و جلال اور شان و شوکت سے آراستہ خوابگاہ کا وسیع کمرہ نظر آیا اور دیکھا گیا کہ اُسمین ایک شوخ چشم اور طرار زندہ دل اور طرحدار فرانسیسی خواص کی مدد سے ایک مہ جمال پریوش

اور مہر تمثال خاتون مخملی لباس زیب تن کر کے اُسکی درستی اور تنگی و چستی دیکھ رہی ہے۔

چوتھا باب

(ڈچیز)

اِس زمانے کی عورتوں مین بلانٹ کی بیگم سب سے بڑھ کے نفیس طبع نازک مزاج عورت تھی۔ اب اُسکا وہ سِن تھا کہ اپنے حُسن وجمال کے جلال سے اپنی فریفتگی اور فسون کاری کی نصف النہار عظمت اور شوکت مین کمال کو پہونچی ہوئی معلوم ہوتی تھی سینتیس جاڑے گذر چکے تھے اور اُس شدت کی چمک مین جو اُس کے سیاہ بالوں پر پائی جاتی تھی کسی طرح کا نقصان نہین پہونچا تھا اور روشن بصارت مین جو اُسکی بھوری بھوری آنکھون مین موجود تھی کسی قسم کا دُھندلا پن نہین آیا تھا۔ اور سینتیس گرمیون کے آفتابون نے اُس کے حُسن گلو سوز کی خوبی اور رونق اور ترقی کے ساتھ ویسے ہی سلوک اور مُراعات کیے تھے جیسے مشرقی ممالک کے میوؤن کی پختگی کے لیے کرتے ہین۔ بلند بالا۔ عمدگی سے گڑھی ہوئی سڈول بنی ہوئی۔ عضو عضو مین تناسب نقشہ مین اعلیٰ درجہ کی خوبی اور خوش اسلوبی۔ گدرایا ہوا بدن۔ گلفام۔ نازک اندام۔ عجب شان اور آن بان کی عورت تھی۔

وہ نہایت ہی قبول صورت اور خوشرو تھی۔ اُس کے نقش و نگار اور خط و خال کی دُرستی اور عمدگی مین نہایت عالی دماغ۔ اور متکبر عیب جُو تلاش سے بھی کوئی عیب نہین نکال سکتا تھا لیکن اُسکی ادا اور انداز مین عالی منصبی کے غرور اور شدت سے دنیوی خواہشات کی آمیزش تھی چہرہ تو اُس نے ایسا پایا تھا کہ اُسپر فہم و ادراک کے نقوش نہایت مناسبت سے مرتسم ہوتے اور وہ اُس روشنی سے جسکو نوع انسان کے چہرے پر صرف شمع دل پھیلا سکتی ہے

تابان و درخشان رہتا کیونکہ بالیقین جاننا چاہیئے کہ قدرت کاملہ کا یہ مصمم ارادہ تھا کہ اُس بلند اور کشادہ اور صاف پیشانی پر عمدہ سے عمدہ اور نفیس سے نفیس خیالات نقش پذیر اور پرتو افگن رہین اور اُن بڑی بڑی ہلکے رنگ کی بھوری آنکھون مین قوت مدرکہ اور ذہانت اور متانت کی روشنی منعکس ہو۔ مگر امیرون کی خاتونون کی پرورشس اور تعلیم و تربیت اور ادب آموزی کا ایسا ناکارہ اور کبر و نخوت کا بھرا ہوا طریقہ ہے جسکی پابندی سے اُس کے دل کے بھرپور خزانُ نہ صرف بلا تلاش و تجسّس چھوڑ دیئے گئے بلکہ اُنکی کوششین جو وہ اپنی رضا و رغبت سے قدرتی طور پر اپنے تئین خود بخود ظاہر کرنے اور نکل پڑنے کو کرتی تھین روک دی گئین۔ اور آخر کار بالکل پست اور مغلوب کردی گئین۔ پس اس طور پر حسب معمول اور اوچھے طریقے سے جو اُس طبقۂ امارت کا خاصہ ہے جس سے اسکو تعلّق تھا اُس نے تعلیم و تربیت پائی تو اُس کے اطوار اور افعال اور کردار اور خیال ویسے ہی ہو گئے جیسے اُن کم ظرف اور اوچھی خود بین اور خود پسند عورتون کے تھے جنمین وہ پلی اور گھری تھی اور جن کا نام ہی نام تھا اور جو بالکل ہیچکارہ تھین۔ اِس لئے اُسکی فراست اور متانت ایسی نازک اور کمیاب پھول کے مانند ہو گئی تھی جو جھاڑی کے نیچے دبا ہوا زبردستی اپنے فائدہ بخش نشو و نما کی سعی کرتا ہے اور اپنی سعی مین ناکام رہتا ہے۔ پس اس طور پہ رفتہ رفتہ امارت اور منصب کے دینوی غرور نے اُس تخت پر اپنا غاصبانہ قبضہ کرلیا جہان ذکاوت اور کیاست کا سماوی غرور اپنی سلطنت کے قائم کرنے کا دعویدار تھا۔ مگر افسوس ہے کہ رفیع الدرجہ تقویٰ اور طہارت اور تہذیب کے جلا دینے والے اثر پر خط اور لذّت کی ناشایستگی غالب آئی۔

اُس غرور کے ساتھ جو ہر ذی جز کے لئے لازم ہے اور اُس ہٹ کے ساتھ جو ہر عورت کی صفات مین ہے اگر اُس عالیجناب بیگم کے مزاج مین ایک قسم کی فروتنی نہ ہوتی تو اُس کے برتاؤ اُس سے ادنیٰ اور کمتر درجے کے لوگون سے برداشت نہ کیئے جاتے۔ اِس فروتنی اور انکسار سے جو ہر دل عزیزی کی حد تک نہین پہونچا تھا

اُسکا کبر ناحق اور اپنے آپ کو جتنی نہ تھی اُتنا سمجھنا کم ہو گیا تھا۔ مثلاً جو لوگ اپنی حضیض منزلت سے اُسکی جانب اُس وقت دیکھتے تھے جب وہ اپنی نخوت اور اپنی ضد کے پایۂ ستون پر کھڑی ہوتی تھی اُنپر وہ چند مہربانی کی نگاہین مبذول کر سکتی تھی۔ اور ایسے بھی چند لمحے ہوتے تھے جب یہ نگاہین کسی خدمت یا اطاعت کے تسلیم و قبول کرنے مین جو اس کے مدارج اعلےٰ اور حسن و جمال بے ہمتا کے لئے کیجاتی تھی ذرا مسکرا دینے سے شگفتہ ہو جاتی تھین۔

اور اُسکی خوبصورتی۔ نہین نہین اُس کے انتہا کے تجمیل و تکمیل ہونے مین کس کو کلام ہو سکتا ہو۔ فی الحقیقت وہ ایسی ہی حسین تھی۔ ہمنے ابھی ابھی اوپر لکھا ہو کہ اُس کے بال سیاہ تھے اُسکی آنکھین ہلکی بھوری رنگت کی تھین۔ اور اُسکا چاند سا مُکھڑا کمال زینت و زیب سے حقیقی صورت گر نے اپنی قدرت کا ملہ سے گڑھا تھا۔ اب ہم یہ لکھتے ہین کہ اُسکا رنگ اتنا صاف اور شفاف تھا کہ دیکھنے سے چکا چوند لگتی تھی۔ دہانہ تنگ تھا اور لب تازہ و تر مرجان سے مشابہ تھے اور دانتون کی سفیدی کی تشبیہ تو صرف ہاتھی دانت ہی سے دیجا سکتی ہو۔ اور کوئی شی ایسی نہین جسکو اُسکی متکبرانہ خمیدہ گردن سے جو بُت تراشون کی صنعت لعبت سنگی سے بدرجہا بڑھی ہوئی تھی۔ اُسکی سفید سفید گات اُس کے شانون کے ڈھلاؤ اور گول گول بازو سے نسبت اور تشبیہ دیجائے۔ جب کھڑی ہوتی تھی تو ہر ایک سج دہج سے اور جب چلتی تھی تو ہر ایک حرکت سے تناسب اعضا کی چستی اور پھُرتی ظاہر ہوتی تھی۔

بَلمانٹ کی بیگم کی یہ کیفیت تھی جسکی حضوری مین اب وَرجِنیا مارڈنٹ موجود تھی یہ بات تو ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ اِسوقت بیگم صاحبہ اپنی فرانسیسی خواص کی مدد سے مخملی لباس پہن کے اُسکی پھبن دیکھ رہی تھین۔ لباس بدن پر بالکل ٹھیک آیا اور کوئی عیب نہ تھا جو اُسمین نکالا جاتا۔ اور چونکہ اِسوقت ڈچز ایک قد آدم آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی تھی پس جب اسنے اپنے جسم کو یہ پوشاک پہنے

آئینے مین دیکھا تو بدن پر ٹھیک آنے سے ایسی محظوظ ہوئی کہ چند منٹ تک اس کے لبون پر ہنسی کا اثر قائم رہا۔ اِس فرانسیسی خواص نے بھی جبکا خوش کرنا ایک مشکل کام تھا اسکو بہت پسند کیا۔ فرانسیسی زبان مین وہ بیگم سے اسکی نسبت گفتگو کرتی رہی۔ اور پھر ورجینیا کی طرف مخاطب ہو کر چند کلمات تحسین اُسکے سمجھنے کے لئے اپنی مہربانی سے ٹوٹی پھوٹی انگریزی مین اپنی زبان سے نکالے۔

لیکن جبکہ ڈچز نے اپنی ملینر کو خود پوشاک لے کے آنے اور اُسکی آزمایش کے لیے حاضری سے معاف رکھا تھا۔ اور چونکہ اِس بارے مین وہ اپنی فرانسیسی خواص ہی سے ہمیشہ راے لیا کرتی تھی۔ پس کوئی وجہ ورجینیا کی طلبی کی پائی نہین جاتی۔

اصل بات یہ ہو کہ اِس خود بین وخود نما اور متکبر ومغرور ڈچز آف بلمانٹ کی ایسی ردی حالت ہو گئی تھی کہ لباس کے ہمراہ بِل کا روپیہ فوراً نہ ادا کرنے کے لئے وہ کوئی حیلہ ڈھونڈھتی تھی اور ایک چال چلا چاہتی تھی۔ کسی عذر وحیلہ کا چوبدار یا خدمتگار کے ہاتھ کہلا بھیجنا اُس نے نامناسب سمجھا اور پسند نہ کیا۔ اور یہ دستور اور رواج اس خاندان عالیشان کا نہ تھا کہ خاص خواصین اِس قسم یا کسی قسم کا پیغام لے کے ملاقاتیون کے اِنتظار کے کمرے خواہ دیوان خاص یا دیوان عام مین بھیجی جاتی ہون۔ پس سواے اِس کے اور کوئی تدبیر بیگم صاحبہ کے ذہن مین نہ آئی کہ وہ ورجینیا ہی کو اپنے خاص الخاص کمرے مین طلب کرے۔

فرانسیسی خواص کی مدد سے ڈچز نے مخملی لباس اُتار کے نہایت نادر اور بیش قیمت صبح کا لباس پہنا اور ایک آرام چوکی پر جو آتشدان کے قریب رکھی تھی بیٹھ کے اُسنے اپنی آواز مین بناوٹ سے سُستی پیدا کر کے یہ ارشاد کیا۔

"کلیمنٹائین۔ بی بی۔ ڈیلپیئی کا حساب ذرا مجھے دینا۔"

فرانسیسی خواص نے جسکو یہ ارشاد ہوا تھا اُٹھ کے وہ خوشبودار لفافہ جسکو مِس ڈلیسیمر نے مخملی لباس کے ساتھ بھیجا اور جسکو ورجینیا نے کمال احتیاط سے

یہان پہونچایا تھا اپنی بیگم کے روبرو پیش کیا۔
ڈچز نے لفافہ کھول کے بل کو بنظر سرسری ملاحظہ کیا تو اُسمین رقوم ذیل اس طریقے سے مندرج تھین۔
حضور عالیجناب بیگم صاحبہ بلمانٹ کا دادنی۔
لیونی ڈبلیسی اور کمپنی کا یافتنی۔
۱۶۔ جنوری ۱۸۴۴ء۔
بابت ۱۸۔ گز مخمل بحساب عہ فی درعہ۔ . . . . بالعہ
بابت ۱۸۔ گز پارچہ ریشمی بحساب دو روپیہ فی درعہ۔ . . . . سہ
بابت لیس زردامن۔ ۱۱عہ
بابت سلائی و تیاری۔ . . . . للعہ
میزان کل۔ . . . . ۱ ممالعہ
میڈیم ڈبلیسی اور کمپنی کے واسطے زر مندرجۂ ہذا وصول پایا۔
دستخط۔ جین ڈیسیمر۔
جب ڈچز آف بلمانٹ نے دیکھا کہ بل پر رسید موجود ہے۔ پس وہ سمجھ گئی کہ روپیہ کے فوراً ادا کر دینے کے لئے یہ ایما کافی ہی کیونکہ جو بل صرف بطور یادداشت صفائی حساب کے لئے بھیجے جاتے ہین اُن پر حساب کے بھیجنے والے کی رسید وصول یابی زر مندرجہ بقید دستخط نہین لکھی جاتی۔ یہ دیکھتے ہی اسکی پیشانی پر تھوڑی دیر تک غصّہ آلود شکنین نمایان ہوئین مگر فوراً ہی اُسنے اپنے آپ کو سنبھالا اور ورجینیا کی طرف مخاطب ہو کر اپنی معمولی فروتنی سے زیادہ نرمی اختیار کر کے فرمایا۔
"کیا تم وہی شخص ہو جسکا العبد اس بل کے تحت مین ثبت ہی"؟
ورجینیا۔ (ہکلاتی ہوئی گھبراہٹ سے) "مین نہین کہہ سکتی۔ مین نہین جانتی بی بی۔ یعنی حضور۔ میری مراد ہی۔ ای جناب عالیہ"۔

ڈچز۔ (تعجب آمیز توہین سے) "تم نہین جانتی ہو۔ اگر تمھین لکھنا آتا ہے تو تمھین معلوم ہوگا کہ آیا تم نے اپنا العبد اِس کاغذ پر ثبت کیا یا نہین۔ اور اگر تمھین صرف پڑھنا ہی آتا ہے لکھنا نہین آتا تو بھی تم کہہ سکتی ہو کہ کسی دوسرے شخص نے تمھارا نام تمھارے بدلے لکھ دیا ہی۔

یہ کہہ کے ڈِچز نے بل فرانسیسی خواص کو دیا اور اُس نے وَرجنیا کے حوالہ کیا۔ اِس نوجوان کنواری لڑکی نے کانپتے ہوے اُس کو لے لیا۔ اِسکو معلوم نہ تھا کہ کیون کانپتی ہی اور اِس کے مضمون پر اپنی نگاہ ڈالی۔ پہلے ہی پہل اس کی نظر سلائی اور تیاری کی رقم مندرجہ بِل پر پڑی اور اِس طور پر اِس کو معلوم ہوا کہ میڈم ڈِپلیسی نے اِس کی بابت بیالیس روپیہ ڈچز کے نام لکھے ہین اور اُس کو (وَرجنیا کو) صبح اُسکی بابت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ ہی دیا گیا تھا۔

اِس غریب لڑکی کی آنکھین اُس رقم پر ایک منٹ کے قریب تک گڑی رہین۔ اور اُسوقت تک وہ اپنے آپے مین نہ آئی جب تک بے صبر ہو کے ڈِچز نے اچانک اُسکو کلمات ذیل سے ہوشیار نہ کیا۔

ڈچز "بھلا نوجوان عورت۔ وہ تمھارا نام ہی یا نہین ہی؟"

نوجوان سینے والی جو اپنے خیالات مین غلطان پیچان تھی چونک پڑی اور اُسنے کہا۔

وَرجنیا "مین۔ مین حضور سے عذر خواہی کرتی ہون۔ مین بھول گئی تھی۔ نہین۔ یہ میرا نام نہین ہی۔ مین سمجھتی ہون کہ یہ اُس پیشہ دست عورت کا نام ہی۔

ڈچز "سمجھتی ہو کیا تم اُن لوگون کے نام نہین جانتی ہو جو اُسی کارخانہ کے ملازم ہین جس سے تمکو تعلق ہی۔ تم ضرور جانتی ہو گی"

یہ کلمات ڈچز نے اس بناوٹ سے کہے جس سے پایا جاتا تھا کہ اسکو اس ڈرپوک شرمگین اور کانپتی ہوئی لڑکی کی نسبت کچھ شبہہ ہی - اور پھر فرانسیسی عورت کی طرف مخاطب ہو کے کہا -

"کلیمنٹائین کیا طرفہ ماجرا ہے - ان سب باتون سے کیا تمکو ذرا بھی تعجب نہین معلوم ہوتا"

خوشامدی خادمہ نے چھوٹتے ہی جواب دیا -

"کیون نہین بیگم صاحب - سراسر تعجّب کی بات ہی"

ڈچز - اور - اور تمھاری یہ صلاح ہوگی کہ مین اس جوان لڑکی کو روپیہ نہ دون - کیون - بیشک روپیہ تو مجھے ہر طرح سے دینا ہی ہی اور میرے نزدیک ایک ہی بات ہی - مگر -"

فرانسیسی خواص - (جلدی سے) "مگر جیسا ابھی حضور نے فرمایا تھا کہ بہتر ہوگا کہ نہین"

ڈچز - (صریحا غور کی آواز سے) "مین سوچتی ہون کہ تمھارے مشورہ کے بموجب عمل کرون"

پھر ور جنیا کی طرف پھر کے -

"تم اب میڈم ڈپلیسی کے پاس واپس جاؤ اور ان سے کہدینا کہ دوپہر سے پہلے ان کے بل کا روپیہ ان کے پاس پہونچ جائے گا - اے نوجوان عورت رسید چاک کر ڈالو اور یادداشت چھوڑ جاؤ - آج مین ضرور بھیجدونگی"

ور جنیا "لیکن اے حضور کیا آپ کو میری نسبت یہ خیال ہی کہ مین آپکو دھوکا دینے کی سعی کرنے کے قابل ہون"

اس گفتگو کے وقت ور جنیا کے زخم خوردہ اور زیان رسیدہ غرور خودداری اور طیش نے اسکو دلیر کیا اور جرأت دلائی اور یہ جوش اسکی خلقی بزدلی اور ڈرپوکپن پر غالب آیا اور پھر اسنے کہا -

"کیا حضور کی خدمت مین پہونچانے کے لیے لباس میرے سپرد نہین کیا گیا تھا۔ جب لباس مین لائی تو یہ بات اس امر کی مقتضی ہی کہ زربل پانے کی بھی مین ہی مجاز کیجاؤن ابھی ابھی مین گھبرا گئی تھی۔ لیکن اب مجھے بخوبی یاد ہی کہ یادداشت پر میڈم ڈبلیسی کی بشدت عورت کا العبد ہی۔

ڈچرز۔ "مین اپنے کسی ملازم ہی کے ہاتھ اس روپیے کا بھیجنا مناسب اور بہتر سمجھتی ہون"۔

اس گفتگو کی آواز اور طریقے مین ایسی بناوٹ کی شایستگی اور آہستگی کو ڈچرز نے دخل دیا تھا جس سے دوسرا اُسکی مراد کے یہ معنی سمجھے کہ جو اسوقت اسکے ذہن مین بات ہے وہی ٹھیک اور درست ہے اور وہی بہترین تدبیر ہے جسکے مطابق وہ چلا چاہتی ہے۔

ورجینیا۔ "اگر کوئی اور موقع اور حالت ہوتی"۔

اس گفتگو کی ابتدا اس طور پر ہوئی گویا اسوقت کی جوش آور اور غضب آلود کیفیت نے اس کنواری لڑکی کے فخر و امتیاز کو اُبھار دیا تھا اور اُسکی جرارت کو اسقدر بڑھا دیا تھا جسقدر اُس غیر واجب اور نامناسب ملامت سے جو اُسکی توہین و تضحیک کا باعث ہوئی تھی وہ کٹ کٹ کے پھٹ پھٹا رہی تھی کہ اُسنے اپنی زبان کھولی۔

"اگر کوئی اور موقع اور حالت ہوتی تو مین خود اسقدر زر کثیر کی حامل ہونے سے معذرت خواہ ہوتی اور اُسکی ذمہ داری سے سبکدوشی حاصل کر کے حضور کا شکریہ ادا کرتی لیکن اب چونکہ ایسے ایسے کلمات ناملائم حضور کی زبان سے نکلے ہین اسلیے مین ثابت قدمی سے گو نہایت ادب سے زر مندرجۂ بل کے پانے کے لئے مُصر اور بجد ہون"۔

ڈچز۔ "اور اے نوجوان بی بی براہ مہربانی یہ تو بتاؤ کہ ڈچز آف بلمانٹ کو عقل سکھانے اور اُسکے ناصح ہونے کا تمکو کسنے مجاز کیا ہے"۔

یہ سوال اِس رئیسۂ اعظم نے اِس طور پر اچانک کیا گویا اُس وقت وہ اپنے مدارج اعلےٰ اور ممبر منصب کے سب سے اونچے زینے پر کھڑی تھی اُس کے چہرے سے اِنتہا کا گھمنڈ ظاہر تھا اور اُس کی بڑی بڑی آنکھیں جو اُس نے جوان سینے والی کی طرف اُٹھائین اور اُس کی آنکھون سے ملائین تمام اُن کی طاقتین اور قوتین اور اختیار اور اقتدار جمع اور موجود تھا۔

وَرجِنیا۔ (اپنی معز دلیری اور جراءت پر خود متعجب ہوکر) "اور برابری کے انصاف سے "کیا مین یہ نہین دریافت کر سکتی ہون کہ حضور کو کیا استحقاق حاصل ہی کہ آپ محتاج مگر متدین وَرجِنیا مارڈونٹ کی دیانت اور امانت پر شک کرنے کی جراءت کر سکین"۔

مغرور اور متکبر بلمانٹ کی بیگم یہ گفتگو سنکے دنگ ہو گئی اور اس طور پر چونک پڑی گویا اسکو سانپ نے ڈسا تھا۔ فوراً منھ پر ہوائیان سی چھوٹنے لگین رنگ فق ہو گیا رخسارو نپر زردی چھا گئی۔ نوجوان لڑکی کی طرف وہ مجنونانہ وحشت سے نگران رہی اُس کا بشرہ ایسے شخص کا سا معلوم ہونے لگا جسنے کوئی ایسی وحشتناک خبر سُنی ہو جسپر ہیبت سے یقین ہو سکتا ہی یا جسکی ایسی توہین ہوئی ہو جس سے اِنتہا کا تعجب پیدا ہو اور توہین کرنے والے کی نسبت سمجھا جائے کہ عمداً اُسنے نہین کی بلکہ سہواً یہ حرکت سرزد ہو گئی ہے۔ بادی النظر مین یہ صدمہ کوئی معمولی قسم کا نہ تھا۔ یہ صدمہ سخت تھا یہ صدمہ شدید تھا۔ یہ صدمہ خونخوار تھا جسکے پہونچتے ہی امیر کبیر بیگم کا دماغ سنسنایا۔ اِسکا تمام جسم کانپنے لگا"۔

یہ حالت دُور دُور کے خیالات اور قیاسات کی جیسی اپنی آمد مین شدت سے شدید تھی ویسی ہی بالکل عارضی تھی۔ یہ حالت کسی دریا کے جوش و خروش کے اُبال سے مشابہ تھی جو اچانک اُسکی سطح پر پیدا ہوتا ہی اور پھر فوراً ہی ایسا کم ہو جاتا ہی کہ معلوم ہی نہین ہوتا۔ جیسا کسی مادّے کو بارود سے اُڑاتے ہین تو جب تک آگ نہین

دی جاتی وہ مادہ قائم رہتا ہی اور جہان بھک سے اُڑا دیا گیا پھر نام و نشان تک قائم نہین رہتا پس وہ طوفان عظیم جو اِس سرعت اور تعجب سے پیدا ہو گیا تھا اور جسنے اسکی وحشت سے چولین ڈھیلی کر دی تھین اِس جلدی سے نابود اور ناپیدا ہو گیا کہ اُسکی ایک بھی علامت اور اُسکا کوئی بھی نشان ڈچز کے چہرے پر پایا نہین جاتا تھا - ہان اِتنی بات تو ضرور تھی کہ صحت کی سُرخی کی جگہ اُسکے رخسارون پر زردی ابتک نمایان تھی - اور سب طرح لحظہ کے لحظہ مین اُسنے اپنے ہوش وحواس جمع کر لیے تھے اور سنبھل بیٹھی تھی - فی الحقیقت اِس عجلت اور سرعت سے اُسنے یہ استقلال پیدا کر لیا تھا کہ خود وُرجنیا کو جسکے الفاظ نے ناگہان یہ ایسا اثر پیدا کیا تھا کہ وہ ترسان ولرزان تھی اور خود فرانسیسی خواص کو جو غیر معلوم ہیبت کے صدمہ سے پسپا ہو گئی تھی ایک تعجب تھا کہ یہ ماجرا کیا ہی ابھی تو کچھ تھا اور ابھی کچھ کا کچھ ہو گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس واقعہ کے وقوع سے وہ ششدر رہ اور حیران تھی اُسکا درحقیقت وقوع بھی ہوا تھا - یا وہ خود غلطی مین ہین اُنھون نے ہی اپنے ذہن مین اسکے وقوع کے خیال کا ایک باندھنو باندھا ہے -

پس وہ ہوش رُبا سانحہ جسکے بیان وصراحت مین اِسقدر الفاظ کا استعمال ہوا ہے صرف چند ہی منٹ تک وقوع پذیر رہا - چونک پڑنا - وحشتناک مجنونانہ نگاہ خوفناک ہوکے بادر کرنے کی وجہ نہ رکھنا - سب حالتین ساتھ ہی ساتھ پیدا ہو گئی تھین - اور سب کا قیام بارہ لمحون سے زیادہ دیر تک نہ رہا تھا - اِسکے بعد ڈچز اپنے آپے مین آ گئی - مگر چہرے کی رنگت اُڑی رہی - اور اسلیے چونکہ قدرتی گلابی رنگت جلدی سے اپنے قیام کی جگہ واپس نہین آئی تھی یہ قیاس ہو سکتا تھا کہ اُسکا دِل اندر ہی اندر انتہا کے تشنج کا شکار رہے اور ظاہر مین خط وخال پہلے سے نظر آتے ہین اور چہرے پر اطمینت پائی جاتی ہی -

مگر وُرجنیا کے چہرے سے اُس عارضی مجنونانہ وحشتناک نگاہ کے پھر لینے کے بعد اور اُس اعصابی اور اعصابی تشنج شدید کے بعد اُسنے ایک اور نگاہ

جو زیادہ ساکن اور سنجیدہ تھی اُس نوجوان لڑکی کی طرف ڈالی - اِس نگاہ کی حرکت اُسکے تمام جسم پر نہ تھی بلکہ اُسکے سکون ہی مین اُسکا تمام جثہ بہ ہیئت مجموعی کھُب گیا تھا جس سے ڈچیز نے تمام چہرہ سب خط و خال اور کُل نقشہ جسم و شکل کا ایک ہی لحظہ مین اپنے دل کے سانچے مین ڈھال لیا - اِسکے بعد اُسنے اُسپر سے پھر اپنی نگاہ ہٹالی اور ایک منٹ تک برابر یہ دریاے غور و خوض مین غوطہ زن رہی - اِدھر فرانسیسی خواص بھی اپنی بیگم کی طرف غور سے دیکھتی جاتی تھی اور اُسکا استعجاب بڑھتا جاتا تھا - اُدھر نوجوان سینے والی نے اپنی کیفیت ایسی ناسزا اور نازیبا ہوجاتے ہوے دیکھی کہ حیرانی اور اضطراب مین وہ کمرے سے بالضرور باہر نکلجاتی - اگر غیر وصول شدہ حساب کا کاغذ جو ابتک اُسی کے ہاتھ مین تھا اُس خدمت کے انجام کی یاددہانی نہ کرتا جسکا بجالانا اُسپر فرض تھا -

آخرکار ڈچیز نے آہستہ کانپتی ہوئی آواز سے فرانسیسی زبان مین خواص سے کہا:-

ڈچیز - "کلیمنٹائین - تم اَب ڈیوک کے سکریٹری کے پاس جاکے کھو کہ میرے پاس آج خرچ کو بالکل روپیہ نہین ہی - اور چار یا پانچ سو روپیہ کی اسوقت اشد ضرورت ہی - خلاصہ کلام یہ کہ اِس پارچہ فروش عورت کے بل کا روپیہ فوراً ادا ہوجانا چاہیے - جاؤ - اور جلد واپس آؤ"

خواص کمرے سے باہر چلی گئی اور اب صرف وَرجینیا تن تنہا ڈچیز کے پاس رہگئی -

نوجوان سینے والی سے نگاہ دوچار نہ کرکے اِس امیرزادی رئیسہ زہرہ پرستال نے یہ سوال کیا -

ڈچیز - "کیا تم میڈم ڈپلیسی کے کارخانے مین کام کرتی ہو -

وَرجینیا - "نہین - میری بیگم - سواے آج کی صبح کے مین پہلے وہان نہین گئی تھی - لیکن یہ لباس میرا تیار کیا ہوا ہے - جسکے حضور مین پہونچادینے کے لئے

مجھ سے کہا گیا تھا:-

ڈچز:- "تو مین خیال کرتی ہون کہ تم گھر پر - خاص اپنے مسکن پر کام کرتی ہو کیون"؟

اِس سوال کے کرتے ہوئے ڈچز کے طریقے سے حیرانی اور آواز سے دِل سوزی اور مہربانی پائی جاتی تھی اور اِن دونون کو دبائے رہنا ظاہر نہ ہونے دینا اُس کے امکان سے باہر تھا- اِس سوال کا جواب جب ڈچز نے اثبات مین پایا تو بڑھتی ہوئی حیرانی اور ازدیاد لطف سے بہت پس وپیش کرکے یہ سوال کیا کہ -

"تو مین خیال کرتی ہون کہ تم اپنے والدین کے ساتھ رہتی ہو- کیون"؟

وِرجنیا:- "ہاے ہاے - نہین - اگر ایسا ہوتا تو کیا بات تھی - ہاے اگر خدا اُنکو زندہ رکھتا تو کس لاڈ و ناز سے وہ مجھے رکھتے"!

یہ کہتے ہی کہتے غریب سینے والی زار و قطار رونے لگی -

ڈچز:- "ہاے ہاے - غریب بیکس لڑکی"!

یہ کہکے وہ آگ کی طرف بغور دیکھتی رہی اور اُس چہرے پر جو ایسا حسین و جمیل تھا اور جو اب ایسا زرد ہو گیا تھا ناقابل بیان خیالات کی آمد کا سلسلہ نمایان تھا -

اِسکے بعد کمرے مین دیر تک سناٹا رہا - وِرجنیا کی کچھ کچھ دبی ہوئی سسکیون کے سوا جو اُسکے سینے مین مروڑ کھا رہی تھین اور کچھ سنائی نہین دیتا تھا کیونکہ ڈچز بلمانٹ کے سوالات سے اُسکے دل کا زخم پھر ہرا اور رنج والم پھر تازہ ہو گیا تھا حالانکہ وہ اپنی تمام طاقت اور جد و جہد سے اِس جوش و خروش کے جذبۂ دِل کو دباتی ہی جاتی تھی -

اُسی دبی ہوئی اور ٹوٹ ٹوٹ کے نکلتی ہوئی آواز سے جیسی پہلے تھی اور اُسی طور پر آگ ہی کی طرف جو آتشدان مین آب و تاب سے جل رہی تھی دیکھتے ہوئے اِس رئیس بیگم نے یہ سوال کیا -

ڈچز:- "کیا تمھارے والدین کی وفات کو بہت عرصہ ہوا"؟ -

سسکیون اور ہچکیون سے صاف آواز نہ نکلتی تھی اور جو آواز نکلی وہ بھی ٹوٹی ہوئی تھی اور انتہا کے غم کا جوش اُسمین پایا جاتا تھا کہ وُرجنیا نے یہ جواب دیا۔
وُرجنیا "میرا باپ۔ ہائے مین نے اُسکو نہ تو دیکھا اور نہ جانا۔ مگر میری مان۔ ہائے مان۔ ہائے مان۔ وہ نیک اور مہربان تھی۔ مہربان ایسی جیسی ایک مان مین پوری پوری مہربانی ہوسکتی ہی۔ اور افسوس کہ وہ بھی نہ رہی"۔
ڈچز "کیا وہ بھی مرگئی"۔؟
اِس سوال کے بعد اسکے تمام طریقون اور آواز۔ اور نیز اُسکی نگاہ مین جو اُسنے ابتک آگ کیطرف سے نہین ہٹائی تھی دل سوزی اور دردمندی کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھی۔
وُرجنیا "آج اُسکو مرے ہوے تین برس ہوے۔ میری بیگم"۔
اِس جواب کے دیتے ہوے نوجوان سینے والی کے رخساروں پر آنسوؤنکی دھارین روان تھین کہ اُسنے اپنا جواب اس طور پر ختم کیا۔
"اُسکی وفات اچانک ہوئی۔ بس اچانک۔ دیکھتے ہی دیکھتے۔ اور اسلیے یہ صدمہ جو مجھپر گذرا ہی۔ بڑا ہی سخت ہی۔ سُننے کی بات ہی۔ رات کو مین خوش خوش سونے گئی میری مان زندہ تھی۔ ہائے میری مان۔ کیسا وہ مجھے پیار کرتی تھی۔ کیسا وہ مجھے چاہتی تھی کیسی وہ مجھپر دل وجان سے فدا تھی۔ اور جب صبح اُٹھتی ہون تو کیا دیکھتی ہون کہ مین مان بغیر ہوگئی ہون۔ بیکس اور یتیم بنگئی ہون۔ میرے واسطے یہ بڑا بھاری صدمہ تھا ہائے ہائے۔ میرے لیے یہ بہت ہی زیادہ"۔
یہ بیکس لڑکی پورا جواب بھی نہ دینے پائی تھی کہ غم کی شدت سے اُسکا گلا گھٹنے لگا۔
ڈچز بے تحاشا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اسنے دل سوزی اور ناگفتنی اور ناشنیدنی ملال وحسرت کی عجیب وغریب نگاہ وُرجنیا کے اوپر ڈالی۔ اور پوشاک بتدیل کرنے کے کمرے مین جو ملحق تھا جلدی سے چلی گئی۔ جس کمرے سے نہ

اُٹھ کے گئی تھی اُسکا دروازہ بند کر دیا - اور اب اِس طور پر وِرجینیا اُس آراستہ و پیراستہ خوابگاہ کے کمرے مین اکیلی رہگئی -

ڈچز کے یکایک اور اچانک اِس کمرے کے باہر چلے جانے سے وِرجینیا نے جو وہان صرف بل کا روپیہ لینے کے لیے کھڑی تھی سوچا کہ بیڈھب آپھنسی - اُسکو یہ بھی معلوم نہین تھا کہ فرانسیسی خواص بیتابی سے کہان بھیجدی گئی - اور یہ بھی اُسکی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ اِس جلدی مین خود بیگم صاحب کدھر چلی گئین - اِس نوجوان لڑکی پر ناگہانی خوف طاری ہونے لگا کیا اُسنے کسی کا کچھ بگاڑا تھا - کیا اِسکی ذات خاص کو ضرر پہونچانے کا ارادہ کیا گیا تھا -؟ محتاجی اور بیکسی دونون کمبختیان ایک ساتھ ایسی واقع ہوئی تھین کہ اِس نوجوان لڑکی کو اپنی بزدلی اور ناتجربہ کاری اور صغر سنی کا اعتبار خاطر نشین نہین ہوتا تھا قریب تھا کہ اپنی آنکھون اور رخسارون سے آنسو پونچھ کے جلد وہان سے چلی جاے کہ سنگار کرنے کے ملے ہوے کمرے سے ڈچز نکل آئی -

ایک منٹ سے زیادہ اُسکو دیر نہین لگی لیکن اگر اس عدم موجودگی سے یہ مطلب تھا کہ وہ اپنی کسی قدر دلی آسودگی اور تسکین جو پچھلے سوال و جواب مین جاتی رہی تھی دوبارہ حاصل کرے تو فی الحقیقت وہ اِسقدر ضرور کامیاب ہوئی تھی کہ جہانتک بیرونی دکھاؤ کا تعلق ہی وہ اپنی حالت پر آگیا تھا پس آسودہ روش اور معزز طریقہ اور موثر وضع اختیار کر کے وہ پھر اپنی آرام چوکی پر جو آگ کے قریب تھی آکے بیٹھ گئی - اور مستقل آواز سے جو ایسی معلوم ہوتی تھی کہ کبھی اُسمین درہمی اور برہمی نہین ہوئی تھی بیٹھتے ہی اُسنے کلمات ذیل زبان سے نکالے -

ڈچز - اے نوجوان عورت مجھے افسوس ہی کہ مین نے تمکو اِسقدر عرصہ تک منتظر رکھا اور یہ بھی افسوس ہی کہ مین نے پہلے ہی تمسے اِس قسم کی کیون گفتگو کی اور ایسا کس واسطے کام کیا جس سے تمھارا دل دُکھا اور تمھارے چلن کی نسبت شبہہ ظاہر کیا - چند منٹ مین میری خادمہ آتی ہی ہو گی "

کمرے کا دروازہ کھلنے اور فرانسیسی عورت کے آجانے سے ڈچیز کی گفتگو مین خلل واقع ہوا۔ روپیہ مِل گیا تھا اور جس قدر روپیہ بل مین درج تھا وہ سینے والی کو دیدیا گیا۔ اور جب نوجوان لڑکی نے روپیہ پاکے میڈم ڈیلیسی کی طرف سے بکمال ادب شکریہ ادا کیا تو اِسکا جواب اِس عظیم الشان بیگم کی طرف سے سوا ے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ اُس نے استغنا اور رُکھائی سے گردن ہلادی۔

ڈچیز نے ایک کتاب اُٹھالی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس کے مضامین ومطالب کے غور مین یکایک وہ متوجہ ہوگئی ہو۔ اور وَرجینیا مارڈنٹ وہانسے چلی آئی۔ مگر اِس کو کمال تعجّب تھا کہ چند ہی منٹ پہلے کس واسطے یہ امیر وکبیر عورت اُس پر ایسی مہربان اور رحیم ہوگئی تھی اور پھر چلتے وقت آخر کو کس لئے وہ ایسی کشیدہ اور روکھی بن گئی۔

پانچوان باب

(مسٹر ڈریوین ہسم)

ڈیوک آف بلمانٹ کی بارگاہ کی سیڑھیون سے خالی پٹارہ ہاتھ مین لیے اُترتے ہوے وَرجینیا مارڈنٹ ناگہان اِس امر سے واقف ہوئی کہ ایک نوجوان کشیدہ قامت خوش لباس شریف زادہ جو کسی قدر فاصلے پہ کھڑا تھا اُسکی طرف دل وجان سے متوجہ اور مائل ہی۔ اِس جوان رعنا کی آنکھین جنمین تعجّب اور اشتیاق اور ادب یہان تک ملا ہوا تھا کہ اُنکو عام طور پر بدوضعی اور آوارگی کی شوخی بے امتیازی اور بدلحاظی۔ اور گستاخی سے منسوب کرنا ایک غیر واجب تہمت لگانا تھا۔ اُسی کی جانب نگران تھین۔ سیڑھیون سے آہستہ آہستہ اُترتے ہوے وَرجینیا کی آنکھین اُسکی آنکھون سے دوچار ہوئین۔ اور فوراً اُسنے اپنی آنکھین نیچی کرلین۔ لیکن ساتھ ہی اِس کو

یہ خیال آیا کہ یہ محض اسکی خام خیالی اور غلطی تھی اور یہ بات امکان سے خارج تھی کہ وہ جوان شریف زادہ ایسے دلی جوش اور تامل اور غور سے اسی کی دُھن اور خیال مین کھڑا ہو۔ یہ سوچ کے اُسنے پھر نگاہ اُٹھائی اور پھر دونون کی نگاہین ملین۔ لیکن بہت ہی ڈرپوک۔ بہت ہی دزدیدہ۔ اور فوراً پھیر لی گئی تھین اور اُسکی شرم اور ادب سے بل کے جھک رہی تھین۔

شرم وحجاب سے وَرجنیا کا چہرہ سُرخ ہوگیا۔ یہ شرم وحجاب گنوارپنے کی گھبراہٹ کا تھا کیونکہ اب اُسکو یقین کامل ہوگیا کہ وہ مردِ بیگانہ جوان رعنا فی الحقیقت اُسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ جلد جلد قدم بڑھاتی ہوئی وہ اُس سمت کو مڑ گئی جس طرف اُس کو جانا نہ تھا لیکن جوان رعنا بھی فوراً ہی اُس کے برابر پہونچ گیا اور پہونچتے ہی اس طور پر معذرت خواہ ہوا۔

جوان رعنا "اے مِس مجھ سے خطا ہوئی معافی کا خواستگار ہون ہزار ہزار منت سے التجا اور استدعا کرتا ہون کہ تم مجھے معاف کرو"

یہ الفاظ ایسے انکسار کی آواز سے اِسکی زبان سے نکلے کہ اچانک تعجب مین آکے اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی نے اپنی کنجی کنجی آنکھون سے اِس کو نگاہ بھر کے دیکھا اور اِسکی آنکھون مین بھی اُسنے وہی اشتیاق وہی فروتنی وہی عذر خواہی وہی ادب اور وہی سوزش دل پائی جو اُسکی آواز مین تھی۔

"اے مِس مجھے معاف کرو۔ مین منت سے کہتا ہون کہ مجھے معاف کرو اور صرف چند منٹ میری طرف متوجہ ہو۔ مین تم کو غضبناک نہ کرونگا۔ اور میری کیا مجال کہ مین تمھاری توہین کرون حالانکہ مین تمھارے حسن وجمال کا ایسا والہ وشیدا ہوگیا ہون۔ اور تمھاری"

اِس سے زیادہ جوان رعنا کہنے نہ پایا تھا کہ وَرجنیا بیچ مین بول اُٹھی کیونکہ اُسکی طاقتِ گفتار جو تھوڑی دیر تک معطل ہوگئی تھی پھر آگئی۔

وَرجنیا "اے حضور آپ اجنبی ہین۔ میرے اور آپ کے کبھی کی شناسائی نہین

اِس لئے مَین آپ سے درخواست کرتی ہون۔ بس بس مین نے کہدیا ہو کہ آپ میرے درپے نہ ہون"۔

جوان رعنا۔ (اشتیاق سے) "خدا واحد و شاہد ہو کہ مین نے آداب مناسب سے صرف تمکو مخاطب ہی کیا تھا۔ جیسی تمھاری شکل و صورت اچھی ہو اور جیسا تمکو خدا نے شکیل و جمیل بنایا ہو اور جیسی تم محبوب القلوب ہو ویسی تم بیرحم کیون بنتی ہو۔

شرم کی سُرخی جو وَرجنیا کے رخسارون پر پہلے سے جھلک رہی تھی اَب اور زیادہ تمتما اُٹھی اور چلتے چلتے یکایک ٹھٹک کے اُسنے جوان رعنا کی طرف ایک نگاہ ڈالی جہانتک لسّانی اور خوش بیانی سے ایسی دلفریب آنکھون کا بولنا ممکن ہو وہانتک یہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ نگاہِ زبان حال سے یہ کہہ رہی تھی کہ "مَین نے آپ کا کیا بگاڑا ہو کہ آپ میرے درپے توہین ہون"۔

بعدہٗ یکایک مُڑ کے اُسنے اپنا سیدھا راستہ لیا جس راستے سے اُسکو ڈیوک کی محلسرا سے نکلتے ہی جانا چاہیے تھا۔

لیکن دس بارہ قدم بھی وہ جانے نہ پائی تھی کہ وہی اجنبی جوان پھر اسکے برابر تھا۔ اور اُسنے چلتے چلتے فقرات سے اپنے سچّے اشتیاق کو جتایا اور یقین دلایا کہ اُسکا بالکل ارادہ اُسکی تضحیک و توہین اور تکلیف دینے کا نہین تھا۔ اُس نے کمال عاجزی سے درخواست کی کہ جو کچھ اُسکو کہنا ہو چند منٹ متوجہ ہو کے سُن لے۔ اور ایسی سنجیدہ تھی اُسکے ہاتھ کی جنبش ایسی نرم تھی اُسکی زبان۔ اور ایسا دل سوز تھا اُس کا بیان کہ وَرجنیا سہم گئی اور یہ خوف اُسپر غالب آیا کہ مبادا راستہ کے آنے جانے والے اور مکانون کی کھڑکیون سے دیکھنے والے عیب کی نگاہ سے دیکھ لین۔ گھبراہٹ سے شش و پنج مین تھی کہ کیا کرے کیا نہ کرے۔ اور حیرانی و پریشانی مین اِس نا کتخدا لڑکی نے جانا کہ اب اُس کے ہوش و حواس رُخصت ہوا چاہتے ہین کہ خاص اس اضطراب کے موقع پر ایک تیسرا فریق پیدا ہو گیا کہ اُس نے بیچ بچاؤ کر کے وَرجنیا کو اُس کے بدڈھب پھنس جانے کی

حالت سے نجات دی اور نوجوان شریف زادے کو بھی وہ معقولیت کی راہ پر لایا۔

ایک ادھیڑ عمر کا شریف جو ابھی ایک پاس کی اسٹریٹ سے گروسن ونر اسکویر مین آپڑا تھا یہ حال دیکھ کے اس طور پر ناصح ہوا۔

"چارلس۔ چارلس۔ مجھے تمھاری کیفیت دیکھ کے تعجب ہوتا ہے۔ دن دوپہر۔ کھلم کھلا اور بھران کھڑکیون کے سامنے۔ اور یہ نوجوان لڑکی جس کا صرف دکھاؤ ہی اس کو ہتک سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ کیا ہو گیا ہے تم کو۔"

اجنبی جوان نے اپنی آنکھیں ورجینیا کے چہرے کی طرف سے پھیرین اور اُس شخص کی ملامت کرنے والی آنکھون سے ملائین جس کے ساتھ وہ حیلتاً یا صریحاً بے ادبی سے پیش آنے کا زہرہ اور یارہ نہین رکھتا تھا اور اُس کو دیکھتے ہی تمام اُس کے اطوار اور کردار کی گرما گرمی جنکا برتاؤ و اظہار وہ غریب سینے والی سے کر رہا تھا دم کے دم مین کافور ہو گئی اور شرم وندامت سے پسینے پسینے ہو کے اس طرح پر گویا ہوا۔

"مسٹر لیوین ہیم۔ یہ نوجوان عورت خود ہی میرے حق مین انصاف کریگی کہ کوئی کلمہ اُسکے خلاف شان یا اُسکی توہین کا میری زبان سے نہین نکلا ہے۔ مین اس قابل ہی نہین کہ مجھسے ایسا فعل سرزد ہو سکے۔"

مسٹر لیوین ہیم۔ (نرمی سے) "تاہم۔ چارلس۔ کوئی وجہ پائی نہین جاتی جس سے خواہ مخواہ تمھارا اُس نوجوان لڑکی کو اپنی جانب متوجہ کرنیکے لیے مجبور کرنا جائز قرار دیا جائے جبکہ ہزار دلیلین موجود ہین کہ تمکو ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ آؤ آؤ مس تم میرا ہاتھ لو اور تمکو اس جوار کے باہر مین امن سے پہونچا دونگا۔"

آخری الفاظ ورجینیا کی طرف مخاطب ہو کے کہے گئے تھے جسنے طوعاً وکرہاً یہ دستگیری اس وجہ سے قبول کی کہ والدین کی سی مہربانی اور بغیر بناوٹ کی

بے امتیازی آواز اور طریقے سے یہ آرزو ظاہر کی گئی تھی۔ اور اس کے ادھیڑ ساتھی نے پھر جوان رعنا کی طرف کچھ توجہ نہ کی اور سینے والی کے ساتھ ساتھ ہولیا اور اسکو پُرڈ کے باہر نکل کے ایک نزدیک ترین اسٹریٹ مین اُسکو پہونچا دیا اور راہ بھر اُس نے اِس کا لحاظ و پاس اور ادب کیا گویا وہ کوئی خطاب یافتہ بیگم تھی اور پارچہ فروش عورت کے پٹارے کی جگہ اِس کے ہاتھ مین ایک عمدہ جالی کی چھوٹی سی تھیلی تھی۔

یہ سانحہ ایسا چٹ پٹ بر روے کار آیا کہ ورجینیا کو ایک لمحہ بھی سوچنے کو نہ مِلا کہ اُسنے اپنے کو ایک شریف آدمی کے بازو پر سہارا دیے ہوے پایا حالانکہ اِس شریف آدمی کو بھی اِس سے زیادہ وہ نہ جانتی تھی کہ اُسکو جوان رعنا نے ریوبن ہیم کہہ کے پکارا تھا لیکن جب اُس نے جلدی سے اپنی ڈرپوک نگاہ اُس ساتھی پر ڈالی جس کو حالاتِ وقت نے اِس طور پر اُسے تجشتا تھا تو سوا اِس کے کہ وہ اُس کی نسبت اپنی احسانمندی اپنا ادب اور اپنے اعتماد کو اپنے دل مین جگہ دیتی اور دوسری بات اس کے خیال مین نہ آئی۔ کیونکہ یہ امر ظاہر تھا کہ مسٹر ریوبن ہیم ایک ایسا آدمی تھا جو عالی منصب اور معالی مرتبت اُمرا اور رُوسا سے خلا مَلا رکھتا تھا اور سب سے اسکا دوستانہ برتاؤ تھا۔ اسکے چہرے پر جہان اخلاق و مروت کے نقوش مرتسم تھے وہان حزن و ملال کے آثار بھی ہمیشہ بنے رہتے تھے اُسکے بشرے اور دکھاوے سے اُسکا شریف خاندان اور اعلیٰ درجے کا تربیت یافتہ صاحب ذہن و ذکا اور قادر قوت مدرکہ نیک اور فیاض و فیض رسان اور ایک سچا ہمدرد اور خدا ترس ہونا پایا جاتا تھا۔

جوُن ہی رفتہ رفتہ اس کُنواری لڑکی کے دلمین یہ خیال سمایا کہ وہ غریب محتاج سینے والی پارچہ فروش عورت کا ایک پٹارہ ہاتھ مین لیے ہوے ویسٹ اینڈ کے اُس مقام پر جہان متموّل و مالدار اور خوش پوش رُوسا و اُمرا و عظیم الشان رہتے اور آمد و رفت رکھتے ہین ایک ایسے شخص کے بازو پر

ہاتھ رکھے جھکی ہوئی چل رہی ہی جسکو خاص اُسی کے باریک بین تمیز نے ایک خاندانی شریف اور دولتمند سمجھا تھا۔ ہاں ہم کہتے ہین کہ جون ہی رفتہ رفتہ یہ خیال اُسکے دل مین جاگزین ہوا تو اُسکو دھیان آیا کہ جسقدر جلد ممکن ہوتا وہ اُسکو ایسی نازیبا حالت سے جو شروع ہی سے اِس کو سخت ناگوار گذرتی ہوگی نجات دیتی۔ اِس لئے پہلے اُس نے آہستہ آہستہ چند شکریہ کے الفاظ اُسکی مہربانی کے بدل مین اپنی زبان سے نکالے اور پھر اُسی وقت ایک ایسی جنبش کی گویا قریب تھا کہ وہ اپنی کلائی اِسکی کلائی کے نیچے سے کھینچا اور علیحدہ کیا چاہتی ہی لیکن ایک قسم کی اکھڑ سادگی اور صاف دلی اور عنایت سے مسٹر لیوین ہیم نے اِسکی بات کو کاٹ کے اُس کی کلائی پھر اپنی کلائی کے نیچے دبا کے کہا۔

"مجھے تمھارے ساتھ چلنے مین شرم نہین آتی ہی اگر تم کو میرے ساتھ چلنے مین شرم نہ ہو۔ مگر تم جاتی کہان ہو"؟

ورجنیا۔ "جناب میڈم ڈیلیسی کے کارخانے کو کیسل اسٹریٹ جاتی ہون"۔

مسٹر لیوین ہیم۔ "اوہ وہ خوش لباس امیرون کے لباس بیچنے والی عورت"۔ پھر چند لمحہ توقف کر کے اُسنے کہا۔

"کیا تمنے پہلے بھی کبھی اُس نوجوان شریف زادے کو دیکھا تھا مین کہتا ہون وہی جو تم کو اپنی حرکات ناشایستہ اور بیہودہ پن سے تنگ کر رہا تھا"؟۔

ورجنیا۔ "جناب مین نے پہلے کبھی اُسکو نہین دیکھا تھا۔

مسٹر لیوین ہیم۔ "اور شاید تمکو یہ بھی نہین معلوم ہی کہ وہ ہی کون"؟

ورجنیا۔ "جی نہین۔ مین بالکل جانتی ہی نہین ہون کہ وہ کون ہی"۔

مسٹر لیوین ہیم۔ (غور سے اُسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے) "لیکن فرض کرو کہ مین اُس موقع پر نہ آجاتا تو کیا تم ایسے شکیل و جمیل شخص کو آخرکار زیادہ مہربانی کی نگاہ سے نہ دیکھتین۔ آؤ میری پیاری سچ سچ کہدو۔ اور تمھاری صاف بیانی سے میرا اور بھی زیادہ تمھاری نسبت اچھا خیال ہوجائیگا"۔

وَرجنیا" اگر آپ مجھ سے اِس مہربانی کے ساتھ پیش نہ آتے تو مین اب خیال کرتی ہون کہ آپ کا ارادہ بھی میری توہین کا تھا۔ ہائے بڑی ناانصافی اور ظلم کی بات ہے کہ کسی شخص کی محتاجی کی وجہ سے اُس کی کھرائی اور راست روی کی تعریف نہ کیجائے نیکی کی نیتون کا اعتبار نہ کیا جائے"۔

یہ سب باتین وَرجنیا نے ملامت ملے ہوئے جوش کی آواز سے آہستہ آہستہ کہین اور آخر کا فقرہ کہتے ہوے وہ زار زار رونے لگی۔

مسٹر لیوین ہیم" روتی کیون ہو۔ کیا واہیات اور فضول حرکت ہے۔ مین یہ نہین جانتا تھا کہ تمھارا دل دُکھے گا۔ اور اب قسم ہے جودانی (مشتری) کی کہ مجھے اپنے رخسارے پر بھی آنسو بہتا ہوا معلوم ہوتا ہے"!

یہ کہہ کے ریشمی رومال اُسنے اپنے چہرے پر پھیرا اور کہا۔

خیر" مین تمھارے اِس غصّہ کے بھرے ہوے رنج کو اپنے سوال کا جواب سمجھتا ہون کیونکہ اگر تم زبان سے کوئی جواب دیتین تو اِس مین جھوٹ سچ دونون کا گمان ہوسکتا تھا۔ مس تمھارا نام کیا ہے"؟۔

جواب" مجھے وَرجنیا مارڈنٹ کہتے ہین"!

مسٹر لیوین ہیم۔ بھئی کیا پیارا نام ہے۔ ایک بہت ہی پیارا نام ہے میرے اِس کہنے سے تم بُرا نہ ماننا۔ میری اب اِتنی عمر ہے کہ مین تمھارے باپ کے برابر ہون اور تمھارا تعلق میڈم ڈِلبیسی کے کارخانہ سے ہے۔ اب سنو میری پیاری نوجوان بیگم"!

اِس مقام پر اسکی آواز اچانک دینداروں کی سی اور سنجیدہ ہوگئی۔ اُسنے کہا" مین منت سے کہتا ہون کہ تم اپنی راست روی اور نیکی نہ چھوڑنا۔ تم اپنی نیک چلنی پر قائم رہنا۔ جو آج تمھاری عفت اور پاکدامنی کی بنیاد ہے۔ تم جوان ہو

تم حسین ہو۔ اور تمھارا مدار تمھاری محنت پر ہے جس سے تم کو روٹی ملتی ہے۔ اور اس شہر مین سب طرح کی ترغیبین کثرت سے موجود ہین۔ مین تم سے یہ بات جو کہتا ہون۔ اُسی طرح کہتا ہون جس طرح تمھارا باپ کہتا۔ کیونکہ بوجوہات چند مجھے تمھارا خیال ہو گیا ہے۔ اِس لئے تم میری نصیحت پر غور کرو اور اُس کو مانو اور اُس پر عمل کرو۔ اور گو تم محتاج ہو تاہم تم ایک دُنیا کو مجبور کرو گی۔ کہ وہ تمھاری نیک چلنی اور نیک نیتی کی جس کا تم نے ابھی بیان کیا ہے تعریف کرے اور داد دے۔ اور نواب خدا حافظ ہے مِس مارڈنٹ۔ مین تم کو نہ بھولون گا اور تمھارا خیال مجھے ہمیشہ بنا رہے گا۔"

یہ الفاظ کہہ کے ادھیڑ شریف نے دلی گرمجوشی سے جو معلوم ہوتا تھا کہ اس کے دِل کے باہر نکلی پڑتی ہے نوجوان سینے والی سے مصافحہ کیا۔ اور یکایک مُڑ کے جلد جلد قدم بڑھاتے ہوے اُسی سمت کو راہی ہوا جس طرف سے یہ دونون آئے تھے اُسکی چال ایسی جلد تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک جوش مین جا رہا ہے اور گو وہ اسکو یہ دیر کی طرف جاتے ہوئے اُسنے ایک مرتبہ بھی پیچھے پھر کے نہ دیکھا۔ مگر وہ ضبط سے نہ رہا گیا۔ یہ چند منٹ تک کھڑی رہ گئی اور اُسنے اپنی آنکھین اُس صاحب اقتدار کے پیچھے پیچھے اُسکی ہمراہی مین کھین جو مربیانہ مہربانی سے اِسکے ساتھ پیش آیا تھا اور جسنے کمال عنایت سے اُس سے باتین کی تھین۔ اور جب وہ نکڑ پر سے اسکوئر کو مڑ گیا اور نگاہ سے غائب ہو گیا تو اُسنے ایک لمبی سانس بھری اور آہِ سرد کھینچی کیونکہ یکایک اُس لڑکی کو ایسا معلوم ہوا کہ دُنیا مین ایک شخص جو ایسا شفیق اُسکو ملا تھا اُسکو ملتے دیر نہ ہوئی کہ فوراً ہاتھ سے نکل گیا۔

اِس خیال کا نقش اُسکے دل پر جما رہا اور نہایت غمگین ملول و حزین وہ گریٹ گیسل اسٹریٹ کیطرف راہی ہوئی اور وہان پہونچ کے اُسنے وہ روپیہ جو ڈچز آف بلمانٹ سے ملا تھا۔ ڈیسیمر کو حوالہ کیا۔ اِس پیشہ دست عورت نے ایک روکھا سا شکریہ اسکی خدمت کے بدل مین نوجوان سینے والی کا ادا کیا اور وہ ٹیوسٹاک اسٹریٹ کو واپس آئی۔ صبح کے مختلف

چھٹا باب

(مس برنٹ)

ہمنے لکھا ہی کہ وہ مکان جسمین ورجنیا مارڈنٹ ایک بے حقیقت اور پست بے رونق اور اداس کوٹھری مین رہتی تھی ایسا مکان تھا جو ٹیو سٹاک اسٹریٹ مین سب سے زیادہ تنگ و تاریک اور میلا کچیلا رہتا تھا نیچے سے اوپر تک جتنے مکان تھے سب علیحدہ علیحدہ کرائے پر تھے اور دروازہ پر رانگے اور پیتل کی مختلف تختیان بطور فہرست نامون اور پیشون بڑے بڑے کرایہ دارون کے لگی ہوئی تھین۔ مثلاً اس طور پر کہ سب سے نیچے درجہ کے کمرون مین ایک ذلیل اوقات سونار رہتا تھا۔ پہلے درجے کے کئی کمرے بی بی جنکسین سینے والیون کی درمیانی عورت جسکی معرفت اُنکو کام ملتا تھا کرائے پر لیے ہوے تھی دوسرے درجے مین رو کی جانب گانا بجانا سکھانیکا اُستاد رہتا تھا۔ اور اسی درجہ مین پشت کی طرف دو مس بہنین رہتی تھین جنکی جوتیان بنانے پر قلیل سی وجہ معیشت تھی۔ تیسرے درجے مین رو کی طرف کے کمرے مین ایک غریب لکڑی کے بیل بوٹے بنانے والا اپنی بی بی اور آدھے درجن بال بچون کو لیے ہوے سکونت پذیر تھا اور اسی درجے کے پشت والے کمرے مین مس برنٹ جسکا پہلے ذکر ہوچکا ہی رہتی تھی۔ القصہ آگے کی کوٹھری مین سب سے اونچے درجے پر سامنے ایک بڑھیا اور اُسکی لڑکی رہتی تھی۔ جو جب کبھی کام ملتا تھا باہر کام کاج کرنے جاتی تھی۔ اِن دونون کو شراب پینے کی عادت تھی۔ جب کبھی جن شراب ملجاتی تو ان کی عید تھی۔ اور پشت کی جانب والی کوٹھری کو ہماری ورجنیا مارڈنٹ نے کرائے پر لیا تھا۔ اس کوٹھری سے ناظرین واقف ہین گے۔

بی بی ڈریک اِس مکان کی مالک جسمین کثرت سے کرایہ دار بھرے تھے ایک بیوہ عورت تھی۔ اِسکا سن ڈھلتے ڈھلتے ساٹھ برس تک پہونچا تھا۔ اِسکی وجہ معیشت صرف کرایہ پر منحصر تھی جو مختلف کرایہ دار ادا کرتے تھے اور کچھ کہین سے آمدنی نہین تھی۔

جو کچھ تھا یہی کرایہ تھا تجارت کا سرمایہ تھا تو یہی کرایہ۔ اصل اور سود تھا تو یہی نان ونفقہ کا ذریعہ تھا تو یہی شرافت کا تمغہ تھا تو یہی اور مشقت خانے کی سدّراہ تھا تو یہی کرایہ تھا لیکن آمدنی اور خرچ کے برابر رکھنے کے واسطے اور ہر سہ ماہی کے آخری دن سرکاری لگان اور رقم فائدۂ عام اور ٹکسون کے ادا کرنے کے لیے یہ عورت اس طور پر کوڑی کوڑی جوڑ کے بسر کرتی تھی کہ اُسنے اپنی سکونت کے لیے کوئی مکان علیحدہ نہین رکھ لیا تھا اور نہ الگ پکاتی کھاتی تھی۔ باورچی خانے مین رہتی تھی اور کرایہ دارون کے لیے جو وہان کھانا پکتا تھا اور اُن کے واسطے پک جاتا تھا اُنھین کے پس خوردہ پر گذران کرتی تھی اور اسمین سے اپنی خوراک بھر لے لیتی تھی۔ پس درحقیقت جب ہر کمرہ اسکے مکان کا کرایے پر دیا ہوا تھا تو جو منافع اسکو ہوتا تھا وہ بہت ہی کم تھا اور اس سے زیادہ نہ تھا کہ وہ خود بلا کرایہ رہتی تھی اور شاید علاوہ اسکے قریب ڈیڑھ روپیے کے ہفتہ وار اسکو اور بچ جاتا تھا اور یہی اسکا منافع تھا پھر چند اور قباحتین بھی پیدا ہو جاتی تھین اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وقتًا فوقتًا ایک بھی کرایہ دار نہ ملتا تھا اور بعض کمرے خالی پڑے رہتے تھے اکثر کرایہ دار نا دہند ملتے تھے اور وقت پر کرایہ نہین دیتے تھے۔ پھر ہر سال کی مرمت شکست وریخت کی ہر وقت خبرگیری سوا اسکے اور اور مصیبتین بھی پیش آتی تھین جو ہر ایک مالک مکان کو خواہ وہ عورت ہو یا مرد پیش آتی ہین اور زیر بار کرتی ہین۔

یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ بی بی ڈریکٹ نے اپنے سب کمرے بغیر اسباب ضروری کے کرایہ پر دیے تھے کرایہ دار اپنا اپنا اسباب خود بہم پہونچاتے تھے۔ اسکی صاف صاف وجہ یہ تھی کہ جب سے اُسکا شوہر مرا اور اُسکے قرضے کی علت مین کل اسباب اور جائداد قرق ہو کے نیلام ہو گئی تھی تب سے اس تیس برس کے عرصے مین یہ نوبت نہ آئی تھی کہ اور اسباب خرید کر کے اُسکی جگہ رکھا جاتا۔ اُسکی بڑی آرزو اور دلی تمنا تھی اور اُسکو بتہا کا حوصلہ تھا کہ اگر کل نہین تو تھوڑا تھوڑا ہر کمرے کے لیے اسباب خرید کر کے استعمال کیلیے اُسمین دوبارہ رکھا جاتا مگر ہر سال یون ہی ایک کے بعد دوسرا گذرتا گیا۔ اُس جھپرے پر

جو کبھی خوبصورت تھا یاس اور نا اُمیدی نے جھُریان ڈال دین۔ وہ بدن جو کبھی خوش تاب گول گول اور سڈول تھا غم اور فاقون سے سوکھ کے تنکا ہو گیا۔ وہ بال جو کبھی سیاہ اور چمکدار تھے اب کھچڑی تھے۔ اور اُس رنج وافکار کی ماری ہوئی ساٹھ برس کی بڑھیا کے ڈھلے اور پژمردہ چہرے سے نہ بر آئی ہوئی اُمیدون اور مرجھائی ہوئی آرزوون اور اُمنگونکی وہ تاریخ پڑھی جاتی تھی جو اس عالم اسباب کی ایک عام تواریخ ہی۔

اس طور پر بی بی ڈریک کے رنڈاپے کے ایام نا فرجام آئے دن کے سلسلہ وار قضیون اور جھگڑون مین جو مفلسی اور حیرانی اضطراب اور پریشانی سے ہوا کرتے تھے بسر ہوے۔ یعنی وہ تیس برس کا زمانہ دراز جسمین اسکو اپنی ظاہری بھُل منسی اپنا آرام گنوا کے اور اکثر اوقات اپنی ضروریات اور بایحتاج کو تج کے قایم رکھنی تھی اس طور پر گذرا۔ فاقون پر فاقے ہوتے تھے بھُوکھ کی تکلیف نہ سہی جاتی تھی مگر اُسنے یہ سب صرف اسواسطے گوارا کیا تھا کہ عین وقت وجوب قسط سہ ماہی پر مالک اراضی اور ٹکس وصول کرنے والے کا مطالبہ ادا کرے۔ اور ایک بڑے مکان کا خرچہ مع تمام اُسکے اخراجات متعلقہ اور تفکرات کے برداشت کرنا صرف اسواسطے تھا کہ وہ باورچی خانے مین پڑی رہتی تھی اور کرایہ نہین دیتی تھی۔

زمانے کی اُلٹ پھیر سے جو کُشتیان اُسکو لڑنا پڑین وہ بہت سخت اور دل آزار اور درد انگیز تھین۔ اور جو پیدا ہُوا اور بندھا ہوا اسکا نتیجہ تھا وہ یہ تھا کہ اُسکے نوجوان دل کے تمام نفیس خیالات اور اُسکی عمدہ عمدہ خوبیان یکے بعد دیگرے دبتی اور مغلوب ہوتی گیئن۔ اور انکی جگہ جو خالی ہوئی وہ خود غرضی اور لالچ اور خود ستائی اور رشک نے لے لی درحقیقت اسکا دل آوارہ مزاج رفتہ رفتہ بمجواے اس مصرعہ کے۔ کہ۔

زمانہ با تو نہ سازد تو باز مانہ بساز

قدرتی نرمی سے اُن حادثات اور حالات وقت کے موافق ہو گیا جنکی وہ شکار تھی - اور رفاسد و زیان کار اثرون نے ایسا اُسکو سانچے مین ڈھالا کہ وہ سچ مچ کی بوڑھی بھٹیاری بنگئی - کرائے کے لیے تقاضا اور تو تو مین مین کو تیار - گالی گلوج مین بھی بند نہین - غرض جہان تک اسکے امکان مین ہوتا کرایہ دارون کو کرایہ ادا کرنے پر ہر طور سے مجبور کرتی اور کسی کا کوئی عذر اور حیلہ نہین سُنتی تھی -

لیکن باوجود ان تمام جھگڑے اور بکھیڑون کے بی بی ڈریک سے ہرگز اس مکان کا بار اپنے سر پر نہ اُٹھایا جاتا - یہ اُسی کا قول ہی جو اُسکے وردزبان تھا - اگر جیکسن کی مدد نہوتی اِس عورت نے مکان کا پہلا درجہ پورے کا پورا کئی سال سے کرائے پر لیا تھا اور کرائے کے ساتھ ملازم کی تنخواہ بھی دیا کرتی تھی - اسلیے اُسی کی ذات خاص کے لیے ملازم رکھا گیا اور مسز جیکسن کے کھانے سے جو بچ رہتا تھا وہ ڈریک کے باورچی خانے کے لیے کوئی قلیل رقم نہین تھی - علاوہ اسکے چند مہینے سے مس برنٹ نے بھی بی بی ڈریک کے ساتھ یہ انتظام کیا تھا کہ اُسکا کھانا بھی نوکر ہی پکاتا اور کھانے کے وقت حاضر رہتا تھا اور بطور بر اُس زمانے مین جسکا حال ہم اپنی تاریخ مین لکھتے ہین اس بیوہ کی حالت بہ نسبت اُس حالت کے جو برسون سے نہین تھی کسی قدر زیادہ چین و آرام کی تھی -

یہ چند حالات ٹیوسٹاک اسٹریٹ کے مکان اور اُسکے مالک کی نسبت حوالۂ قلم کر کے اب ہم اپنے قصہ کا سلسلہ پھر شروع کرتے ہین -

دیسٹ اینڈ کی سرگذشت کے بعد ورجنیا مارڈنٹ گھر واپس آ کے سیدھی اپنے اُداس حجرے مین چلی گئی - اپنی ٹوپی اور شال اُسنے ایک کنارے رکھی اور اسکے بعد وہ بی بی جیکسن کے سونے کے کمرے مین جانے کو نیچے اُتری مگر چونکہ اسوقت وہان ڈاکٹر موجود تھا اسلیے اسکو کہا گیا کہ پاو گھنٹہ بعد آئے - بجاے اسکے کہ وہ اپنے کمرے کو پھر لوٹ جاتی نیچے اُتر گئی اور باورچی خانے مین پہونچی - یہان زشت رو چین بھیڑ کے گوشت کا شوربا بی بی جیکسن کے لیے تیار کر رہی تھی اور بی بی ڈریگ اُسکی

نگرانی مین مصروف تھی۔

ورجنیا۔ رنجگین اور نرم آواز سے "اے بی بی ڈریک ہفتہ کا کرایہ مین آپ کے لئے لائی ہون"۔

یہ کہتے ہوے بارہ آنے کے پیسے اُسنے مالک مکان کو حوالہ کیے۔

اُسوقت یہ بیوہ شوربے کی خوشبو پاکے بلکہ اِسمین سے اپنا حصّہ لینے کی اُمید مین ایک لطف مین تھی کہ اسنے یہ جواب دیا۔

بی بی ڈریک "اے میری پیاری شکر ہی۔ کرایہ تو کل ہی واجب الادا ہوگیا تھا سمجھ لو۔ مگر خیر تمنے آج دیا۔ ایک ہی بات ہی۔ جیسا کل ویسا آج۔ اصل بات یہ ہے کہ مجھے اِسکے تذکرے کی ضرورت نہ تھی مگر قاعدے سے کرائے کا بروقت ادا ہوجانا ہی مناسب ہی"۔

ورجنیا "اسکا تم اطمینان رکھو۔ اے بی بی۔ جہانتک میرا بس چلے گا اور مجھے مقدور ہوگا مین وقت ہی پر کرایہ ادا کیا کرونگی"۔

یہ کلمات کہتے ہوے ورجنیا نے آہِ دِل دوز مشکل سے دبائی اور چند منٹ بعد رُکتے رُکتے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"بی بی ڈریک آپ کو کوئی ایسی جگہ بھی معلوم ہی جہان درخواست دینے سے کام ملنے کی کسی قدر کامیابی سے اُمید ہو سکتی ہی"۔

بی بی ڈریک "نہین یقیناً مجھے معلوم نہین"۔

جب مالک مکان نے یہ جواب دیا اُسوقت اِسکو یہ خیال آیا کہ اب دوسرے ہفتہ کا بارہ آنے کرایہ یہ نوجوان ناکتخدا لڑکی ادا نہ کر سکے گی اور اسلیے یکایک اُسکے طریقے مین ایک تبدیلی واقع ہوئی کہ پھر اُسنے کہا۔

"کیا تمھارے اِس کہنے سے مس مارڈونٹ یہ مراد ہے کہ تمھارے پاس کچھ کام ہی نہین ہی"!

ورجنیا "اِسوقت۔ ہان خاص اِسوقت کوئی کام نہین ہی"۔

یہ جواب تولکنت سے وَرجنیا نے دیا مگر اس بوڑھی عورت کے پُرمعنی طرز تقریر سے وہ سہم گئی تھی اور اِس یتیم کے دِل مین معًا یہ بات پیدا ہوگئی اور اِس امر کا یقین کلی ہوگیا۔ کہ اگر کرایہ ادا نہ ہوا تو بالضرور سوا اسکے اُسکو کوئی اور چارۂ کار نہ ہوگا کہ وہ اسکو مکان سے نکال باہر کرے۔

مالک مکان ''کیا بی بی جنکنس تمکو کوئی کام نہین دے سکتی ہین ''۔

وَرجنیا ''مجھے اندیشہ ہے کہ بی بی جنکینز کی علالت۔ اور ایک اور بات ہے جس سے معذور ہو جائینگی ''۔

بڑھتی ہوئی گھبراہٹ کا یہ جواب تھا۔

بی بی ڈریک (جلدی سے) ''وہ اور بات کیا ہے ''۔

وَرجنیا ''بات یہ ہے کہ وہ لیڈی جس سے ظاہرا بی بی جنکینز کو کام ملتا ہے چند ہفتہ کے واسطے شہر سے باہر جانے والی ہین ''۔

مالک مکان ''یہ تو بڑی سُنائی ''

اب اسکی نگاہون مین تکلیف اور سختی اور اشتباہ پایا گیا۔ اُسنے پھر کہا۔

''لیکن بہتر ہوگا کہ تم اوپر جاؤ اور یہ سب حال بی بی جنکینز سے کہو۔ اور ہان خوب یاد آیا۔ مس برنٹ تو یہان موجود ہین وہ جتنا کام چاہین تمکو دے سکتی ہین کیونکہ وہ خود تو کوئی کام کرتی ہی نہین ہین وہ ایک ہی سُست اور کاہل الوجود عورت ہین تمکو البتہ تھوڑا سا دے دینگی ''۔

اب تک تو وہ بھوہڑا اور چرکین خادمہ چپ چاپ سب باتین سُن رہی تھی لیکن اب اسکو تاب نہ آئی اور اُسنے کسی قدر جوش مین آکے اِنکی گفتگو کے سلسلہ کو قطع کرکے اس طور پر دخل درمعقول دیا۔

''کیا آپ کی دانست مین۔ بی بی۔ اے بی بی۔ ا۔ بی بی کیا آپ کی دانست مین

بہتر ہوگا کہ مِسؔ مارڈونٹ کسی دوسرے شخص سے جو مِسؔ بَرنٹ سے بہتر ہو درخواست کرتین"۔

بی بی ڈریک "تو اپنی زبان بند رکھا کر۔ جین۔ ہر بات مین نہ بول اُٹھا کر"۔

اُس گھُرکی اور چشم نمائی کے بعد وہ پھر وُرجنیا کی طرف مخاطب ہوئی۔

"مِس بَرنٹ ایک خلیق اور جوان عورت ہین گو کسی قدر بے پروا ہین اور مزاج مین شوخی زیادہ ہی۔ تم اگر اُنسے کام کے لیے کہو تو کوئی قباحت کی بات نہین ہے اور کیا عجب ہے کہ تمھارے کہنے سے وہ تمکو کسی قدر روپے بھی دین"۔

وَرجنیا "آپ کی بڑی مہربانی ہوئی کہ آپ نے مجھے یہ اچھا مشورہ دیا"۔

یہ کہہ کے نوجوان سینے والی باورچیخانے سے چلی گئی اور اُسنے متنبہ کرنیکی راہ سے جینؔ کا سر ہلانا اور اشارے سے اپنی یہ مراد ظاہر کرنا کہ جو تدبیر اُسکی مالک نے سجھائی تھی وہ اُسکو بالکل پسند نہین تھی نہین دیکھا۔

بی بی جنکِنسؔ کے کمرۂ خوابگاہ کے دروازے پر پہونچ کے وَرجنیا نے آہستہ سے دستک دی اور اندر بُلا لیگئی۔ ڈاکٹر رخصت ہو گیا تھا اور بیمار عورت اب نوجوان سینے والی کا حال سُننے کو تیار بیٹھی تھی اور اُسنے اپنی پیغام بری کی کیفیت اِس طور پر بیان کی۔

وَرجنیا۔ مین میڈم ییم برُوکؔ کے پاس گئی تھی اور وہ چند ہفتہ کے لئے کہین شہر سے باہر جانے والی ہین"۔

بی بی جنکِنسؔ "شہر سے باہر جانے والی ہین"۔

یہ کہتے ہوے ہمت ٹوٹ جانے کے سے آثار اُسکے چہرے پر نمایان ہوے پھر اُسنے یہ کلام کیا۔

"مگر کیا اُنھون نے رنج کے طور پر اور کچھ میرے واسطے نہین کہا۔ کوئی خط

کوئی پیغام نہین دیا"۔
"ورجینیا" "کچھ نہین - سوا روپیہ کے اور کچھ نہین دیا اور یہ کہا تھا کہ یہی آپ کا اُنکے ذمہ باقی تھا۔ مجھ سے کہا کہ آپ کی طرف سے ساڑھے تین روپیہ کا بل بنا کے رسید لکھدون۔ اور یہ روپیہ ہی"۔
یہ کہکے نوجوان ناکتخدا لڑکی نے ایک ٹھنڈھی سانس بھری اور روپیہ میز پر پلنگ کے قریب رکھدیا۔
بی بی جنکینس - (آپ ہی آپ) "او میڈم بیم بروک شہر سے باہر کہین جانے والی ہین اور مجھ سے اِس بے رُخی اور کج ادائی سے پیش آتی ہین"۔
یہ کہتے ہوے اُسکے خط وخال جو بیماری سے زرد اور ہولناک ہو گئے تھے اور بھی زیادہ زشت اور مکروہ نظر آنے لگے اور میڈم بیم بروک کی نسبت حد درجے کی نفرت اِسکی نگاہون سے پائی جاتی تھی کہ پھر آپ ہی آپ وہ اِسطور پر بڑبڑاتی رہی۔
"یہ چھل یہ چلتر بازی تو دیکھو کہ جن شرطون پر مین اِنکا کام کرادیتی ہون وہ بھی اُنھون نے ظاہر کر دین اور اس نوجوان لڑکی کو ٹھیک ٹھیک اُجرت بھی اُسکے کام کی بتادی - لیکن خیر اِس سے بھی مین درگذر کرتی اور سمجھتی کہ اُن سے غلطی ہوگئی ہوگی - مگر جہان جہان سے اُسکو کام ملتا تھا اُن مقامات کی مجھکو چھاؤن تک نہ دی کہ مین بھی وہین سے کام لاتی - مجکو سیدھی راہ پر نہ لگایا اور مناسب طریقہ نہ بتایا کہ اسکے بعد مین ہی اُسکی جانشین ہوتی اور اُن شفقتون سے جنکے سبب سے وہ ایک امیر ہوگئی ہے مین بھی مستفید اور مستفیض ہوتی - مجھے افسوس ہے تو اِن سب باتون کا ہے جو میرا سوہان روح ہورہی ہین - مین سمجھتی ہون کہ اب وہ نہ آئیگی اب وہ کنارہ کشی اور گوشہ نشینی اختیار کیا چاہتی ہے - اور غالباً اُسنے اپنے تعلق کی خیر خواہی کو زر کثیر کے بدل مین فروخت کر ڈالا ہے - ہاے مین کہان جاؤن ہاے مین کہان جاؤن"۔

یہ بیمار عورت اِس طور پر آہستہ آہستہ آپ ہی آپ باتین کر رہی تھی کہ نوجوان سینے والی نے صرف تھوڑا ہی سا اُن شکایتون کو جو وہ کر رہی تھی سُن پایا۔ لیکن وِرجِنیا کو اُس دن صبح کو اُس طریقہ عملی سے بخوبی واقفیت حاصل ہو گئی تھی جسکی وہ خود شکار تھی اسلیے وہ اِس امر کے سمجھ لینے کے بخوبی قابل ہو گئی تھی کہ میڈم ہیم بروک کی روانگی اور شہر مین عدم موجودگی بی بی جنکینز کے نقصان عظیم کا باعث ہوگی اور اسی اندیشے کا اظہار اُسنے اپنی گفتگو مین جو نیچے مالک مکان سے کی تھی کیا تھا۔ وہ خرابی جسکی اسنے خود پیش بینی کی تھی اور جسکے نتائج خود اُسکے اوپر موثر ہوے اب اُس اثر کے دیکھنے سے جوان حالات نے بی بی جنکینز کے اوپر پیدا کیا تھا غم انگیز درجہ تصدیق کو پہونچے۔ اور چونکہ وہ ندائیہ سوال جسکے ساتھ ہی اُس عورت نے اپنی آہستہ آہستہ نالہ وزاری ختم کی تھی کافی طور پر بہ آواز بلند اُسکے مُنھ سے نکلا تھا تو یہ سوال معٔ اُسکے پورے پورے بدشگون معنو ںکے اِس کنواری لڑکی نے سُنا اور اُسکے سُنتے ہی اسکی رگ جان کے تار پر ایک ایسا زخمہ لگا جسکی ہمدرد آواز اُس عورت کی آواز کے ہمصفیر ہو کے ایک لمبی اور ٹھنڈھی سانس کے ساتھ اسطور پر نکلی۔

"اور ہاے ہم کہان جائینگے"!

مگر بی بی جنکینز نے یہ جواب جو اُسی کی نالہ وزاری کی وجہ سے اس بیکس و بیچاری سینے والی کے مُنھ سے نکل گیا تھا نہ سُنا اور نہ اُسنے اِس بے یار و مددگار یتیم اور بے بس خوبصورت لڑکی کی حالت زار پر جو اِس طور پر غم زدہ جھکی ہوئی اُسکے بستر کے پاس کھڑی تھی کچھ رحم کیا یا اُسکا کچھ خیال کیا۔ یہ عورت اپنی ہیجانی ہوئی خود غرضی کے اندوہناک خیالات مین غرق تھی اور اسکو دوسرے کی مصیبت کا کچھ رحم کچھ خیال اور درد نہین تھا۔

بی بی جنکینز۔ دیکایک "تمکو واپس آنے مین اِتنی دیر کہان لگی"

اِس کنواری لڑکی نے بیان کیا کہ میڈم ہیم بروک کی درخواست کے بموجب

مخملی لباس میڈم ڈیلیسی کے کارخانہ واقع گریٹ کیسل اسٹریٹ مین لیجانا پڑا پھر وہانسے ہدایت ہوئی کہ اسکو ڈچز آف بلمانٹ کی خدمت مین گروس ونر اسکویر لے جاے مگر اسنے ڈچز آف بلمانٹ سے اپنی ملاقات کا حال کچھ بیان نہین کیا اور نہ اُس جوان رعنا کا کچھ تذکرہ کیا جسنے اسکو ٹوکا اور روکا تھا اور نہ اُسنے اِس درمیان مین مسٹر ڈیوین ہیم کے آجانے کا کچھ حال کہا۔ کیونکہ ان حالات سے بی بی جنکنس کا کچھ تعلق نہ تھا۔

بی بی جنکنس۔ (بڑی دیر کے بعد) ”خیر مس مین اسقدر بیمار ہون کہ بالفعل کام کی تلاش نہین کرسکتی۔ اور کام میرے پاس آپ سے تھوڑا ہی چلا آئیگا۔ جبتک مین ہی اُسکی تلاش نہ کرونگی۔ بس مین اسکی فکر کرونگی۔ اور چند ہی روز مین“

ورجینیا۔ ”میرے لائق جو کار و خدمت ہو مجھے فرمائیے۔ جہان جہان کام کے لیے درخواست کرنی ہو مجھے بتائیے مین جاؤن اور آپ کا ارشاد بجالاؤن“

بی بی جنکنس۔ ”کیا کہا۔ کیا تمھارا ابھی یہ ارادہ ہوا کہ اس تجارت مین جو میرے تعلقات ہین اُنکو بالکل قطع کرکے نیست و نابود کردو تاکہ مین بالکل تباہ اور برباد ہوجاؤن“

غضبناک نگاہ سے یہ کلمات اس عورت نے تکیہ پر سر رکھے ہوے کہے۔

ورجینیا۔ (آنکھون سے آنسوؤن کی دھارین بہتی ہوئی) ”ہاے۔ اے بی بی۔ ایسا خیال تو میرے خیال کے خیال مین بھی ایک لمحہ بھر کے لیے نہین آتا“ پھر یکایک آواز بدل اور الفاظ پر غصہ کا زور ڈال کے ورجینیا نے کہا کیونکہ اُس عورت کے اس کمینہ خیال نے اُسکے دل پر انتہا کا اثر کیا تھا اور اُسکو صدمہ پہونچایا تھا۔ ”کوئی فعل جو فریب اور دغابازی کی حد تک پہونچتا ہی وہ ہرگز مجھ سے سرزد نہ ہوگا“

بی بی جنکنس۔ (نرمی سے) ”خیر خیر اے عزیز میری یہ غرض نہ تھی کہ تمکو رنج پہونچے مگر کیا کہون جب تقدیر ہی اُلٹ گئی تو جو بات کہتی ہون وہ بھی اُلٹی ہوجاتی ہی

اور ہائے یہ میری بیماری"

کہتے کہتے رُک کے۔

"مگر تاہم جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا اپنے تندرست ہو جانے کی کوشش میں دریغ نہ کرونگی۔ اُسوقت شاید معاملات کی کسی قدر اصلاح ہو جائیگی۔ بالفعل مِس مارڈونٹ میرے پاس کوئی کام نہیں کہ تمکو دون اور مین یہ بھی نہیں جانتی کہ کہان تمکو درخواست کرنے کی سفارش کرون۔ جب مجھے تمھارے کام کی پھر کبھی ضرورت ہوگی تو مین تمسے کہونگی"

یہ کہکر اُسنے کروٹ بدلی گویا اطمینان سے وہ سویا چاہتی تھی۔

وَرجنیا یہ اشارہ پا کے وہان سے چلی گئی۔ مگر جون ہی وہ رنج کی دُھن مین اپنے کمرے کی سیڑھیون پر چڑھ رہی تھی اسکو ناگاہ مالک مکان کی صلاح جو اُسنے مِس بَرنٹ کی نسبت دی تھی یاد آگئی کیونکہ بی بی جَیکسن کی ملاقات مین یہ صلاح وہ بالکل بھول گئی تھی۔ پس جب اُسنے جلد جلد اپنے قدم اُس جوان عورت کے کمرے کی طرف بڑھائے۔ اُسوقت اُسکے پیارے پیارے چہرے پر اُمید کی ضعیف جھلک نمایان تھی۔ اُسنے آہستہ سے دستک دی۔ دروازہ فوراً کھولا گیا۔ اور مِس بَرنٹ چوکھٹ پر آموجود ہوئی۔

مِس بَرنٹ۔ (اخلاق کی بھری ہوئی آؤ بھگت سے) "اخاہ۔ مِس مارڈونٹ آپ ہین۔ شکر ہے کہ آخر کار آپ کو حق ہمسائگی ادا کرنے کا دھیان آیا تو۔ تین چار ہفتون سے آپ اس مکان مین رہتی ہونگی اور کبھی یہان تک آنے کی توفیق نہ ہوئی اور جب اُس روز اتفاقاً مین سیڑھیون پر مل گئی تھی تو آپ نے اچھی طرح بات بھی نہ کی تھی۔ خیر صبح کا بھولا شام تک آجائے تو بھولا نہین کہلاتا۔ خیر آئیے آئیے اندر آئیے۔ اور آؤ اب ہم تم دونون فوراً دوست بنجائین"

مِس وَرجنیا مارڈونٹ۔ (دعوت قبول کر کے اور اندر جا کے) یقین کرو مِس بَرنٹ میری نیت مین کوئی بات خلاف حق ہمسائگی کے نہین تھی اور جب تمنے مجھ سے یہ سوال بات کی تھی تو مین نے بھی تمکو بلا تکلف جواب دیا تھا لیکن مجھے ہمیشہ یہ اندیشہ رہتا ہے کہ

کہین بن بلائے جاکے میری حالت ناخوانده مہمان کی سی نہ ہو جائے - اپنی تنہائی کا مجھے اسقدر رنج رہتا ہے کہ مین سوچتی ہون کہ پھر کبھی مجھے کوئی سچا شفیق اور رفیق نہ ملے گا -"

مس برنٹ - (بے تکلفی صاف دلی اور مہربانی کے طریقے اور آواز سے) "در آؤ آؤ میری پیاری بہن - ایسے افسردہ خیالات کو دل مین جگہ نہ دو - وہان آگ کے قریب بیٹھ جاؤ - ہمارے تمھارے گھڑی دو گھڑی گپ شپ ہی ہو گی "

جس کرسی کی طرف اسکی نئی جان پہچان والی نے اشارہ کیا تھا ورجینیا اسپر بیٹھ گئی اور اس نوجوان ناکتخدا لڑکی نے جو سرسری نگاہ سے کمرے کو دیکھا تو اسکو نہایت صاف اور سجا ہوا معلوم ہوا اور آرام و آسایش کی سب چیزین اسمین موجود پائین - ایک عمدہ قالین بچھا ہی نرم نرم اور گرم گرم کمل آتشدان کے سامنے پھیلا ہی ایک فرانسیسی روغنی کام کی مسہری ہے جسکے ہموار ڈنڈون پر جالی کے پردے پڑے ہین - چھ سات عمدہ عمدہ کرسیان رکھی ہین - ایک میز کمرے کے وسط مین اور دوسری سنگار کے لیے ایک گوشے مین لگی ہی - دریچون پر رنگین پردے ہین - آتشدان مین آگ کی آڑ کے لیے چمکتی ہوئی اور جلا کی ہوئی آہنی جالی لگی ہوئی ہے اور آتشدان کے بالائی حصے پر آرائش کی بہت سی چیزین رکھی ہین - ان سب چیزون سے بمقابلہ ورجینیا کے خاص اپنے اداس حجرے کے اس مکان مین ہر طرح کے آرام و آسائش کے آثار اور علامتین پائی جاتی تھین اور یہ بدرجہا فایق اور برتر نظر آتا تھا -

اب قبل اسکے کہ ہم اپنے قصہ کا سلسلہ پھر شروع کرین مس برنٹ کی نسبت بھی ایک یا دو الفاظ لکھنے مناسب ہین - وہ ایک نازنین کشیدہ قامت برس بائیس یا تیئیس ایک کی جوان عورت تھی - آنکھین بڑی بڑی سیاہ - زاہد فریب و خمار آلود - بھوین کشیدہ سیہ تاب - جنسے چہرے کے دکھاؤ مین شوخی آشکار تھی - فی الحقیقت وہ خوبصورت تھی جسمانی اور نفسانی دونوں طور پر وہ خوبصورت تھی لیکن قوت مدرکہ کا حسن اور فہم و ذکا کی لفتگی اسکے خط و خال نے نہین پائی تھی - اسکے چہرے کا خاکہ شوخی سے اتار لیا گیا تھا گو اسمین

کوئی سُقم نہین تھا۔ اِسکے لب ایسے گداز تھے جیسے سُرخ پکا ہوا شیرین میوہ۔ اِسکے دانت گو بڑے بڑے تھے مگر سفید ایسے تھے جیسے موتی اور نہایت خوبی سے برابر برابر تھے۔ اِسکی ٹھڈی خوب گول اور سڈول تھی۔ اور اِسکا بیضاوی سر نہایت نفیس اور سفید صراحی دار گردن پر ایسا تُلا ہوا رکھا تھا کہ اگر اُسکو کوئی شہزادی بھی دیکھتی تو حسد ہوتا۔ اِسکے چہرے کی رنگت درحقیقت بہت ہی عمدہ تھی۔ اِسکے رُخسارے ایسے گاڑھی گلنار رنگت کے تھے جنسے اسکی زبردست سرشت اور قوی صحت بدنی جنکو نہ تو محنت نے اور نہ ناز و نعمت نے ابتک ظاہر اکسی قسم کا نقصان پہونچایا تھا ظاہر ہوتی تھی۔

اُسکے بال گھنے بھورا سے کالے تھے چمک سے تابدار اور گھونگھر والے تھے اور جب وہ انکو جیسی ہمیشہ اُسکی وضع تھی اپنے بھرے بھرے موٹے موٹے گالون کے اِدھر اُدھر لاکے کندھون کے ڈھلے ہوے ڈھلاؤ پر ڈالتی تھی تو شانون کی چکاچوندھ لگانے والی سفیدی جو کسی قدر نیچے کی طرف اُترتی ہوئی پوشاک سے نظر آتی تھی نور علیٰ نور معلوم ہوتی تھی۔ اُسکی گات کا تناسب اُسکے تمام جسم کے عُمدہ اعضا کے نہایت مناسب تھا اُسکی کمر نہایت ہی خوش قرینہ تھی اور بھڑ کے مانند نہین تھی۔ اُسکے ہاتھ بہت ہی اچھے تھے اور انکا اُسکو گھمنڈ بھی بڑا تھا کیونکہ وہ اپنے بادامی ناخنون کو کمال احتیاط سے صاف رکھتی تھی۔ اور اگرچہ اُسکے پانون اور گٹے نازک نہین کہے جاسکتے تاہم اول الذکر ڈَولدار تھے اور آخر الذکر اچھے گول گول۔ قصہ کوتاہ بہئیت مجموعی مس برنٹ بہ اعتبار اپنی کمالیت نظام بدنی کے عورت کا ایک چھکیلا اور بھڑکیلا نمونہ تھی۔ لیکن اسکے حسن کی بہار اور ملاحت و صباحت کی کشش صرف ذاتی اور جسمانی تھی۔ وہ نزاکت اور دلربائی حسن سے علی العموم جنس تانیث کی فرشتہ خصلتی اور مَلک سیرتی مترشح ہوتی ہے ایک ذرہ بھی اسمین پائی نہین جاتی تھی۔

اگرچہ وہ مکلّف لباس پہنے تھی تاہم اُس سے بعض ایسے چونچلے پیدا تھے جنسے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی جسمانی فریفتگی سے کسی طرح ناواقف نہین تھی۔ دریادل اور خوش خلق تو وہ قدرتی تھی۔ مگر جو طریقہ اپنی بسر حیات اور اوقات کا اِسنے اختیار کیا تھا

اُسنے اُسکو نہ صرف نیکی کے اصول کے خلاف کردیا تھا بلکہ اِسیطرح یہ ہوا تھا کہ وہ ایسے لوگونکو جو اپنے چال چلن اور طرز و روش کی درستی کے لیے اصول و قواعد نیکی اور نیک نہادی کے سخت پابند رہتے تھے حقارت سے دیکھتی تھی - اور یہ حقارت بعض اوقات اسقدر بڑھ جاتی تھی کہ صاف تعصب جو نفرت اور کراہت کے قریب قریب تھا پہونچ جاتا تھا۔ بن جاتی تھی - اور اس طور پر باوجود مہربانی اور نیک اندیشی کے میلان اور رجحان کے اِسکا مزاج ناگوار اثرون سے ایسا موثر اور ملوث ہوجاتا تھا کہ بعض اوقات وہ اُن لوگونکا مضحکہ اُڑاتی اور اُن کو ناپسند کرتی تھی جنکی نیک حالت درحقیقت بوجہ مقابلضدت تاج عصمت اور عفت کے جو اُسکے سر سے گر پڑا تھا رشک و حسد کرنے کے قابل تھی -

مس بُرنٹ وُرجنیا مارڈونٹ کی بی ہمسائی کی یہ کیفیت تھی - اور اسطور پر اُس گلفام کا سراپا اور اُسکے چال چلن کا حال بیان کرکے اب ہم وہ گفتگو جو اُسکے اور ہماری نوجوان وُرجنیا کے درمیان اُسوقت جبکہ وہ دونون ایک ساتھ مِل کے بیٹھی ہین ہوئی تھی معرض تحریر مین لاتے ہین -

مس بُرنٹ - وُرجنیا کے مقابل ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور دونون مین اسطرح سے گفتگو شروع ہوئی -

مس بُرنٹ "خیر - چونکہ مین کہہ چکی ہون کہ ہم تم دونون فوراً دوست بنجائینگے اور ظاہرداری اور تکلف بالائے طاق رکھینگے پس ہمکو ایسا برتاؤ کرنا چاہیے گویا ہم ایک دوسرے کو گیارہ بارہ برس سے جانتے ہین اور مین اپنے سچے دل سے اقرار کرتی ہون کہ تمسے شناسائی پیدا کرنے کی میری دلی آرزو تھی کیونکہ اکثر اوقات ایسے ہین کہ مجھے کسی عورت کے ساتھی نہ ہونے کا افسوس ہوتا ہے"

مس مارڈونٹ "اب مین اپنی کہون - خدا آگاہ ہے کہ تمکو ساتھی کے نہ ہونے کا اتنا افسوس نہ ہوتا ہوگا جتنا زیادہ سخت افسوس مجھے

ہوتا ہے "
یہ کہکے نوجوان سینے والی چند لمحہ تک چپ رہی اور پھر کمرے کے چارون طرف دیکھ کے اُسنے کہا۔
"لیکن پھر تمھارے پاس ہر چیز موجود ہی جس سے تم خوش رہتی ہو اور آرام سے بسر کرتی ہو۔ اور مین "
بات پوری نہ ہونے پائی تھی کہ مِس بُرنٹ نے بات کاٹ کے کہا۔
مِس بُرنٹ "تم غریب ہو۔ مین جانتی ہون کہ تم غریب ہو۔ اور مین نے خیال کیا تھا کہ تم مغرور ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ تمسے شناسائی پیدا کرنے کے لیے مین نے اپنے دل کو مجبور نہین کیا تھا۔ اور اسپر بھی مین یہی چاہتی تھی کہ تمسے جان پہچان ہوجاتی تو اچھا تھا۔
جلین۔ یہی خادمہ جو نیچے کام کاج کرتی ہو مجھ سے کہتی تھی کہ کس جانکاہی و محنت سے تمنے وہ کام کیا تھا اور جسقدر رقم اُسکی اُجرت ملی اُسکے کہنے کے لیے مجھے کسی شخص کی ضرورت نہ تھی خود مجھپر یہ سب مصیبتین بیت چکی ہین اور ان باتون مین میرا تجربہ ایسا تلخ ہی جیسا ہر شخص کا ہوتا ہی جسپر بیتتی ہی "
مِس بَارڈنٹ۔ (ٹھنڈی سانس بھر کے) "کیا اچھا ہوتا کہ مین اپنی حالت کا سُدھارنا جانتی۔ میری اوسط درجے کی تعلیم اچھی ہوئی تھی۔ مین نے چند ہنر بھی سیکھے تھے۔ مثلاً موسیقی۔ مصوری "
مِس بُرنٹ (بات کاٹ کے) اور اسلیے تم خیال کرتی ہو کہ تم بچون کی اتالیقی کے قابل ہو۔ کیون۔ میری پیاری۔ مگر تمھارے اصطباغ کا کیا نام ہے۔
جواب "وُرجنیا "
مِس بُرنٹ۔ (فرط اختلاط سے) "کیا پیارا نام ہے۔ کیسا عجیب و نادر نام ہی

اور میرا نام ہے جولیا۔ تم مجھے آیندہ سے جولیا کہا کرو۔ اور مین تمھین ورجنیا کہا کرونگی لیکن ہان مین کہتی تھی کہ تم خیال کرتی ہو تم اطفال کے اتالیق ہونے کے قابل ہو۔ اب ایسا خیال اپنے دل مین نہ رکھو۔ اس قسم کی اجناس سے بازار خوب پٹا ہوا ہی اور علاوہ اسکے اگر تم اس عہدے کے حاصل کرنے مین کامیاب بھی ہوجاؤ تو آخرکار تم اسکو غلامی سے بدتر سمجھو گی۔ نا۔ نا۔ اس سے بہتر یہی ہی کہ تم اپنی سوئی ہی سے لپٹی رہو اور اسی کام مین جُٹی رہو"۔

ورجنیا "مگر مجھے کام کے حاصل کرنے مین ہمیشہ مشکلات کا سامنا رہے گا اور اگر کاش اس بارے مین مین خوش نصیب بھی ہوئی تو اجرت ایسی قلیل ہی کہ جولیا۔ کہ شاید بھوکھون مرنے سے بچو۔ اب۔ اسوقت جو جو باتین تمھارے خیالات اور دل مین سب سے اوپر ہین انپر مین نے غور بھی کیا ہے اور انکا مجھے رنج بھی ہے۔ یہی حال ہوبہو میرا بھی تھا۔ یہ سب مین بھی بھگت چکی ہون۔ تم بی بی جنکسن کے لیے کام کرتی تھین۔ کرتی تھین کہ نہین۔ کہو ہان۔ خیر۔ مین نے بھی عرصے تک اسکا کام کردیا ہے۔ اور اسوقت تک مین اس کام مین جُٹی رہی ہون کہ جب تک مجھ سے جاڑے اور افلاس اور محتاجی اور بے امتیازی اور کج ادائی کے کلمات کی برداشت نہ ہوسکی اور اور بہت سی باتین جو سینے والی کو پیش آتی ہین مجھ سے نہ سہی گئین"۔

ورجینیا۔ (ایک لمبی اور ٹھنڈی سانس بھر کے) "سچ تو یہ ہے کہ تمنے رنج اور صحت سے ان سچائیون کی تفصیل کو کس اجمال کی خوبی سے بیان کیا ہے۔ تمھارے بیان مین نہ ایجاز مخل ہے اور نہ اطناب ممل۔ مگر مین تمسے۔ مس برنٹ۔ ایک سوال پوچھا چاہتی ہون"۔

ورجنیا زیادہ کہنے نہ پائی تھی کہ اس سیہ چشم شوخ و شنگ جوان عورت نے بات کاٹ کے کہا۔

مِس بَرنٹ۔ وہ نہین۔ مجھے جُولیا کیون نہین کہتی ہو۔ جُولیا کہو۔ نہین تو مین سمجھونگی کہ تم کو مجھ سے دوستی منظور نہین ہو۔ اب کہو وہ کیا بات ہو جو تم مجھ سے پوچھا چاہتی ہو اور میرے تجربے سے حاصل کیا چاہتی ہو۔

وَرجینیا۔ مین یہ بات دریافت اور معلوم کرنا چاہتی ہون کہ آیا غریب سلائی کا کام کرنے والی کے لیے ممکن ہو کہ وہ اپنی محنت کی پوری پوری اصلی مزدوری پائے۔ یہان میری مُراد اُس مزدوری سے نہین ہو جو وہ خود اپنی خوشی سے مانگے یا مقرر کرے بلکہ وہ مزدوری جو نرخ بازار کے بموجب غیر شخص قرار دین۔ جیسا مال کا مول کیا جاتا ہو۔ اگر تم چاہو تو مختصرًا مین اپنے چھوٹے سے تجربے کا حال بیان کرون۔ اُس وقت تم کو معلوم ہوگا کہ یہ سوال جو مین نے تم سے کیا تو کس غرض سے کیا اور اُس سے میرے سوال کے ٹھیک ٹھیک معنون کو تم جان جاؤگی۔

مِس بَرنٹ۔ اے میری پیاری وَرجینیا تمھارے تجربے کی نوعیت بخوبی پہلے ہی میری سمجھ مین آگئی ہو۔ لیکن تاہم مین سُننا چاہتی ہون کہ اِس مضمون پر تمھاری کیا رائے ہو اور نیز وہ حال بھی مین سننا چاہتی ہون کہ تمھارے ساتھ اِن لوگون نے کیا سلوک کیا۔ پس مہربانی سے بیان کرو۔ مین ہمہ تن متوجہ ہون۔

مِس مارڈنٹ۔ اے جُولیا مجھے جو کچھ کہنا ہو وہ چند ہی الفاظ سے بیان ہو سکتا ہو۔ اول یہ کہ جب بی بی جنکسن کو میری دیانت اور نیک چلنی اور اعتبار کا حال مالک مکان سے معلوم ہوا تو اُنھون نے مجھے ایک گران بہا مخملی لباس تیار کرنے کو دیا۔ جب مین کام پر بیٹھی تو پہلے مین نے سب چیزون کی قیمت کا حساب لگایا جو میرے تخمینہ مین چار سو روپیہ سے کم نہ ہونگی۔ اور یہ قیمتی اسباب میرے اعتبار پر مجھے کہ مین غریب اور قریب بھوکون مرنے والی لڑکی ہون سپرد کیا گیا۔

یہ کہتی جاتی تھی اور آنسو آنکھون سے روان تھے۔

ہان۔ مین کہتی ہون کہ مجھے۔ جس کے دسترخوان مین ایک ٹکڑا بھی

نہین بچا تھا اور جس کے چولھے مین آگ کی ایک چنگاری بھی نظر نہین آتی تھی۔ خیر۔ انتہا کی محنت کر کے مین نے دن کو دن اور نہ رات کو رات سمجھا اور اُس کام کو اس قدر قلیل عرصے مین تمام کیا کہ مجھے خود اعتبار نہین آتا۔ اور سخت محنت اور جانفشانی کا صلہ تم جانتی ہو کہ بی بی جنکسن سے مجھے کیا ملا۔ ایک روپیہ اور بارہ آنہ۔ اور بی بی جنکسن نے جنھون نے ایک ٹانکا بھی لباس مین نہین لگایا تھا ایک عورت سے جو بی بی پیم بروک کہلاتی ہی اور جسکے پاس لباس لے جانے کا مجھپر حکم لگایا گیا تھا تین روپیہ اور آٹھ آنہ پائے۔ پھر اس کے بعد بی بی پیم بروک کا حال سُنو اس کو دراصل میڈم ڈبلیسی نے یہ لباس تیار کرنے کو دیا تھا اور اس کو وہان سے سات روپیہ ملے اور سب کے بعد میڈم ڈبلیسی نے ڈچز آف بلمانٹ کے حساب مین جنھون نے اِس لباس کے لیے حکم دیا تھا چالیس روپیہ صرف سلائی کے لکھے اور لیے۔ اب اِس سے صاف ظاہر ہی کہ میری محنت جس کے بدل مین مجھے صرف ایک روپیہ اور بارہ آنہ ملے میڈم ڈبلیسی کی نگاہ مین چالیس روپیہ کی تھی۔ لیکن اگر میڈم ڈبلیسی ہی براہ راست سات روپیہ میری اُجرت کا دین تو کیا سبب ہی کہ وہ سب کا سب مجھ ہی کو نہ ملے اور صرف ایک روپیہ بارہ آنہ مجھے دیے جائین!!

یہ سُنکر جولیا نے تلخکامی سے جواب دیا مگر یہ تلخکامی اُسکو خود اپنی تکلیف کے زمانہ کا حال یاد آجانے سے ہوئی نہ کہ اِسوقت جو تذکرہ ہو رہا تھا اس سے کسی قسم کا درد اُسکے دل مین پیدا ہوا ہو۔

جُولیا۔ اے میری پیاری شفیق سبب یہ ہی کہ یہ رسم قبیح انتہا کی بدنام ہی اور غریب سینے والیان اُسکا بدنصیب شکار بن رہی ہین۔ میڈم ڈبلیسی دو باتین کسوچ کے درمیانی عورت سے معاملہ کرتی ہی اوّل یہ کہ روزمرہ کی تکلیف اور جھنجھٹ سے نجات ملے اور دوسرے یہ کہ اُنکی معرفت کام سستا بنتا ہی۔ کم خرچ و بالا نشین۔ اب اِس درمیانی عورت کی جس سے میڈم ڈبلیسی معاملہ کرتی ہی ایک اور درمیانی عورت

دوسرے درجے کی ہوتی ہی جو بطور نائب گماشتہ کے کام کرتی ہی اور اسی پچھلی عورت سے غریب سینے والیان جن کی صرف سوئی سے روٹی چلتی ہی کام اور اپنی مزدوری پاتی ہین - میڈم ڈیلیسی کو اِسکی پروا نہین کہ کتنے ہاتھون مین وہ کام جاتا ہی اِس کو اپنے کام سے کام ہے - وہ سِلا ہوا اور تیار مِلنا چاہیے بلکہ ہان مجھے یہ کہنا چاہیے تھا کہ جتنے ہاتھون مین کام جاتا ہی اُتنا ہی اُس کے واسطے اچھا ہی اور وہ خوش ہوتی ہی کیونکہ اِس صورت مین اِن کمبخت سینے والیون کی آمدنی اُتنی ہی کم ہوتی جاتی ہی جتنے زیادہ ہاتھون مین ہو کر وہ کام اُن تک پہونچتا ہی - اِس طور پر بدنصیب سینے والیون کی اُجرت گھٹائے رکھنے سے ایسے بڑے بڑے کارخانون کا جیسا کہ بی بی ڈیلیسی کا ہی فائدہ ہی - کیونکہ وقتاً فوقتاً وہ درمیانی عورتون کی اُجرت کم کرتی رہتی ہین - مثلاً میڈم ڈیلیسی بی بی پیم بروک کو کہتی ہی کہ "تم نے تو اپنی کام کرنے والی عورتون کی مزدوری خاطر خواہ اِس قدر کم کردی ہی کہ اب بہ آسانی اپنی اُجرت مین بھی تم کمی کرسکتی ہو" اِس کے بعد بی بی پیم بروک بی بی جیکسن کو کہتی ہین "میری اُجرت تو کم ہوگئی ہی اب مین چاہتی ہون کہ تم بھی اپنی گھٹاؤ" اور اِس کے بعد بی بی جیکسن وِرجنیا مارڈنٹ یا کسی اور نوجوان لڑکی کو جس سے وہ کام لیتی ہی کہتی ہی "میری اُجرت گھٹ گئی ہی اور اِس لیئے تمھاری اُجرت بھی ضرور ہی کم کیجائے گی" نتیجہ یہ ہی ای وِرجنیا کہ تمھاری کمائی برابر کم ہی ہوتی جائیگی - مگر میرا سوال یہ ہی کہ آیا بی بی ڈیلیسی بھی اپنے امیر گاہکون اور رؤسا اسامیون سے اپنے مال کی قیمت بہ کمی لینا منظور کرے گی"

وِرجنیا - مین بخوبی سمجھتی ہون کہ کس طور پر یہ رسم و رواج جاری ہی اور فی الحقیقت آج ہی صبح کو مجھے اِسکے حالات سے اگر مِن وعَن نہین تاہم اوسط درجے سے بڑھ کر واقفیت حاصل ہوگئی ہی - اور جو نقوش میرے صفحۂ خاطر پر اُسوقت منقوش ہوئے تھے اب تمھارے کلام اور بیان سے اُن کی تصدیق ہوگئی - لیکن میرے سوال کا جواب ابھی باقی ہی -

مِس بَرنٹ " ہان ہان مجھے یاد ہے۔ تم یہ جاننا چاہتی ہو کہ کِس واسطے تم میڈم ڈیلیپیئی سے تمثیلاً یَین نے یہ نام لیا ہے۔ بلا وساطت کسی بی بی جنکنس یا کسی بی بی یِیم بُروکٹ کے براہ راست کام نہین پا سکتی ہو۔ سُوا ہے میری پیاری شفیق اس کا جواب بہت صاف اور آسان ہے۔ اوّل یہ کہ درمیانی عورتون کو لگا رکھنے کے طریقے کے برتاؤ سے ایسے بڑے بڑے کارخانون کی تکلیف اور تردد کا دفعیہ ہوتا ہے جیسا کہ بی بی ڈِیلیپئی کا کارخانہ ہے اور دوسری بات یہ کہ اِس طریقے سے اُجرت مین کمی ہوتی جاتی ہے جیسا کہ مین ابھی بیان کر چکی ہون۔ سب سے بالاتر یہی سبب ہے۔ اور چونکہ کام کیئی ہاتھون مین بٹا ہوا ہے صرف اِس وجہ سے سوئی سے کام کرنے والی کو اس کا حاصل کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک عورت قلیل سے قلیل مزدوری پر کام کرنے کو تیار ہو جاتی ہے اور شکر کرتی ہے کہ کام تو مِلا ورنہ اکثر تو کام ہی کے لالے پڑے رہتے ہین۔ علاوہ اسکے جب کہ اتنے نائب اور گماشتے ایک ہی کام کے پیچھے لگے ہوے ہین اور اُجرت کے قلیل کرنے مین سب اپنا اپنا فائدہ دیکھتے ہین تو کیونکر ممکن ہے کہ ایک غریب سینے والی یکہ و تنہا ایسے سخت ظلم کا مقابلہ کرے۔ بی بی جنکنس تم کو کچلے ڈالتی ہے اور بی بی یِیم بروک بی بی جنکنس کو پیسے ڈالتی ہے اور میڈم ڈیلیپئی نے بی بی یِیم بروک کیطرف سے اپنا ہاتھ کھینچ رکھا ہے۔ پس انھین کل کی سی پیچیدگیون کے سبب سے تمھاری کمائی پر پتھر پڑے ہین اور کم ہو گئی ہے۔ ممکن تھا کہ اگر تمھارا اور بی بی ڈیلیپئی کا معاملہ بلا وساطت و دست اندازی کسی اور شخص کے طے پاتا تو وہ تم کو تمھاری معقول اُجرت دیتی۔ تم مجھ سے کہتی ہو کہ میڈم ڈیلیپئی نے چالیس روپیہ صرف لباس کی سلائی کا ڈچز آف بلمانٹ سے لیا مگر اُس نے صرف سات ہی روپیہ دیئے۔ اب دیکھو کہ اگر میڈم ڈیلیپئی کو محنت کی قیمت کی لڑائی تم سے جس نے کہ اصل مین محنت کی تھی لڑنی پڑتی تو پھر وہ بالکل تمھارے ہی قابو مین تو ہو جاتی نا کیونکہ تم اس لباس کے لیے بھلا دس روپیہ سے کیا کم مانگتین جبکے اُس نے خود ڈچز سے چالیس روپیہ لیے تھے اور گو تمھارے اس قدر مطالبہ سے

میڈم ڈپلیسی تم پر جتنا چاہتی اپنے غصہ کی جھانج نکالتی اور ناخوش ہولیتی مگر اتنی اُس کو فرصت نہین ہی کہ لندن بھر مین صرف اِس بات کے دریافت کرنے کے لیے دوڑتی پھرے کہ آیا ایسی بھی کوئی درزن ہی جو کم اُجرت پر اُس کا کام کر دینے کو تیار ہو۔ لیکن درمیانی عورتون کے درمیان مین ہونے سے میڈم ڈپلیسی کی لڑائی کا جو تمھارے ساتھ ہوتی خاتمہ ہوجاتا ہی اور یہ لڑائی ایسی ہی جسمین تمھاری ہی شکست ہی اور تمھین کھُلی ہوئی ہو۔ نتیجہ یہ ہی کہ جس کام کے واسطے اُس کو دس روپیہ دینے پڑتے وہ سات ہی روپیہ مین ہو جاتا ہی۔ پس اِس وجہ سے کہ کام کئی شخصون کے ہاتھ مین اگر دوسرے کے پاس پہونچتا ہی اور ہر شخص کی روزی اُسی ایک کام کی قیمت پر منحصر ہی تو یہ قیمت اصلی قیمت سے بہت ہی گھٹا کے رکھی گئی ہی حالانکہ اگر وہ ایک ہی شخص کو جس نے کام کیا دیجائے تو اُسکی پرورش بخوبی ہو جائے۔ اِن سب باتون سے جو مین نے تمھین ای ورجنیا اب کہی ہین صاف ظاہر ہی کہ اس طریقہ درمیانی عورت کے قائم رکھنے سے میڈم ڈپلیسی کا خاص اور صریحی فائدہ ہی اور جہان کہین کاروبار تجارت مین کوئی اختراع کیا گیا اور نیا طرز نکالا گیا وہ ہرگز ہرگز اُسکو اُبھرنے نہ دیگی"۔

ورجنیا۔ (انتہا کی رقّت آمیز اور غم انگیز آواز سے) "تب تو پھر یہی بات ہوئی کہ صرف درمیانی عورت ہی کے پاس کام کی تلاش کو مجھے جانا چاہیئے"۔

میس برنٹ میو اور طرح سے تمھین اسکا حاصل کرنا دقت طلب امر ہی۔

ورجنیا۔ دلکنت سے) سچ ہی کہنے والے نے بھی کیا خوب کہا ہی۔

حرف مطلب پہ زبان کو ہوتی ہی لکنت

" اور تاہم مین نے خیال کیا تھا۔ یعنی بی بی ڈریک نے کنایتًا مجھ سے کہا تھا کہ بعض اوقات تمھارے پاس اِس قدر زیادہ کام آجاتا ہی کہ تم اُس کو پورا نہین کر سکتی ہو اگر یہ بات صحیح ہو تو مجھے اُمید تھی اور مجھے یقین کامل تھا بلکہ مین یہ کہنے کو تھی کہ میرا قصد تم سے دریافت کرنے کا تھا کہ ۔۔"

مِس برَنٹ - (بات کاٹ کے) "مین جان گئی جو تم کہو گی اور اس بارے مین جہان تک مجھ سے ہو سکے گا مین تمھارے واسطے کوشش کرونگی - کوئی بات اُٹھا نہ رکھونگی - وِسٹ اینڈ کے ایک بڑے کارخانے کی پیشدست عورت سے میری دانت کاٹی روٹی ہے اور جہان تک بن پڑتا ہے وہ ایک حیلہ جو عورت کی معرفت میرے پاس کام بھیجتی جاتی ہے - لیکن اُس کے مالک کو یہ بات اگر معلوم ہو جائے کہ وہ ایسا کام کرتی ہے اور جب درمیانی عورت سے معاہدہ ہو گیا ہے اور اُس نے ٹھیکہ لیا ہے اُس کے پاس نہین بھیجتی تو فوراً ہی وہ اپنی نوکری کھو بیٹھے اور نکال دیجائے - پس حتی الامکان اس معاملہ کو تم اپنے ہی تک رکھنا اور اس کو ایک بھید سمجھنا اور مین ہر طرح پر تمھاری مددگار رہونگی"

وَرجینیا - (آنکھون مین آنسو بھر لا کے) "اے میری پیاری شفیق یقین مانو کہ مین تمھاری اِس شفقت اور عنایت کی بدل و جان ممنون ہون - تہ دل سے شکرگزار ہون"

مِس برَنٹ "یہ کوئی ایسی بات نہین جو شکر کے لائق ہو - سچ یہ ہے کہ مجھے اَب کام سے نفرت ہے - مجھ سے کچھ ہو ہی نہین سکتا - محنت کی ہی نہین جاتی - تاہم مین نے بی بی رابنسن سے میری شفیق پیشدست عورت کا یہی نام ہے - مصلحتاً کہنا مناسب نہین جانا ہے کہ درصورت نہ ہونے کام کے بھی مین اچھی طرح سے بسر کر سکتی ہون"

وَرجینیا - (آہ سرد کھینچ کر) تم کو اور بہت سی تدبیرین معلوم ہین اس سے تم خوش ہو - لیکن مین خیال کرتی ہون کہ تمھارے دوست بہت ہونگے جو تم پر بہت مہربانی کرتے اور تمھارے مددگار رہتے ہونگے۔"

جواب دیتے ہوے مِس برَنٹ سے ہنسی ضبط نہ ہو سکی اور اُس ہنسی نے وَرجینیا کے دل مین ایک کھٹکا سا پیدا کیا۔

مِس برَنٹ "ہان بہت ہی مہربان دوست ہین اِدھر دیکھو"

یہ کہتی ہوئی جُولیا اپنی کُرسی سے چمک کے اُٹھی اور لباس کی الماری کا دروازہ کھولدیا جسمین بہت سی عمدہ عمدہ پوشاکین کھونٹیوں پر لٹکتی تھین۔

"جب کبھی میرے دِل مین آتا ہو مین ایسی خوش پوش اور خوش لباس بنجاتی ہون جیسے کوئی بیگم یا امیرزادی۔ دیکھو یہ خوشنما بیش بہا ریشمی لباس"

یہ کہہ کے اسنے ایک لباس کھونٹی پر سے اُتار لیا اور وَرجنیا کی حیران آنکھون کے سامنے اِسکو پھیلا دیا اور کہا۔

"اِسی گذشتہ دوشنبہ کو یہ مجھے تحفتاً دیا گیا تھا۔ اور اِدھر دیکھو یہ نفیس مرینہ لیکن ابھی اور بھی عمدہ عمدہ بہت سی چیزین ہین۔ اِدھر دیکھو"

اور یہ کہہ کے ایک بڑا کاغذ کا ہلکا صندوق اِس نے کھولا اور اُسمین سے ایک مخملی کُلاہ۔ ایک کشمیری دوشالہ۔ اور ایک سموری گلوبند نکالا اور یہ سب چیزین نوجوان سینے والی کو دکھائین جس نے اِن کو بلا حسد کے تعجب اور حیرت سے دیکھا۔ کیونکہ وَرجنیا کو آرایشی اور زیبایشی اور عیش و عشرت کی چیزون کی طمع نہین تھی اُس کا شایستہ اشتیاق صرف بکار آمد اور ضروری چیزون کے حاصِل کرنے کو محدود تھا۔

مِس برنٹ۔ (اِترا کے) کیا اَب تم نہین خیال کرتی ہو کہ میرا کوئی ایسا ہی اچھا اور بڑا دوست ہوگا جو مجھکو یہ سب عمدہ عمدہ اور نفیس نفیس چیزین دیتا ہو"

اور بلا انتظار جواب ایک رمز سے یہ فقرہ اور مستزاد کیا۔

"لیکن تم بھی ایسی ہی خوش ایسے ہی عیش و آرام سے ایسی ہی خود مختار رہ سکتی ہو بشرطیکہ تم کو پسند ہو"

اِن کلمات کی ساعت سے ایک نامعلوم اور غیر تحقیق اشتباہ جیسا دور کے گھنٹون کی آواز کانون کو محسوس ہوتی ہو وَرجنیا کے دل مین پیدا ہوا اور اُسنے سمجھا کہ یہ باتین ترغیب دہ کلمات سے مشابہ ہین۔ اور اُسی وقت اُسکو وہ عجیب غریب

اور رمز و کنایہ کی تقریر جو خادمہ جین نے مس برنٹ کی نسبت کی تھی یاد آئی لیکن تاہم یہ نوجوان لڑکی اُس اشتباہ کی ٹھیک ٹھیک نوعیت کو جو ابھی ابھی اِسکے دل مین پیدا ہوا تھا اپنے دِل کو بھی سمجھانے کی قابلیت نہین رکھتی تھی۔ اور اِس طور پر کہ گویا ناگہانی خوف اور بے سبب ہول کی حالت اُسپر طاری ہو تھر تھر کانپتی ہوئی اپنی بڑی بڑی کنجی کنجی آنکھین اُسنے بطور استفہام اپنی نئی شفیق کی طرف اُٹھائین اور ٹکٹکی باندھ کے اُسی کی طرف دیکھتی رہی۔

مس برنٹ "یہ کیا سادہ دلی ہو۔ ہائے کیا سادہ لوحی ہو!"

یہ کلمات دفعتاً مُنھ سے نکال کے اِس جوان عورت نے اپنے لبون کو ایک لحظہ بھر تک حقارت آمیز تبسم سے متحرک کیا مگر پھر فوراً ہی اپنی معمولی خوش اخلاقی سے کلمات ذیل کہے "اے پیاری، وُرجینیا اب اِس سے زیادہ اِس بارے مین اسوقت ہم گفتگو نہ کرینگے۔ کسی اور وقت شاید زیادہ صراحت سے مین بیان کرونگی۔ اور چونکہ میرے پاس ایک ٹانکا تک لگانے کو کوئی چیز نہین ہو کہ تم کو دون تو مین اب جاؤنگی اور دیکھونگی کہ بی بی رابنسن میری آشنا ہم دونون کے لیے کیا کام دیتی ہین!"

مس بارڈنٹ نے اپنی نئی شناسا کا شکریہ ادا کیا اور اِسکے بعد ملول و حزین اور باخاطر غمگین غیر متحقق شکوک اور اشتباہات سے معمور وہ وہان سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے اُداسی چھائے ہوے ٹھنڈھے کمرے کو چلی گئی۔

ساتوان باب

(بال - یعنی دعوت اور رقص)

شام کے آٹھ اور نو بجے کے درمیان ایک چہل پہل کا جلسہ قصر پلانٹ واقع گروس ونر اِسکویر مین جمع ہونا شروع ہوا۔ چمکیلی اور بھڑکیلی ہوا خوری کی رونق دار گاڑیان جلد جلد اور پے در پے صدر دروازے تک اِس بارگاہِ عظیم الشان کے چلی آتی تھین اور عمدہ سے عمدہ لباسون سے ملبوس مہمانون کو اُتار کے جب جاتی تھین تو فاصلے پر

اندھیرے مین اُنکی لالٹینین ٹوٹتے ہوے ستارون کیطرح سے چمکتی تھین۔ دولتکدہ ڈیوک کے کھلے ہوے دروازون سے روشنی کا سیلاب دھار باندھ کے نکلتا تھا جس مین کثرت سے نوکر چاکر اور شاگرد پیشہ زرق برق وردیان پہنے پھرتے ہوے ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے ممالک خط سرطان اور خط جدی کے رنگ برنگ کے حشرات الارض چمکتے ہوے آفتاب کی روشنی مین اُڑتے اور بھنبھناتے ہین۔ اِس عظیم الشان اور وسیع ایوان مین جس کے ستون نہایت خوشنما تھے اور جو بیش بہا لعبتون انواع و اقسام کے گلدانون اور گلدستون اور بڑے بڑے قیمتی لمپون سے سجا تھا۔ اُن سنگ مرمر کی سیڑھیون پر جو عظمت وشان کے ساتھ دالان سے درجہ بدرجہ اتنی اونچی ہوتی جاتی تھین کہ برج شمس کے کنگرے تک پہونچاتی تھین۔ اُس کشادہ سواریون کے اُترنے کے مقام کے آرپار جو سدا بہار درختون اور گرم مکان کے پھولون سے آراستہ تھا اُن رفیع و وسیع شہ نشینون صحنچیون اور دیوان خاص اور دیوان عام کے کمرون مین جہان بلوری جھاڑون کی شمع مومی کا عکس قد آدم سے بڑے بڑے آئینون پر پڑ کے اُنکو ہزار چند کر کے دکھاتا تھا اور اسیطرح اُن آئینون مین خوبرویان گل اندام جو وہان جمع تھے نہایت خوبی وزیبائی صفائی و رعنائی سے نظر آتے تھے مہمانون کے دل بلکہ دل با دل جنمین مخملی لباس سے ملبوس ذی خطاب اور ذی رُتبہ بیگمات اور خاتونین بھی تھین ساٹن اور اطلس کی پوشاکین زیب تن کئے نازنین نوجوان لڑکیان بھی تھین اور دعوت رقص کی نمائش کے قابل مکلف اور نفیس لباس پہنے امرا اور رؤسا شرفا و نجبا بھی تھے خرامان خرامان چلے جاتے تھے۔

جیتی جاگتی اور جگمگاتی روشنی نے جسکی شعلہ باری فرش فروش اور اسباب کی گاڑھی ارغوانی رنگت سے گلنار ہو گئی تھی۔ ہوا کو گرم کر کے گلابی جھلک دی تھی اور اس ہوا مین بھینی بھینی مہک بسی تھی اور سجے سجائے کمرون مین بے مثل بینڈ باجے کی بلند اور دل مین چھبنے والے راگ نغمے جو نہایت خوش آہنگی سے نکلتے تھے گونجتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا خود راگنی حد درجے کے سرور اور جوش مین آ کر

نغمہ پرداز اور موسیقار نواز تھی۔ اور ہر نبض زیادہ سے زیادہ سُرعت سے چلنے لگی اور ہر دل زیادہ سے زیادہ خوشی سے دھڑکنے لگا۔ اور ہر آنکھ زیادہ سے زیادہ چمک سے کوندنے لگی۔ اور جب وہ شاندار نوائین تانین اور سُرجو اسکے تارون کو چھیڑتے تھے تو ارواح کے عمق تک کو وجد مین لاتی تھین۔

ساڑھے نو بجے تک آٹھ سو مہمانون سے زیادہ قصر بلمانٹ کے ایوانون مین جمع ہو گئے تھے اور انمین اُمراے حکومت اور طرحداری کی دُنیا کے مختلف نمونے نظر آتے تھے اِن مین وہ بیگمین تھین جن کے چہرون کی جُھریون کو جہان تک ممکن ہوا ہُنر کی ہٹوتی نے اِس قدر چھپایا تھا کہ بُڑھاپے کا دکھاؤ بہت کم ہو گیا تھا اور ان چہرون پر زینت دینے والی نقابین چڑھی ہوئی تھین۔ اِنمین وہ بیبیان اور خاتونین تھین جن کے خوشنما طرز و انداز کبر و نخوت اور شفقت آمیز فروتنی نے ایک قسم کی شان و شوکت اپنے ادھیڑپن کی گدازگی سے حاصل کی تھی۔ اِنمین جوان جوان شوہر والی عورتین تھین جو دعوت بال کے چالاک اور عاشق مزاج لوگون کے تعریف آمیز مؤدب سلام لیتی تھین اور اُن کے تملق بیز کلمات کو سہل ترین تغافل کی عادت سے سُنتی تھین۔

اِنمین وہ نوجوان بن بیاہی لڑکیان تھین جنکی اُس رات کی خوشی کا بننا یا بگڑنا اُس اندازے پر منحصر و موقوف تھا جس اندازے تک یا تو اِنکی خوشامد اور چاپلوسی ہوتی یا اُنکی کوئی بات تک نہ پوچھتا۔ اِنمین کچھ عیش پسند مائین تھین اور ہر مان کے ساتھ ساتھ دو دو تین تین شادی کے لائق بیٹیان تھین۔ اِنمین وہ چند کنواری چھپیان تھین اور وہ چند کورے بنڈے والی مُمانیان جن کے مزاج مین تکلف اور خود پسندی اور انتہا کے رشک نے دخل پایا تھا اور ہر شخص کی ہر بات مین نکتہ چینی کرنے اور عیب بینی کو موجود تھین۔ اور اِنمین وہ دس دس بارہ بارہ رانڈین بھی تھین جو دوسرے خصم کی تلاش مین وہان آئی تھین۔

جلنس تذکیر کے نمونے بھی ایسے ہی مختلف اقسام کے تھے جیسے جنس تانیث

کے تھے اور سچ یہ ہو کہ سب کے سب سب سے اونچے دائرۂ عالی خاندانی اور طبقۂ والا دودمانی سے متعلق تھے۔ انمین ایسے ایسے امیر کبیر تھے جنکو فرشتونکی قسمت پر بھی اس وجہ سے حسد نہ تھا کہ ان کا نسب نامہ اُن بعض راہ زن خونریز نارمنڈی کے بیرنون یعنی اُمرائے عالی درجہ سے ملتا تھا جو اُس قزاق غارت گرڈکیت ولیم فتاح کے ہمراہ آئے تھے انمین اوّل الذکر امیرون اور عالی خاندانون کے ہمسر و ہمچشم امیر تھے جو اسی امتیاز اور افتخار مین خوش تھے کہ وہ اُن مسلوب الحیا عورتون کی اولاد مین سے ہین جنھون نے اپنا حسن و جمال شاہ چارلس دوم کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا۔ اِن دونون درجہ کے موروثی امرا مینا سے درجۂ آخر الذکر والے شاید زیادہ خود بین اور خود نما اور جتنے نہ تھے اُس سے زیادہ اپنے آپ کو سمجھنے والے اور اپنے جلیل القدر آبا و اجداد کی شیخی بگھارنے والے تھے۔ انمین نوخیز و نوخاستہ شجرۂ امارت کے پیوندون اور قلمون کا یعنی انھین امیرون کے بیٹون بھائیون بھانجون بھتیجون چچیرے پھوپھیرے ممیرے موسیرے بھائیون کا بڑا بھاری بھراؤ اور جھتراؤ تھا۔ اور یہ بھی لکھدینا چاہیئے کہ انمین جو سب سے زیادہ کاہل اور سست سب سے زیادہ لحیم و شحیم سب سے زیادہ خود پسند و خود بین اور سب سے زیادہ چھچھورا ہوتا تھا وہی بطور قاعدہ کلیہ کے بالتحقیق ممبری کے لیے منتخب کیا جاتا تھا۔ اِنکے بعد مہمان مردون مین بارہ تیرہ رسالۂ گارڈس کے کرنیل تھے۔ بہت قبول صورت بڑے رند بڑے اوباش۔ عورتون کے مدنظر و مرغوب۔ چند جہاز کے افسر تھے جن کے چہرے کی مرزائنشی اور خوش دماغی کی نزاکت سے معلوم ہوتا تھا کہ گریوزانڈ کی نسیم سحری کی برداشت تو کرہی نہ سکتے ہون گے۔ بھلا بحراوقیانوس کے طوفان کے صدمات اُٹھانا تو درکنار رہے۔ ایک جماؤ اور جتھا خوش لباس کاہل وجود جنٹلمینون کا تھا جنھون نے کسی نہ کسی تدبیر سے اُمرا کی مجالس کرام اور محافل عظام مین باریابی حاصل کرلی تھی۔ کثیر التعداد

شرمائی ہوئی گلاب کی سی پھیل جاتی تھی۔
وہ وہی مخملی لباس پہنے ہوئے تھی جو صبح کو اُس کے پاس تیار ہو کے آیا تھا۔ اور جو سج دھج اس لباس کی اس کے جسم سے مناسبت تامہ رکھتی تھی اور جیسی وہ اِس لباس میں بھلی معلوم ہوتی تھی ایسی کسی پوشاک سے زینت نہین پائی جاتی تھی۔ جیسا اِس وقت یہ سجیلی نوکیلی بلّانٹ کی بیگم لباس زیب بدن فرمائے ہوئے تھی اور خندۂ دندان نما کی حالت مین اپنے حُسن وجمال بے ہمتا اور اپنی شان وشکوہ کی حرکات وسکنات دلربا سے بدرجۂ اتم پرتو ریز نظر آتی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ سب کمالات جنس تانیث کے اُسمین بھرے ہوے ہین اُس کے بیان کے لیے سب سے زیادہ وسیع الفاظ اور کثیر المعنی دُنیا بھر کی زبانون سے زبان قاصر ومعذور تھی۔ اس غیر محدود البیان مجموعہ عشوہ گری اور کرشمہ پردازی کا اثر۔ ایسی عشوہ گری اور کرشمہ پردازی جو مفتون بھی کرتی تھی اور فسون بھی کرتی تھی۔ جو مغلوب بھی کرتی تھی اور مجبور بھی کرتی تھی جو اپنے آپ کو بھلاتی اور بھٹکاتی اور گھبراتی تھی۔ جو بیخودی پیدا کر کے گوشے مین بٹھاتی تھی اور سکتے مین ڈالتی تھی۔ جو اپنی زور آزمائی اور زبردستی سے وجد مین لاتی تھی اور جو متحیر ومسکوت کرتی تھی۔ ہان ہم کہتے ہین۔ کہ ہان ایسا اثر محسوس ہی ہوسکتا ہے بیان اور تشریح اور توضیح مین نہین سما سکتا جیسے کہ مرتاض لوگون اور کامل فقرا کی عظمت کا جلال اُن کے چہرے پر تابان ودرخشان رہتا ہے اُسی طور پر محبوبی اور حُسن کا ہالہ اس کو گھیرے ہوے تھا۔ لیکن باوجود ان سب باتون اور ان تمام صفتون کے اُس کے دکھاؤ کا اختیار جو اُس کے دیکھنے والونکے دل پر ہوتا تھا اور جس اختیار کا اس دکھاؤ کو دیکھنے والون کے دلون پر دعوی تھا وہ ایک طبعی اور ذاتی تھا۔ وہ چشم سیاہ کے عمق سے نکلا ہوا پہلے پہل کا نظارہ۔ وہ پہلے پہل کا تبسم جو اپنی نرمی اور گرمی سے اُس نورافشان چہرے کو متبسم کرتا تھا۔ فی الحقیقت اُس کے مفتون اور فریفتہ معرفت کو مغلوب کر کے

بَیرونٹ کے خطاب والون مین وہی لوگ تھے جو بڑے بڑے زمیندار تھے
اِن لوگون مین سَو مین ایک تو بھلا مانس ہوتا ہو تو ہوتا ہو ورنہ ننانوے ۹۹
شدّت سے متمرد بے تجویز و غرور رائے زنی کرنے والے۔ شدّت سے حجتی اور
بہت ہی شدّت سے پورٹ وین پینے والے تھے۔

اِس چمکیلے اور بھڑکیلے جلسہ مین جو اس موقع پر جمع تھا ایسے ایسے سرغنہ
اور سرگروہ اور رئیس و امیر تھے۔ لیکن ہم کسی قدر اور لکھا چاہتے ہین کیونکہ حاضرین
جلسہ پر سرسری نگاہ ڈالنے سے ہم دیکھتے ہین کہ اُنمین دو یا تین غیر ریاستون کے
سفیر بھی موجود تھے۔ زیرکی زود فہمی اور بیدار مغزی اُن کے چہرے سے عیان
تھی۔ اور فطرت ۔حرفت عیاری اور حکمت اِن کے بشرے سے نمایان تھی۔
صِرف پانچ یا چھ بادشاہی ایلچیون کے معاملہ دان دربار انگریزی کے موجود
تھے۔ اِن حضرات کی یہ کیفیت تھی کہ ہر ایک پنبہ دہن کم سخن۔ ہر ایک
بے پروا بیباک ناآشنا مزاج اور زاہد خشک۔ ہر ایک گفتگو مین عاقبت اندیش
ہوشیار دور بین اور خبردار۔ اور جرمنی کے دو موروثی شاہزادے بھی تھے جو
شاہ و شاہزادگان انگلستان کی ملاقات کو اپنے وطن سے آئے تھے اور انکے
آنے کا صرفہ خزانۂ عامرہ انگلستان سے دیا گیا تھا۔

ڈچز آف بلہانٹ اپنے شوہر کے بازو پر جھکی ہوئی ایک عالیشان عمدگی سے
سجے ہوئے کمرے مین جو اس موقع پر کھولا گیا تھا مہمانون کا استقبال کرتی تھی
اِس سے پہلے کبھی یہ بیگم ایسی اعلیٰ درجہ کی حسین معلوم نہین ہوئی تھی جیسی اَب تھی اِس سے
پہلے کبھی وہ چہرہ ایسا نورانی معلوم نہین ہوتا تھا جیسا اَب تھا۔ سفید سفید کلغی کے پر بس خوبی
اور صفائی سے اُسکے سر پر متحرک تھے جس سے اُسکے چہرے کا رتبہ بلندتر ہو گیا تھا۔ بالون کی
سیاہی کی شان اِس تعجب انگیز اجتماع ضدین سے دب گئی تھی اُسکے بدن کی صاف
رنگت ایسی سفید تھی جیسے گُل یاسمن۔ اور نازک ایسی تھی جیسے گلِ سوسن۔ اِن آئے مہمانون
اور اُنکے استقبال کے اِس موقع پر اِسکے رُخسارون پر کبھی کبھی ہلکی رنگت

حلقہ بگوش بناتا تھا لیکن اِسکا ذرہ سا اثر بھی اس کے خیال اور قیاس پر نہین ہوتا تھا۔ وہ ایسی عورت تھی جسکی پرستش نہایت اشتیاق اور شوق کے جذبون سے اُسی طور پر کیجاتی جس طرح شہر پے فائن کے باشندے زہرہ کی پرستش کرتے تھے مگر اُسکے حصہ مین وہ حورون کا سا نورانی حسن نہ تھا جو اُس پاک اور حیادار سچے عشق کو پیدا کرتا جو یونانی شاعری کا حقیقی جوہر اور رست ہے۔

ہمنے لکھا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے بازو پر جھکی ہوئی مہمانون کا استقبال کرتی تھی نواب معلی القاب ڈیوک آف بلمانٹ کی عمر اُنکی زوجہ سے تئیس برس زیادہ تھی یس اُسوقت جب ہم لکھ رہے ہین اُنکا سن شریف ستاسٹھ برس کا تھا۔ قدمیانہ۔ دُبلا دُبلا بدن تھا مگر اعضا سب خوبصورت اور سڈول تھے۔ چہرہ زرد تھا۔ سرسری طور پر دیکھنے والے کی نظر مین چہرہ پر بردباری کے آثار پائے جاتے تھے۔ مگر توجہ سے دیکھنے اور جانچنے والے کی نگاہ مین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ آثار فکر و تردد کے ہین جو رفتہ رفتہ خط و خال پر بالاستحکام قرار پاتے جاتے ہین حالانکہ معزز اور متکبر روح اُس تفکر و تردد کے نمایان نہ ہونے دینے کے لیے کوشش بلیغ کرتی تھی تاہم وہ چھپائے نہین چھپتے تھے اُس پیشانی پر جو ایسی کشادہ اور ادراک کی مرجع تھی آسائش و آسودگی کی علامات ہویدا تھین۔ مگر جب اِس کا آنکھون کے ساتھ جو شگفتگی سے روشن اور وارستگی سے متردد اور بیقرار تھین مقابلہ کرکے ایک ساتھ مطالعہ کیا جاتا تو وہ آسایش و آسودگی غیر معمولی ثابت ہوتی تھی۔ تبسم مین جو غرور امارت کے ساتھ جو کبھی کامل طور پر ٹوٹا نہین اخلاق ملا ہوا تھا کسلمند دل کی وہ سعی دیکھی جاتی تھی جو کسی آنے والے خوف و ہراس کے گمان کو چھپانے کے لیے کیجاتی ہے۔

ڈچیز حال ڈیوک آف بلمانٹ کی دوسری زوجہ تھی۔ پہلی زوجہ سے تین اولادین تھین ایک بیٹا اور دو بیٹیان۔ سب سے پچھلی اولاد کی ولادت کے وقت اُسکی مان کا انتقال ہوا اور اُسکی وفات کے تین برس کے بعد ڈیوک نے خوبصورت مگر غریب لیڈی اگسٹا کیونڈش سے شادی کی جو بعد شادی ڈچیز کے خطاب سے مخاطب ہوئین اور

جسکی ہم ابھی ابھی ناظرین سے بخوبی معرفی کر چکے ہین۔ اس دوسری یگانگت کے شجر مین ایک بھی پھل نہ لگا۔ اور اس لیے جب اس کو اپنی کوئی اولاد نہ تھی تو ڈچز نے اپنے شوہر کی منکوحۂ اوّل کی اولاد سے بحیثیت سوتیلی ماں کے کسی قدر زیادہ محبت پیدا کی بہ نسبت اُس کے کہ دوسری زوجہ علی العموم اور اُمرا کے طبقے مین علی الخصوص جہان بات بات مین سنگدلی اور بیدردی اور ہلکاپن سرایت کیے ہوے ہو ایسا میل ملاپ رکھتی ہو۔

اَب قبل اِس کے کہ ہم اپنے قصّے کا سلسلہ پھر شروع کرین مناسب معلوم ہوتا ہو کہ ڈیوک آف ہلمانٹ کی اولاد کے بارے مین بھی چند سطرین ضبط تحریر مین لائین اُسکا بیٹا جو اَب اکیسوین سال مین قدم رکھ چکا تھا اور جو مارکوئس آف آرڈن کے خطاب سے ملقب تھا سو اُس کشیدہ قامت دُبلے پتلے چھریرے بدن والے جوان رعنا کے کوئی اور دوسرا نہ تھا جو وَرجِنیا مارڈنٹ کے پیچھے پیچھے ہولیا تھا اور مسٹر لیوین ہَیم کے اتفاقیہ آجانے سے یکایک اُس دلفریب ناکتخدا لڑکی سے علٰحدہ ہوگیا تھا۔ عورتین نہ صرف اُس کی جسمانی خوبصورتی اور اُس کے قدرتی ذہن وذکا پر لٹو تھین یا اُس غرض سے اُس کو پیار کرتی تھین کہ اس مین اُنکا ذاتی فائدہ تھا بلکہ واقعی اُمرا ورؤسا کے معمولی اندازہ عقل وکیاست اور فہم وفراست سے وہ بدرجہا فائق اور برتر تھا۔ فراست اور کیاست کے اصول سے بیشک وہ واقف اور ماہر تھا مگر ان اصولون مین سے ایک بھی اصول ایسا نہ تھا کہ کافی طور پر اسکی مشق کیجاتی اور حقیقی رونق کے ساتھ اُس کا نشو ونما ہوتا۔ مگر اُس عالی ذہنی کی جھلک اور فہم وذکا کی بھبک کبھی کبھی اسی طور پر معلوم ہوجاتی تھی جس طور پر شاہراہ مین اتفاقاً ٹھوکر لگ جانے سے سنگ چقماق سے چنگاریان اُڑنے لگتی ہین۔ نیکی کے اصول کا پابند دریا دل فیاض اور دلیر قدرتی تھا اور بالضرور اپنے امثال اور اقران مین وہ ایک پوری نظیر اور کامل مثال ہوجاتا۔ اگر کاش وہ عالی منصبی اور والا نسبی جسمین وہ پیدا ہوا تھا۔ اس کو اپنی مضرت رسان تاثیرون سے محصور نہ رکھتی۔ بحیثیت وارث متکبر

و مغرور خاندان بلمانٹ کے اسکی ہر جلسہ اور صحبت اُمرا مین جہان جہان وہ جاتا تھا بڑی خاطر داشت اور تواضع و تکریم ہوتی تھی۔ بس دعوتون تفریح کے جلسون اور تکلفات کی مجلسون اور تکلفات سے بسر کرنے والے اُمرا کی عیش و عشرتون نے جنمین وہ شریک ہونے کے لیے مجبور کیا جاتا تھا اُس کو اُن علمی اشغال اور تلاش سے جو کبھی کسی وقت زیادہ تر اُسکی عالی دماغی اور معالی مذاق کے موافق ہوتے چھڑا لیا تھا۔ اور اِس طور پر رفتہ رفتہ اِس کو عشرت کے گرداب مین جو تمام عمدہ سے عمدہ اور نفیس سے نفیس خیالات کو جذب کر لیتا ہو اور تمام لطیف سے لطیف اور اعلی سے اعلی ذاتی عقول کو ڈبو دیتا ہو چلنا سکھایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اکیس۲۱ ہی برس کے سن مین مارکوئس آف آرڈن زر کے معاملات مین فضول خرچ ہو کر اُس شاہراہ پر جا پہونچا تھا جو مسرف بننے کا راستہ ہو۔ گھوڑ دوڑون۔ ٹٹی پھاندنے کی دوڑون اور انٹا کھیلنے کی میزون پر جا جا کے شرطین بدنے اور بازیان لگانے کا شوق تو تھا ہی اِس لیے وہ اُس سیدھی راہ پر جا رہا جہان پہونچ کے ایک پکا جواری ہو جائے اور ایک چھٹا ہوا قمار باز کہلائے۔ خوبصورت عورتون کے پھانسنے مین یہانتک اُستاد تو تھا ہی کہ عورت گھر ڈالی ہوئی تھی۔ اور اِس لیے وہ اِس راہ راست پر پہونچ گیا تھا کہ ایک کامل نفس پرور اور اوباش بنجائے۔

لیڈی کلیرسا ملکومیٹ ڈیوک کی بڑی لڑکی اُنیس۱۹ برس کی اور اُسکی چھوٹی بہن لیڈی میری ملکومیٹ سترہ۱۷ برس کی تھی۔ پہلی خوشرو اور دماغ دار اور اپنے آپ کو لیے ہوے رہتی تھی۔ پچھلی حسین اور خلیق اور بے ریا اور طینت کی صاف تھی۔ لیڈی کلیرسا کے ورثہ مین خاندانی حوصلہ اور ہوس و فضول خرچی اور تکبر آیا تھا۔ لیڈی میری کو بیرحمی سنگدلی ہلکے اور چھچھورے پن اور زبان کاری کے باب مین جو امیرون کے خاندان مین نوعمر لڑکیون کا طریقہ اور شیوہ ہی پسندیدہ استثنا تھی۔ لیڈی کلیرسا ملکومیٹ مجسم رشک و حسد تھی اور یہان تک خود غرض تھی کہ اگر اُسکی سگی بہن قضا را بھی کسی بات سے خوش ہوتی اور وہ اُس خوشی مین شریک نہ ہوتی تھی تو حسد سے

جل بھن کے کوئلہ ہو جاتی لیڈی میری کی جان اگر اپنے عزیزون اور پیارون کا دل
ذراسی بات مین بھی خوش کرنے سے جاتی رہتی تو اُس کے نزدیک کوئی بڑی بات
نہ تھی۔ لیڈی کلیریسا ڈچز کو اپنا شوخ وشنگ ہمسر سمجھتی تھی حالانکہ ڈچز جس قدر
خاطرداشت اور مدارات اُس کی کرتی تھی اگر نہ کرتی تو ممکن تھا۔ لیڈی میری اپنی
سوتیلی ماں کو ایک مہربان اور محبتی اپنی ماں کا قائم مقام جانتی تھی۔ پس اب
ناظرین اِن دونون نوجوان لیڈیون کے تخالف خصلت وسیرت اور اختلاف آرا
اور مزاج کی کیفیت خود ہی سمجھ لیں کہ اِن دونون مین کون کیسی تھی۔

اور اِس وقت جب نواب معلی القاب اور بیگم عالیجناب یعنی ڈیوک اور ڈچز
مہمانون کا جو لگا تار برابر چلے آتے ہین استقبال کر رہے ہین یہ دونون بہنین بعض
بعض اُن مہمانون سے جو پہلے آئے تھے باتون مین مصروف ہین۔ اوّل اوّل تو
لیڈی کلیریسا خوشی سے باغ باغ معلوم ہوتی ہے۔ اس سے پہلے کبھی وہ زیادہ مہربان
اور اپنے مرتبے کا خیال نہ کرکے اپنے چھوٹے درجے کے لوگون کے ساتھ ایسی فروتنی
سے پیش آنے والی اور شدت سے خلیق اور ملنسار نظر نہ آئی تھی جیسی اِس وقت
نظر آتی تھی۔ اِس موقع پر تو اُس نے اِس قدر کمال کیا تھا کہ لیڈی میری کی قدرتی
خوش خلقی اور غیر بناوٹ کی سعادت بمقابلہ شائستہ اطواری اور نیک ہنجاری اُنکی
بہن کے اپنی معمولی چمک سے بھی کم کم چمکتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ یہ بات تو ظاہر
تھی کہ اس خاص موقع پر اپنے آپ کو لوگون کا دل پسند بنانے کی غرض سے
لیڈی کلیریسا نے پہلے ہی سے ارادہ کرلیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ انسان کے ارادے
پُورے نہین ہوتے۔ جون ہی اُس دائرے مین جسکی یہ دونون عالیجاہ امیرزادیان
مرکز تھین ہر قسم کی لطافت اور نزاکت اور شیرینی اور خوبی سے گفتگو ہو رہی تھی جو بھی
یہ دونون نوجوان لیڈیان پاس پاس بیٹھی تھین اور نوجوان جنٹلمین انھین کے
قریب ٹہل ٹہل کے اپنے شریف تمسخر اور تحبب استہزا سے جو ایسے موقعون پر کلام
کا نمک اور بات چیت کا جوہر ہے آپس مین ٹھٹھے اور مذاق کی باتین کر رہے تھے۔

اور تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہو گا کہ اس خاص وقت پر نوجوان شکیل وجمیل اور امیر اَرل آف مَاسِٹنڈیل اس دائرہ کی طرف ٹہلتا ہوا خرامان خرامان آنکلا۔

چونکہ اَرل آف مَاسِٹنڈیل کا اَب تک نکاح نہین ہوا تھا اور بڑا بھاری مالدار اور روپیہ والا تھا۔ اپالو کی طرح چہرہ حسُن کیاست اور فہم وفراست سے حسین خفیہ اور علانیہ طور پر چال چلن بے داغ۔ ایسے معز ز اور فیاض خیالات سے بہرہ یاب جن کو امتحانون اور ترغیبون نے بھی کسی قسم کا نقصان نہین پہونچایا تھا اس لیے اَب اِس وقت پرُشوق عورتین جن کے اولاد ہو چکی تھی اور امّان امّان پکاری جاتی تھین اپنے مکروفریب کا پھندا اُسکی طرف ڈالتی تھین اور ناکتخدا نوجوان لیڈیان اپنی دلی آرزوؤن اور تمناؤن کو ٹھنڈھی ٹھنڈھی سانسون مین بھر کے اُس تک رسائی پیدا کرتی تھین۔ پس ایسے شخص کا کسی عورت کی طرف مخاطب ہونا اُس سے اختلاط پیدا کرنا خلا ملا بڑھانا اُن سَب عورتون کے حسد اور نفرت اور رشک وعداوت کا باعث ہوتا جنپر وہ متوجہ نہ ہوتا اور جو اپنا سا مُنھ لے کے کھسیانی ہو کے الگ بیٹھ جاتین۔ چنانچہ اِس موقع پر یہی بات ہوئی کہ جب وہ اَرل آسان تغافل شعاری سے ایک کُرسی پر جو خوبصورت لیڈی میری بلکومب کے برابر خالی تھی جلوس فرما ہوا اور صرف اُسی سے مخاطب ہو کے اپنی عشق ومحبّت کی باتون مین قند گھولنے لگا اُس وقت لیڈی کلیرسا کی تمام بناوٹ کی خوش خلقی اور زبردستی سے اختیار کی ہوئی ملنساری ایک لمحہ مین کافور ہو گئی۔ اور یہ اُنکا اتحاد وودادِ اسکو زہر سا معلوم ہونے لگا۔ ہر چند اُس نے زور مارا کہ اپنی خاطر جمعی اور جمعیت باطنی پر قادر ہو۔ ہر چند اُس نے کوشش کی کہ کوئی آثار حزن وملال اُس کے چہرے سے ظاہر نہ ہونے پائین اور وہ ویسی ہی خوش وخرم معلوم ہو جیسی پہلے تھی مگر سَب کوششین بیکار تھین اور سَب زور اور طاقتین بے سود ہو گئین۔ ممکن ہی نہ تھا کہ رنج واندوہ کی تیرگی اُس کے چہرے سے جاتی رہتی۔ ممکن ہی نہ تھا کہ غیظ وغضب کی علامات اُسکے خط وخال سے

منتشر ہو جاتین۔ ممکن ہی نہ تھا کہ جو بجلیان وہ اپنی نفیس آنکھون سے لحظہ بہ لحظہ
اپنی خلیق اور شادان و فرحان اور دلفریب بہن پر جو اس کے اِس مہلک حسد و
رشک سے بالکل ناواقف تھی گراتی تھی اُنہین کچھ تو کمی کرتی۔

اس عرصہ مین ڈیوک کا بیٹا اور وارث نوجوان و نفیس مزاج مارکوئس آف
آرڈن اس تابناکی سے روشن کمرون مین ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر
ٹہل رہا تھا۔ کبھی تھوڑی دیر کے لیے اُن مہمانون کے پاس جن سے وہ بخوبی شناسا
تھا اور جو اس کے یار غار تھے دو چار باتین کرنے کو ٹھہر جاتا تھا۔ اور کبھی اور لوگونکی
طرف جن سے چندان واقفیت نہ تھی بغرض سلام جھک جاتا تھا۔ اور کبھی
کبھی کیا بلکہ بار بار۔ کچھ دیر کے لیے کسی اور مجمع کے پاس جسمین نوجوان و نورس
نوخیز لڑکیان ہوتی تھین کھڑا ہو جاتا اور اُنسے بات چیت کرتا اور جب چند منٹ
تک اُسکی سیاہ سیاہ آنکھین بڑے ذوق و شوق اور فریفتگی سے اُن کے
حسن و جمال کی دُھن مین اُنسے دوچار ہوتین اور اُنکی آنکھین بھی اپنے پر اثر
اشتیاق اور جادونگہی سے اپنا عکس اُسکی آنکھون مین ڈالتین اُس وقت
اُس کے سرخ سرخ لب ایک دوسرے سے جُدا ہوتے اور خندۂ دندان نما
کی کیفیت ظاہر کرتے۔

اِسی وقت عرض بیگی عظیم الشان دالانون مین مسٹر لیوین ہیم کو لایا اور فی الفور
ڈیوک اور ڈچز نے بکمال اشفاق و اشتیاق جسکا برتاؤ صرف قدیم اور صادق
دوستون سے ہوتا ہے اُنسے مصافحہ کیا اور خیر مقدم کہہ کے پاس بٹھا لیا۔

مسٹر لیوئین ہیم کا لباس انتہا کے وہم ناک تکلف اور نہایت نفاست کی لطافت
کا تھا مگر بالکل سادہ اور اِسمین فخر یا شیخی کی بناوٹ بالکل پائی نہین جاتی
تھی۔ اُس کے چہرے اور وضع کی طرف دیکھتے ہی ہر شخص کہہ سکتا تھا کہ وہ
بڑا مہذب اور بخوبی تعلیم یافتہ روشن دماغ اور فراخ حوصلہ شریف آدمی ہو۔
اور حالانکہ طبقۂ اُمرا کے ناچیز خطابون اور القابون مین سے جنکی بڑے بڑے

درجے کے اُمرا بہت قدر و منزلت کرتے ہین مگر انصافاً اگر پوچھا جائے تو عوام الناس کا گروہ اُن کو ناپسند ہی کرتا ہی۔ اور حقیر ہی سمجھتا رہا ہی اس کو کوئی خطاب نہین تھا حالانکہ بھرٹ کیلیے کم قیمت تمغون اور آرایش و زیبایش کے زیورون سے جنکا اِسکے نام کے پیچھے ایک پھلا لگا رہتا اس کو ایک بھی حاصل نہ تھا اور رعایا مین سے صِرف وہ ایک سادہ آدمی تھا تاہم جتنے اونچے اونچے درجے کے امیر اُسوقت اِس عظیم الشان مجمع مین موجود تھے اُس کے ساتھ ادب اور دوستانہ گرمجوشی اور گرمی اخلاق ہمسری سے صاحب سلامت کرتے تھے۔

ناچ شروع ہوا۔ اور پہلے کوآڈرِل یعنی گروہ مین جسمین آٹھ جوڑ ہوتے ہین اور ہر جوڑ مین ایک ایک عورت اور ایک ایک مَرد ہوتا ہی اَرل آف ماسٹنڈیل لیڈی میری کا شریک ہوا اور اِسکی بڑی بہن لیڈی کلیرسا ایک رسم و رواج سے خارج کیے ہوے بانکے کو جس نے ساٹھ سردیون کے موسم اپنے سر سے گذارے تھے لیکن جو خوشی سے دُنیا کو خاطرنشین کرتا تھا کہ وہ ابھی چالیس ہی برس کا جوان ہی اپنا ہاتھ دینے کے لیے مجبور ہوئی۔ اِس امر سے کہ اُس کو ایک ایسے پُرانے کھوسٹ بدطریق چھیلے اور البیلے پن کے نمونہ نے اپنے ساتھ ناچنے کے لیے ناچ کے شروع ہی مین انتخاب کیا ہی لیڈی کلیرسا کا رنج اپنی انتہا کو پہونچ گیا۔ اور اگر جلتی بلتی ہوئی نگاہ کو ہلاک کر ڈالنے کی طاقت حاصل ہوتی تو وہ معاندانہ اور کینہ توزی کی نگاہین جنکو وہ اپنی بہن پر ڈالتی تھی اُس نفیس مزاج اور خلیق نوجوان لیڈی کو اُسی منقش فرش پر جسپر اُس کے نازک نازک اور چھوٹے چھوٹے پاؤن خوش ادائی اور سبکی سے ناچ مین متحرک ہوتے تھے مُردہ بنا کے گرا دیتین۔

آٹھوان باب

(کنسرٹ وِیٹری)

جسوقت پہلے جوڑ نے رقص شروع کیا تھا ڈیوک آف بلمانٹ اپنی بی بی کو

چھوڑ کے اُمرا اور رؤسا کے ایک حلقہ مین جو اِن دنون کے معاملات پولٹیکل کے بعض بعض امور پر بحث اور راے زنی کرتے تھے شامل ہوا۔ اور ڈِجز اپنے شوہر کا بازو چھوڑ کے تکان رفع کرنے کو جو مہمانون کے استقبال سے ہوا تھا چند منٹ کیلئے ایک سوفا پر بیٹھ گئی اور اِس کے بعد ہی فوراً مسٹر لیوین ہیم اُس سے مِلا جس طور سے اُس نے حرکت کی اور جس انداز سے وہ اِسکی طرف دیکھ کے مُسکرایا اِس امر کی استدعا کو کافی طور پر ظاہر کرتا تھا۔ کہ وہ ایک کُرسی لے کے اُس کے قریب بیٹھ جاتا۔ ادھر اُدھر کی بات چیت کے بعد مسٹر لیوین ہیم نے ناچ کے جوڑ کی طرف دیکھ کے اور خاص اُس جوڑی کی طرف اشارہ کر کے جس سے اِسکا مدعا تھا یہ بات کہی۔

مسٹر لیوین ہیم "مین دیکھتا ہون کہ مارسٹنڈیل کی لیڈی میری کی طرف بیڈھب نگاہین پڑتی ہین"۔

ڈِجز۔ اور اِن نگاہون کے بارے مین۔ مسٹر لیوین ہیم۔ آپ کی کیا پیشین گوئی ہے"۔

یہ کہتے ہوے ڈِجز کے لبون پر پھر پیاری پیاری مُسکراہٹ آئی۔ اور اِس طور پر متبسم ہو کے۔ مخصوص ایسے موقع پر۔ وہ ایسے ہی شخص سے بات کر سکتی تھی جسکو اِس خاندان عالیشان مین دوستی کا درجہ حاصل تھا۔

مسٹر لیوین ہیم "وہ جو نتیجہ مین اُن نگاہون اور توجہات کی علامتون سے جو لارڈ مارسٹنڈیل آپ کی چھوٹی سوتیلی بیٹی کی طرف ظاہر کر رہے ہین استخراج کرتا اُس سے آپ خود بخوبی واقف ہین"۔

یہ الفاظ ایسی آواز سے کہے گئے جو وزن اور تقطیع سے درست تھے اور موقع موقع پر جہان مناسب تھا اُنپر زور بھی ڈالا گیا تھا۔ اِس کے بعد یکایک اُس نے آہستہ سے بطور سرگوشی کہا۔

"اگر یہ قرابت بزرگ اور یگانگت سترگ بر روے کار آئی تو بے شائبہ بزیب وہ تقریب نہایت ہی خوش نصیب ہوگی۔"

ڈچز:۔ تو پھر آپ کو یہ یقین ہے کہ نواب نامدار میرے شوہر عالی وقار کے یہ معاملات اُنکی اولاد کی اِس دولتمند قرابت کی وجہ سے اپنے حال کے بیدردا لجھیڑے سے نجات پاجائین گے"۔

ڈچز نے بھی یہ کلمات آہستہ ہی آہستہ کہے اور یکایک درد و کُلفت اور نہایت دلی اذیت کے آثار اُسکے چہرے پر اِس طور سے پائے گئے جیسے دھوپ سے چمکتی ہوئی سمندر کی سطح چلتے یا ٹھہرے ہوے بادلون کے سایہ سے تیرہ و تار ہو جاتی ہے۔

مسٹر لیوین ہیم (جلدی سے) ایسے معاملات پر بحث کرنے کا نہ تو یہ موقع ہے اور نہ مقام ہے۔ اور مجھ سے بڑی غلطی ہوئی کہ ایسی بات میرے مُنھ سے نکل گئی جس سے اِس طور پر گفتگو کا ناخوش آیند طرز پر پلٹا کھانا ممکن تھا"۔

ڈچز نے جلدی سے چارون طرف دیکھ کے اپنا اطمینان کرلیا کہ مہانون مین سے کوئی اِسقدر قریب نہین ہے کہ جو کچھ وہ اَب کہنے کو تھی اِسکو سُن پائے اور پھر کہا۔

ڈچز"۔ آہ میرے پیارے شفیق۔ مین بخوبی جانتی ہون کہ آپ نے جو یہ بات کہی وہ صرف بہ اتباع اُس مہربانی اور فیاضی کے خیال کے کہی جو آپ کو ہم لوگونکی نسبت ہمیشہ رہتا ہے"۔

مسٹر لیوین ہیم "۔ خاص تمھارے بارے مین اے اگسٹا۔

اِن الفاظ کے کہتے ہوے جیسی کہ اُسکی آواز حد سے زیادہ دھیمی ہوگئی تھی ویسی ہی اُسکی نگاہ جو اُسنے ڈچز کے چہرے کی طرف ڈالی اور جو ڈچز کی ناگفتنی جوشش دل کی بھبکتی ہوئی نگاہ سے ملی۔ غم اور ہمدردی اور محبت کے ایک خاص قسم کے معنون سے بھری ہوئی تھی۔

"آؤ اپنا ہاتھ مجھے دو"۔

یہ کہہ کے یکایک وہ سوفا پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا۔

"اور چلو چند منٹ کے لیے کنسر ویٹری مین چلین"۔

چنانچہ ڈچز نے مسٹر لیوین ہیم کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور نہایت نفاست

اور خوبی سے آراستہ و پیراستہ کمرون اور ایوانون مین گذرتے ہوے یہ دونون گرم مکان مین جو سرے پر ان سب کمرون اور ایوان سے ملا ہوا واقع تھا پہونچے۔ یہ وسیع کنسر ویٹری نایاب پودون کے مجموعون اور ممالک غیر کے پھلدار درختون خاص کر سنگترہ و انجیر و ترنج۔ اور زیتون سے معمور تھی۔ شیشے کی دیوارون اور شیشے کی چھت پر اندر سے انگور کی گنجان بیلین چڑھائی گئی تھین اور اِن مین بڑے بڑے عمدہ عمدہ سفید اور حبشی انگورون کے خوشے لٹکتے تھے۔ اور ایک بڑے کاٹھ کے ڈھانچے مین ایک طرف کو کنارے پر بہت بڑے بڑے اناناس درختون مین پھلے ہوے اپنی نہایت شیرین اور خوش ذائقہ بالیدگی دکھا رہے تھے۔ چاندی کے لمپون کی روشنی مین جو چھت کے ترچھے شہتیرون سے جن پر شیشے کی چھت کا ڈھانچہ رکھا ہوا تھا آویزان تھے اپنے زمردین پتون کے سبزے مین میوہ جات بڑے بڑے آبدار جواہرات کی طرح چمک رہے تھے۔ اور وہ مقام اِس درجہ تک گرم رکھا گیا تھا کہ اِن درختون کو اپنی ویسی گرمی وہان محسوس ہوتی تھی۔

اِس کنسر ویٹری کے اگلے حصہ مین ایک دروازہ ہے وہ بھی بالکل شیشے کا ہے دروازہ کے آگے سنگی سیڑھیان ہین جن سے اُتر کے پائین باغ مین جانے کی راہ ہے یہ چھوٹا سا باغ اِس قصر کے عقب مین واقع ہے۔ اِس لیے اندر آنے یا باہر جانے والے کو سب کمرون مین چکر کھاتے ہوے جانا نہین پڑتا ہے اِسی گرم مکان مین سے سیدھا راستہ ہے اور یہ سب کمرے بھی صرف بڑی بڑی تقریبون مین جیسی یہ تقریب ہے جس کا ہم بیان کر رہے ہین کھولے جاتے ہین۔ کنسر ویٹری کے شیشے کے دروازے کے قریب ایک میز لگی تھی اور اِس پر اِسی کنسر ویٹری کے میوہ جات کی پیداوار رکھی تھی۔ ایک بڑا بھاری اناناس۔ انگور کے کئی ایک خوشے اور ایک ڈھیری انجیرون کی۔ یہ سب میوے بلوری تشتریون مین چنے ہوے تھے اور میوہ تراشنے کی چند نقرئی چھریان بھی رکھی تھین تاکہ ایوان رقص سے جس کا جی چاہے وہ یہان آ کے ایک آدھ قاش طلائی اناناس کی اِن چھریون سے

کاٹ کھائے۔

اِن جملہ حالات کو ناظرین ہوشیاری سے یاد رکھین حالانکہ بعض بعض حالات اِسوقت بادی النظر مین بیکار اور خفیف متصور ہونگے لیکن اِس تفصیل مین سے جو ابھی ابھی حوالۂ قلم ہوئی ہی ایک بات بھی ایسی نہین ہی جو اُن واقعات سے جو عرصۂ قلیل مین بمنصۂ ظہور آنے والے ہین غیر متعلق ثابت ہو۔

پس اِس کنسر ویٹری کے اندر ڈچز آف بلمانٹ اور مسٹر لیوین ہیم داخل ہوے اور اتفاق سے سواے اِن دونون کے اور کوئی شخص اسوقت وہان موجود نہ تھا۔

یہان پہونچ کے اُس شریف آدمی نے اپنے تذکرے کا سلسلہ جسپر گفتگو نے پلٹا کھایا تھا اِس طور پر شروع کیا۔

مسٹر لیوین ہیم "ہان۔ میری پیاری اگسٹا۔ یہ بات خاص تمھاری ہی ذات کے واسطے ہوئی ہی کہ جہان تک مجھ سے ہوسکا اور میرے امکان مین تھا مین ہمیشہ سے اِس گھر کی مصیبت اور گھٹی ہوئی دولت کے وقت کا ساتھی رہا ہون اور اِس کی پشتی بانی کر رہا ہون یعنی اُسی ڈیوک کے گھر کی جس کا اُس بدنصیب نکاح نے تم کو ایک رُکن رکین بنایا ہی۔ کچھ خیال کرو اے پیاری دوست ہرگز ہرگز ایک لحظہ بھر بھی نہ خیال کرو"

آخری فقرات کے بولتے ہوے مسٹر لیوین ہیم کی آواز اور خوش آہنگی بڑے مؤثر لہجے اور الفاظ پر زور ڈالنے کی وجہ سے کانپنے لگی۔

"کچھ نہ خیال کرو۔ مین کہتا ہون۔ کہ جو کچھ مین نے کیا ہی وہ تمھارے شوہر کی کسی دوستی یا ہمدردی کی وجہ سے کیا ہی"

اِس سے زیادہ مسٹر لیوین ہیم کہنے نہ پایا تھا کہ ڈچز سر سے پانوٗن تک کانپنے لگی اور خوف مین آکے اُس نے اپنے چارون طرف جلدی سے دیکھا۔ اُس وقت وہ اپنے تمام جسم کا بوجھ اپنے ساتھی کے بازو پر ڈالے ہوے تھی

اور اس کو اُس کے سینے کی دھڑک جو اُس کے بدن سے بھرا ہوا تھا بخوبی محسوس ہوتی تھی کہ اُس نے آہستہ سے کہا۔

ڈِچِز "آہ۔ چُپ چُپ رہو۔ ایسا نہ ہو کوئی ہماری باتین سُن پائے۔ جولیس ایسا نہ ہو کوئی یہ باتین سُن لے۔ اور یاد رکھو۔ ہاے یاد رکھو" (عجز و الحاح سے) "آج ہمنے وہ باتین کی ہین جن سے ہمنے پھر اپنے تئین اُنھین ضعیف البنیاد اور حماقت کے خیالات مین ڈالا ہی۔ یہ ایک بیہودہ اور بیکار فریفتگی کا طریقہ ہی یہ ایک غیر مؤثر اور ترسنے اور للچانے کی تنک ہوسیان ہین۔ یہ ایسی ہین کہ سالہا سال گذر گئے اور ہم نے کبھی باہمدگر انکا اظہار اور اُن کو اختیار نہین کیا۔ بہتر یہی ہی۔ ہاے بہتر یہی ہی کہ ہم تم دوست بنے رہین۔ صرف دوست۔

مِسٹر لیوین ہیم "اور بھول جائین کہ ہم تم کبھی عاشق و معشوق تھے"!

یہ کلمات مسٹر لیوین ہیم نے نہایت ہی آہستگی سے جسمین ملائمت آمیز ملامت پائی جاتی تھی اس طور پر کہے جیسے موسم خزان مین رات کے وقت کسی بڑے جنگل مین ہوا نالان و گریان آہ کنان چلتی ہی۔

ڈِچِز۔ (یکایک چونک کے اور دہشت ناک طریقہ جوش کا ظاہر کر کے)

"نہین۔ ہرگز نہین۔ مین ہرگز نہین بھول سکتی۔ مگر بہتر ہوتا کہ ہمارے زمانہ شباب کے عشق و محبت کی یادآوریان ہماری تمھاری ارواح مین اُن خزانون اور دفینون کے مانند دبا دیجاتین جن کو ایسے مقام پر جہان کسی کو شُبہہ بھی نہین ہوتا طمع گاڑ دیتی ہی۔ ہم جانتے ہین کہ جہان ہمارا خزانہ موجود ہی اور یہی چاہیے اور اُس اطمینان کے لیے جو اُس کے قبضہ مین رکھنے سے حاصل ہوتا ہی بس اسی قدر علم کافی و بس ہی باقی ہوس۔ میری عزت و حرمت بحیثیت ایک عورت کے۔ میری شرط خدمت اور میرا فرض بحیثیت زوجہ کے۔ میرا تکبر و غرور بحیثیت ایک اعلیٰ درجہ کی خاتون کے۔ یہ سب اِس امر کے مقتضی ہین کہ دِل کی پیاری سے پیاری اور اچھی سے اچھی محبتین اُن کے مقابل مین ہیچ سمجھی جائین اور نسیت نابود

کر دیجائین"

مسٹر دلیوین ہیم "میری یہ نیت نہین ہو۔ آگسٹا۔ کہ مین تم کو تمھاری خدمات اور تمھارے فرائض سے باز رکھنے کا اقدام کرون۔ اور نہ یہ نیت ہو کہ تم کو اُس درجہ کو پہونچاؤن جس سے تمھارا تکبر اور غرور مبدل بہ خجالت و فضیحت و رُسوائی و خفت ہوجائے۔ اور نہ یہ نیت ہو کہ کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرون جس سے اُس تاج کی چمک مین جسکو نکاح نے تمثیلاً یا مجازاً تمھارے سر پر رکھا ہو دُھندلاپن آجائے"

جیسے ہی مسٹر دلیوین ہیم نے یہ الفاظ اپنی زبان سے سچائی اور سنجیدگی و رپاک دلسوزی کی آواز سے نکالے اور مناسب مناسب موقع پر اُنپر زور ڈالا۔ اُس کے خط و خال جو قدرتی متین اور بے عیب اور درست تھے عالی دماغی کی قوت اور عالی ہمتی کے اُصولون اور ممتاز خیالات سے چمکنے لگے کہ اُس نے طرز گفتار کو بدلا اور آواز کو زیادہ ملائم کرکے اس طور پر اپنی گفتگو کا سلسلہ جوڑا۔

"تاہم قبل اس کے کہ ہم اس مضمون سے بالکل قطع نظر کرین۔ اور شاید ہمیشہ کے لیے اور قبل اس کے کہ مین اُن یادآورپون کا جن کی طرف تم نے اس حُسن و صفا اور رقّت انگیزی سے اشارہ کیا ہو بذریعہ الفاظ اعادہ کرنے کا اپنے صدق دل اور پاک بازی سے حلف کرون۔ اے آگسٹا مین تم سے التجا اور استدعا کرتا ہون کہ تم مجھکو اس بات کے یقین دلانے مین عارضی مسرت حاصل کرنے کی اجازت دو کہ مین نے اب تک نکاح نہین کیا ہو اور یہ امر صرف اس غرض سے ہوا ہو کہ مجھکو اُن عہد و پیمانون اور سوگندون اور قسمون سے جن کو مین نے اپنی ابتدائی اور زیادہ خوشی کے زمانے مین اپنا ضامن تمھین دیا تھا منحرف نہ ہونا پڑے۔ اور اگر میری اُس محبت کی لازوال ریاضت کا ثبوت جو کبھی میری اُمید کبھی میری خوشی اور کبھی میری مسرت کا صحیح صحیح طلسم تھا۔ اگر کسی اور زیادہ ثبوت کی۔ مین کہتا ہون ضرورت ہو تو تم کو اس حال کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مین نے ایک بہت بڑا حصّہ اپنے شاہزادون کے سے سرمایہ کا۔ جس کو مین کبھی اپنا کہتا تھا۔ اِس تمھارے

بڑے نوابی گھر کے معاملات کی درستی اور مدد کے لیے نہایت آزادی کشادہ پیشانی خوشی اور شوق سے نذر کیا ہو اگر مین ایسا نہ کرتا تو یہ گھر اُڑ اُڑا کے گر پڑتا اور اُس کے کھنڈر مین تم دب کے رہ جاتین۔ اگرچہ اب ایک زمانہ دراز میرے دِل پر گذر گیا ہو لیکن پھر بھی اگر اُس کے نہایت اندرونی گوشے کو چیر کے دیکھا جائے تو وہ اُس قبر سے باہر نکلے ہوے شہر کے مشابہ ہوگا جو کوہ آتش فشان وسیووئیس کے پگھلے ہوے پتھرون وکنکرون کے ساتھ مِلکر بہتا ہو۔ مگر اُسکا جوہر ویسا ہی تابناک ہو اور اُس کا گوہر ویسا ہی روشن اور پاک۔ ذرا بھی اسمین دُھندلاپن نہین آیا ہو۔ ذرہ بھی اُسکی رنگت نہین اُڑی ہو۔ سب کا سب پورے کا پورا ویسا ہی ہو جیسا اُس وقت تھا جب جلتے جلتے پگھلے ہوے کنکرون اور پتھرون کا سیلاب اُسپر زور وشور سے آیا تھا جس نے ہر چیز کا دم تو گھونٹ دیا تھا مگر کسی چیز کو جلایا نہین تھا۔ اور اب چونکہ مین اِن سب باتون کا تم کو۔ اے اگٹا۔ یقین دلاچکا ہون تو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ میرے دِل سے ایک بوجھ اُتر گیا ہو۔ یہ ایسا بھاری بوجھ تھا جس کے نیچے مُدت سے میرا دِل دبا جاتا تھا اور سُبکدوشی چاہتا تھا۔ اور اب اِس بات کا پھر کبھی ہم تم تذکرہ نہ کرینگے۔ اِس مضمون سے اب ہمیشہ کے لیے رخصت ہو۔"

ڈِچڑ" ہاے ہاے۔ کیسواسطے۔ کیسواسطے ہمنے اِسکا ذکر ہی کیا تھا!"

سرد آہون کے ساتھ یہ الفاظ ڈِچڑ کے مُنھ سے نکلے اور بڑے بڑے اور موٹے موٹے آنسو آنکھون سے جلد جلد جاری ہونے لگے۔ وہ اپنے ساتھی کے بازو پر سہارا لگائے رہی نہین نہین بلکہ اُس کے بازو سے اٹکی رہی اور اُس کے رونق دار جسم کی نرمی اور لچک جو اُس کو دبائے ہوے تھا اُس کو بخوبی محسوس ہوتی تھی اور لمپون کی کُھلی ہوئی روشنی کی چمک اُس کے زرد رخسارون اور اُس کے ڈھلے ہوے خط وخال پر پڑتی تھی۔

لیوین ہیم " ضبط کرو۔ اگٹا۔ خدا کے لیے ضبط کرو!"

یہ کہہ کے جولیس لیوین ہیم اُس جوش کو دیکھ کے جو اُسی کی تقریر سنے

پیدا کیا تھا بہت گھبرا گیا۔

ڈِچرز "یا میرے خدا کس لیے مین نے اپنے احبّا اور رفقا کی صلاح قبول کی تھی۔ کس لیے مین نے اپنے باپ کا حکم مانا تھا۔ کس لیے مین نے اپنی ما ن کی منتون کا خیال کیا تھا"!

جون ہی پچھلی باتون کی یاد کی لہرین اِس لیڈی کے پریشان دماغ مین اونچی اونچی اُٹھتی گئین جو ابتک رو رہی تھی اور نزع کی سی حالت مین تھی اُسنے آہستہ آہستہ یہ کلمات زبان سے نکالے اور پھر کلمات ذیل مستزاد کیے۔

"ہاے ہاے اُس روز جبدِن مجھے نکاح کے لیے گرجا کو گھسیٹتے ہوے لے گئے تھے کسواسطے مین تیرے پاس بھاگ نہ آئی"!

مسٹر لیوین ہیم "اِس واسطے کہ مین غریب تھا۔ بے یار و مددگار تھا۔ کوئی مجھے جانتا نہ تھا"!

یہ جواب دیتے ہوے اُس کی آواز مین یکایک تلخکامی کا لہجہ آگیا تھا پھر اُسنے کہا۔

"اور تم خاندان کی ضروریات اور احتیاجات کی بدولت قربان کی گئی تھین"!

ڈِچرز۔ ایسے ناگہانی اور غیر ممکن المزاحمت جذبون مین سے ایک جذبہ سے مغلوب ہو کر جبکا ایسے موقع پر روکنا نوع انسانی کی تاب و طاقت سے باہر ہے اور جس سے ہر ایک کی سرنوشت آیندہ ایک نئی شکل کی ہو جاتی ہے ڈِچز نے اپنی گوری گوری گول گول چکنی ہوئی کلائیان جولیس لیوین ہیم کی گردن مین ڈال دین اور آہستہ آہستہ اس طور پر اس سے گویا ہوئی۔

ڈِچز "ہاے۔ یہ طعن و تشنیع کی باتین جانے دو۔ جولیس۔ یہ طعن و تشنیع کی باتین اب نہ کرو"!

مسٹر لیوین ہیم "مین اور تمکو طعنہ دون۔ نہین۔ ہرگز نہین ہرگز نہین"!

یہ کہہ کے وہ بے قابو ہو گیا اور یہانتک اُس کے خیالات نے مطلق العنانی

اختیار کی کہ شتاب زدگی مین زار و قطار روتے ہوے لیڈی کو اُسنے اپنے گلے سے لگالیا
اور اُسکی بیداغ اور بے عیب پیشانی چوم لی۔
منٹ بھر تک یہ دونون اِسی عالم مین رہے اِنکو کچھ سُدھ بُدھ نہ تھی کہ مسرت کا
بھرا ہوا اور زندہ کرنے والا تماشا اِس قدر قریب ہو رہا ہے۔ اُس باجے کی آواز جو اپنی
بھرپور مقدار موسیقی کمال کے زور و شور سے روشنی سے جگمگاتے ہوے ایوانون مین
گونجتا تھا اُن کے کان تک نہین پہونچتی تھی ایسے وہ بہرے بن گئے تھے۔ ان کو
اِس کا بھی ذرا خیال نہین تھا کہ مہمانون کی اِس قدر بھیڑ بھاڑ مین سے شاید کوئی
مہمان اَٹھلاتا ہوا کنسرویٹری مین چلا آئے ایسے وہ غافل اور مست و لایعقل
ہو گئے تھے۔ ہان ہم کہتے ہین۔ کہ ایک منٹ کے قریب تک ڈچز اور اُس کے
ساتھی نے اپنے اپنے جسم کو اُن سب چیزون کے جذب کرنے والی اور خوشگوار
دلچسپی کے حوالے کیا تھا یعنی اُنھون نے اپنے تن بدن کو گرم گرم معانقہ کی عمیق اور
خارج از بیان خوشی کے سپرد کر دیا تھا۔
دفعتہً اِس امیرزادی نے اپنے جسم کو جولیس لیوین ہیثم کی باہون سے
علٰحدہ کر لیا اور اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھون سے جو اُسی جوش مین چمک رہی تھین
جس نے گرما گرم شرم کو اُس کے رخسارون پر پھیلا دیا تھا اُسکی طرف دیکھا۔
وہ نگاہ جو حیا اور شرم سے پُر تھی۔ جو درد اور مایوسی سے ملبب تھی۔ ایسی ہی ہم
سمجھتے ہین کہ ہو گی جو حوّا نے آدم کے اوپر اُس وقت ڈالی تھی جب ممنوع میوے
کی ذائقہ چشی کے نتائج باغ عدن مین جناب باری کے حکم سے اُن کے روبرو
اور دو بدو ظاہر کیے گئے تھے۔
مسٹر لیوین ہیثم۔ وہ مین سمجھ گیا ہون۔ اگسٹا۔ جو تم کہو گی‘‘
یہ کہتے ہوے جولیس لیوین ہیثم کے چہرے پر نہایت درد اور شدت کی
اذیت کے آثار پیدا تھے اور بیقراری اور اضطراب سے اُسکا تمام جسم کانپ رہا تھا
اُسنے اپنا فقرہ اِس طور پر تمام کیا۔

"بمجھے معلوم ہو اور محسوس بھی ہوتی ہو وہ تمام فصاحت اُس آرزومند اور فریادی اور مایوس نگاہ کی جو تم نے مجھ پر ڈالی ہو"!

ڈِجرز "تب تو الفاظ کے ذریعہ سے مجھے تم سے کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں معلوم ہوتی کیون جولیس"!

یہ کلمات ڈِجرز نے ایسی دھیمی اور نرم آواز سے کہے کہ وہ ایک غیر تحقیق نوائے خوش اور الحان غریب کے مانند جو کانپتی کانپتی دھیمی ہوا پر تیرتی ہو سُنائی دیے اور پھر اُس نے انھین کلمات کا اعادہ کسی قدر الفاظ کے اضافہ سے اس طرح پر کیا۔

"تب تو الفاظ کے ذریعہ سے مجھے تم سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہین ہو کہ اب ہم دونون کو کیا تدبیر کرنی چاہیئے"۔!!

مسٹر لیوین ہیم "کیا تمھاری یہ مراد ہو۔ اگسٹا کہ اس ہماری ضعیف العقلی اور حماقت نے اُن تمام سرحدون اور روکون کو جو ہم نے بمقابلہ تلاطم امواج اپنے ارادون کے سخت اور مغرور امتیاز اور فرائض کے بموجب قائم کیا تھا دفعتاً مٹا ڈالا ہو"!

یہ کلمات اُس نے ڈِجرز کی بڑی بڑی سیاہ اور فصیح آنکھون سے اپنی آنکھین بغور ملا کے کہے۔

ڈِجرز "میری یہی مراد تھی اور تم نے۔ جولیس اسکے سمجھنے مین غلطی نہین کی"!

اِن کلمات کے کہتے ہوے ڈِجرز کی آواز ویسی ہی آہستہ اور ملال انگیز تھی جیسے پہلے تھی اور اُسی آواز سے یہ کہتی گئی۔

"اور اِس لیے تم نے میری نگاہ کا صحیح صحیح مطالعہ کیا ہو۔ سالہا سال سے اُس روز سے جس دِن مین اُسکی دُلھن بنی تھی جس طور پر بنا جد و جہد کرکے مین اپنے فرائض کی پابندی مین بحیثیت زوجہ اور اپنی نیک نامی کے قائم رکھنے مین بحیثیت عورت کے وفادار بنی رہی ہون اور اگرچہ ہمارے تمھارے عالم شباب کی محبّت کی یاد غیر فانی خوشبو کی سحر کاری کی طرح میری جان سے لپٹی ہی رہتی تھی تاہم اُسی ثابت قدمی اور استقلال مین جنکے ذریعے سے

مین نے اُسکے اثردن کورو کا مجھے ایک قسم کے دلی اطمینان اور تسکین کی کیفیت جو سالکانہ ترک کے درجے سے کسی قدر زیادہ بڑھی ہوئی تھی پائی گئی - فی الواقع اِس تسکین کا درجہ قناعت سے بڑھا ہوا تھا اور مسرت کے درجے کے قریب قریب تھا - لیکن آج شام کے واقعات سے اُس استقلال کا طلسم درہم و برہم ہو کر نیست و نابود ہو گیا ہے - اور ایک ہی لحظہ مین اُس ثابت قدمی کے سحر کا اثر جاتا رہا ہے میری نو جوانی کی محبتین میرے سینے مین پھر بھڑک اُٹھی ہین - یہ شعلے اب کبھی کم تو ہونگے نہین بھلا اُن کا بُجھنا تو ایک محال امر ہے - اور تم اے جُولیس اپنے روبرو ایک عورت کو دیکھتے ہو جو صرف دس ہی منٹ اگرچہ گذرے ہین کہ اپنی نیک نامی اور عزت کو خطرے مین ڈالنے کے خیال سے کانپ رہی تھی اور اپنی عزت اپنی حُرمت اپنے متکبر منصب کی بربادی اور تباہی کے دھیان سے پسپا ہوئی جاتی تھی - مگر اب یہ سوچ رہی ہے کہ تمھارے بغیر اُسکا جینا محال ہے اور اب وہی عورت اُس محبت اور چاہ کی بدولت جو اِسکو تیری ہے ہر امر سے گذر نے کو مستعد اور تیار ہے"

مسٹر ڈیوین ہیم وو کیا - ہاے - اگسٹا - تم کیا چاہتی ہو جسکو مین کرون "

اب اِس سوال کے وقت شدتِ جوش سے وہ بہت گھبرایا ہوا تھا - کیونکہ وہ اپنے ناقابل بیان خیالات اور محسوسات کے بگولے مین اُچھال کے پھینکدیا گیا تھا اِدھر تو اُسکا تعشق جو اِسکو اِس چھلاوا عورت کے ساتھ تھا اپنی موجون پر ایک طرف اونچا اُٹھا کے لیجاتا تھا اور اِدھر اس کے مغز اصول اپنے زبردست سیلاب کے ریلے کے ساتھ دوسری طرف اِسکو بہاے جاتے تھے -

ڈچیز وو مین کیا چاہتی ہون جسکو تم کرو - جولیس -

یہ ڈچیز کا سوال ایسی آواز سے ہوا جسمین دِل کا جوش اور قلق اور اضطرار سب ایک ہی جگہ سمٹے ہوے جمع تھے اور اُس سے غیر متبدل اور ناقابل انفساخ بیباک ارادہ جو ٹھنا ہوا تھا ظاہر تھا کہ اُسنے صاف صاف کہہ ڈالا -

"یہان سے مجھے لے چل - اپنے ساتھ مجھے بھاگ چلنے دے اور اِسی وقت سے

ہم کو تم کو صرف موت ہی ایک دوسرے سے جُدا کر سکے گی "!
یہ کہہ کے ایک مرتبہ وہ اور اُس کے سینہ سے لپٹ گئی۔ خود اُسکا اپنا سینہ کبھی تو اینٹھ اینٹھ کے اُبھرتا تھا اور کبھی نیچے بیٹھا جاتا تھا مگر اِسی حالت مین وہ اُسکو گلے سے لگائے رہی۔
یہ سُنکر یہ ممتازِ دِل شخص ایک منٹ کے قریب تک اپنے متناقض خیالات کی اُدھیڑ بُن مین جو اِسکو سزا دینے کے شکنجے کے سے عذاب وعقوبت مین گرفتار رکھ کے اذیت دیتے تھے گھائل ہو رہا تھا۔ یہ سب دل چور چور کر دینے والی کوفتین اور تکلیفین جو وہ برداشت کر رہا تھا اِسکے چہرے کی حرکات وسکنات سے صاف ظاہر ہوتی تھین مضبوط جکڑون نے اُسکی روح مین تشنج پیدا کر دیا تھا اور اُسکے کل جسم کو نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے تک ہلا ڈالا تھا۔
مسٹر لیوین ہیم "نہین نہین۔ یہ ہرگز نہ ہوگا"!
یہ جواب یکایک دے کے قریب قریب وحشتناک اضطراب سے وہ اُس لیڈی کی بغل سے علیحدہ ہو گیا۔ اور وہ بھی ایک ایسی آواز نکال کے جو دبی ہوئی چیخ سے مشابہ تھی پیچھے کی طرف ہٹ گئی۔
"یہ ہرگز نہ ہوگا"!
اِن الفاظ کا اُسنے ایک خوفناک جوش مین آکے اعادہ کیا اور اِس کے بعد ایک میوہ تراشنے کی نقرئی چُھری جو قریب ہی میز پر رکھی تھی اُٹھالی اور ایک ایسی آواز سے جو نکلنے کے لحظہ مین ڈوبتے ڈوبتے آہستہ ہو کر موٹی ہو گئی تھی اپنے جواب کے سلسلہ مین فقرات ذیل زبان سے نکالے۔
"اور مجھ سے جو پوچھتی ہو تو پہلے۔ اے اگسٹا۔ پہلے مین یہ آلہ تیرے سینے مین بھونکتا اور پھر اپنے تئین بھی خون آلود قربان گاہ مین اپنی اور تیری محبّت مین ذبح کر کے تجھپر سے قربان کرتا بہ نسبت اِسکے کہ دُنیا کے دِل دوز طعنے سُننے کے لیے اور اُس سوسائٹی اور جلسہ سے جسکو خوش کرنے اور زینت دینے کے لیے تو خلق کی گئی تھی خارج ہو جانے کیلئے

مین تجھکو زندہ دیکھنا نہین - ہرگز نہین - ہرگز نہین - تیری امن وعافیت کا غارتگر ہونے کو مین اپنی رضامندی ظاہر نہ کرونگا - تیری بربادی اور تباہی کا لانے والا مین نہ بنونگا "

ڈچز " دیکھ تو انکار کرتا ہو - دیکھ تو انکار کرتا ہو "

یہ کلمات کہتے ہوے یہ کمبخت لیڈی اُس کے پانون پر گر پڑی اور اپنے جوڑے ہوے ہاتھ اسکی طرف پھیلا کے وہ اس طور پر گویا ہوئی -

" مار دے - جولیس مار دے - تیرے ہاتھون مرنا بہتر ہو - اور اب جینا اور یہ سوچنا کہ جتنی تیری محبت تھی وہ سب بناوٹ کی تھی اور جس عشق اور پیار کو تو جتاتا تھا وہ سب جھوٹا اور فریب کا تھا اچھا نہین معلوم ہوتا "

مسٹر لیوین ہم " کمبخت عورت - تو مجھے بالکل مایوس کیئے دیتی ہو - تو مجھے جنون چڑھاتی ہو - مین اپنے فعل کا اسوقت خود مختار نہین ہون "

ڈچز " مار دے - مین کہتی ہون کہ مار دے "

اسوقت ڈچز کا دماغ تلملا رہا تھا اور اُس کے ہوش وحواس اُس سے رُخصت ہوے جاتے تھے -

مسٹر لیوین ہم " یا الٰہی "

جولیس لیوین ہم کے منھ سے یہ ندائیہ کلمہ نکلا اور اس کو اس وقت معلوم ہوتا تھا کہ دوزخ کا عذاب اس کو جلد جلد لپٹا جاتا ہی اور ہر چہار طرف سے محصور کیے ہوے ہو -

+ +

+ +

+ +

وہ خوشنما اور پُر مسرت منظر اور تماشا انتہا کے درجۂ عروج کو پہونچ گیا تھا رقص وسرود کی دھما چوکڑی مچی تھی -

پریزیون کا تھرکنا مھوشون کا ٹھمک چال چلنا نہایت مسرت اور تفریح کا اثر دل پر پیدا کرتا تھا اور بےچین کیے ڈالتا تھا۔ اور قصر بلمانٹ کے عظیم الشان ایوانون اور دالانون اور آراستہ اور سجے ہوے کمرون اور نشستگاہون مین بڑے جاہ و جلال اور شان دار باجے کی زور و شور سے آوازین گونج رہی تھین اور سب آوازون پر غالب تھین۔ ڈچز اور مسٹر لیوین ہیم کی عدم موجودگی کا کسی نے خیال نہین کیا تھا اور انکی باتون کی آواز جو کنسرویٹری مین ہو رہی تھین اُس عالی مقدار باجے کی نواہاے دلکش مین دبی ہوئی تھی۔ خود ڈیوک بھی چند منٹ تک ایوانون مین موجود نہین تھا کیونکہ اُس وقت ایک خواص نے حاضر ہو کے اِس کو ایک رقعہ دیا تھا جس کے مضمون سے پایا جاتا تھا کہ وہان سے اور مقام پر جا کے اِس پر توجہ فوری مبذول کرے۔ لیڈی میری اب تک نوجوان و شکیل ارل آف ماسٹینڈیل سے اپنی راز و نیاز اور امید و آز کی باتون مین بہ اخلاق تمام و خاطر داشت مالاکلام مصروف تھی۔ لیڈی کلیرسا اُسکی خواہر اکبر گنجیفہ کھیلنے کے کمرے مین چند شاطر بیوہ عورتون مین جو گنجیفہ خوب کھیلتی تھین ہونٹ لٹکائے مُنھ پھلائے اُداس بیٹھی تھی اور مارکوئس آف آرڈن کسی ایک جمیل و حسین عورت کے ساتھ منجملہ بہت کثرت سے پیاری پیاری صاحب ادا اور صاحب جمال جوان بخت و جوان سال عورتون کے جنھون نے اپنی رونق افروزی اور قدم رنجگی سے قصر بلمانٹ کی زیب و زینت بڑھائی تھی ہنسی مذاق اور چھیڑ چھاڑ مین متوالا ہو رہا تھا۔

پس جاننا چاہیے کہ اِس خوبی و خوش اسلوبی سے روشن اور جگمگاتے ہوے سجے سجائے کمرون مین ہر ایک اپنے اپنے کھیل اپنے اپنے تماشے اور اپنے اپنے خیال بلکہ اپنے اپنے حال مین مست تھا۔ کہ اسی اثنا مین باوجود باجون کی زور دار آوازون کے ایک دِل دوز چیخ بڑے زور سے سب کے کانون مین پیغام کی طرح پہونچی۔

لحظہ ہی بھر مین بینڈ باجے کا بجنا موقوف ہو گیا اور لحظہ ہی بھر مین ایک

ہولناک خاموشی ایوانون اور دالانون پر طاری ہوگئی - ہر رقاص کے پانؤن پر گو یا فلج گر گیا اور ہر رخسارہ ایسا زرد ہوگیا کہ گویا مُردنی چھائی ہو - ہر لب سوسنی بن گیا - اور کانپنے لگا اور ہر آنکھ جس مین ایک منٹ پہلے محبت اور اشتیاق اور خوشی اور مذاق کی کھُلاوٹین تھین اب اچانک دہشت سے دیکھتی کی دیکھتی ہی رہ گئی -

اِس کے بعد اکثر اُمرا اور شرفا کنسرویٹری کی طرف جہان سے وہ دِل دوز چیخ صریحًا جان کندنی کی حالت کی نکلی تھی ایک ہی ساتھ جھپٹے - لیڈیان بھی ایک دوسرے کو چمٹتی خوف سے سمٹی ہوئی گویا سب کو کسی عام خطرے نے دھمکایا تھا پیچھے پیچھے گیئن - اور چشم زدن مین متعجب مہمان کثرت سے اُس گرم مکان مین گھُس آئے -

جو کلمات استعجاب و حیرت اور نفرت انگیز دہشت کے اُس شخص کے مُنھ سے نِکلے جو سب سے آگے تھا اُنسے اُن لوگونکو جو پیچھے پیچھے تھے معلوم ہوا کہ کوئی سہمناک سانحہ بر روے کار آیا ہی - اور کوئی خوفناک حادثہ وقوع پذیر ہوا ہی اُس وقت نا قابل بیان حیرانی اور پریشانی اضطراب اور سرگردانی کا ایک سمان سا بندھ گیا تھا -

"کیونکہ دیکھو دیکھو ڈچیز آف بلما نٹ کنسرویٹری کے فرش پر اپنے خون مین لت پت لوٹ رہی ہی - اور خون آلود میوے کی چھُری جس سے زخم لگایا گیا تھا مسٹر لیوئین ہیم کے ہاتھ مین ہی اور قریب ہی کہ وہ شیشہ کے دروازے کے راستہ جو کھُلا ہوا تھا فرار ہو جائے لیکن جو سب سے آگے شریف تھا اُسنے بڑھکر اسکو گرفتار کر لیا اور چارو نطرف سے لعنت ملامت کی بوچھار اسپر ہونے لگی - اور ڈچیز کے قتل کا الزام اسپر لگایا گیا -

نوان باب

(تین ملاقاتی - بلاے ناگہانی)

ہم نے باب ماسبق کے ختم پر بیان کیا تھا کہ جسوقت ڈچیز آف بلما نٹ

اور مسٹر ڈیلیوین ہیم گرم مکان مین باتین کر رہے تھے اُس وقت ڈیوک کو ایک خط دیا گیا تھا جس کو دیکھتے ہی وہ فوراً ایوان عالیشان سے چلا گیا تھا تاکہ اُس ضروری کام کی طرف جس کا اُسمین تذکرہ تھا فوراً متوجہ ہو۔ اب ہم زیادہ کھول کے لکھتے ہین کہ مسٹر ڈیلیوین ہیم کی ہمراہی مین اُسکی زوجہ کے کنزرویٹری مین فوراً چلے جانے کے بعد ہی اُس کو یہ خط دیا گیا تھا اور جس خواص نے یہ خط پیش کیا تھا اُسنے آہستہ سے یہ بات بھی گوش گزار کردی تھی کہ وہ کسی خاص اور ضروری معاملہ کے بارے مین ہے۔ چنانچہ جس مجمع اُمرا مین ڈیوک ہمکلام تھا اُس سے علحدہ ہو گیا اور الگ جا کے اُس نے اِس رقعہ کو سرسری طور پر پڑھا۔ اُسکے پڑھتے ہی اُس کے تمام بدن مین لرزہ محسوس ہوا اور اُس کے قدرتی زرد زرد رخسارے اِس طور پر پورے سفید ہو گئے گویا ملک الموت نے اپنے برف سے سرد سرد ہاتھ اچانک اُنپر پھیر دیے تھے۔ لیکن فوراً اپنے حواس منتشر کو جمع کر کے وہ خواص کے پیچھے پیچھے جگمگاتے ہوے کمرون سے باہر نکل گیا۔

اُس مقام پر پہونچ کے جہان سواریان اُترتی تھین وہ یکایک مضطربانہ خواص کی طرف پھرا اور کہنے لگا کہ۔

”وہ شخص کہان ہے جسنے یہ رقعہ بھیجا تھا“

جواب ”مین اُنکو کتب خانہ مین ٹھہرا آیا ہون“

ڈیوک ”اُنکو ٹھہرا آیا ہے۔ کن کو“

یہ کلمات اُسنے ایسی بے امتیازی سے کہے جسکے ضبط کا اُسکو یارا نہ تھا اِسکے بعد ساتھ ہی ایک شرم سی اِسکو معلوم ہوئی کہ اُسنے اپنے غصہ کی جھانجھ ناحق نوکر پر نکالی اور پھر آہستہ سے پوچھا۔

”ڈیوک ”مجھے کتنے آدمی منتظر ہین“

جواب ”تین آدمی ہین۔ میرے لارڈ“

ڈیوک نے زیادہ سوال نہین کیے اور سیدھا کتب خانہ کو چلا گیا۔ اور

یہ خواص بھی اپنے ہمجنس ملازمون سے جا ملا اور وہان جا کے اُس نے اپنے شکوک جو اس موقع پر اُسکو ہوئے تھے اُن لوگون کے روبرو ظاہر کیے۔

کتب خانہ کے اندر جاتے ہی ڈِیوک نے دیکھا کہ تین شخص بے تکلفی اور آرام سے اِس طور پر بیٹھے ہین کہ گویا وہ اُنھین کا خانۂ بے تکلف تھا۔ لیکن ڈیوک کو دیکھتے ہی فوراً تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ اور ایک سرسری نگاہ جو ڈِیوک نے اِن تینون شخصون پر یکے بعد دیگرے ڈالی اُس سے اُس کے دِل مین بدمزگی اور نفرت کا خیال پیدا ہوا جو تھوڑے عرصہ تک اِس کے بشرے سے نمایان تھا۔ ایک شخص طویل القامت شکل صورت سے اچھا تھا اور چہرے اور خط و خال ہی سے پایا جاتا تھا کہ قوم کا یہودی ہی۔ اِسکی پوشاک بھی اچھی تھی اور ظاہر طور سے شریفون کا سا معلوم ہوتا تھا اور اِس کے بشرے سے بعض بعض علامات صاف طینتی اور نیک خصلتی کی پائی جاتی تھین حالانکہ قصّہ نویس علی العموم اُس کے ہم پیشہ آدمیون کو اِن صفات سے متصف نہین کرتے اور جو دو اور آدمی تھے وہ یہودی نہین تھے اور جہان تک بشرے اور وجاہت سے قیافہ شناسی ممکن ہی اُس سے یہی پایا جاتا تھا کہ وہ اپنے مین کوئی چیز ایسی نہین دیکھتے تھے جس کے سبب سے وہ اپنے یہودی ہونے پر نازان ہوتے۔ کیونکہ اُن کے زشت و زبون چہرے اور بدبین نگاہین اُس یہودی کی صاف دِلی اور نیک نیتی کے آثار چہرے سے کسی طور پر مطابق نہ تھے۔ علاوہ اِس کے باوجودیکہ ظاہر تھا کہ اِس موقع کے لیے اُنھون نے اپنے اچھے سے اچھے کپڑے پہنے تھے اور کسی قدر سنگار دان پر بھی توجہ کی تھی تاہم اُنکے طرز و روش سے باجی پن پایا جاتا تھا۔ اور اس لیے اُنکی اصلی حالت کے دریافت ہو جانے مین کسی طرح کی غلط فہمی کا احتمال نہین تھا۔

ڈِیوک "شاید مسٹر سُوٹومن تمھین ہو!"

ساتھ ہی اِن الفاظ کے ڈِیوک نے اُس تنفر و اکراہ کو جو اِن لوگونکی حاضری سے پیدا ہو گیا تھا اُسکے پیدا ہوتے ہی اِس طور پر دبایا کہ ظاہر نہونے پائے اور جس شخص کی طرف

وہ اسوقت مخصوص مخاطب تھا اسکے ساتھ معمولی اخلاق اور فروتنی کے برتاؤ سے زیادہ برتاؤ کرنے کے لیے اپنی ذات کو مجبور کرکے زیادہ خوش خلقی کا طریقہ اختیار کیا۔ ئی

یہودی "جی یہی میرا نام ہو۔ میرے لارڈ"

اسکی آواز اور بولنے کے طریقے سے مناسب طور پر حفظ مراتب اور آداب کا خیال پایا جاتا تھا اور کسی طرح کی خوشامد اور چاپلوسی مترشح نہین تھی۔ اُس نے پھر عرض کیا۔

"مجھے افسوس ہو کہ مین اس وقت اور ایسے موقع پر حضور کا مخل ہوا لیکن مسٹر کالنس مختار بجد ہوا کہ آج ہی رات کو یہ کام ہو جائے اِس لیے مجھے اور کوئی چارہ کار نہ تھا تاہم شروع ہی سے جہان تک میرے اختیار مین تھا مین نے کمال حزم و احتیاط سے کارروائی کی اور حضور کی خدمت مین چند سطور کے ذریعے سے اپنی حاضری کی وجہ اور کام سے اطلاع دی۔ اور طرح پر مجھے اندیشہ تھا کہ حضور اجنبی آدمیون کو آج رات کو حاضری کی اجازت نہ دیتے اور اُن کے دیکھنے سے انکار فرماتے اور تاوقتیکہ ہم لوگ باریاب ملازمت نہ ہو لیتے یہین ٹھہرے رہنے مین اصرار کرتے تو بالضرور خدام عالیمقام کے نزدیک یہ بات ایک انوکھی سی پائی جاتی۔ اور اُن لوگون کے دل مین طرح طرح کے شکوک پیدا ہوتے"

یہ سب جج کچھ کہ شریف افسر نے کہا۔ کیونکہ یہودی شریف عدالت کا شریف افسر تھا جس کے تعلق فوجداری اور دیوانی حکم ناجات کی تعمیل وغیرہ ہو۔ ڈیوک نے توجہ سے سُنا اور پھر کہا۔

ڈیوک "تمھارے اس تمیز و خیال کا مین ممنون ہون۔ مگر بالتحقیق مسٹر کالنس کا یہ منشا معلوم نہین ہوتا کہ تم اِس معاملہ کو انتہا تک طول دو اور حد درجہ کا جبر و سختی اختیار کرو"

مسٹر سوئومن۔ (اپنے ہمراہی تو ابعین کی طرف دیکھ کے) مین کیا عرض کرون میرے لارڈ۔ سوا اِسکے مین اور چارہ کار نہین دیکھتا کہ اپنے ہمراہیون کو یہان قابض

چھوڑ جاؤن۔ اور اگر زر قرضہ ادا کر دیا جائے یا اطمینان کامل کے قابل ضمانت دیجائے تو کوئی بات نہین ہو لیکن اگر ضمانت بھی دی گئی تو مین اپنی ذاتی ذمہ داری پر اُسکو منظور بھی نہ کر سکونگا۔ پس حضور مجھے الزام نہ دین۔"

ڈیوک "بلکہ اُلٹا مین تمھارا شکر گزار ہون۔ کیونکہ مسٹر سولومن تم نے بڑے پاس و لحاظ سے اپنی کارروائی کی ہو۔ اَب رات زیادہ آگئی ہو۔ بہت بیوقت ہو گیا ہو اور مسٹر کالینز کو مین اس وقت نہین دیکھ سکتا۔ اور اگر تمھارے ہمراہی یہان رہ گئے تو ان سب نوکر چاکرون کا اشتباہ جو تمھارے آنے ہی سے پیدا ہو گیا ہو بالکل درجہ یقین کو پہونچ جائیگا۔ کیا تم اپنے ہمراہیون کو یہان چھوڑ جانے پر مجبور ہی ہو؟"

مسٹر سولومن "قبضہ کر کے میرے لارڈ۔ آدمیون کے ہٹا لینے کی مجھ مین اُسوقت تک جرات نہین کہ جبتک پورا پورا مطالبہ ادا نہ ہو جائے۔ ایک لاکھ سینتیس ہزار سے کچھ زیادہ مطالبہ ہو۔"

یہ تعداد اِس افسر نے ایک کاغذ کا پرچہ دیکھ کے جو اس کے ہاتھ مین تھا بتائی۔

یہ سُنکر کمرے کے اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر ڈیوک گھبراہٹ اور جوش مین ٹہلتا رہا اور اپنے سکڑے ہوے لبون مین یہ گرد گڑا اتا رہا۔

"یا خداوندا۔ یہ معاملہ تو کچھ اُلجھا ہوا سا نظر آتا ہو۔ اُمرا، بلمانٹ کا مکان اور اجراے ڈگری کیسی بے عزتی ہو۔ کیسی بے عزتی ہو"

اِس کے بعد وہ یکایک ٹھہر گیا اور مسٹر سولومن کی طرف ایک پُر مطلب نگاہ ڈال کے اُسنے جلد جلد یہ بات کہی۔

ڈیوک "صرف کل شام تک کی مجھے مہلت دو اور مین کل روپیے کی تدبیر مین کوشش کرونگا۔"

شریعت افسر "اگر حضور والا کی یہ مراد ہو کہ مین اپنے ہمراہیون کو لیکر یہان سے

چلا جاؤن تو جناب عالی مین بتکرار عرض کرتا ہون کہ یہ امر بالکل غیر ممکن ہے"

ڈیوک۔ (آہستہ سے کان مین) "مین تم کو ایک عمدہ - ایک بہت ہی نایاب تحفہ دون گا"

مسٹر سولومن۔ "مین حضور کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ مگر مجھ مین اتنی جرأت نہین"

ڈیوک۔ "میری طرف دیکھو۔ میرے منصب اور مرتبہ کی طرف دیکھو۔ مین تباہ اور برباد ہو جاؤنگا۔ بالکل برباد جاؤنگا"

یہ گفتگو اُس رئیس اعظم کی ہے جو ایک معزز و متکبر۔ خود بین و خود پسند۔ اور اُس فرقہ اور قوم کے بالکل خلاف تھا جس سے اُس شخص کو تعلق تھا جو اُس کا اسوقت مخاطب ہے اور جسکی چشم عنایت کے اشارے کا اس لجاجت اور خوشامد سے وہ اُمیدوار اور ستدعی ہے۔ لیکن بات ابھی پوری نہین ہوئی ہے۔

"اگر یہ بات مشتہر ہوگئی کہ میرے گھر کی قرقی ہوگئی ہے تو باہمی مصالحہ کی ایک بھی اُمید باقی نہ رہے گی۔ میرے کثرت سے قرضخواہ"

اِتنا کہہ کے ڈیوک رُک گیا کیونکہ اُس کو یہ بات یکایک سُوجھ گئی کہ وہی وجوہات اور دلائل جنکو وہ اِس غرض سے لاتا ہے کہ مسٹر سولومن اپنے فعل سے باز رہے اُس افسر کے نزدیک اِس بات کا اثر پیدا کرنے کو کہ وہ اپنے لوازم منصبی کو اور سختی سے بجا لائے نہایت عمدہ ذریعہ بن جائینگے۔ کیونکہ اِس صورت مین نواب اپنی درماندگی اور شکستہ حالی کا کچا چٹھا اُسکے سامنے کھولے دیتا تھا۔

مسٹر سولومن۔ "چونکہ حضور نے خود اپنی زبان سے اپنے اور قرضون کا اشارتاً حوالہ دیا ہے تو مین بھی حضور کو اس امر سے مطلع کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ جہانتک میرے علم و سماعت مین آیا ہے مین جانتا ہون کہ کل ہی دو یا زیادہ ڈگریون کا اجرا حضور پر اور ہونے والا ہے اور اصلی سبب یہی تھا کہ مسٹر کالنسن نے مجھے اِسقدر جلدی کر کے آج ہی رات کو یہان بھیجدیا کہ مین سب سے پہلے یہان پہونچ جاؤن"

ڈِیوک۔ (ترش روئی اور سختی سے) "پس تمھارا اختیار نہین کہ کسی طرح سے تم میری مدد کر سکو۔

مسٹر سُولومَن "مین کچھ بھی مدد نہین کر سکتا۔ میرے لارڈ۔"

ڈِیوک۔ (آپ ہی آپ) "جب یہی حال ہو تو اس خبر وحشت اثر سے آگسٹا کو فوراً مطلع کرنا مجھے لازم ہو۔"

اِس اِرادے کے ساتھ ہی ساتھ جو اِس طور پر اُس نے بڑبڑاتے ہوے ظاہر کیا دِل مین ایک خطرناک تشنج بھی پیدا ہو گیا تھا۔

(آپ ہی آپ) "مناسب معلوم نہین ہوتا کہ اِس مہلک صدمہ کی خبر کسی طور سے بالا بالا اُس کے کان تک پہونچے اور اُس کو ہلاک کرے۔ مین ابھی جا کر ڈھونڈھتا ہون کہ وہ کہان ہو۔ دعوت کے منظر سے اُس کو علیحدہ بلا لونگا۔ اور اِس مصیبت کا حال اُس کے کان مین کہہ دونگا۔ ہاے یہ چہل اور چہچہے کیسے مجھے بُرے معلوم ہوتے ہین۔ ہاے یہ چہل پہل جو اوپر ایوانون مین ہو رہی ہو اور یہ دُھوم جو مچی ہوئی ہو کیسی میری آنکھون مین کھٹکتی ہو۔ ہاے یہ صدمۂ عظیم یہ آفتِ ناگہانی اور یہ سخت مصیبت اور ایسے وقت مین یہ کھیل تماشے یہ لہو و لعب۔ ہاے افسوس یہ تضحیک نہین تو پھر کیا ہو۔ یہ تفضیح نہین تو پھر کیا ہو۔ لیکن چلون ابھی تو مجھے ڈِیپَرڈ کے پاس جانا ہو۔"

کمرے مین اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر اضطرار اور انتشار مین ٹہلتے ہوے آپ ہی آپ بک جھک کے یہ کمبختی کا مارا رئیس اعظم یکایک باہر نکل گیا۔

اَب مسٹر سُولومَن نے اپنے دونون ہمراہیون کو کچھ ضابطہ کی ہدایتین کین اور قریب تھا کہ اِن دونون کو بارگاہ عالیجاہ پر قابض و متصرف چھوڑ کے خود چلا جائے لیکن معاً اُسکو خیال آیا کہ اگر تھوڑی دیر اور توقف کرتا تو مناسب تھا اور ڈیوک سے دریافت کر لیتا کہ اگر روپیہ کا ادا ہونا اسی وقت رات کو ممکن ہو تو اس تعلیقۂ جائداد سے نجات حاصل ہو۔ اسلیئے پاو گھنٹہ کے قریب تک وہ منتظر رہا اور اِس عرصے مین ایک نہایت عمدہ مرقع کی جو میز پر رکھا تھا ورق گردانی کرتا رہا اور تصویرون کو دیکھتا رہا۔ اور اُسکے دونون ہمراہی آتشدان کے

قریب جا بیٹھے اور آہستہ آہستہ آپسمین باتین کرتے رہے۔

پاؤ گھنٹہ گذر جانے کے بعد ڈیوک آف بلیانٹ کتب خانہ کو واپس آیا اور زور سے دروازہ بند کرکے ایک سوفا پر جا گرا اور اپنے دونون ہاتھ سے اپنا منھ چھپالیا۔ دونون آدمیون نے کانا پھوسی چھوڑ دی۔ اور مسٹر سولومن نے بھی کتاب کے ورق الٹنا موقوف کیا۔ کیونکہ اسوقت اُن لوگون کی نگاہ مین اُس ناشاد خانہ برباد رئیس اعظم کا رنج و تعب ایسا سنجیدہ اور مخصوص معلوم ہوا کہ اُس مین ذرا بھی مخل ہونے کی جرأت کرنا مناسب نہ تھا۔

آخر کار ڈیوک نے اپنا سر اُٹھایا اور اپنے ہاتھ اپنے مُردے کے سے زرد چہرے سے ہٹائے متحیر و مبہوت چارون طرف دیکھا اور موٹی آواز جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گلے مین راکھ بھری ہوئی ہے اِس طور پر نکالی۔

ڈیوک "تھوڑا پانی دو"

مسٹر سولومن نے جلدی سے ایک بڑے شیشے کے گلاس مین کنٹر سے جو میز پر رکھا تھا پانی بھرا اور ڈیوک کو دیا۔ ڈیوک کے ہاتھ مین اِس قدر رعشہ تھا کہ بڑی مشکل سے وہ اپنے لبون تک گلاس لے گیا۔ اِس کے بعد اس کے گلے سے پانی اِس طور پر نیچے اُترا جیسے جلتے ہوے لوہے پر پانی ڈالنے سے سنسنانے کی آواز آتی ہے۔

پانی پی کر جب ڈیوک نے گلاس کو افسر عدالت کے ہاتھ مین دیا اُس وقت کلمات ذیل منھ سے نکالے۔

ڈیوک "مجھے چکر آتے ہین میرا دماغ پھٹا جاتا ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مین بہت بیمار ہو گیا ہون۔ آج رات میری ہلاکت کا باعث ہوگی"

مسٹر سولومن "مجھے اُمید ہے کہ ڈچز صاحبہ نے اس خبر کو استقلال کے ساتھ سماعت فرمایا ہے"

اس افسر کو معلوم نہ تھا کہ آیا یہ سوال جو اس نے کیا وہ موقع وقت کے مناسب تھا یا نہین اور اسکے پوچھنے مین ایسے وقت جرأت کرنی چاہیئے تھی یا نہین۔

ڈیوک "ڈیجرز صاحبہ!"
اِن کلمات کے زبان سے نکالنے کے وقت معلوم ہوتا تھا کہ جو سوال کیا گیا تھا وہ تمام وکمال اُس کی سمجھ مین نہین آیا تھا۔ اِس کے بعد ہی اُس نے اپنے حواس خمسہ کو جمع کرکے کہا۔
"مجھے ڈیجرز نہین ملین۔ وہ کہین کسی ایوان مین ہونگی۔ اور!"
یہ بات ختم بھی ہونے نہین پائی تھی کہ اُسی وقت بہت سے آدمیون کی یکبارگی دوڑتے ہوے آنے کی آہٹ سُنائی دی اور بہت سی گھبراہٹ کی آوازین جو ایک ہی مرتبہ کثرت سے آدمیون کی زبان سے نکلی تھین کتب خانہ تک پہونچین۔ اور جب وہ لوگ قریب تر آگئے اور اُس مقام پر پہونچے جہان سے کتب خانہ کے اندر جاتے تو یہ الفاظ صاف صاف سُنائی دیے۔
"کہان ہین ڈیوک۔ کہان ہین ڈیوک!"
ڈیوک "یا الٰہی۔ یہ ماجرا کیا ہے!"
کہتے ہوے ڈیوک سوفا پر سے اُچھل کے دروازے کی طرف دوڑا جو اُسوقت اِس طور پر کھولا گیا گویا کوئی دروازہ توڑ کے اندر جاتا ہے۔
پھر تو کتب خانہ مین کثرت سے مہمان جمع ہو گئے اور اُنکی وحشت انگیز نگاہین اور ہولناک کلمات اور تعجب آمیز بیقراری کے طریقے ڈیوک کے دل مین وہ مُہلک اندیشہ پیدا کرنے کو جو ظاہرا اسپر حاوی ہو گیا تھا کافی ووافی تھے۔ یہ حال دیکھ کے مسٹر سوتومن اور اِس کے ہمراہی بھی ڈر گئے کیونکہ اِس خوفناک سانگ کی اصلی کیفیت کا جو ابھی ختم ہوا تھا ایک شمہ بھی دریافت کرلینا یا اِسکی نسبت کسی قسم کا قیاس قائم کرسکنا اُن سے منزلون دور تھا۔ تاہم اِن کو اِس امر کا کلی یقین ہو گیا تھا کہ اِس تعلیقہ کی افواہ کے علاوہ کوئی اور بات شدت سے ہیبتناک اور محفل رقص وسرود اور ناونوش کی درہم برہم کردینے والی قصر بلیا نٹ مین واقع ہوئی ہے آخر کار ماجرائے غم افزا اور وحشت زا ظاہر کیا گیا اور اُس کمبخت ڈیوک نے

جو ظاہر اِس مصیبت جدید کے صدمۂ عظیم سے پس گیا تھا نہایت رحم آور اور درد انگیز آہ و زاری کی حالت مین یہ بات بھی جسکا ابتک کسی کو علم و گمان بھی نہ تھا ظاہر کر دی کہ قانونی ترش رو پیادون نے اُس کے مکان مسکونہ کا بھی تعلیقہ کر لیا ہے۔

پہلے تو چند منٹ تک معلوم ہوتا تھا کہ ڈیوک کا رنج والم تسلی اور تسکین دینے سے بھی رفع نہ ہوگا لیکن جب اِس کو یقین دلایا گیا کہ ڈچز مر نہین گئی ہے اور قاتل کی ضرب ایسی نہین لگی ہے جس سے فوراً ہلاکت واقع ہو جاتی اُس وقت معلوم ہوا کہ وہ اپنے ہوش و حواس مین پھر آیا اور خدمات کی بجا آوری کا اِس کو خیال آیا جو بحیثیت شوہر اِس کو کرنی چاہیے تھین پس اُس نے اپنے مجنونانہ خیالات کے روکنے مین بڑی کوشش کی اور بہت ہی ضبط کیا اور جو لوگ اُس کو گھیرے ہوے تھے اُنسے جلد جلد اور مضطربانہ ایسے ایسے سوال کئے۔ کہ آیا ڈچز ہوش مین ہے۔ بول سکتی ہے۔ کچھ بولی تھی۔ اور معالج بھی بُلائے گئے۔

اِن سوالات کے جواب بھی ایسے ہی جلد جلد اور مختصر تھے جیسے سوالات تھے۔ ڈچز بالکل بیہوش ہے۔ اور اگرچہ زندگی کی چنگاری بالکل بُجھ نہین گئی ہے لیکن جنھون نے اُسکو دیکھا اُنکو اُسکے جینے کی کچھ اُمید نہین ہے۔ اور مہمانان حاضرین کتب خانہ جسوقت ڈیوک کی تلاش مین آتے تھے اُسوقت ڈچز کی سوتیلی بیٹی اور خواصین اُس کے خاص کمرے مین اُسکو اُٹھائے ہوے لیے جاتی تھین۔ اور بہت سے پیادے اور سپاہی مختلف اطراف مین دوڑا دیے گئے ہین کہ اتنے معالجون مین سے جو بکثرت اِس نواح مین رہتے ہین جو ملے اُسکو یہان جلد لے آئین۔

یہ جلد جلد جواب اُن سوالون کے پا کے جو خود اُس نے جلد جلد کئے تھے اب ڈیوک ڈچز کے کمرے مین جانے کے لیے مضطرب تھا۔ لیکن اُس کے کثرت سے دوستون نے جو اُس کے گرد جمع تھے سمجھایا کہ یہ موقع اتنی گھبراہٹ کا نہین ہے۔ بھلا اُسوقت تک تو صبر کرنا چاہیے جب تک معالج آجائین۔ اور اصل بات یہ تھی کہ اِنھون نے ڈیوک کے اِس جوش اضطراب اور دل کی بیتاب حالت کو دیکھ کر یہ اندیشہ کیا تھا

کہ اگر ڈچز ہوش مین بھی آنے کو ہوگی تو اسکی توجہات کی افراط و تفریط اور اظہار رنج و
ملال جو ایسے اندوہناک سانحہ کے وقت جتنا نہ ہوتا کم تھا مضر اثر پیدا کرے گا
یہ بات سب کو معلوم تھی کہ وہ اُس کا والہ و شیدا تھا۔ اور اُسکو ایسی جمیل و شکیل بی بی
کے شوہر ہونے کا غرہ تھا۔ اور اسکا مزاج جو اور صورتون مین بڑا سخت تھا بی بی کے
حق مین ایسا تھا کہ جب کوئی امر جو اُسکی زوجہ سے متعلق واقع ہوتا تو اُسکا جوش
اشتیاق یا غم کی دیوانہ وار حالت تک اِسکو پہونچا دیتا تھا۔

جب ہنوز ڈیوک کا اصرار ڈچز کے کمرے مین جانے کو چلا ہی جاتا تھا اور اُسکے
دوست آشنا تمام اپنی صلاح دینے اور دلجمعی کرنے والی طاقتون کی بدولت اُسکے
ضدی ارادون سے لڑ رہے تھے کہ اتنے مین اُسی اطراف کے رہنے والون مین سے ایک
مشہور و معروف طبیب اور ایک نامور تجربہ کار جراح کے آنے کی خبر آئی اور بعد ہی اُسکے
فوراً ڈیوک کا بیٹا کتب خانہ مین آیا اور اُسنے بیان کیا کہ جبتک معالج اُسکی سوتیلی ماں کو بخوبی
دیکھ بھال کے علاج معالجہ سے فراغت حاصل نہ کرلین اس کے کمرے تک جانے کی
ہر شخص کو قطعی ممانعت ہی۔

نوجوان مارکوئس کی بیقراری اور اضطراب کا حد و پایان نہین تھا مگر جہانتک بن پڑا
اُسنے اپنے باپ کے زیادہ تر تکلیف پائے ہوے دل کی تسلی و تسکین دینے مین سعی کی۔
ایسا معلوم ہوا کہ چارلس زخم خوردہ ڈچز کو اِس کے خاص کمرے مین لیجانے کے وقت اپنی
دونون بہنون اور خواصون کا مددگار ہوا تھا لیکن جسوقت معالج آگئے اُنھون نے
ہر شخص کو کہا کہ وہان سے باہر چلا جائے صرف ایک عورت کو جو سب سے زیادہ مُسِن
اور تجربہ کار تھی اپنے کار و خدمت مین مدد لینے کے لیے رکھ لیا تھا۔ ڈیوک کی چھوٹی بیٹی
لیڈی میری جو ڈچز سے بہت مانوس تھی یہ خون ریز حملہ دیکھ کے جسکا اُسنے تجربہ کیا تھا
سہم گئی تھی اور شدت سے بیمار ہوگئی تھی۔ اور لیڈی گلیسرسا اب اپنی بہن کی تیمارداری
مین مصروف تھی۔

یہ سب حالات مارکوئس آف آرڈن نے اپنے باپ سے بیان کیے۔ اور گل

دو ہی گھنٹے اُس عظیم الشان دعوت کی خوشی کی ابتدا کو ہوے ہونگے کہ اُس کے بعد خاندان ڈیوک کی ایسی حالت ہوگئی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مصیبت اور بدبختی اور ہول اور ہیبت کی غارتگر فوج اپنے انتہا کے غصہ مین اُس عالیشان مکان مین داخل ہوگئی ہی اور نحوست کو یہی بات پسند آئی ہی کہ وہ سب سے زیادہ چمکدار وقت کو سب سے زیادہ تاریک وقت کے ساتھ بدل دے۔ اور اِس سبب سے زیادہ خوش آیند اور طرب انگیز مرقع اور منظر کو غم اور ماتم کے غار مین جھونک دے۔

مگر اَب تک مسٹر لیوین ہیم کہان رہا۔ اور اُس شخص کا جسکو اِس کثرت سے مجرم قرار دینے والی شہادتون نے قاتل ٹھہرایا تھا کیا حال ہوا۔

جسوقت اُسکو اُس وحشت ناک جرم کا الزام لگایا گیا تھا اور مہمانون نے کنسر ویٹری مین گھس کے گرفتار کیا تھا اُسوقت نہ تو اُسنے ارتکاب جرم سے انکار کیا اور نہ اپنی گرفتاری مین کسی طرح کی مزاحمت کی۔ ناقابل البیان رنج والم کے غلبہ سے بےخبری بیہوشی۔ حیرت۔ اور تعجب نے اِسکی وہ حالت کردی تھی جیسے ممالک شمالی کے برفستان مین کسی راستہ بھولے ہوے مسافر کی ہوتی ہی جبپر فلج پیدا کرنیوالا پالا پڑتے پڑتے جم جاتا ہی۔ اُسنے زبان سے کچھ بھی نہین کہا اور نہ کوئی اشارہ کیا۔ یا حس وحرکت کی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جس فعل مین اُس کے خیالات پیچیدہ تھے اُسکے دراصل وقوع مین آنے کا اِسکو یقین نہین ہی یا یہ کہ وہ ایک خواب پریشان بنکر نظر آتا ہی۔ لیکن جسوقت وہ لوگ جو وہان جمع ہوگئے تھے اپنی ابتدائی اندیشہ ناک وحشت سے حالت اصلی پر آگئے اور اِس قابل ہوے کہ کنسر ویٹری کے فرش سے ڈچز کو آہستہ آہستہ اُٹھا کے پہلے ایک قریب ترین کمرے مین لیجائین اور پھر وہانسے اُسکے خاص کمرے مین لائین اُسوقت معلوم ہوا کہ جولیس لیوین ہیم اپنے برف کی طرح سے جمے ہوے خیالات اور پتھر بنا دینے والی حالت سے چونکا اور گو اُسکی زبان سے ایک لفظ بھی نہین نکلا لیکن تاہم اُسنے ڈچز کے بیجان چہرے کی طرف دیر تک نگاہ کی اور یہ نگاہ ناقابل البیان اور ناگفتنی دل کے جوش اور اضطراب سے بھری ہوئی تھی۔

کنسرویٹری سے اسکو اُٹھالے گئے - اور لاشہ کی مثال جسم کی ہمراہی مین جسکو اس طور پر لیے جاتے تھے ایوان عالیشان تک اُسنے اپنی آنکھون کو کردیا تھا - اس کے بعد بیہوش بیگم کے گرد بھیڑ لگ جانے اور دروازۂ آمد و رفت کے مابین لوگون کے کھڑے ہو جانے سے آڑ ہوگئی - اور اس طور پر وہ ماتم انگیز منظر اُسکی آنکھون سے پوشیدہ ہوگیا اور بے تحاشا اُس کے مُنھ سے واویلا واحسرتا نکل گیا - اس کے بعد ڈیوک کے دو سپاہیون کی حراست مین وہ سپرد کیا گیا اور یہ لوگ اُسکو جلد جلد نیچے باغ مین لیگئے اور پھر یہان سے قصر کے نیچے کے حصے کے مکانات مین سے اِسکو لے گئے جہان تمام ملازمون اور نوکرون چاکرون نے اپنی لعنت اور نفرین کی بھری ہوئی نگاہین اِسپر ڈالین اور جس طرح کسی خونخوار درندہ جانور کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے اُسی طرح اُسکے ساتھ بھی وہ لوگ مسلوک ہوے اور اُسکو ایک کوٹھری مین لیجا کے ڈالدیا - اس کوٹھری مین وہ اُسوقت تک چند منٹ کے واسطے رہا - جب تک پولیس کے کانسٹبل بُلائے گئے اور اِسکو اپنی حراست مین تھانے پر لے گئے -

اَب یہان سے ہم پھر کتب خانے کو جہان ہمنے مارکوئس آف اُرڈن کو باپ کی تسلی کرتے ہوے چھوڑا تھا جسکی حالت بیقراری اور اضطراب کی شدت سے جنون کے قریب قریب ہوگئی تھی واپس جاتے ہین - اِس فرزندانہ خدمت کے اقدام مین وہ بہت کامیاب ہوا اور اُسوقت تک جب ڈیچز کے کمرے سے نیچے اُتر کے جراح حال بیان کرتے آیا ڈیوک اس قابل ہوگیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی مہربان توجہات اور خبر گیری کی شہادت دے اور اُنکے اثر سے مؤثر ہو جانے - اُس کے بیان سے معلوم ہوا کہ ڈیچز کو کسی تیز چھری کا خطرناک زخم داہنے سینے کے نیچے لگا ہے - قبل اِسکے کہ یہ آلہ گوشت مین چُبھے وہ سینہ بند کی وجہ سے جس کے برابر وہ رگڑتا ہوا گیا پھر گیا تھا اور یہی وجہ ہوئی کہ زخم کاری لگنے سے جو اِسکی ہلاکت کا باعث ہوتا وہ بچ گئی - زخم اگرچہ خطرناک ہے مگر ایسا انتہا کا شدید نہین ہے جیسا پہلے خیال کیا گیا تھا - اور دونون معالجون کی راے تھی کہ اتفاقات کا غلبہ اِسکی قطعی صحت کی طرف ہے - ہوش تو اُسکو ابھی آگیا ہے لیکن

بالفعل ایک لفظ بولنے کے بھی قابل نہین - اور اِسمین بھی شک نہین کہ کچھ روز تک اور بولا نہ جائیگا -

معالجین کا یہ بیان تھا اور اگرچہ یہ سانحہ دہشت ناک تھا ہی تاہم وے بخیر گزشت کی وجہ سے اِسقدر گنجائش بھی کہ ڈیوک کے دوست آشنا اِسکو اِس موقع پر مبارکباد دیتے اور اِسوقت یہ بھی موقع تھا کہ نوجوان اَرل آف ماسٹنڈیل اپنی فیاض طبیعت کا جوہر دکھاتا کہ اُسنے مسٹر کالنس کے قرضہ کا تصفیہ جو ڈیوک کے اوپر تھا فوراً اپنے ذمہ لے لیا اور شریف افسر اور اُسکے دونون ہمراہی قصرِ ڈیوک سے چلے گئے -

اِسکے بعد مہمانون کا جلد جلد چھٹنا شروع ہوا لیکن جیسی آمد کے وقت دھوم مچی تھی اُسکے مقابلے مین روانگی کے وقت ویسی ہی سنجیدگی تھی اور عالم خموشی طاری تھا - ہر مہمان صبر سے گارڈسی کے نمبروار آنے کا منتظر رہتا تھا اور یہ بات نہ تھی جیسا ایسے عالیشان جلسون کے ختم پر معمول ہو کہ سواریون کے بُلانے کے لیے آوازین پہ آوازین دیجاتی ہین اور ایک شور سے گاڑیان منگائی جاتی ہین - جہانتک اُنکے اختیار مین تھا کوچوان گھوڑون کو بہت روکے ہوے لاتے تھے کہ اُنکی ٹاپ زور سے نہ پڑنے پائے - پاوُدان کے گرانے اور اُٹھانے مین معمولی ٹکرانیکی آواز پیدا نہین کیجاتی تھی - اور نہ گاڑیون کے پٹ زور سے کھولے اور بند کئے جاتے تھے - کیونکہ ہر شخص کو یاد تھا کہ ڈچز کی اَمنیت اور سلامتی اُسکے آرام مین خلل نہ آنے پر موقوف ہو - پس اُس جمکیلے اور بھڑکیلے جلسے کی علحدگی اور رخصت ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے کسی کی وفات کے بعد جو لوگ تجہیز و تکفین مین شریک ہوتے ہین غمگین ہو کے آہستہ آہستہ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جاتے ہین یہ بات نہ تھی جیسا ایسی محافل سیہر مشاکل کے برخاست ہونے پر ایک شور و غوغا اور غل غپاڑا ہوا کرتا ہو ویسا ہی اس موقع پر بھی ہوتا -

دسوان باب

(باپ بیٹا اور مختار)

جون ہی سب سے پچھلی گاڑی قصرِ بلمانٹ کے دروازے سے روانہ ہوئی

ڈیوک نے اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ سب ایوانون کی روشنی فوراً گل کردین اور جہانتک ممکن ہو بہت ہی جلد اپنے اپنے کمرون مین چلے جائین۔ اُسوقت اگر کوئی مبصر اور بشرہ شناس ہوتا تو دیکھتا کہ غمگین استقلال کی وضع کے نیچے جو ڈیوک نے اب اپنے چہرے کی بنائی تھی کیسی سخت بےچینی پائی جاتی تھی لیکن واقعات شام کے مختلف خیالات سے اُسکی روح کا صدمہ عظیم برداشت کرنا اور عذاب الیم مین رہنا بمقتضائے بشریت واجبات سے تھا۔ اسلیئے بڑھتی ہوئی بےصبری کی بےچینی کا سبب تھا یہ کہ اُسنے اپنے ملازمون کو جلدی سے اپنا اپنا کام ختم کرکے آرام کرنے کی تاکید کی تھی۔ اور جب ان نفیس اور عظیم الشان کمرون مین جو ابھی روشنی سے جلمگا رہے تھے بالکل اندھیرا ہو گیا اُسوقت معلوم ہوتا تھا کہ اب ڈیوک زیادہ آزادی سے دم لیتا ہے۔ گویا اسکو محسوس ہوتا تھا کہ اب وہ اس قابل ہو گیا ہے کہ تنہائی مین اپنے خیالات اِدھر اُدھر دوڑائے یا جس تدبیر کا اُسنے خیال کیا اُسکے بموجب کاربند ہو۔

جب اُسنے دیکھا کہ ریاست شان ایوانون مین سب لمپ گل کردیے گئے ہین اور نوکر چاکر بھی سب اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ اور اُسنے اپنے ملازمون خاص کو بھی رخصت کردیا اور کہدیا کہ اب کچھ ضرورت اُنکی حاضری کی نہین ہے آرام کرے۔ ڈیوک اپنے بیٹے کو ساتھ لیے ہوے کتب خانہ مین واپس آیا۔ اور وہان اُسکے ساتھ ٹھہر رہا۔

جسوقت یہ دونون اکیلے ایک جگہ ہوے ڈیوک نے نوجوان مارکوئس کا زور سے ہاتھ پکڑا اور جلد جلد آہستہ آہستہ یہ کہا۔

ڈیوک دے چارلس۔ تم نے دیکھ ہی لیا کہ مصیبتون کا لشکر کس ہجوم سے آج شام کو ہمارے گھر پر نازل ہوا ہے۔ میرے معاملات کی ردی حالت اب تم پر مثل روز روشن آشکارا ہو گئی ہے۔ اور جب تک فوراً تدبیرین نہ کیجائینگی مین کسی طرح تباہی سے نہین بچ سکتا کیا بیٹا ایسے وقت جب ایک بلائے ناگہانی اور سخت ہیبتناک مصیبت ہم پر نازل ہوئی ہے تم کو سونا سوجھتا ہے۔ تم آرام کرنے کا خواب دیکھ رہے ہو!!

یہ نوجوان امیرزادہ اپنے باپ کا طریقہ دیکھ کے اور اُسکے ان الفاظ کو سن کے سہم گیا اور اُسنے کہا۔

چارلس ۔ خدا نہ کرے ۔ مجھے پہلے ہی سے معلوم تھا کہ آپ کے معاملات مین خلل آگیا ہی لیکن اِس بات کا مجھکو بالکل شبہہ بھی نہین تھا کہ وہ ایسی ابتری کی حالت کو پہونچ گئے ہین جو آج شام کے واقعات غمگین سے درجۂ ثبوت کو پہونچے ۔ ای میرے پیارے باپ مین کیا کرون مین کس طرح آپکی مدد کرسکتا ہون ! وزنا ممکن ہی کہ بعد وقوع اِس حادثۂ عظیم کے جس سے میری سوتیلی مان کی زندگی خطرے مین ہی آپ کو کافی تاب وطاقت اور صبر وتحمل باقی ہو کہ آپ کسی قسم کے کام کی طرف بجامع دل متوجہ ہوسکین ؟"

بیٹے کا یہ جواب سُن کے کانپتے ہوے لہجہ اور تکلف سے بھرے ہوے جوش کے طریقے سے ڈیوک نے یہ جواب دیا ۔

ڈیوک ۔ خوشی سے ۔ واہ ۔ بہت خوشی سے ۔ مین اُسکے سرھانے بیٹھ کے نگرانی کی خدمت اپنے ذمہ لیتا ۔ مگر پہلے اِس قسمت کے پھوٹ جانے کا علاج ضرور ہی ۔ اور اب صرف چند ہی گھنٹے باقی ہین کہ اِس عظیم مہم کو سَر کرنا چاہیئے !"

یہ کلمات سُن کے چارلس سَر سے پانوٗن تک کانپنے لگا نہ صرف اِس وجہ سے کہ اسکو اپنے باپ کے حال پر رحم آتا تھا بلکہ نیز اِس سبب سے کہ بحیثیت وارث ہونے خاندان کے اسکو طرح طرح کے خوف وخطرے ۔ شک اور اندیشے خود اپنی کامیابی کی نسبت پیدا ہوگئے تھے اور پھر اپنے باپ سے اُسنے یہ سوال کیا ۔

چارلس ۔ بس کیا آپکی حالت ایسی تباہی کے آخری درجے تک پہونچ گئی ہی ؟"

ڈیوک ۔ (انتہا کے درد والم کی آواز سے) "ہاے افسوس ای کم نصیب لڑکے ۔ خطرہ خاص ہمارے دروازے پر موجود ہی ۔ ہماری ڈیوڑھی کے اندر تک چلا آیا ہی ۔ اور فوراً اُس کے دفعیہ کی تدبیر ہونی چاہیئے ۔ جہان صبح ہوئی دیکھنا دس بارہ قرضخواہ قرقی کے لیے بلیف کو یہان بھیجین گے ۔ اور اگر یہ بدنامی اور دقت مجھے دیکھنی نصیب ہوئی تو !"

یہ سُن کے مارکوئس آف ارڈن بیتاب اور بیصبر ہوگیا اور اِس بات پر مستعد ہوگیا کہ جو کچھ اُسکا باپ کہیگا بجالائیگا ۔ اور اِس طرح سے گویا ہوا ۔

چارلس ''ہاں۔ پس کہئے تو۔ فرمائیے تو۔ کہ کس طرح سے اُسکا دفعیہ ممکن ہے
اے میرے پیارے باپ جلدی سے فرما دیجئے کہ کس طرح سے مین اِس موقع پر آپ کی
مدد کر سکتا ہون۔ فرمائیے۔ فرمائیے مین آرام کرنا نہین چاہتا۔ ایک لحظہ بھر بھی مجھ سے
آنکھ بند نہ کیجائیگی۔ اور۔''
ڈیوک نے بیٹے کا کلام پورا ابھی نہ ہونے دیا اور روک کے کہا۔
ڈیوک ''پس یہ گران بہا لمحے اور لحظے ہمکو باتون ہی باتون مین ضائع کرنے
مناسب نہین ہین اَب اِسوقت ایک بج گیا ہے''
یہ کہہ کے ڈیوک نے گھڑی کی طرف دیکھا جو آتشدان کے اوپر رکھی تھی۔
ہان آدھی رات سے ایک گھنٹہ زیادہ گذر گیا ہے لیکن خیر کچھ مضائقہ نہین۔
تم چُپ چاپ گھر سے باہر نکلجاؤ۔ بہت تیز قدم جانا۔ اور بڈفورڈ اِسکوئر جاؤ۔ اور جسقدر
جلد ممکن ہو کالنس کو یہان بُلا لاؤ''
چارلس ''کیا فرمایا۔ اِسوقت رات کو مین اُسکو سوتے ہوے جگاؤن''
ڈیوک۔ (بے قابو ہو کر تنک مزاجی سے) ''کیا ابھی ابھی مین تم سے نہین کہہ چکا ہون
کہ ایک ایک گھنٹہ۔ نہین نہین ایک ایک لحظہ قیمتی ہے۔ جلدی کرو میرے پیارے لڑکے
دیر نہ لگاؤ۔
اور نرم آواز سے فوراً ہی یہ فقرہ اور مستزاد کیا۔
''اور اگر تم اُس متعفن روپیہ پیدا کرنے والے لالچی مختار سے یہ کہدوگے کہ مین
اَب تمام اپنے معاملات اور کاروبار اُسکو سپرد کر دینے کو تیار ہون تو اُسکو اِس سردی
کی رات مین اپنے گرم گرم بچھونے سے اُٹھکر یہان آنے مین کچھ تکلیف نہ ہو گی''
چارلس (کمرے سے جلد جاتے ہوے) ''حتی الوسع مین بہت ہی جلد
جاؤنگا''
ڈیوک۔ (واپس بُلا کے) ''ایک بات اور کہنے کو رہ گئی۔ چارلس۔ دیکھو ایسی
آہستگی سے جانا کہ آواز تک نہ آئے۔ تم سامنے والے دروازے کی کُنجی اپنے ساتھ

لیتے جاؤ۔ اور جب لوٹو تب بھی گھر مین اُسی احتیاط سے آنا۔ اگر تم مجھے یہان نہ پاؤ۔ یعنی کتب خانے مین۔ جب تم واپس آؤ گے تب۔ تو تم کالنس کو ٹھہرانا اور کہدینا کہ مین ابھی آتا ہی ہونگا!!

چارلس۔ (تعجب سے) "لیکن کیا آپ بھی کہین باہر جاتے ہین پیارے ابا!!"

ڈیوک۔ (لڑکے کی طرف عجیب طور سے دیکھ کے) "نہین۔ تھین کیونکر معلوم ہوا!! مین اپنے خاص کمرے مین جاؤنگا۔ تاکہ جن دستاویزون کی کالنس کو دیکھنے کی ضرورت ہو گی اُنکو مین بھی پہلے سے دیکھ لون اور الگ کر رکھون۔ لیکن اب ہم یہان اپنی تضیع اوقات ہی تو کر رہے ہین اور کیا۔ ایک ایک منٹ سونے کا سا قیمتی ہے۔ دیکھ لو!!"

پچھلے الفاظ یکایک کہتے ہوے ڈیوک اپنے پانوان زمین پر دے دے مارتا تھا۔

چارلس۔ "مین ابھی جاتا ہون۔ میرے پیارے باپ۔ اور مین اِس بات کا اقرار کرتا ہون کہ تمام میری حرکات و سکنات نہایت ہی پوشیدگی اور خفیہ طور پر ہونگی کہ کانون کان کسی کو خبر نہ ہو گی اور گھر بھر مین کوئی بھی جاننے نہ پائیگا کہ کیا ہوا!!"

ڈیوک۔ (بیٹے کا ہاتھ پیار سے دبا کے) "ہان بیٹا یہی مین بھی چاہتا ہون۔ ایسا ہی کرنا!!"

اِسکے بعد مارکوئس آف ارڈن کتب خانے سے اُسی وقت چلا گیا۔ اور چند لحظے مین چپکے سے گھر کے باہر نکل گیا اور سامنے والے دروازے کی کنجی بھی اُسنے اپنے پاس رکھ لی۔

مگر جون ہی چارلس اِس طور پر اُدھر روانہ ہوا اِدھر ڈیوک نے ایک بڑا بھاری جُبّہ پہنا اور دوسری کنجی اُسی دروازے کی اپنی جیب مین رکھ لی اور اُسی طور پر چپ چاپ یہ بھی گھر سے باہر نکل گیا۔

ایک گھنٹے کے بعد جب بہت سی کلاک گھڑیون مین دو بج رہے تھے۔ ڈیوک آف بلانٹ اپنے گھر واپس آگیا۔ جون ہی اُسنے احتیاط اور خبرداری سے سامنے والے دروازے کے اندر قدم رکھا بڑے کمرے کے لمپ کی روشنی اُسکے چہرے پر پڑی جو مُردے کے چہرے کی طرح زرد تھا۔ اور اس زور سے اُسکا ہاتھ کانپا کہ قفل مین سے کنجی نکالنی

مشکل ہوگئی۔ اور دروازہ بھی بغیر کھڑکھڑاہٹ کے بند نہ ہو سکا۔ اپنا جُبہ اور ٹوپی بڑے کمرے مین چھوڑ کے وہ کتب خانہ کی طرف کیڑے کی طرح رینگا اور جب اندر جاکے اُسنے دیکھا کہ بڈفورا سکوئر سے اسکا بیٹا ہنوز واپس نہین آیا ہو تو اطمینان سے کچھ بڑبڑانے لگا۔ اسکے انداز سے ایسا پایا جاتا تھا کہ وہ سمجھتا تھا کہ اسکو خود اُس سے زیادہ جبکا اِسکو پہلے خیال تھا دیر لگ گئی اور یہ بھی اِسکو اندیشہ تھا کہ مبادا اسکی واپسی کے قبل مارکوئس واپس آ گیا ہو مگر چونکہ اب تک وہ واپس نہین آیا تھا اسلیے اُسکا اطمینان کلی ہو گیا۔ کچھ تھوڑے سے کوئلے لے کے اُسنے آتشدان مین آگ کے اوپر رکھ دیے کیونکہ پہلے جو آگ تھی وہ اُس کی عدم موجودگی مین جل جلا کے راکھ ہو جانے کے قریب ہو گئی تھی اور اِس کے بعد یہ کمبخت رئیس اعظم کمرے مین ٹہلنے لگا۔ اسوقت اُسکے جوش و اضطراب گھبراہٹ اور بیقراری مین وہ شدت تھی جسپر غالب آنا اسکے اختیار سے باہر تھا۔ آدھ گھنٹہ گذر گیا اور پھر بھی اُس کا بیٹا نہ لوٹا۔ اب بیقراری کی کسیطرح برداشت نہین ہو سکتی تھی اُسکی بیصبری اور اُس کے طرح طرح کے شُبہون نے اِسکے ساتھ وہ کام کیا جو فصّاد کا نشتر رگِ جان کے ساتھ کرتا ہو یہ بات ظاہر تھی کہ کالنسن کے آنے پر کتنا کچھ منحصر تھا۔

آخر کار کچھ آہٹ سی سُنائی دی اور ایسا معلوم ہوا کہ کوئی شخص کتب خانے کے باہر آہستہ آہستہ آتا ہو۔ وہ اپنے جوش و خروش کی حالت کی جہل قدمی سے باز رہا اُسنے اپنا دم روک کے آواز کی طرف کان لگائے۔ اور چند ہی لحہ کے بعد کتب خانے کا دروازہ نہایت ہی آہستگی سے کھلا۔ اب ڈیوک کی جان مین جان آئی اور اسکی سانس اچھی طرح سے چلنے لگی اور وہ جلدی سے مسٹر کالنسن کے استقبال کو اور اپنے بیٹے کا اِس امر کا شکریہ ادا کرنے کو آگے بڑھا۔ کہ اُسنے اِس کامیابی کے ساتھ اِس کام کو جو اُسکے سپرد کیا گیا تھا بخیر و خوبی انجام دیا۔ اِس شکریہ کے ادا کرنے کے بعد باپ کی سریع السیر نگاہ جو بیٹے پر پڑی وہ بھی پُر معنی تھی اور اُس نگاہ کے ساتھ الفاظ ذیل اُسکی زبان سے نکلے۔

ڈیوک۔ اور اب میرے پیارے لڑکے تم جاکے اپنے خاص کمرے مین آرام کرو۔ کیونکہ در اصل تم بہت تھک گئے ہو اور اب تمکو آرام کی اشد ضرورت ہو اور مجھے یہان

مسٹر کالنسن سے باتون مین بہت دیر لگے گی"!

اِس بات کے سُنتے ہی مارکوئس آف اُزڈن کے خوبصورت چہرے پر فوراً مایوسی چھاگئی چونکہ اسکو قوی اُمید تھی کہ اُسکا باپ اُسکو اپنا ہمراز بنالیگا۔ اور اس معاملے کی بحث مین جو مسٹر کالنسن کی طلبی کا باعث ہوا اِسکو مدد دینے کی اجازت دیگا۔ اِسلیے اُسکا دل دُکھا اور حد درجہ اُسکی خاطر شکنی ہوئی اور اُسکو خیال گذرا کہ اِس قدر مستعدی اور دلسوزی کے بعد جو اُسنے اپنے باپ کے ارشاد کی تعمیل مین ظاہر کی تھی پھر بھی اُس سے پردہ رکھا گیا اور وہ شریک گفتگو نہ کیا گیا۔ اور علاوہ اِسکے اُس نے یہ بھی خیال کیا کہ بحیثیت اکلوتے بیٹے اور وارث خاندان ہونے کے اِسکو ایک قسم کا حق تھا کہ وہ ہر موقع اور ہر وقت پر اور ہر کارروائی مین جو بلکیت خاندان بلمانٹ کی تباہی اور بربادی سے متعلق بھی موجود رہتا اور شریک کیا جاتا۔

یہ تمام خیالات جو اُسکے بشرے اور حرکات و سکنات سے علانیہ صحیح صحیح پڑھے جاسکتے تھے جب ڈیوک کے ذہن نشین ہوگئے تو اُسنے اِسکو اِس طور پر ایک ملائم مگر محتم اشارہ وہانسے چلے جانے کا کیا۔

ڈیوک۔ (متانت سے) "میرے لڑکے تم کو کل حال کل معلوم ہوجائیگا مگر میری تمسے یہی التجا ہے کہ اِسوقت تم یہان نہ رہو صرف مسٹر کالنسن اور مجھکو تنہا چھوڑدو"!

چارلس نے کچھ جواب نہ دیا اور یکایک کمرے سے باہر چلا گیا اور اُسکا باپ چند لحظہ تک بیتابی اور بےچینی سے دروازے کی طرف جسکو وہ بند کرکے باہر گیا تھا دیکھتا رہا۔ اِسکے بعد یکبارگی اُسنے اپنا اطمینان کرلیا اور کالنسن کی طرف مخاطب ہوکے کہا کہ اپنا چوغہ اُتار کے علٰحدہ رکھ دے اور آگ کے قریب کرسی لے کے بیٹھ جائے۔

اِن ذات شریف کا سن قریب پچاس برس کے تھا اُسکے چہرے کے خط و خال کی سختی نگاہ کی غیر عذر پذیری اِس امر کی کافی شہادتین دیتی تھین کہ اِسکے مزاج مین روپیہ پیدا کرنے کی ہوا و ہوس کا غلبہ بہت ہے۔ اِسکے دل کی بیرحمی ناعذر شناسی اور اندازہ گیری اِس بات کا کامل ثبوت دیتی تھی کہ ہمدردی خداترسی اور مردم دوستی سے بالکل اسکو مس نہین ہے

طمع اور لالچ کے مختلف الاقسام اور خراب ترین مجموعون نے جو ہر دم وہر لحظہ اسکے گلو گیر رہتے تھے اِسکے دِل کو سیاہ کر دیا تھا اور اِسپر سختی کا غلاف چڑھا دیا تھا۔ ابتداً ایک وکیل کے دفتر مین وہ بطور ایک پیغام یا خط لیجانے والے اور متقاضی لڑکے کے ملازم تھا۔ لیکن نوشت وخواند مین ترقی کرنے اور کام کے سیکھ جانے مین اُسنے اِسقدر لیاقت پیدا کی کہ وہ نقل نویس ہو گیا۔ اور جہانتک ممکن ہوا بے ایمانی کے اصولون کے ذریعہ اور چکنی چپڑی باتون اور لگاوٹ کے طریقے سے بدنامی اور الزام سے ڈر کے اُسنے روپیہ جمع کیا اور اپنے آقا کی شاگردی مین مدت معینہ تک رہنے کا حسب دستور عہد وپیمان کیا اور بعد مدت معہودہ کے مختاری کا سارٹیفکٹ حاصل کیا۔ اسکی چستی اور چالاکی سے اُسکی مختاری کو اتنا فروغ ہوا کہ کثرت سے مؤکل اسکے پاس آنے لگے اور دولت کا دروازہ کھُل گیا۔ اِسقدر روپیہ آیا اتنا اُسنے کمایا کہ اُسکی طمع آسودہ ہو گئی لیکن اُسکی آگ بالکل نہ بجھی اور آخر کار اُسکو اِس بات کی فُرصت ملی کہ وہ اپنی بلند ترین تمناؤن کو بَر لائے اور اپنا ارمان نکالے اور اُن ارادون سے متمتع ہو اور اِس طور پر وہ ایک بڑا متموّل اور مالدار آدمی بن گیا اور بڑا بلند نظر اور ہمت والا مشہور ہوا۔ پس اِسوقت جب ہم اِسکو اپنے ناظرین سے معرفی کرتے ہین اُسکا دِل اِس بات پر مائل تھا کہ وہ اپنی کتخدائی کی حالت کو بدل کے متاہل ہو جائے اور نکاح کرلے یہ خواہش اِس کے دِل مین اِس وجہ سے پیدا ہوئی تھی کہ وہ اپنے عالم تنہائی کی برکتون سے بیزار ہو گیا تھا اور اکیلا رہنا اِسکو ستاتا تھا نہ یہ کہ خانہ داری کی مسرتون اور خوشیون کی آرزو تھی۔ بلکہ دماغ مین اور ہی چڑھی ہوئی تھی۔ اور اصل بات یہ تھی کہ اُسنے اپنا پکا ارادہ کر لیا تھا کہ اگر کسی امیر کبیر پشتینی رئیس کے خاندان کی کوئی لڑکی ملجاتی تو عقد کر لیتا تاکہ اِسکو جو پھبتیان عام رعایا کی نسل واولاد مین ہونے سے ستاتی تھین اُنسے نجات ملتی۔ اور عام رعایا مین ہونے کا دھبہ جو اِسکو لگا ہوا تھا مِٹ جاتا۔ اور اِس خیال وخواہش کا یہ نتیجہ جو اُس نے اوّل ہی اوّل اپنی عمر بھر مین نکالا تھا اور اپنا ایک ایسا مد نظر قائم کیا تھا ایسا تھا جس کو روپیہ جمع کرنے سے جو اِسکا اصل واصول تھا کچھ تعلق نہ تھا۔ یہ دُھن ہی اور تھی لیکن یہ بھی وہ خوب جانتا تھا اور اچھی طرح سے واقف تھا کہ رؤساء عظام مین سے جو ذی خطاب ہین

اور جنکو اپنی عالی خاندانی کا غرہ ہو کوئی بھی ایسا نہ تھا جو اپنی بیٹی کا ہاتھ اِس ادنیٰ مختار کے ہاتھ مین دیدیتا جسکی اصل و نسل اور حسب و نسب مین بھی کلام تھا۔ پس اِس طرف سے تو وہ بالکل مایوس تھا۔ اب باقی رہین ذی دول اور ذی خطاب اُمرا رعظام کی بیٹیان جو زمانے کی اُلٹ پھیر سے محتاج اور مفلوک ہوگئی تھین۔ پس اگر وہی اُسکے ساتھ کسی کلیسا مین جا کے رسوم ازدواج ادا کرتین تو اُنسے بھی عقد کرنے کے لیے وہ تیار تھا۔

ہم اوپر لکھ آئے ہین کہ مسٹر کالنس کی قریب پچاس برس کے عمر ہوگی اور اگرچہ اِسکے خط و خال نا ملائم اور کرخت تھے لیکن وہ بالکل بدشکل نہین تھا کیونکہ وہ اپنے دانتون کو بہت حفاظت سے رکھتا تھا اور سفید بھی تھے۔ اِسکے سیاہ بال بتقاضاے عمر آدھے کے قریب بھورے ہو گئے تھے۔ اِسکی آنکھین قدرتی اچھی تھین اگرچہ امارت اور پیشہ نے اُنکو روباہ باز اور نا میمون بنا رکھا تھا۔ قد میانہ تھا اور ایک دُبلا تپلا آدمی تھا۔ کمر مین اس وجہ سے کسی قدر خم آگیا تھا کہ سالہا سال تک میز پر جھکے جھکے تحریر کا کام کرتا رہا۔ تاہم اِس کے انداز و روش اور حرکات و سکنات سے انتہائی تیزی اور چالاکی پائی جاتی تھی تاہم اُسکی گفتگو ایسی تھی جو ہمیشہ آہستگی اور نہایت تحمل و غور اور استغنا سے ہوتی تھی۔ یہ ایک عادت تھی جو زندگی بھر رہی۔ مستعد اور حریف مکّار اور عیّار تو وہ تھا ہی اسپر غیب دانی اور پیش بینی کا ملکہ کامل طرّہ ہوا۔

علاوہ اِسکے اِسکو اپنے قول و فعل کا بھی پاس و لحاظ نہین تھا۔ پس مسٹر کالنس سا آدمی جسمین یہ سب صفتین موجود تھین ممکن نہ تھا کہ جو کام کرتا اُسمین کامیاب نہ ہوتا خواہ دُنیا کی بھول بھلیان اُسکی راہ مین آتین اور سوسائٹی کی خراب سی خراب حالت کا سامنا ہوتا مگر مسٹر کالنس کے سامنے کسی چیز کی کچھ حقیقت نہین تھی۔

علم مجلس اور داب و آداب صحبت مین وہ بالکل کندۂ ناتراش نہین تھا کیونکہ اِسکو ایسی عجیب و غریب آسانی پر دسترس تھی کہ اورون کی تقلید کر کے وہ اپنی طرز و روش آن کی آن مین بدل ڈالتا۔ اور جیسی صحبت ہوتی اُسکے انداز اور چال ڈھال کا نقال بنکر اُسکا سا اثر اپنی حرکات و سکنات مین پیدا کر لیتا تھا یا یہ کہو کہ یہ شخص ایسا باریک بین تھا

اور اس امر کی قابلیت رکھتا تھا کہ اپنی وضع اور حالت مین ایسی صورت پیدا کرتا تھا اور اپنے طرز گفتار ورفتار کو ایسا سانچے مین ڈھالتا تھا جو بالکل اُن تکلفات اور آداب کے مطابق ہو جاتے تھے جیسے اُن انجمنون مین جہان وہ اپنی دولتمندی یا اپنے مقتدر مُوکلون کی ضروریات کے سبب سے باریاب ہو سکتا تھا برتے جاتے تھے۔ پس دراصل وہ بالکل کندۂ ناتراش نہین تھا۔ لیکن تاہم اکثر اوقات وہ شوخ اور بے تکلف اور گستاخ بنجاتا تھا اور بہت جلد خلا ملا پیدا کر لیتا تھا۔ اسکے عروج نے اسکولاف زن اور اسکی دولت نے اسکو فیشن باز بنا دیا تھا۔ اور چیدہ چیدہ اور بڑے بڑے گھرانون کے کھانے کی میز پر یا ایوانون مین بے تکلفی اور بیباکی ظاہر کرنے کی غرض سے وہ اپنے طرز وطریق ایسی بے تپاک اور بے ادب آزادی کے بناتا جسکو وہ اپنی غلط کاری سے خیال کرتا تھا کہ اصل آزادی یہی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اُسکی جسمانی آرایش بھی ایسی ہوتی جس سے کسی قدر فضول خرچ ہونا پایا جاتا۔ اُسکی صدریون کے کپڑے کے رنگ بڑے بھڑکیلے اور چمکدار ہوتے تھے۔ اور اتنا جواہرات پہنتا تھا جتنا نمائش کے لیے حتی الامکان جمع کر سکتا تھا۔

مسٹر کالینس کی یہ کیفیت تھی جسکا اس شرح وبسط سے ہمنے یہ حال لکھا ہے۔ کیونکہ یہ حضرت بھی ایک ہی شخص ہین جنھون نے اس قصہ کے تماشا گاہ مین اپنا کچھ کم حصہ نہین لیا ہے۔

اُسنے اپنا جُبہ اُتار کے علیحدہ رکھ دیا اور جس کُرسی کی طرف ڈیوک نے اشارہ کیا تھا اُسپر بیٹھ کے یہ مختار اپنے ہاتھ آگ سے گرم کرنے لگا کبھی ایک ہاتھ آگ کی طرف رکھتا تھا کبھی دوسرا ہاتھ اور اس طور پر کبھی دونون ہاتھون کو دباتا اور ملتا تھا۔ اول تو بیٹھتے ہی اُسنے ڈیوک سے عذر خواہی کی اور کہا کہ جوقت مارکوئس آف ارڈن میرے مکان پر گیا تھا مین موجود نہ تھا دعوت مین گیا ہوا تھا اس وجہ سے دیر زیادہ ہو گئی اور حضور کو اتنا منتظر رہنا پڑا کہ ہنوز پلنگ پر جانے کی نوبت نہ آئی۔ یہ اُسکا بیان اس طور پر تصدیق ہوا کہ مسٹر کالینس شام کا پورا لباس پہنے ہوے تھا اور اسلیئے ڈیوک کی طلبی پر اس کو اپنے گرم گرم بچھونے سے سردی مین اُٹھنے کی تکلیف نہین ہوئی تھی۔

ڈیوک۔ (بطور استفہام) "آج شام کے ہولناک واقعات کا تذکرہ میرے فرزند دلبند نے آپ سے من و عن بیان کیا ہوگا"

مسٹر کالنسن "جی ہان میرے لارڈ۔ اور مین اُس وحشیانہ اور بیرحم جبر کی نسبت جو جناب ڈچز صاحبہ کے ساتھ کی گئی اپنے تہ دل سے حضور مین اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہون۔ واہ کیا اچھی عورت ہین۔ کیسا نورانی چہرہ پایا ہی۔ اور مین حیرت مین آکے اُنکو پسند کرتا ہون۔ مگر یہ بات کس کے خیال مین آسکتی ہی کہ مسٹر لیونس ہنیم ایسے فعل قبیح کا مرتکب ہوا ہوگا۔ یا یہ ہوا ہو کہ اُسکی طرف سے کوئی فعل ناشایستہ و نابایستہ ایسا سرزد ہوا ہو جس سے ڈچز صاحبہ کی توہین ہوتی ہو اور وہ ناخوش ہو گئی ہون اور یہ ناخوشی دیکھ کے وہ وحشیانہ کینہ وری اور بغض کی طرف مجبوری راغب ہو گیا ہو لیکن دوسرے معاملے کی نسبت۔ یعنی وہ معاملہ جو مسٹر سولومن کے یہان آنے کا باعث ہوا حضور آپ مجھپر خفا نہین ہوسکتے کیونکہ اب صرف یہی آخری تدبیر باقی تھی جو مین نے کی اور۔"

ڈیوک۔ (بات کاٹ کر) "مہربانی سے مجھے بھی کہنے دوگے یا نہین مسٹر کالنسن!!"

ڈیوک نے جب یہ دخل در معقول دیا اُسوقت کنسرویٹری کے واقعات کی بابت جو کچھ یہ مختار اپنے غور و تامل سے کہہ رہا تھا جس سے اِسکو تکلیف دہ اور رنج آور جوش پیدا ہوتا جاتا تھا وہ اُسکے فرو کرنے اور روکنے مین بجد سے ساعی تھا۔

کالنسن "بہتر ہی۔ مین اب ایک لفظ بھی مُنھ سے نہ نکالونگا حضور کو جو کچھ فرمانا ہو سب فرمالین۔

یہ کہہ کے ایک نہایت عمدہ طلائی ڈبیا جسمین جواہرات جڑے تھے مختار نے اپنی جیب سے نکالی اور اُسمین سے ایک ہلاس کی چٹکی لی۔

ڈیوک "آپ جانتے ہین کہ میرے سب قرض خواہون کا یہی ارادہ ہی کہ وہ آخری تدبیر پر عمل کرین مسٹر سولومن بھی مجھ سے ایسا ہی کہتے تھے۔ چند مہینے گذرے ہین کہ آپ نے بعض شرائط کا اشارتاً و کنایتہً تذکرہ کیا تھا کہ اگر اُنکے مطابق کیا جاتا تو آپ مجکو میری مشکلات سے نجات دِلانے کو راضی تھے۔ مگر مین نے اُنپر عمل کرنیسے

انکار کیا تھا۔ شاید حماقت سے آپکی شرائط کے مطابق کاربند نہ ہوا مَین تسلیم کرتا ہون
مَین نے اپنی ناشایستگی اور کبر و نخوت سے اُنکو منظور نہ کیا تھا۔ اور اَب مَین اپنے
کیے سے آپ پشیمان ہون اور آپ سے معذرت خواہ ہون۔ اور اَب آپ نے بھی
کافی طور پر اپنا بدلا لے لیا ہو کہ اپنے مطالبہ اور زرِ قرضہ کے وصول کرنے کے لیے ابھی
چند ہی گھنٹے ہوے ہین۔ وہ تدبیر نکالی تھی جس سے میری حقارت اور بعزتی مین
کوئی بات باقی نہ رہی تھی"۔
مختار ڈیوک کو چند لحظہ تک خاموش دیکھہ کے سمجھا کہ جواب کا طالب ہو۔ اور
اِس طور پر جواب دہ ہوا۔
مسٹر کالنسن "اے میرے لارڈ۔ یہ میرا فعل بدلا لینے کی غرض سے نہ تھا۔
مَین کبھی کسی جذبے کا مطیع نہین ہون۔ سوا اسکے جسمین میرا ذاتی فائدہ ہوتا ہو میری
رسائی سے بدلے کا مقام یا تو زیادہ اونچا ہو یا بہت ہی نیچا ہو۔ مَین نہین جانتا کہ کہان
ہو۔ بہر حال مَین نے بدلا نہین لیا ہو۔ جو تدبیر مَین نے کی صرف وہی ایک تدبیر باقی
تھی جو مجھکو میرے روپیہ وصول کرنے کی خواہش نے سوجھائی۔ مگر ہان مَین تسلیم کرتا ہون
کہ میرا یہ فعل بڑی بے لحاظی اور شتاب زدگی سے ہوا ہو اور اسکی وجہ یہ ہوئی کہ ان حیرانیون
اور پریشانیون کی چونکا دینے والی حالت جو آپ کے گرد ہجوم آور ہونے کو ہو مجھے معلوم
تھی اور مجھ سے پوشیدہ نہین رہ سکتی تھی"۔
ڈیوک "خیر مسٹر کالنسن مَین اِس بات کے سُننے سے خوش ہوا کہ آپکو مجھ سے
کوئی کینہ نہین ہو۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب آپ نے چند مہینے ہوے کہ بعض شرائط میرے
غور اور خوض کرنیکے لیے تجویز کر کے لکھکر بھیجے تھے مَین نے آپ سے کیا کہا تھا"۔
کالنسن۔ (اپنی عادی سختی اور سنگدلی سے) "حضور نے اُن شرائط پر تعجب
ظاہر کیا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ شرائط مذکور میری انتہا کی خود بینی اور تعجب انگیز گستاخی پر
دلالت کرتے ہین"۔
ڈیوک (بہت گھبرا کے) مسٹر کالنسن میری یہ مراد ہرگز نہین تھی

میرا یہ منشا تھا کہ آپ میری وجوہات پر پھر غور کرین۔ اور اُن اُمیدون کو جو مجھے تھین"

مسٹر کالنس۔ (اپنی گھڑی کی زنجیر سے کھیلتے ہوئے) "مجکو اُس موقع کی ایک ایک بات جسکا حضور نے حوالہ دیا ہی بخوبی یاد ہی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ آپ کا فرزند چند مہینے کے بعد سن بلوغ کو پہونچے گا اور جب وہ سن بلوغ کو پہونچیگا اُسوقت وہ جائداد کا بار قرضہ کم کرنے مین آپ کا شریک ہوگا اور جتنے قرضخواہ ہین اُنکو اُنکے اطمینان کے بموجب ضمانت بھی دیدی جاویگی۔ اِسکے جواب مین بندہ نے عرض کیا تھا کہ اسی کا ہمشکل ایک معاملہ اُسوقت بھی پیش آیا تھا جب جناب ڈیوک آن جہانی زندہ تھے اور ایک بڑے حصۂ جائداد کی نسبت آپ نے بھی ایسا ہی انتظام فرمایا تھا جسکا نتیجہ کچھ نہ نکلا اسلیئے آپ کے صاحبزادہ کی رضا و رغبت سے اگر جزو علاقہ فروخت بھی کرڈالا جائے تاہم ایفاے زر قرضہ کے واسطے ناکافی ہوگا۔ پس اب حضور مجھکو اس امر سے مطلع فرمائین کہ آیا اس عرصہ مین جو حضور نے مکرر سہ کرر بلکہ بارہا اس معاملے کو جانچا اور پرتالا اُس سے کوئی ایسے واقعات جدید بھی مستنبط ہوے ہین جنسے میری معروضات سابقہ کی تردید ہوسکتی ہو"

ڈیوک "بلکہ قضیہ بالعکس ہی مسٹر کالنس۔ اور افسوس ہی کہ جیسا اِس معاملے پر آپنے بہت مناسب طور پر غور و تامل کرکے اپنی راے ظاہر کی تھی وہ بہت صحیح تھی"

مسٹر کالنس "اور اسلیے اب حضور کا فرزند۔ کہ اب فضل الٰہی سے سن بلوغ کو پہونچ گیا ہی۔ وہ بات آپ کے لیے بھی کرے جو حضور نے اپنے والد ماجد کے لیے کی تھی تو تمام جائداد اور علاقہ بالضرور نیلام ہوجائیگا اور قصر بلھا نٹ تباہ و برباد ہوکے منہدم و مسمار ہوجائیگا"

ڈیوک۔ (آہ سرد بھر کے) "اسمین شک نہین جو کہتے ہو بجا ہی۔ یہی حالت ہی"

مسٹر کالنس "تو پھر حضور کا منشا یہ ہی کہ زر کثیر کی ایک رقم جس طور سے ہوسکے آپکو ملجائے تاکہ جو لوگ سخت تقاضا کر رہے ہین اُنکا پہلے تصفیہ ہوجائے اور پھر آپ اپنی جائداد اور علاقہ کی ترقی کی طرف بجان و دل متوجہ ہون۔ مالگذاری اور آمدنی مین ترقی کرین اور رہنون کو سود

ادا کرنے کے بعد جو کچھ پس انداز ہو اُسکو آپ اپنے خرچ مین لائین "
جب مسٹر کالنسن اس طور پر اپنی سنگدلی اور بیرحمی اور معاملہ داری کی صفائی سے سچ سچ بات کھلم کھلا بیان کرچکا تو اُسنے ہلاس کی ایک بڑی سی چٹکی بھرلی -
ڈیوک " آپ نے مقدمہ کی کیفیت بہت ٹھیک ٹھیک بیان کی - اگر دو ہی برس کے واسطے مجھے دس لاکھ روپیہ ملجاتے تو مین محفوظ رہتا "
مسٹر کالنسن " اللہ اکبر - اسقدر رقم کثیر - مگر کس صورت سے مین حضور کی مدد کرسکتا ہون - تعلقہ کی اسقدر آمدنی نہین کہ وہی کفالت اور ضمانت کے لیے کافی ہوسکے اور یہ بات تو بیکار سے بدتر ہی کہ مارکوئس آف ارڈن اُس حصّہ کو جو اُنکے نام کردیا گیا ہی مکفول کرین "
ڈیوک (ہکلاتے ہوے) " تب تو پھر آپ نہین - مین خیال کرتا ہون - یعنی یہ کہ آپ نے بیشک اُس تجویز کی نسبت جو چند مہینے ہوے پیش ہوئی تھی بہت بہتر سمجھا ہی "
مسٹر کالنسن " نہین حضور - مین نے اسکو بہت بہتر نہین سمجھا ہی - مگر گفتگو تو اس امر مین ہی کہ وہ تجویز اس آپکی خواہش سے جو دو برس کے واسطے روپیہ لینے کی نسبت ہی کیا تعلق رکھ سکتی ہی میری غرض سیدھی سیدھی اور سادہ سادہ تھی - مین نے بجائے خود یہ تجویز کی تھی کہ مین دس لاکھ روپیہ حضور کو پیشکش کرون - بلا رسید - بلا ضمانت - بلا تحریر دستاویز - یعنی صاف صاف یہ ہی کہ دس لاکھ روپیہ حضور کو اس شرط پر دے ڈالون کہ "
ڈیوک - (فوراً روک کے اور یہ جان کے کہ کسی ناخوش آیند معاملے کا تذکرہ ہونیوالا ہی) ہان ہان - مجھے وہ شرط بخوبی معلوم ہی - مگر مین نے جو تجویز کی تھی وہ یہ تھی کہ اُن شرائط کی ترمیم اس طور پر کیجاتی کہ آپ مجھکو دس لاکھ روپیہ دو برس کے وعدے پر میری ذات خاص کی ضمانت پر قرض دیتے اور اگر دو برس کے گذر جانے کے بعد مین قرضہ کا روپیہ ادا نہ کرسکتا تو اُسوقت آپکو دوسری شرط کے پورا کرانے کا اختیار حاصل ہوتا "
مسٹر کالنسن - (تامل سے) " دو برس - دو برس - بہت بڑی مدت ہی - اب مین پچاس برس کا ہون - اب بھی بہت عرصہ گذر گیا ہی "
ڈیوک - (بات کاٹ کے) " مگر آپ ایسے ہین کہ ابھی اپنے کو جوان کہہ سکتے ہین -

اور سمین بھی شک نہین کہ جتنی آپ بیان کرتے ہین اُتنی ہی آپ کی عمر معلوم بھی نہین ہوتی ''

مسٹر کالنین - (اِس طور پر کہ طنز ظاہر نہ ہوا ور رمز کی بات کھُلنے نہ پائے) ''مین حضور کی اِس تعریف کا شکریہ ادا کرتا ہون - دس لاکھ روپیہ بڑی بھاری رقم ہے اور جب تک وہ مدعا جسکے حاصل ہونے کی مدت سے خواہش ہے حاصل نہ ہو جائے یہ رقم اِس طور پر نہین لگا دی جا سکتی - حضور مجھ سے صاف صاف بیان کرینگے - پردہ نہ رکھینگے - آپ صرف اتنا فرمائین کہ دو برس گذر جانے کے بعد پھر وہ کونسا موقع آپ کو ملیگا کہ حضور اِس قرضہ کا روپیہ ادا کر دینگے اور اُس شرط کے پورا کرنے سے جسکو مین سمجھتا ہون کہ آپ بہت ہی ناپسند کرتے ہین اور مکروہ جانتے ہین محفوظ رہین گے - آئیے ہم دونون صاف دِلی سے اِسوقت گفتگو کرین کسی طرح کا کھوٹ کپٹ دلون مین نہ رکھین اور اِس معاملے کو معاملہ داری کے طریقے سے طے کر ڈالین''

ڈیوک ''بہتر ہے ایسا ہی ہوگا''

یہ جواب دیتے ہوے اِس رئیس اعظم کو اِسقدر جوش آیا کہ خود اپنی حقارت اور تضحیک شکل سے اخفا کر سکا اور جو ناخوشنودی اور استکراہ مخاطب کی نسبت اِسکے دِلمین پیدا ہوئی تھی اِسکو بھی چھپا نہ سکا - مگر کیا کرتا ضرورت اور احتیاج نے اِسکو ایسے شخص سے معاملہ کرنے کے لیے مجبور کیا تھا - وہ اِس طور پر متکلم ہوا -

''مین بخوبی جانتا ہون کہ جسقدر روپیہ مین نے طلب کیا ہے اُس سے اِسی قدر قرضہ کے ادا ہو جانے کا انتظام ہو سکیگا جسکا سخت تقاضا ہے اور بعد اسکے جو دو لاکھ روپیہ باقی رہیگا وہ تعلقہ کی اصلاحات اور ترقیات مین صرف ہوگا - اِسلیے مین اپنی ذات کو فریب نہین دے سکتا کہ مرتہنون کا سود ادا ہو جانے کے بعد تعلقہ کی پیداوار کی آمدنی سے اِسقدر پس انداز ہو سکیگا کہ دو سال گذر جانے کے بعد اُس باقی سے آپکا مطالبہ ادا ہو جائے - مگر اِس عرصے مین ایک بات کی مجھے قوی اُمید ہے کہ میری دو بیٹیون مین سے ایک بیٹی کسی معزز رئیس کی پیاری اور معزز زوجہ بنجائیگی اور رئیس مذکور ضرور

وقت میری مدد کیواسطے ہرگز ہرگز پس وپیش نہ کریگا“

مسٹر کالنسن۔ (بلالحاظ طنز وطعن) ”آپ کی اس شدت سے صفائی کا مین شکریہ ادا کرتا ہون۔ پس اس تقریر کی غرض یہ معلوم ہوتی ہو کہ حضور مجھکو ایک کل کا گڈا بنایا چاہتے ہین کہ جب اور جس طرف چاہا اُسکی کل پھیر دی“

ڈیوک ”مین اس بات کے ثابت کرنے مین کوشش کرتا تھا کہ آپ کو اپنے روپیہ کی واپسی کا بہر نوع یقین کامل ہو جائے۔ بہر حال دونون صورتون مین آپکا کچھ نہین جاتا اور آپ محفوظ رہتے ہین“

یہ بات رئیس اعظم نے اس واسطے کہی کہ اسکو ایک اندیشہ پیدا ہو گیا تھا اور وہ اندیشہ یہ تھا کہ چونکہ کالنسن کے سامنے سب حال صاف صاف بیان کر دیا ہو ایسا نہو کہ وہ اُس دوسری شرط کے ایفا پر جسکا ذکر ہوا ہو معاملے کا انحصار رکھے۔

مسٹر کالنسن ”مانا۔ لیکن چونکہ حضور نے میری مجوزہ شرائط مین جنکو مین نے چند ماہ کا عرصہ ہوا پیش کیا تھا ترمیم چاہی تھی تو مین بھی اب اس امر کا اجازت خواہ ہون کہ بجائے خود جناب کی مجوزہ شرائط مین ترمیم کرون“

یہ کہہ کے مسٹر کالنسن اُس کرسی سے جو آتشدان کے پاس رکھی تھی اُٹھ کھڑا ہوا اور جو کرسی میز کے برابر رکھی تھی اُسپر جا بیٹھا۔ اسکے بعد اُسنے فلس کیپ کاغذ کا ایک تختہ لیا اور داد ستد کے قاعدے کے بموجب حاشیہ توڑا اور اُسپر وہ شرائط جن کا وہ ڈیوک کو پابند کرنا چاہتا تھا تحریر کرنے شروع کیے۔ جسوقت وہ لکھنے لگا ڈیوک اپنی پریشان حالت مین کمرے مین اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ صرف پاؤ ہی گھنٹے کے عرصے مین اُسنے کم سے کم بارہ دفعہ جیب سے گھڑی نکال کے دیکھی۔ مگر مسٹر کالنسن نے اسکے اضطرار اور بے صبری پر کچھ توجہ نہین کی وہ برابر غور و فکر سے اِس طور پر لکھتا رہا جیسا کہ کوئی شخص کسی معاملہ عظیم کی تحریر مین بجان و دل متوجہ ہو۔ کئی مرتبہ وہ ٹھہر بھی گیا کہ ایک آدھ چٹکی ہلاس کی لیلے۔ اور جب وہ اس طور پر ٹھہر جاتا تھا ڈیوک غصّے سے اپنے پانون زمین پر دے دے مارتا تھا کیونکہ اُسکو اُسکا ایک ساعت بھر بھی توقف

کرنا گران گذرتا تھا اور بڑا ناگوار ہوتا تھا۔ آخر کار پاؤ گھنٹہ گذر گیا اور مسٹر کالنسن نے قلم ہاتھ سے رکھدیا اور جس دستاویز کا اُسنے مسودہ کیا تھا اُسکو ڈیوک کے حوالہ کیا۔

اُن شرائط کو جو سلسلہ وار مشروحاً و مفصلاً مرقوم تھین جب ڈیوک آف بلمانٹ نے پڑھا غصہ سے تمام بدن اِسکا کانپنے لگا اور چہرے پر اِس شدت سے زردی چھاگئی جیسے کسی مُردے کا چہرہ ہوتا ہے۔ کاغذ کو اُسنے اپنے ہاتھ سے پھینکدیا اور کہا۔

ڈیوک "یہ شرائط مجھکو ہرگز منظور نہین ہین"۔

مسٹر کالنسن۔ (معمولی استغنا سے) "تو پھر اِس ملاقات کا بھی خاتمہ ہے۔ مین حضور کی خدمت مین شب بخیر۔ بلکہ مجھے کہنا چاہیئے صبح بخیر۔ عرض کرتا ہون"۔

یہ کہہ کے کالنسن دروازے کی طرف چلا۔

اُسکی اُنگلیان ہاتھی دانت کے دستہ پر تھین جو دروازے مین لگا ہوا تھا۔ قریب تھا کہ دستہ گھمائے۔ کہ ڈیوک نے اُچھل کے اِسکا بازو پکڑ لیا۔

ڈیوک۔ (بکمال اضطراب سے) "ٹھہریے۔ اِس طور پر رخصت ہونا مناسب نہین۔ آئیے اِس معاملے مین پھر اچھی طرح سے گفتگو کرین"۔

کالنسن "(آتشدان کی طرف واپس آتے ہوے) "بہتر ہے جو ارشاد ہو"۔

ڈیوک۔ (کاغذ کی طرف اشارہ کرتے ہوے) "بس آپکی یہی آخری تجویز ہے"۔

کالنسن۔ (بے پروائی سے) "یہی ہے۔ میرے لارڈ آپ جانتے ہین کہ مین اہل پیشہ ہون پورا پورا معاملہ دار مطلبی۔ اور جو مجھے کرنا ہوتا ہے وہ مین ایک ہی مرتبہ دل مین ٹھان لیتا ہون اب یہی ٹھنی ہوئی ہے۔ جو ٹھنی ہوئی ہے"۔

ڈیوک۔ (غم و غصہ اور ملامت آمیز آواز سے) یہ نہین ہوسکتا کہ اِن بیحد و حساب اور قہرناک شرائط کے پورا کرنے مین آپ ہی کی ضد قائم رہے"۔

کالنسن "یہ اصرار تو حضور چلا ہی جائے گا۔ یعنی جبتک میری ذات کو اِس معاملہ سے تعلق ہے اُن شرائط کے پورا کرانے مین اصرار ہی رہیگا"۔

ڈیوک (بکفِ افسوس مل کے) "یہ ایک غیر واجب فائدہ ہے جو تم میری تباہی د

حالت کی بدولت اُٹھایا چاہتے ہو۔ تم مجھکو بالکل اپنے اختیار مین کیے لیتے ہو۔ تم میری دونون بیٹیون کی تقدیر کے گویا منصف اور مجوز بنتے ہو مسٹر کالنس ذرا تم لو۔ سوچو۔ اُس ایک اور خاص شرط پر جسکے بارے مین ہماری تمھاری رائے کا اختلاف ہے پھر غور کرو۔"

مسٹر کالنس "مین بخوبی سوچ چکا ہون حضور۔ اور جہانتک کہ اسمین مین اپنا تعلق دیکھتا ہون مجھے معلوم نہین ہوتا کہ دوبارہ غور کی ضرورت ہے"

یہ کلام اس سختی سے کیا گیا کہ کسی غصہ مین بھرے بیٹھے آدمی کی اشتعال طبع کے لیے کافی تھا۔

ڈیوک۔ (آہستہ سے) "لعنت ہے۔ تف ہے۔ نفرت ہے تیری اوقات پر!"

یہ کہہ کے ڈیوک نے منھ پھیر لیا اور پھر کمرے مین اس طور سے ٹہلنے لگا جیسے کوئی زخمی شیر اپنے پنجرے مین پھرتا ہو۔ لیکن چند منٹ کے بعد اُسنے پھر مختار کو مخاطب کر کے دریافت کیا۔

ڈیوک "اگر مین منظور کر لون تو روپیہ کب تک آئیگا"

کالنس "فوراً جسوقت کل بنک کھلین۔ نو بجے"

یہ کہہ کے مسٹر کالنس نے بے پروائی سے ایک اور چٹکی ہلاس کی لی اُسوقت اسکے چہرے کی کیفیت دیکھنے کے قابل تھی۔ اندر سے تو خوش تھا کہ اب پالا مار لیا ہے اور باہر سے بے غرضی پائی جاتی تھی۔

ڈیوک۔ (بیقراری اور پس و پیش سے) "کیا اور شرائط پر مجھے روپیہ نہین ملسکتا"

کالنس "مین کسی اور شرط سے واقف ہی نہین ہون"

ڈیوک "کیا تم پانچ لاکھ روپیہ۔ صرف پانچ لاکھ روپیہ میری اور لارڈ ڈارڈن کی ضمانت پر دیسکتے ہو"

کالنس "ایک حبہ نہین۔ حضور۔ ایک حبہ"

ڈیوک "بس مجبوری ہے۔ تمھاری تجویزین منظور ہین"

یہ الفاظ کہنے کو تو یہ رئیس اعظم کوشش بلیغ سے کہہ گیا مگر پیچھے پچھتایا اور اپنی

کم جرأتی پر بہت پشیمان ہوا اور پھر کہا۔
کل ساڑھے نو بجے صبح کو مین یہان تمھارا اور روپئے کا منتظر ہونگا۔
مسٹر کالنسن۔"
مسٹر کالنسن۔(فقرہ پورا کرنے کو) "اور اقرارنامہ مین مکان پر جاتے ہی لکھ ڈالونگا پیچھے سونے جاؤنگا۔ مین کسی اپنے محرر کو گواہی کے واسطے بھی لیتا آؤن"
ڈیوک "ہان۔ ہان لیتے آنا"
یہ کہتے ہوے ڈیوک کے اوپر غشی کی حالت طاری ہونے لگی۔ کیونکہ اسکو اس بات کا خیال آیا کہ اپنی ہی موت کے فتوے پر اپنا العبد ثبت کرنیکی اسنے رضامندی ظاہر کی تھی۔ یہ کہہ کے ڈیوک نے اسکو رخصت کیا۔
ڈیوک "شب بخیر۔ شب بخیر"
کالنسن "بلکہ روز بخیر۔ حضور"
اسکے بعد مختار گھر کو رخصت ہوا۔

گیارھوان باب

(دعوت ہال کے بعد دوسرا دن)

ساڑھے آٹھ بجے صبح کے نواب نامدار یعنی ڈیوک عالی وقار خوابگاہ سے برآمد ہوا اور بیگم صاحبہ زہرہ پرستار یعنی ڈچز عالیمقدار کے کمرے کی طرف جاکے دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔ کلیمنٹائن فرانسیسی خواص نے دروازہ کھولا۔ اور اپنے لبون پر انگلی رکھی جس سے یہ مراد تھی کہ خاموش رہیئے کیونکہ ڈچز آرام مین تھی۔ ڈیوک لحظہ بھر وہان کھڑا رہا اُس کے بعد اُس نے چھوٹے کمرۂ متصلہ مین اُس کو آنے کا اشارہ کیا۔

اِس حکم کی تعمیل مین کلیمنٹائن نے شہ نشین اور خوابگاہ کا دروازہ بند کیا۔ اِن مکانات کا مفصل بیان ایک باب گذشتہ مین ہو چکا ہی۔ اور اس تعجب مین غلطان و پیچان ہو کے کہ ڈیوک نے جو اس طور پر اسکو طلب کیا ہی شاید سمین کوئی بھید ہی وہ اسکے ساتھ چھوٹے کمرہ مین جو ڈچز کے کمرون سے متعلق تھا چلی گئی۔

ڈیوک "میرے نزدیک کلیمنٹائن۔ آج لیڈی صاحبہ کا مزاج کیسا ہی جہانتک تم تمیز کر سکتی ہو بیان کرو۔"

کلیمنٹائن "رات کو تو حضور بیگم صاحبہ آرام سے سوئین۔ اور حضور کو تو معلوم ہی ہی کہ دونون معالج صبح کے چار بجے تک آنکی خدمت مین حاضر رہے۔ ابھی تھوڑی دیر کیلئے چلے گئے ہین۔ کچھ اچھے ہی آثار پائے گئے ہونگے جب تو چلے گئے۔ آدھ گھنٹہ ہوا کہ جراح پھر آیا تھا اور یہ دیکھ کے کہ جناب عالیہ آرام مین ہین خوش ہوا تھا۔ طبیب کے ساتھ اب پھر واپس آتا ہی ہوگا۔"

ڈیوک "اور تم کلیمنٹائن اپنی لیڈی کی خدمت مین برابر حاضر رہنا خبردار۔"

کلیمنٹائن "یہی میری خدمت اور فرض اور خوشی ہی۔ اے حضور۔ اور جہانتک ممکن ہی مین بیگم صاحبہ کی حضوری مین حاضر رہونگی۔"

ڈیوک "بہت خوب۔ تم شریف اور معقول پسند جوان عورت ہو اور مجھے تمھارا بڑا اعتبار ہی اور تم سے اطمینان ہی۔ اسلیے مین یہ چاہتا ہون کہ جہانتک تم سے ہوسکے تم ڈچز صاحبہ کے پاس رہا کرو۔ اُنکو بھی تمھاری ہی خبر گیری اور تیمارداری کی ضرورت ہوگی اور تم خاطر جمع رکھو تمکو بخوبی انعام ملیگا۔ کلیمنٹائن دن رات تم اُنھین کے پاس رہا کرو۔"

اِس فقرے پر ڈیوک نے زور ڈالا اور پھر کہا۔

"اور خبردار کسی دوسری خواص کو اپنی جگہ تم اُنکے پاس نہ چھوڑنا۔ ہر دم و ہر لحظہ تم خود ہی موجود رہنا۔ دیکھو۔ یہ میرا حکم ہی۔ میری آرزو ہی۔ میری التجا ہی۔ سمجھین" یہ بڑھا وا پا کے اور ایسی خوشامد کے فقرے سُنکے اور یہ دیکھ کے کہ اُسکا اسقدر اعتبار اور اقتدار سمجھا گیا ہی فرانسیسی عورت بہت خوش ہوئی اور اُسنے جواباً عرض کیا

کلیمنٹائن "حضور مین بخوبی سمجھ گئی - مین حضور سے اقرار کرتی ہون کہ اپنی پیاری لیڈی کو ایک لحظہ بھر بھی اکیلا نہ چھوڑونگی - جبتک اندیشہ اور خدشہ باقی ہے مین اُنھین کے پاس رہونگی"

ڈیوک "ٹھیک ٹھیک - یہی بات مین چاہتا ہون خبردار تم اُسوقت تک اُنکی خبرداری کرنا جبتک اُنکو بولنے کی طاقت آجائے بڑی ہوشیاری سے خبر رکھنا اور جب بولنے کی طاقت آجائے فوراً ہمکو اطلاع دینا"

کلیمنٹائن "حضور کی ہدایتون کی حرف بحرف تعمیل ہوگی"

ڈیوک "اور صرف خاص اس مطلب کے واسطے تمکو خبرداری نہ کرنا چاہیئے بلکہ زیادہ تر اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ پہلے پہلے بیگم صاحبہ کے مُنھ سے کون بات نکلتی ہے جو دوبارہ حاصل ہونے والی طاقت گفتار کی پیش رو ہے - دیکھو خبردار بھولنا نہین جسوقت تم کو معلوم ہو کہ بیگم صاحبہ کی ذہنی یا بیانی قوت کا عود ہوا اور وہ اپنے ہوش حواس مین آئین اُسیوقت تم میرے پاس چلی آنا یا مجھے بُلا بھیجنا - یا مجھے بُلا لیجانا"

کلیمنٹائن "ہر امر مین جو حضور کا ارشاد ہوا ہے اُسکی لفظی تعمیل ہوگی"

اسکے بعد ڈیوک انعام کے وعدے کا بار بار اعادہ کرکے کھانا کھانے کے ایوان مین جانے کو نیچے اُترا - اور کلیمنٹائن انگوٹھون کے بَل چلتی ہوئی اپنی لیڈی کے کمرے کے اندر پہونچ گئی -

سوتی ہوئی ڈچز کے زرد مگر حسین چہرے کو بغور و تامل دیکھتے ہوے اس فرانسیسی عورت کے دل مین جو جو خیالات پیدا ہوے وہ یہ تھے -

"آہ تو اسمین تعجب کیا ہے کہ نواب جو متردد ہے اور چاہتا ہے کہ جو کچھ اُسکے لبون سے نکلے اُسکو پہلے وہی سُنے - اس معاملہ مین کوئی بڑا بھاری بھید ہے جسکا قفل بڑا نہین لگا ضرور ہے کہ کوئی راز کی بات ہوگی - شاید نواب صاحب کو اپنی شاندار بی بی کی طرف کچھ نہ کچھ شبہ ہو کیونکہ رشک اور حسد - بدگمانی اور بد باطنی کے سامان نظر آتے ہین مگر وجہ کیا تھی کہ لیوین ہیم اسکو علحدہ لے گیا - آہ سچ تو یہ ہے کہ بیگم بے قصور ہے - یہ غریب بیچاری

اور جب اُسنے اپنے قاتل سے انکار کیا ہوگا تب اُسپر جنون سوار ہوا ہوگا۔ ہان ضرور بالضرور۔ اصل بات یہی ہوگی کہتے ہین کہ مسٹر لیوین ہنیم نے ڈیوک کو اتنا روپیہ قرض دیا ہی جسکی کچھ انتہا ہی نہین ہی۔ اور یہ تو آنکھون کی دیکھی بات ہی کہ اس گھر سے وہ کتنا مالوف اور مانوس رہا ہی۔ ہر ایک سے خلا ملا ہر ایک سے یکدلی اور یگانگت کا برتاؤ ہر ایک سے محبت لیکن مین نے تو بھی کسی قسم کی بدنگاہ اُسکے اور بیگم کے درمیان نہ دیکھی اور نہ سُنی۔ ہمیشہ بیگم صاحب سے وہ نہایت باادب ہی پیش آتا رہا ہی۔ اور باوجودیکہ لارڈ ڈارڈن بیگم کے تریٹ سے نہین ہی تاہم اُس سے اُسکو کیسی انتہا کی محبت تھی۔ کیسا دل سے وہ اُسکو چاہتا تھا۔ سچ پوچھو تو اس ہولناک وقت تک جب وہ اُس فعل قبیحہ کا مرتکب ہوا تھا وہ گھر بھر کا دوست تھا۔ لیکن ڈیوک مشتاق او متردد ہی کہ بیگم کو جب بولنے کی طاقت آئے تو جو الفاظ اُسکے منھ سے نکلین پہلے اُنکو وہی سُنے نہین۔ یہ نہین ہونیکا۔ یامیرے مالک اللہ۔ یہ نہین ہونے کا۔ پہلے تو وہ الفاظ کوئی اور شخص سُنے گا جبکا نام میڈم موسلی کلیمنٹائن ہی۔ اور وہ خود مین ہون۔ اگر اس معاملے مین کوئی راز اور بھید کی بات ہی تو جس طرح سے ہوسکیگا۔ جس طور پر بنے گا مین ہی اسکو دریافت کرونگی۔ دوسرے کی کیا مجال کیا طاقت جو پاس بھی پھٹکنے پائے"

جب اُسکے خیالات کا بہاؤ اس خواص کو بہاتے ہوے اس اطمینان کے قابل ارادے کے قریب لایا وہ اپنے معمولی اخلاق سے مسکرائی۔

اس عرصے مین جیسا ہمنے ابھی ابھی بیان کیا تھا ڈیوک آف بلمانٹ نیچے اُتر کے کھانا کھانے کے کمرے مین پہونچ گیا تھا اور تھوڑی ہی دیر بعد مارکوئس آف آرڈن اُسکا بیٹا بھی اُسکے شریک ہوگیا۔ لیڈی میری میلکوپ ڈیوک کی چھوٹی بیٹی گو کسی قدر اچھی تھی مگر اس قابل نہ تھی کہ اپنے کمرے سے باہر نکل سکتی اور لیڈی کلیر دسا بھی اپنی بہن ہی کے پاس رہی۔ اسلیے اس موقع پر ڈیوک اور اُسکا بیٹا دونون تنہا تھے۔ اور ظاہرا دونون جانب سے حیرانی اور پریشانی کے آثار پیدا تھے۔ کیونکہ نوجوان مارکوئس جس طور پہ اُس بحث مین شامل ہونے سے جو اُسکے باپ اور مسٹر کالنس کے

باہم ہونیوالی تھی خارج کیا گیا تھا وہ اسکو بھولا نہ تھا اور ڈیوک کو بھی اپنا اقرار جو اُسنے اپنے بیٹے سے کیا تھا کہ رات کے تمام حالات بے کم و کاست بیان کرونگا یاد تھا حالانکہ ڈیوک کا اصلاً و مطلقاً ارادہ نہین تھا کہ وہ اِس بارے مین کچھ بھی تذکرہ کرے۔

صبح کی صاحب سلامت کے بعد جو باہمدگر باپ اور بیٹے مین ہوئی عرصے تک عالم خموشی طاری رہا اور آخر کار اس خموشی کا طلسم بیٹے نے اس طور پر توڑا۔

چارلس۔ "مین دریافت کر سکتا ہون کہ آیا حضور اور مسٹر کالنس کی ملاقات کا نتیجہ اطمینان کے قابل ہوا۔ مین خیال کرتا ہون کہ یہ میرا دریافت کرنا میری بے شعوری اور بد لحاظی مین داخل نہ ہوگا کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ خاندان بلمانٹ کے متعلق جو معاملات ہین اُنسے میرا ابھی کسیقدر تعلق ہی۔"

ڈیوک۔ (بےصبری اور ملامت آمیز آواز سے) "چارلس۔ مجھ سے اس طرز کی گفتگو کی کیا وجہ ہی۔ کسیقدر تعلق کے کیا معنی ہین۔ بیشک تمھارا تعلق ہی۔"

چارلس "اور اسلیے میری سمجھ مین وہ وجہ نہ آئی جو اِس خلوت کے مشورے سے جو ایک معاملہ عظیم کی نسبت ہونے کو تھا میرے اخراج کا باعث ہوئی۔

ڈیوک۔ (دیر تک تامل کرکے اور سوچکر کہ کیا جواب دیا جائے جس سے بیٹے کا اطمینان ہو) چارلس۔ تمھارے نیک و بد کا تمیز خود تمکو سمجھاتا کہ کسی باپ کا اپنے بیٹے کے روبرو اپنے فضول اصراف اپنی حماقتون اپنی غلطیون کا اعتراف اور اقبال کرنا کیسا کچھ اُسکی ذلت اور خفت کا باعث ہوتا ہی۔ اور کیسی کچھ رسوائی ایسی سخت اور تکلیف دہ آزمائش کے وقت اُسکو حاصل ہوتی ہی۔ جب تم نے خود اپنی رضا و رغبت سے اِس میری ذلت اور رسوائی کے جلسے سے علحدگی نہ چاہی تو پھر مین ہی تمکو اشارتاً آگاہ کرنے کو مجبور ہوا اور تم مجکو اور مسٹر کالنس کو یکجا تنہا چھوڑ کے چلے گئے۔

ڈیوک کے اِس چالاکی کے عذر نے پورا پورا اثر پیدا کیا اور یکایک مارکوئس آف اُرڈن کو یہ کُل معاملہ ایک جداگانہ اور جدید طرز کا نظر آنے لگا اور بجاے اِسکے

کہ وہ اپنے باپ سے اَب کوئی شکایت کرتا اپنے دِل مین بہت نادم ہوا اور خود اپنی ہی ذات کو بے ادبی و بے امتیازی کی حرکات کا الزام دینے لگا کیونکہ اسکو واجب نہ تھا کہ اپنے باپ کی ذلت اور رُسوائی کے موقع پر ایک دَم بھی ٹھہرتا یا وہان موجودگی کی خواہش ظاہر کرتا۔

چارلس۔ (باپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے چومتے ہوے) "مین اپنی حرکت ناشایستہ سے بکمال نادم ہون۔ اے میرے پیارے باپ آپ مجھے معاف کرین"

ڈیوک "چارلس آپ اس بات کا تذکرہ ہی جانے دو"

یہ جواب ڈیوک کا ایسا تھا جیسا اکثر ہماری سرکار دولتمدار بعض اوقات اپنی مہربانی کا اظہار کرتی ہے۔ یعنی جہان جرم کا ارتکاب ہی نہین ہوا ہے وہان معاف کرنے کو تیار ہو جاتی ہے اور پھر کہا۔

مین بہت خوشی سے تمکو اطلاع دیتا ہون کہ جیسی میری آرزو تھی ویسا ہی میری اور مسٹر کالنس کی ملاقات کا نتیجہ ہوا اور جس تباہی اور بربادی کا اندیشہ تھا اُسکا دفعیہ کلی ہو گیا۔"

چارلس "فی الحقیقت یہ مژدہ جان بخش و جان نواز ہے"

یہ کہتے ہوے مارکوئس کا حسین چہرہ خوشی سے چمکنے لگا۔ باچھین کھل گئین پھر اُسنے کہا۔

"آج مین نے اپنی مہربان سوتیلی مان کا حال دریافت کیا تھا معلوم ہوا کہ رات کو آرام سے سوئی تھین۔ یا الٰہی۔ سمجھ مین نہین آتا کہ مسٹر لیوین ہیم کو کیا ہو گیا کہ اُسنے یہ بُزدلانہ کام کیا۔"

ڈیوک۔ (آہستہ سے) "سوا اِسکے اور کوئی بات معلوم نہین ہوتی کہ اُسکو یکایک جنون ہو گیا ہو۔ کیونکہ کئی برس سے اُسکو جنون کے دورے ہوتے تھے اور اکثر ایسے دَورے اِسکو ہوا کرتے تھے۔ افسوس ہے۔ پیارے چارلس اُسکی حالت واجب الرحم ہے نہ سزاوار الزام۔ اور جب مین خود یہ کہتا ہون۔ مین جو اُس مجروح کا

شوہر ہون۔ تو تم کو اور تمھاری بہنون کو بھی اس واقعہ کو گو کتنا ہی وہ شدّت سے ہولناک ہو اُسنے نیک اندیشی۔ اور مہربانی سے جس طور پر کہ تمھارے باپ نے اپنی راے قائم کی ہو دیکھنا چاہیئے۔

چارلس ''بلکہ اے میرے پیارے باپ۔ اسکے برخلاف مجھے یہ بات سُنکے ایک سچّی بغیر بناوٹ کی خوشی پیدا ہوئی ہو کہ وہ فعل جو اور طور پر ایک جرم سنگین متصوّر ہوتا درحقیقت ایسا نہین ہو اور خفیف ہو۔ مین مسٹر لیوئن ہیّم کو ہمیشہ سے ایک مہربان اور فیاض دوست سمجھتا رہا ہون۔ مین نے اپنے دینی باپ کی طرح اِنکا ادب و لحاظ کیا ہو اور اِنکا بھی مجھے پیار ہو اور آپ خود اس بات سے ناواقف نہین ہین کہ اکثر کیسے عمدہ عمدہ اور بیش قیمت تحفے اپنی دریادلی سے اُنھون نے مجھے عطا کیے ہین۔ لیکن اگر یہ سب باتین مجھے اس امر کا یقین دلانے کو کہ اُنکو کہانتک میرا پاس و لحاظ تھا کافی نہ بھی جائین تو سب پر بالاتر یہ بات ہو کہ اُنھون نے میرا کلّی اطمینان کر دیا تھا کہ اُنکی وفات کے بعد مین ہی اُنکی اس کثیر دولت کا وارث بنونگا۔ اس فیاضی سے اُنکی مہربانی میرے دل پر نقش کالحجر ہو گئی ہو اور اسوقت جب مین نے آپکی زبان سے سُنا کہ وہ واجب الرحم اور ہمدردی کے لائق ہین اور اس قابل نہین کہ اُنسے نفرت یا گریز کیجائے تو مجھے دوچند خوشی حاصل ہو گئی ہو۔''

ڈیوک ''اصل کیفیت تو چارلس یہی ہو۔ تم کو چاہیئے کہ تم کلیرسا اور میری سے یہ سب حال مفصل بیان کر دو تاکہ وہ بھی بیچارے لیوئن ہیّم کو مصیبت زدہ اور آفت رسیدہ جانین اور یہ نہ سمجھین کہ ایسا سنگین جرم دیدہ و دانستہ اُس سے سرزد ہوا ہو اور وہ اسکے ارتکاب کے وقت اُسکے نتیجہ سے واقف تھا۔ مین ابھی کالنس کو فہمائش کر دونگا کہ وہ دفتر پولیس مین حاضر ہو اور مجسٹریٹ کے روبرو ایسا ہی بیان کرے۔ اور بہتر ہوتا کہ تم بھی چارلس میری جانب سے وہان حاضر ہوتے اور شہادت تائیدی ادا کرتے۔''

مارکوئس آف آرڈلن ''یہ خدمت مین بکمال خوشی سے انجام دونگا اور جیسا آپ نے فرمایا ہو اُسی کے مطابق تعمیل ہو گی۔''

اسوقت ایک ملازم کمرے مین آکے خبر رسان ہوا کہ مسٹر کالنسن مع اپنے سر دفتر
کے آیا ہو اور اُنکو کتب خانے مین بیٹھنے کے لیے کہدیا گیا ہو۔
ڈیوک۔ (خوب جانتا تھا کہ جواب کیا ملیگا) "تم بھی چارلس اس ہماری ملاقات
مین شریک ہوا چاہتے ہو؟"
چارلس "اہ پیارے باپ بالتحقیق نہین"
ڈیوک نے اپنے بیٹے کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے دبایا اور اسکی اس فرزندانہ
روش سے رضامند ہو کے وہ کتب خانے کی طرف بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا روانہ
ہوا۔
مسٹر کالنسن کے محرر نے وہ دستاویز پیش کی جسکا مسودہ اُسکے آقا نے کیا
تھا اور اسکا مثنیٰ ڈیوک آف بلمانٹ کے حوالہ کیا۔ اسکے بعد اُسنے اصل پڑھنی شروع کی
اور ساتھ ہی ساتھ اپنے دِل مین بڑی توجہ سے یہ رئیس اعظم نقل کو دیکھتا جاتا تھا۔
جب پڑھتے پڑھتے محرر اس دفعہ پر آیا جسمین مسٹر کالنسن نے خاص شرطین بالتصریح
لکھی تھین اُسوقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ڈیوک کا جسم درد کے شکنجہ مین مبتلا ہو رہا ہو
لیکن اُسنے زبان سے کچھ نہ کہا۔ اور مسٹر کالنسن نے بے پروائی سے ایک ہلاس کی
چٹکی لی۔ دستاویز آخر تک پڑھی گئی۔ اور ڈیوک اسپر اپنا العبد ثبت کرنے کو تیار ہوا۔
اسکا ہاتھ کانپنے لگا۔ مگر اسکے لب بڑے استحکام سے بند تھے گویا معلوم ہوتا تھا کہ دل کے
جذبے اور جوش جو باہر نکلنے کو زور لگا رہے ہین دبائے جاتے ہین۔ مسٹر کالنسن نے بھی
دستاویز پر اپنے دستخط کئے اور جب یہ سب ہو چکا اُسنے "دس لاکھ روپیہ کی رقم شمار
کر کے میز پر رکھدی۔ بھاری بھاری رقمون کے تو نوٹ تھے باقی نقد تھا
ڈیوک۔ (کالنسن سے) "اب آپ اپنے محرر کو اجازت دیجئے کہ وہ بعض
شخصون کے دعوے جو مجھپر اجراے ڈگری کرانے والے ہین طے کر دے یہ اُن کے
نام و نشان کی فہرست ہو۔"
محرر نے یہ فہرست مع اُس قدر روپیے کے جو اُسمین مندرج تھا قرضخواہون کا

قرضہ ادا کرنے کے واسطے لے لی اور رخصت ہوا تاکہ جو کام اُسکو سپرد کیا گیا تھا اُس کو انجام دے اسکے بعد مسٹر لیوین ہیم کے بارے مین جج جو ہدایتین ڈیوک کو کرنی منظور تھین وہ اُسنے مسٹر کالنسن کو کین اور مختار اس بات کا اقرار کرکے کہ جیسا حکم ہوا ہے اُسی کے مطابق تعمیل ہوگی نواب سے رخصت ہوا۔

اُس روز دوپہر کے ٹھیک بارہ بجے جولیس لیوین ہیم بعلت اقدام قتل عالیجناب ڈیوک آف بلمانٹ ملزم قرار پاکے مار بورا اسٹریٹ کے دفتر پولیس کے کٹہرے مین کھڑا کیا گیا۔ یہ قیدی گو بہت زرد ہوگیا تھا مگر صریحًا مستقل مزاج تھا۔ نہ دائین دیکھتا تھا نہ بائین مگر اُسنے مجسٹریٹ کے چہرے کی طرف ٹکٹکی باندھ لی تھی۔ لیکن تاہم اگر کوئی بشرہ شناس وہان موجود ہوتا تو ہرگز اس امر کے دریافت کر لینے مین معذور نہ رہتا کہ اسکی اس طور پر گڑی ہوئی نگاہ مین بیخبری اور غفلت ضرور تھی اور یہ کہ یہ کمبخت شریف درحقیقت اُس اہلکار کے خط و خال کا جسپر وہ نظر دوختہ تھا بغور ناظر نہین تھا۔ وقتًا فوقتًا جوش کے غلبہ سے اسکے لبون پر ایک قسم کی حرکت پیدا ہوتی ہوئی معلوم ہوتی تھی لیکن وہ بہت ہی جلد بند کر لیے جاتے تھے تاکہ اندرونی جوش کی شہادت دبی رہے۔

عدالت مین کثرت سے ہجوم تھا اور کھڑے رہنے تک کو جگہ نہین ملتی تھی کیونکہ اس واقعہ سے شہر کے ویسٹ اینڈ مین ایک شور و غوغا مچا ہوا تھا اور ہزارہا افواہین اور خبرین ایک دوسرے کے موافق اور مخالف اُڑتی تھین مسٹر لیوین ہیم نے کسی کو اپنا وکیل مقرر نہین کیا تھا مگر مسٹر کالنسن ڈیوک آف بلمانٹ کی طرف سے حاضر ہوا تھا اور کارروائی کے شروع ہونے سے کسی قدر قبل مارکوئس آف آرڈن بھی داخل ایوان عدالت گستری ہوگیا تھا۔ اور اس نوجوان رئیس اعظم سے مجسٹریٹ نے درخواست کی تھی کہ وہ اجلاس کے صدر پر اُسکے برابر تشریف فرما ہو۔ جب مجسٹریٹ کی طلبی کے بموجب چارلس اجلاس پر جانے کو تھا اُسنے ایک ہمدردی اور جرأت دینے کی نگاہ قیدی پر ڈالی مگر اس بدنصیب شخص نے

نہین دیکھا اور اگر دیکھا بھی تو اُسنے چارلس کی ہمدردی کی تسلیم کا کوئی اشارہ نہین کیا۔
مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی اور جو لیس لیونن ہیم کی فرد قرارداد جرم
حسب ضابطہ مرتب کی گئی اکثر اُمرا و شرفا نے جو شب گذشتہ کو قصر بلماٹ مین موجود
تھے واقعات کنسرویٹری کی نسبت جو کچھ جانتے تھے اپنے علم و یقین سے اظہار دیا۔
اِنکی شہادت یہ تھی۔ کہ ایک ناگہانی چیخ کی آواز سے دعوت مین خلل پڑا۔ وہ لوگ
گرم مکان کی طرف دوڑے۔ ڈچز آف بلمانٹ اپنے خون مین تر فرش پر پڑی تھی اور
قریب تھا کہ لیونن ہیم میوہ تراشنے کی ایک چھری لیے ہوے کھلے ہوے شیشے کے دروازے
سے بھاگ جائے۔ یہ امر بھی بیان کیا گیا اور ثابت ہوا کہ میوہ تراشنے کی چھری
خون آلود تھی۔ اور ڈاکٹری شہادت سے ثابت ہوا کہ جس آلہ سے زخم پہونچایا گیا وہ
یہی آلہ تھا۔

طبیب اور جراح جب یہ امر ثابت کر چکے تو اُنسے ڈچز کی حالت موجودہ کی
نسبت استفسار ہوا۔ اُنھون نے بیان کیا کہ گو زخم مہلک نہین ہے اور ڈچز کو
صحت ہو جانے کی قوی امید ہے تاہم ایک عرصے کے بعد وہ توانا اور تندرست
اور اِس قابل ہونگی کہ اپنی زبان سے واقعات اور حالات کو مفصل بیان کر سکین
جس سے اس تعلق اور معمّا کی اصلیت ظاہر ہو اور اس پر راز معاملے کا انکشاف ہو جائے۔
مجسٹریٹ۔ اِس صورت مین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ ملتوی کیا جائے
اور قیدی حوالات مین رہے اور جبتک ڈچز آف بلمانٹ کا بیان قلمبند نہ ہوے
تب تک برابر قیدی کو وقتاً فوقتاً مہلت ملتی رہے۔ اِسوقت سب لوگ ہمہ تن چشم
ہو کے مسٹر لیونن ہیم کی طرف دیکھنے لگے۔ اُسکے چہرے کے حرکات و سکنات سے
یکایک یہ معلوم ہونے لگا کہ اُسکی روح اور جان مین بڑا سخت مناقشہ درپیش ہے
مگر اس اندرونی طوفان کو اُس نے کمال استقلال سے فوراً فرد کیا اور ایک آواز
سے جو گو آہستہ اور تلی ہوئی تھی مگر جسمین لغزش بالکل پائی نہین جاتی تھی اُسنے کہا۔
مسٹر لیونن ہیم۔ پس اگر کسی شہادت مزید کی ضرورت ہو تو اُس ضرورت کو

خود میری الزام دینے والی آواز رفع کر سکتی ہی۔ مین مجرم ہون!!

تمام حاضرین عدالت کا بدن سن سن کرنے لگا اور سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے لیکن قبل اس کے کہ یہ تکلیف دینے والا احتساس موقوف ہوتا۔ نہین نہین سچ یہ ہی کہ وہ تار جنکو اُن الفاظ نے چھیڑا تھا ہنوز ہر شخص کے تہ دل کو اپنے بول سے وجد مین لا رہے تھے۔ کہ قیدی نے اپنے بیان کا سلسلہ کسی قدر کم کم آہستہ اور تلی ہوئی آواز سے پھر جوڑا۔

مسٹر لیوین ہیکم "ہان مین مجرم ہون اور صرف ایک کفارہ جواب مین ڈچز آف بلیانٹ کو دے سکتا ہون یہ ہی کہ وہ فوجداری کی عدالت مین گواہ کے طور پر طلب کیے جانے اور گواہ کے کٹھرے مین کھڑے ہو کے اداے شہادت کی تضحیک سے معذور رکھی جائین اور حاضری کے لیے مجبور نہ کیجائین۔ میری جانب سے ایسا کوئی امر سرزد ہونے نہ پائیگا جس سے اُنکی روز بروز صحت کی طرف ترقی کرنے مین انسداد ہو۔ اور اسلیے جب اُنکو ہوش و حواس آئے اور روز بروز صحت و شفا ہوتی جائے تو ہرگز ہرگز قرین مصلحت نہین ہی کہ ایسے وقت مین ڈچز کو یہ کہہ کے صدمہ پہونچایا جائے کہ جب بخوبی صحت ہو جائیگی اُسوقت اُن کو اپنے قاتل کے خلاف گواہی دینے کی غرض سے عدالت فوجداری مین حاضر ہونا ہوگا۔ پس اس وجہ سے مین اقبال کرتا ہون کہ مین مجرم ہون۔ اور اُس عالی منصب خاتون کے حق مین جسکی عفت مین خلل ڈالنے کی غرض سے مین نے شرارت سے حملہ کیا انصافاً مجھے یہ بھی کہدینا ضرور ہی کہ اُنکی عصمت اور پاکدامنی کی بے داغ شہرت اور عفت و حیا پروری کی عظمت مین ایک ذرہ بھی اشتباہ نہ کرنا اور نہ ہونا چاہیے۔ جو خطا ہی وہ بالکل میری ہی خطا ہی۔ سالہا سال سے مین اُنکو چاہتا تھا مین اُنپر مرتا تھا۔ مین اُنکا والہ و شیدا تھا۔ مین اُنکا دیوانہ تھا لیکن ایسا کبھی نہین ہوا سوا شب گذشتہ کے کہ مجھے اپنی ناپاک محبت کی حکایت پھونک دینے سے اُنکے کانون کی توہین کی پہلے کبھی جرأت ہوئی ہو۔ اُنھون نے اس موقع پر وہ کام کیا جو ایک پاکباز اور اپنے شوہر پر

دل وجان سے فدا رہنے والی عورت کو ایسی حالت مین کرنا چاہیے۔ اُنھون نے میری اس صریحی توہین کرنے والی حرکت ناشایستہ کا بہت بُرا مانا۔ اُنھون نے مجھے اپنے سامنے سے فوراً دور ہوجانے کو کہا۔ اُنھون نے مجھ سے یہ بھی فرمایا کہ اگر اُنکھون کے سامنے سے ہٹ نہ جاوٗنگا تو مجھکو عوام مین ذلیل اور رسوا کرینگی۔ مگر کیا مین اپنے آپے مین تھا مجھے تو مایوسی نے دیوانہ بنا رکھا تھا اور ناامیدی نے میری جنون کی حالت کردی تھی مجھے کیا اُسوقت کچھ سوجھتا تھا۔ میرا دل کیا میرے قابو مین تھا۔ میرے ہوش وحواس کیا بجا تھے مین نے آوٗ دیکھا نہ تاوٗ دیکھا فوراً ایک چھری جو قریب رکھی تھی اُٹھالی اور باقی حال سب آپ کو معلوم ہی"

یہ بیان کر کے اِس بدنصیب ناشاد آدمی نے اپنی گردن جھکالی۔

عدالت مین آہستہ آہستہ عجیب وغریب طور پر لوگ بڑبڑانے لگے۔ اِس بڑبڑانے مین اس شخص کے جرم کی نسبت نفرت اور اِسکی حالت زار پر ہمدردی ملی ہوئی تھی۔ لیکن سب لوگ جنھون نے اِسکی تقریر سُنی اور خصوصاً وہ لوگ جو اِسکو جانتے تھے سب کی یہی راے قرار پائی کہ بالضرور ایسے فعل قبیح کے ارتکاب کے وقت اِسکی تقدیر ہی اُلٹ گئی اور قسمت ہی پلٹ گئی ہوگی۔

مسٹر کالنٹن۔ (مجسٹریٹ کی طرف مخاطب ہو کے) "مین حضور کی خدمت مین بہ انکسار تمام ملتمس ہون کہ عالیجناب معلی القاب حضرت ڈیوک آف بلماٹ جنکی جانب سے حاضری کا مجھے اعزاز حاصل ہوا ہی قیدی کو اُس الزام سے کہ پیشتر سے اِسکا ارادہ اِس فعل ناجائز کے ارتکاب کا تھا بری فرماتے ہین اور فی الواقع حضور ممدوح الوصف کو یقین کامل ہی کہ یہ فعل جو اُس سے سرزد ہوا ہی اُس کا باعث ایک ناگہانی دورہ جنون ہی۔ اِس مقدمہ کی نسبت اِس راے کا قائم ہونا اُن حالات متعلقہ سے ثابت ہوتا ہی کہ مسٹر لیوین ہیم جنون کے علی التواتر دورون سے اکثر تکلیف مین رہا کرتا تھا۔ یہ دورے گو زیادہ دیر تک نہین رہتے تھے لیکن جبتک وہ رہتے تھے اسکو اِسکے افعال کی ذمہ داری اور جوابدہی کے بالکل ناقابل

کر دیتے تھے۔ مین اس امر کا بیان کرنا بھی مناسب سمجھتا ہون کہ۔"

اسوقت مارکوئس آف آرڈن اپنی کرسی پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسنے حسب ذیل تقریر کی۔

مارکوئس آف آرڈن "اور مین تصدیق کرتا ہون کہ یہ بات ایسی ہی جیسے مین خیال کر لیتا کہ مین نے خود اپنے باپ کو اس جُرم کا مرتکب سُنا ہو جیسا مسٹر لیوین ہیتھم کو مین اسکے ارتکاب کا مجرم سُنتا ہون"!

اب قیدی نے نوجوان رئیس الاعظم کی طرف شروع کارروائی سے پہلی مرتبہ دیکھا۔ اور اس جلدی کی نگاہ مین جو اُس نے اپنے دینی بیٹے پر ڈالی ایک عجیب وغریب ناقابل بیان کے ادا پائی جاتی تھی۔ لیکن پھر فوراً اُسنے اپنی آنکھین اُسکی طرف سے ہٹا لین اور اُسکے پھوٹتے اور اُچھلتے ہوے سینے سے اس بات کی شہادت پیدا تھی کہ کس جبر وسختی سے وہ اپنی دل دوز باہر نکلنے کے لیے زور کرنیوالی اور اندر ہی اندر پیچ وتاب کھلنے والی سرد آہون کو روک رہا ہی۔

مجسٹریٹ "چونکہ قیدی کو اُس الزام سے جو اُسکو لگایا گیا ہی صاف صاف اقبال ہی اسلیے مقدمہ کے ملتوی کرنے کی کوئی ضرورت پائی نہین جاتی پس مین حکم دیتا ہون کہ نامبردہ سپرد عدالت سشن کیا جائے اور بمقام نیوگیٹ سشن آیندہ مین روبکاری کے لیے حاضر کیا جائے"!

جسوقت یہ فیصلہ سنایا گیا مسٹر لیوین ہیتھم یکایک اُس مقام سے جہان روبکاری کے لیے قیدی کھڑے کیے جاتے ہین پھرا اور غش ہی گیا اور اہالیان پولیس نے اُسکے باہر جانے کے لیے سامنے سے لوگون کو ہٹایا اور وہ عدالت کے باہر جلد جلد نکل گیا تاکہ اسقدر بھیڑ آدمیون کی جو وہان لگی ہوئی تھی اُسکو دیکھنے نہ پائے۔

بارھوان باب

(باہمی راز ونیاز)

واقعات متذکرۂ صدر کے قریباً ایک ہفتہ گذر جانے کے بعد ایک روز

شام کو چھ بجے اگر ہم مس برنٹ کے کمرے مین جھانک کے دیکھین تو ہم کو وہان وہ جوان مس اور ورجنیا مارڈونٹ چاء پینے کی میز کے گرد بیٹھی ہوئی نظر پڑینگی۔ دستور اس بات کا مقتضی ہی کہ مس برنٹ بحیثیت میزبان کرسی نشین صدارت ہی۔ اُس روز اُسنے اِس سینے والی کو جو بہ اعتبار پیشیہ سیمسٹرس کہلاتی ہی چاء کی دعوت کا مدعو کیا تھا اور اسی حیلے سے مکالمہ باہمی کے لیے بلایا تھا۔ اور چونکہ ورجنیا برابر تین چار روز سے اُس کام کے انجام مین سخت محنت کرتی تھی جو اِسکو مس برنٹ کی سفارش اور مہربانی سے ملا تھا۔ اسلیے اسکو یہ چند گھنٹے آرام و آسایش مین تفریحاً گذارنے کا چندان افسوس نہین تھا۔

چاء پینے کی میز کی صفائی اور آراستگی مس برنٹ کے کمرے کی عام آرایش اور سجاوٹ کے مطابق تھی۔ چاءدان کے دھات پر اِس چمک کی جلا تھی کہ وہ چاندی کا معلوم ہوتا تھا۔ پیالے اور پیالیان شکر رکھنے کا برتن اور دودھ کی صراحی طشت مین نہایت نفاست سے لگائی گئی تھی۔ ایک نان پاؤ۔ ایک چھوٹا کیک اور کسی قدر تازہ مکھن کھانے کے لیے موجود تھا۔ آتشدان مین بڑے آب و تاب سے آگ روشن تھی۔ دریچون کے پردے گرے ہوے تھے۔ اور شمع کی زرد زرد روشنی سے جو میز کے بیچون بیچ مین رکھی تھی اُس مکان کے مکین کی حالت مسکینی کا آرام دوبالا نظر آتا تھا۔

جون ہی ورجنیا نے اپنے دائین بائین نگاہ کی اِسکو سوا اسکے کہ وہ جولیا کے ایسے مکان پر قابض ہونے کا حسد کرتی چارہ نہ تھا۔ یعنی اسکے یہ معنی نہین ہین کہ اُسکو جو یہ حسد ہوا وہ بنظر بدخواہی ہوا تھا کیونکہ اِسکو اپنی شفیق کی کامیابی کا رشک نہین تھا بلکہ وہ یہ چاہتی تھی کہ اگر اِسکی بھی ایسی آسایش و آرام دہ حالت ہوجاتی اور ایسا ہی اسباب و سامان اُسکو بھی نصیب ہوتا تو کیا خوب ہوتا۔ مگر نہین یہ بات بھی تھی کہ اِسکو کچھ کچھ دور دور کے شک و شبہے ابتک باقی تھے اور وہ نہین سمجھ سکتی تھی کہ اس بہرہ مندی کی اصلی جڑ کیا ہی۔ یہ شکوک و اشتباہ

ایسے ناقابل شرح اور غیر مقرری معنون کے اسکی سمجھ مین آئے ہوے تھے جیسے
اُن بدیون کا نامعلوم خوف یکایک دِل مین سما جاتا ہی جو اپنی آمد کا پہلے ہی سے
اندیشہ پیدا کرتی ہین اور وہ اندیشہ بلا وجہ موجہ انسان کے دِل مین جگہ پکڑ لیتا ہی
علاوہ اِسکے وَرجینیا ایسی صاف دِل نیک طینت نیک نہاد پاک دامن اور
بھروسا کرنے کے لائق لڑکی تھی کہ آسانی سے اُسکے مزاج کو کوئی برگشتہ نہین کر سکتا
تھا کہ وہ کسی دوسرے کا جسنے اِسکے ساتھ نیک سلوک کیا ہو بُرا چاہے یا اُس کو
بُرا جانے۔ اور اِس لیے جہانتک اِسکے امکان مین تھا اُسنے اُن غیر معین اور
غیر تحقیق شبہات کو دبا رہنے دیا حالانکہ باوجود اِس قدر احتیاط اور دبائے رہنے
کے اور باوجودیکہ وہ اِنکے خیال کو اپنے دِل سے ٹالتی ہی رہتی تھی وہ خود بخود
خواب کی طرح اِس کے دِل مین پیدا ہی ہوا کرتے تھے مگر تاہم اُنکا نقش اُس پر
جمنے نہین پاتا تھا۔

بالتحقیق اِن دونون نوجوان عورتون مین بجدے اختلاف تھا اور چونکہ
اَب وہ دونون اپنی آپس کی صحبت مین اکٹھا بیٹھی ہین اور کوئی شخص غیر پاس
نہین ہی اِس لیے اُس اختلاف کو یہان ہم بالتخصیص بیان کرتے ہین۔ ایک تو
مجسّم عیش دوست اور نفس پرور تھی۔ دوسری ہمہ تن انتہا کی دردمندی سے
غیرت دار اور ذی حمیّت تھی۔ ایک جوشش شباب و اشتیاق سے بھری ہوئی۔
دوسری گوشہ نشین عزلت گزین شرگین ہو اپین رہنے والی ایک قسم کی پری کی سی
جسکو عورت کی فرشتہ صفتی کا سچا تعریف کرنے والا اپنی زوجہ بنانے مین اپنی عزت
سمجھتا۔ ایک حضرت حوا کی اصل اولاد مین سے تھی مگر اِسکی پیدایش اُس زمانے کی
تھی جب بعد تنزل اور زوال کے نوع انسان کی مان کے سر سے معصومیت اور
نادانی اور حیات ابدی کا تاج اُتار کے زمین پر پھینکدیا گیا تھا۔ اور اِسکے پاس
سوا اِسکے بیرونی اور ظاہری حسن و جمال کے اور کچھ نہین چھوڑا گیا تھا۔ لیکن دوسری
اُسی حوا سے مشابہ تھی جب وہ باغ عدن مین رہتی تھی اور جب تک اُس کے

لبون کی نزاکت کی طہارت کو منع کیے ہوے میوے نے دھبّہ نہین لگایا تھا۔

یہی مختلف اور مخالف جلوے اور پرتو تھے جنسے جولیا برنٹ اور ورجنیا مارڈنٹ نظر آتی تھین۔ اول الذکر تو ایسے آدمی کے لیے جو عیش وطرف کی جستجو مین رہتا ہو وجود مین آئی تھی۔ مگر آخر الذکر کسی نیک آدمی کے گھر کی زیب وزینت اور خوشی اور عزّت کے لیے پیدا کی گئی تھی۔ آیا اس یتیم لڑکی کی نیکی اور پاکدامنی اِسکو اُس حسد کے قابل قسمت تک پہونچائے گی یا کیا ہوگا نتیجہ مین لکھا جائیگا۔

مس برنٹ نے بڑے تپاک اور دوستانہ طریقے سے چار نوشی کی دعوت کی۔ وہ جوان عورت تھی مگر اُسکو بننا نہین آتا تھا جس سے اُسکا مضحکہ ہوتا اور ہنسی اُڑتی وہ اُس یتیم سینے والی کو اُس نگاہ سے نہین دیکھتی تھی کہ وہ اِسکی دستگیر اور حامی ہوئی تھی اگر اُسنے مس مارڈنٹ مین کوئی عیب پایا تھا جس کے سبب سے وہ اِسکو ناپسند کرتی تو درحقیقت وہ اُسکا افلاس نہ تھا لیکن اُسکی نیکی تھی۔ اور جب اُس نے اُسکے خوشنما چہرے پر جو معصومیت کے زیور سے آراستہ تھا جیسا کسی بچے کا چہرہ قدرتی ہوتا ہے نگاہ کی تو اپنے دل مین خیال کیا کہ اِس نوجوان سینے والی کا یہ افلاس چند روزہ ہی ہے جہان اُسنے ایک ایک روک کو جو اُسکی نیکی کی محافظ ہے علحدہ کردیا تو پھر وہ بھی باقی نہ رہے گا۔

مس برنٹ۔ (بعد فراغ چار نوشی اور ناشتا کے) "اب اِسوقت ہم دونون اے میری پیاری ورجنیا۔ ایسے آرام اور دوستانہ طریقے سے مل جل کے اکٹھے ہین تو جہان تک تم کو اپنے گذشتہ حالات کا بیان کرنا پسند ہو تو تم مجھ سے بیان کرو۔ کیونکہ تمھاری ابھی سے اس چھٹپن مین ہی یتیم ہوجانے کی عمر نہ تھی اور نہ وہ وقت تھا کہ کوئی نگران حال اور سرپرست تمھارے سر پر نہ رہتا۔ لیکن خوب طرح سمجھ لو اے میری پیاری لڑکی۔ جہان تک مجھ سے ہوسکیگا مین تمھاری دوستی مین ثابت قدم رہ کے اپنی خلوص محبّت کو ثابت کرونگی"

ورجنیا۔ "تم نے تو ابھی جولیا"

اتنا کہہ کے اس نوجوان یتیم لڑکی نے جلد جلد موٹے موٹے آنسو پونچھے جو اپنی یتیمی کی حالت کا بیان سُن کے جسکی تلخی کا مزا چکھنا اِسکی تقدیر ہی مین لکھا تھا اُسکے رُخسارون پر بہنے شروع ہو گئے تھے۔ اور یہ جواب دیا۔

"اگر تم نہ ہوتین تو مین نہین جانتی کہ میرا کیا حال ہوتا۔ لیکن ہان تم مجھ سے میرے ابتدائی حالات دریافت کرتی تھین اور جس اتحاد اور وداد کی تم نے میرے سامنے تصدیق کی ہے وہ اِس لائق ہے کہ مین اُسکا پورا پورا اعتبار کرون۔ پس اب کان لگا کے سُنو۔ اور اب مین ایک ایسی حکایت شروع کرتی ہون جسکی بہت سی اغراض مختلف کی شکلین میرے سوانح سے متعلق ہین۔ لیکن شاید اُس سے تم کو افسردہ دلی پیدا ہوگی اور سُنتے سُنتے تمھارا دِل اُچاٹ ہو جائیگا"

مِس برنٹ (آتشدان کے قریب کُرسی لا کے) "بلکہ بالعکس اسکے جب تمھارے بیان مین کسی قسم کے رنج کا تذکرہ ہوگا مین درحقیقت تمھارے ساتھ ہمدردی کرونگی۔ کیونکہ مجھے تم سے سچّی دوستی کا دعویٰ ہے۔ اور اب ہان چلو۔ میری پیاری لڑکی۔ اپنی تاریخ بیان کرو۔ مین ہمہ تن متوجہ ہون"

ورجنیا "جب مین بالکل بچہ تھی میرے باپ نے قضا کی اور میری مان نے کبھی مجھ سے نہین کہا کہ وہ کس درجے کا آدمی تھا۔ اپنی خوشی سے کبھی اُسنے اُسکا ذکر نہین کیا اور اگر کبھی مین خود اِس بارے مین کوئی سوال کرتی تھی تو اُسکا جواب بہت ہی مختصر ہوتا تھا اور پھر وہ کوئی ذکر چھیڑ دیتی تھی۔ اور بہت ہی شاذ بہت ہی کم ایسا ہوا کہ مین پھر اُس گفتگو کا اعادہ کرتی کیونکہ بڑی اچھی بڑی مہربان بڑا لاڈ اور پیار کرنے والی میری مان تھی اور کسی حالت مین نہین چاہتی تھی کہ کوئی عمداً ایسی بات کرون جس سے اُسکو ملال ہو۔ اِسکو کوئی اور اولاد نہین تھی صرف مین ہی اکلوتی بیٹی تھی اور مجھکو وہ انتہا کا پیار کرتی تھی۔ اب تین برس ہوئے ہین کہ وہ مجھ سے چھین لی گئی۔ جب اُسنے وفات پائی میرا صرف برس پندرہ ایک کا سن تھا حالانکہ اس طور پر یتیم بن جانے کا میرا سن نہ تھا اور مین بہت چھوٹی تھی تاہم میری عُمر

زیادہ تھی اور جو جو باتین میری ماں کے چند آخری سال کی زندگی مین واقع ہوئین مجکو سب اچھی طرح سے یاد ہین - وہ مالدار نہین تھی - امیری منزلون دور تھی - مگر ہان اُسکی حالت خوش و خرم تھی - اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ مجھے ایسی معزز تعلیم و تربیت نہ دیسکتی - بمقام ہن ٹان دل ایک چھوٹے سے مکان مین ہم رہتے تھے اور خانہ داری کا اسباب اور سامان گو خوشنما اور نفیس تھا مگر سادہ تھا - مگر وہ سب میری ماں ہی کا مال تھا - ابتداء عمر کے زمانے مین جب میرا حافظہ اس قابل ہوا کہ اسپر دنیا کے معمولی حالات اپنا نقش جماتے اور وہ جم جاتے مجھے یاد ہے کہ میری ماں کے پاس ایک شریف آدمی اوقات معینہ پر آیا کرتا تھا - یعنی جہان تیسرا مہینا ختم ہوتا یہ شخص بالضرور آتا تھا اور میری ماں بھی زمانہ معہودہ پر اُس کے آنے کی منتظر رہا کرتی تھی اور ایسا کبھی نہین ہوا کہ اُس کے آنے کے وقت میری ماں گھر سے کہین باہر چلی جاتی ہو - اور جس طرح اُس کے منتظر رہنے مین کبھی فرق نہین پڑتا تھا اسی طرح اِس بات مین بھی فرق نہین پڑا کہ وہ ہمیشہ اِس سے علحدہ کمرے مین بات چیت کرتی تھی اور یہ اُسکی عادت ہو گئی تھی - جب اُس شخص کی پہچانی ہوئی دستک جو وقت اور روزمرہ پر آکے وہ دیتا تھا سُنی جاتی تو مجھکو وہ ہمیشہ میرے اپنے کمرے مین چلے جانے کو کہتی تھی - اُسکی عادت تھی کہ وہ کبھی دو یا تین منٹ سے زیادہ نہین رہتا تھا - کبھی اُسنے زیادہ توقف ہی نہین کیا - اور بیشک مین خیال کرتی ہون - حالانکہ میری ماں نے کبھی مجھ سے نہین کہا کہ وہ شریف آدمی کسی کا کارپرداز یا مختار تھا اور میری ماں کو ہر سہ ماہی پر کچھ روزینہ دے جایا کرتا تھا کیونکہ حساب کتاب مین اگر کچھ لینا دینا باقی رہ جاتا تھا تو وہ ہمیشہ اُسکے چلے جانے کے بعد ادا اور بیباق کر دیا جاتا تھا - لیکن یہ سب صرف میرا قیاس ہی قیاس ہے کیونکہ مجھے معلوم نہین ہوا کہ وہ کون شخص تھا - اور نہ کبھی ایسا ہوا کہ جب وہ آیا اُسنے نوکرون مین سے کسی کو اپنا نام بتایا ہو - وہ صرف دروازے پر دستک دیتا تھا اور دریافت کرتا تھا کہ آیا بی بی مارڈونٹ مکان مین ہین - اور پھر اپنے دستور کے موافق سیدھا کمرے مین چلا جاتا تھا - تاہم دو یا تین مرتبہ مین نے اُسکے چہرے کی

ایک جھلکی سی دیکھ پائی نہ یہ بات تھی کہ مستلزم سزا رازجوئی کی نیت سے مجھے اُس شریف آدمی کے کھوج لگانے کی ضرورت تھی اور نہ یہ بات ہو سکتی تھی کہ مین اپنی ایسی مان کا جسپر مین دل و جان سے فدا تھی جاسوس بن کے اُسکا حال دریافت کرتی - مگر بالکل اتفاقیہ ہی ایسا ہوا کہ مین نے اُن موقعون پر اُسکو دیکھ لیا تھا - ایک مرتبہ تو ایسا اتفاق ہوا کہ جب خادمہ نے دروازہ کھولا مین مان کے کمرے سے نکل کے اپنے کمرے مین جاتی تھی اور وہ آپڑا - دوسری مرتبہ مین کھڑکی کے پاس کھڑی تھی کہ وہ بھی اتفاقیہ اِس طرف سے گذرا - مگر اُس روز وہ اپنے معمولی وقت سے کسی قدر جلد آگیا تھا - اور تیسری مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ مین اپنی مان کا کوئی کام کرکے باہر سے گھر کی طرف واپس آتی تھی اور وہ باہر کے دروازے کی سیڑھیون سے اُترتا تھا - ہر موقع پر وہ بڑے اخلاق سے میرے سلام کے لیے جُھکا اور میری طرف ایک قسم کی توجہ سے دیکھتا رہا مگر کبھی اُسنے مجھ سے کوئی بات چیت نہین کی "

جُولیا " لیکن تم کو اگر وہ کہین ملجائے تو تم جان لو گی کہ یہ وہی شخص ہے - "

—— ورجینیا " ہان - ہزار آدمی ہین - دُنیا کے دوسرے سرے پر بھی اگر دیکھ پاؤن - "

اِس جواب سے قوی یقین کا وثوق پایا جاتا تھا کہ پھر اِسنے اپنی دل سوز آواز سے اپنی رام کہانی شروع کی -

(مغموم ہو کے) " لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ کہین اتفاقیہ مجھے وہ شخص مِل بھی جائے تو میرا کیا فائدہ ہوگا کیونکہ جب سے میری بیچاری مان کا انتقال ہوگیا تب سے اُسنے بھی آنا جانا چھوڑ دیا اور اِس لیے مین سمجھتی ہون کہ جو مطلب اُسکے آنے جانے کا ہو وہ اُسی کے جیتے جی تک محدود تھا - اب اُس پیاری مان کو مرے ہوئے تین برس ہوگئے ہین اور اُسکے مرنے سے جو مصیبت مجھپر نازل ہوئی وہ اِس وجہ سے زیادہ سہما دینے والی اور مہیب ہوگئی کہ اُسکا مرنا اچانک ہوگیا - جب سے

میری ہمت بالکل ٹوٹ گئی۔ اور مجکو بمختیون نے گھیر لیا۔ شام کو ہم دونون مان بیٹیون نے حسب معمول جیسا روکھا سوکھا کھانا کھاتے تھے ایک ساتھ بیٹھ کے کھایا۔ رات کو ہم دونون معمول سے آدھ گھنٹہ زیادہ تک بیٹھے رہے کیونکہ ایک سفر نامہ مین جو مین اپنی مان کو سناتی تھی اسکا زیادہ جی لگ گیا تھا۔ جیسا مین نے اسکو شادان و فرحان اور خوش طبع اس روز پایا تھا ویسا پہلے کبھی نہین دیکھا تھا۔ رات کے گیارہ بج گئے تھے جب ہم دونون اپنے اپنے کمرے مین سونے گئے۔ حسب معمول میرے کمرے کے دروازے تک وہ مجھے پہونچانے آئی اور اپنی دن دن بڑھتی ہوئی شفقت کے ساتھ اسنے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور شب بخیر کہتی ہوئی رخصت ہوئی۔ ہاے کس کو معلوم تھا کہ اس سہانی چاندنی رات کو عالم خموشی مین جب اسکی زلف کمر تک پہونچی تھی حضرت ملک الموت نے آہستہ آہستہ اپنا قدم اس خوش وخرم مکان مین رکھہ دیا تھا تا کہ اسکے مکین کی روح کو قبض کرے اور دوسرے کو دیوانہ بنا دینے والی ناگہانی افتاد کے رنج والم مین اکیلا چھوڑ جائے۔ ہان یہی بات تھی۔ ہان ایسا ہی ہوا مجھے یاد ہی کہ جب مین اپنے کمرے مین گئی اور کھڑکی کا پردہ چھوڑنے لگی تو کھڑکی پاس چند منٹ تک کھڑی رہی تھی اور ستارون سے روشن آسودہ رات کی شان وشوکت کا سمان بڑے غور سے دیکھتی رہی آسمان بالکل گاڑھا نیلا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روے زمین پر جواہرات سے جڑا ہوا شامیانہ تنا ہی اور بڑھتا ہوا ہلال پاکیزہ اور چاندی سا ٹھنڈھا معلوم ہوتا تھا۔ مجھے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ گویا فرشتے ان دور دور کے کواکب اور سیارون مین سے اس دنیا کی طرف دیکھہ رہے ہین اور اس خیال سے میرے دل مین امید اور اعتماد اور الہام سا پیدا ہو گیا تھا۔ وہ لطف اور وہ کیفیت اور وہ مسرت جو میرے دل مین جوش کرتی تھی مین ہرگز ہرگز بھول ہی نہین سکتی کیونکہ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ کرات اور طبقات عالم بالا کی تمام ارواح مقدس اپنی محافظ سپرین اس دنیا کی حفاظت کے لیے سپر رکھے ہوے ہین اور خداوند

جل شانہٗ اپنا رحم وکرم اُن لوگون کے شامل حال کر رہا ہی جو اُسکی رحمت اور مہربانی کے طالب ہین اِن خیالات کے اثر سے مین نماز اور سجدے کے لیے دوزانو بیٹھ گئی اور شکران نعمت اور شفاعت طلبی کے کلمات جو بے تحاشا میرے مُنھ سے نکلے جاتے تھے پہلے کبھی ایسی گرم جوشی ایسی عقیدت کوشی ایسی تندی اور تیزی اور ایسی نیازکیشی سے اور اِسقدر زیادہ دیر تک نہین نکلے تھے جیسی کہ اُس روز کی کیفیت تھی۔ مجھے اُمید ہی جُولیا۔ تم مجھے معاف کروگی کہ مین ایسے ایسے حالات کے تفصیلوار بیان کرنے مین اِس قدر دیر لگاتی ہون۔ مگر اُس شب کے واقعات نے۔ گو تمھارے نزدیک وہ کیسے ہی حقیر اور ناچیز ہون۔ میرے دماغ پر ایسا نقش جمایا ہی کہ گویا کسی نے لوہے کی گرم گرم سلاخ سے داغ دیا ہو۔"

یہ حال سُنتے سُنتے مِس بَرنٹ کا دل بھر آیا تھا تاہم اُسکو اس نوجوان ناکتخدا لڑکی کی حکایت مین جو ایسی دردانگیز اور سادہ تھی لُطف معلوم ہوتا تھا۔ اُسنے کہا۔

مِسں بَرنٹ "ہان ورجینیا۔ کہے جاؤ۔ کہے جاؤ۔"

اُس آہستہ اور غم ظاہر کرنے والی اور تھرتھراتی ہوئی آواز سے جیسے جنگل مین مُرغان نغمہ سرا کی قدرتی نواسنجی اور خوش الحانی ہوتی ہی مِس مارڈنٹ نے اپنا قصّہ پھر شروع کیا۔

مِس مارڈنٹ "اے جولیا مین متعصب نہین ہون اور نہ ظاہرداری اور فریب دہی میرا دین و ایمان ہی لیکن مجھے یقین کلی ہی کہ نماز اور عبادت مین کوئی ایسی شے ہی جو تسلی اور تسکین بخشنے اور جراءت عطا کرنے والی ہی اور اگر یہ بھی فرض کرلیا جائے کہ یہ ایک خیالی اور قیاسی کام ہی تاہم اِسکا اثر مساوی ہوتا ہی۔ اُس قابل یادگار رات کو جسکا مین ذکر کر رہی ہون مین سب دنون سے زیادہ خوش خوش اپنے پلنگ پر جاکر لیٹ رہی اور لیٹتے ہی سوگئی۔ مین نے خواب بھی اچھے اچھے دیکھے اور مجھے نیند بھی خوب آئی۔ اُن خوابون مین کسی قسم کا شُبہہ یا کسی بُری ہونہار بات کا خوف بالکل نہین تھا جب صبح کو مین جاگی اُسوقت آفتاب کی کرنون کی شعاع

پردون مین سے میرے کمرے مین پہونچی تھی اور مین نے دیکھا کہ اور روزون سے
اُس روز خلاف عادت مجھے جاگنے مین دیر ہوگئی تھی اِس لیے جلد جلد مین نے اپنے
بال سنوارے اور اِس اُمید مین نیچے اُتری کہ کمرے مین جاکر اپنی مان سے جو کبھی کی
پہلے سے وہان آگئی ہوگی ملونگی۔ مگر وہ وہان نہین تھی اور خادمہ نے کہا کہ ابھی تک
سُوتی ہین کیونکہ خوابگاہ کے کمرے کے دروازے پر جاکر اُسنے ابھی ابھی دستک دی تھی
مگر کچھ جواب نہین پایا تھا۔ اُس ہولناک رنج والم کی پیش بینی سے بیخبر جو مجھپر ٹوٹ پڑنے
کو تیار تھا مین اوپر چڑھی اور مین نے اپنی مان کی خوابگاہ کے دروازے کی زنجیر آہستہ
سے ہلائی لیکن کچھ جواب نہ ملا۔ مین نے کسی قدر زیادہ زور سے پھر زنجیر ہلائی لیکن پھر بھی
جواب نہ پایا۔ اُسوقت پہلے پہل میری یہ حالت ہوگئی کہ نادیدنی اور ناشنیدنی خوف
مجھپر غالب آگیا۔ اور کوئی ڈھندلے طور پر اور بخوبی نظر نہ آنے والے سایہ کی شکل
جو رات کی تاریکی مین نظر آنے لگتی ہے مجھپر قابض ہوگئی اور میری حیرانی کا اثر فوراً خادمہ
مین بھی سرایت کرگیا۔ میری مان کا کمرہ اندر سے بند تھا اور ہم اُسکو کھول نہین سکتے تھے
جہان تک ممکن ہوا زور زور سے زنجیر ہلائی گئی اور دروازہ کھٹکھٹایا گیا لیکن اندر سے
جواب نہ آیا۔ مین نے جواب مانگنے مین مان کی بہت خوشامد اور عاجزی کی اور جب چپ
ہوکے خوابگاہ کی طرف کان لگایا تو وہان قبر کی سی خاموشی تھی۔ رنج وعذاب کے ہول
سے جو مجھپر غالب تھا دیوانی ہوکے مین نے دروازہ چیرنے کا ارادہ کیا۔ بڑھئی بلایا گیا
اور جو چند منٹ بڑھئی کے آنے مین لگے اتنی دیر تک مین سیڑھیون پر بیٹھ گئی اور ایسا
زار وقطار روئی ایسے کڑوے کڑوے اور گرم گرم میری آنکھون سے آنسو بہے کہ پہلے
کبھی مین ایسا نہین روئی تھی۔ مین نے سخت ترین صدمہ برداشت کرنے کے لیے اپنے
دل کو مضبوط کرلیا اور تمام دہشتین میری یتیم قسمت کی میرے دِل کی آنکھون کے سامنے
پھر گئین اور اِس طور پر پھیلتی گئین جیسے جلد جلد یکے بعد دیگرے سیربین مین زشت اور
کریہ منظر ہیبتناک شکلین نظر آتی ہین۔ آخر کار بڑھئی آگیا دروازہ زور سے کھولا گیا۔ اور
جون ہی مین نے اُس دہلیز کے اندر جو مجھکو اب اُس قبر کی راہ معلوم ہوتی تھی جس مین

تمام میری اُمیدین دفن یقین مین نے قدم رکھنا چاہا۔ مجھپر موت کا سا خوف طاری ہوگیا
بڑھئی اور خادمہ خود اپنی حیرانی اور سرگرانی مین پیچھے چُپ چاپ کھڑے تھے۔ کیونکہ
موت کی ملالت اُس مکان کی ہوا مین بھرتی جاتی تھی۔ بڑی ہمت کرکے مَین اندر گئی
اور مسہری کے کھُلے ہوے پردے کے اندر ایک ہی نگاہ ڈالنے سے تمام میرے
خوفناک خیالات کی تصدیق ہوگئی۔ وہان۔ اُس پلنگ پرجسپر۔ وہ توانا و تندرست
سُونے گئی تھی میری مان کا بیجان قالب پڑا تھا۔ یہ ماجرا دیکھتے ہی میرے مُنھ سے
جو دِل پاش پاش کرنیوالی چیخ نکلی اُس سے وہ لوگ بھی جو دروازے کے باہر
کھڑے تھے اُس ماتم انگیز راست سانحہ سے واقف ہوے۔ اور جب مَین غم و الم کے
ناقابل برداشت صدمہ اور بوجھ سے لڑکھڑا کے گرنے کو تھی خادمہ دوڑی آئی اور
اُسنے مجھکو اپنی گود مین لے لیا مگر جوش محبت کے یکایک اور ناگہان پیدا ہوجانے
والے اثر سے مین اپنی مان کی لاش سے لپٹ گئی اور اپنے رنج و غم کی شدت اور
محن و اندوہ کے دیوانہ وار جوش اور وحشت مین خوب چلّا چلّا کے خوب بلک بلک
کے روئی۔ بڑھئی ڈاکٹر کے بُلانے کو دوڑا گیا۔ مگر ڈاکٹر بہت دیر بعد آیا۔ ہاے
بہت دیر بعد آیا۔ اور وہان میری مان کا گھنٹون پہلے کام تمام ہوچکا تھا۔ بدن مین
بالکل گرمی باقی نہ رہی تھی۔ پنڈا سنگ مرمر کی طرح ٹھنڈا ہوگیا تھا۔ اور سنگ مرمر
کی طرح زرد بھی پڑگیا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی روح اِس قالبِ فانی سے ایسے
امن و آسانی سے نکل گئی ہو کہ کوئی نزع کی علامت جان کندنی کی نشانی اُس کے
ساکن و ساکت اور آسودہ و حلیم چہرے سے معلوم نہین ہوتی تھی۔ اُسکے چہرے پر
اگر سنگ مرمر کی سی زردی نہ ہوتی تو معلوم ہوتا کہ ابھی سُوتی ہو"

اِس قدر بیان کرکے وِرجِنیا نے دُم لیا کیونکہ آہون اور سسکیون اور ہچکیون
سے جو اِسکے سینے کے اندر بھری ہوئی تھین اُسکی آواز ٹوٹ ٹوٹ کے نکلتی تھی اور
اچھی طرح سُنائی نہین دیتی تھی اور آنسوؤن کا یہ حال تھا کہ آنکھون سے برس رہے
تھے اور رخسارون کے نیچے ٹپ ٹپ گرتے تھے۔ جُولیا برنٹ کے رنج و الم کا بھی

حد و پایان نہین تھا۔ عمر بھر مین کبھی پہلے اِسکو اِس قدر رنج نہین ہوا تھا جو سوقت ہوا لیکن اُسنے ہر طور سے اِسکو تسلی دی۔ بڑی مہربانی سے سمجھاتی اور تسکین کے کلمات سے اِسکا رنج بھلاتی رہی۔ لیکن چونکہ دِل کا زخم دوبارہ ہرا ہو گیا تھا اِس لیے جبتک یہ یتیم لڑکی خوب اچھی طرح سے رو نہ لی اِسکی تسکین نہ ہوئی۔

جولیا۔ (نرمی اور آہستگی سے) "کبھی تمکو اپنی ماں کی ناگہانی وفات کی وجہ بھی معلوم ہوئی"!

وَرجِنیَا۔ (تھرتھراتی اور اٹک لڑکھڑاتی ہوئی آواز سے) طبیب کہتا تھا کہ اپنی مَوت سے مری ہے۔ ہاے میری ماں تو بڑی اچھی اور نیک عورت تھی اور خودکشی تو اُسکے خواب و خیال مین بھی نہین آسکتی تھی"!

یہ کلمات اُسنے اچانک فکر پیدا ہو جانے سے اسواسطے کہے تاکہ اُسکی معزز اور معظم ماں کی پاک یاد کی نسبت اس بابت ایک بال برابر بھی شُبہہ کرنیکی جگہ باقی نہ رہے۔ اور پھر اُسنے سِلسِلہ تقریر کا اِس طور پر قائم رکھا۔

"وہ دفن کی گئی۔ اور مین نے دیکھا کہ اُسکا لاشہ عمیق اور خاموش قبر کے سپرد کیا گیا۔ اور جب میرے کانون مین اُسکے کفن اور تابوت پر مٹی ڈالنے کی ہیبتناک آواز پہونچی۔ یا میرے پاک پروردگار۔ اُسوقت معلوم ہوتا تھا کہ زندگی کے تمام رشتے یکے بعد دیگرے میرے دِل اور دماغ مین ٹوٹ رہے ہین۔ جنون کی سی حالت مین مجکو گرجا کے قبرستان سے لے گئے اور کئی مہینے تک میرا یہ حال رہا کہ کبھی تو مجکو سودا ہو جایا کرتا تھا اور کبھی مین اپنے ہوش مین رہا کرتی تھی۔ آخر کار میرے دِل کو قرار آتا گیا اور اضطراب مین کمی ہوتی گئی اور مسیحی توکل کی ضرورت رفتہ رفتہ میری روح پر پرتو فگن ہوتی گئی۔ اِس کے بعد خادمہ کو اِس امر کے اشارتًا کہنے مین جرأت ہوئی کہ اَب مَین اپنے معاملات اور کاروبار کی خبرگیری کرون۔ مین نے اپنی ماں کا صندوق کھولا اور دیکھنا چاہا کہ اُس مین کیا کیا ہی اور زیادہ تر مجکو یہ تلاش تھی کہ آیا اُسنے کوئی ضروری دستاویز یا تحریر

ہدایت میری رہنمائی کے لیے چھوڑی ہو یا نہین - مگر اِسمین ایک کاغذ بھی نہ ملا جس سے کچھ تو حال کھُلتا کہ اِسکی آمدنی کہان سے آتی تھی اور اُس شریف آدمی کا جو میری مان کے پاس آیا کرتا تھا کیا نام ہو - ان باتون کا مجھے جاننا ضرور تھا اور اِنھین ضروری باتون کا کچھ بھی پتہ نہ چلا - اَب مجکو خادمہ کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ شریف آدمی ایک دن آیا تھا لیکن مین اپنے ہذیان اور نسیان مین پڑی تھی - مجھکو جنون سے کچھ سُدھ بُدھ نہین تھی جب اُسنے میری مان کی وفات کا حال سُنا تو اُسکے چہرے سے تعجب پایا جاتا تھا - کچھ مختصر مختصر سی باتین اُسنے میری نسبت دریافت کین اور پھر نہ کچھ کہا نہ سُنا یہان سے چلا گیا - نہ وہ کچھ روپیہ دے گیا اور نہ یہ کہہ گیا کہ آیندہ کبھی آکے دیگا - اُسکے طرز و روش مین بُرائی کے شگون بھرے تھے - ایسا ثابت ہوا کہ اگر درحقیقت وہ کوئی مختار یا دوست تھا جو میری مان کو ہر سہ ماہی پر بندھا ہوا روپیہ دیا کرتا تھا تو وہ علوفہ مجھ تک جاری نہین رہ سکتا تھا - لیکن بڑے تردد اور اُمید مین یا یون کہون کہ نا اُمیدی مین - مین نہین جانتی کہ کیا کہون - مین دوسری سہ ماہی کے ختم کے دن کی منتظر رہی وہ دِن آیا بھی اور گذر بھی گیا مگر وہ اجنبی شریف آدمی نہ آیا - اَب میری بیکسی اور میرے بے یار و مددگار ہو جانے مین کسی طرح کا شک و شبہہ باقی نہین رہا اور مین نے اپنے آپ کو بڑی بڑی مشکلات مین پھنسا ہوا پایا میری مان کی تجہیز و تکفین مین قریب قریب کل روپیہ جو اُسکے صندوق مین مِلا تھا صَرف ہو گیا - اور پھر بعد اِس کے جو مہینے آتے گئے مین نے اُن لوگون سے جن سے رسد وغیرہ لیجاتی تھی قرض لے لے کے گزران کی - اَب سِوا اِسکے کوئی بات باقی نہ رہی کہ گھر کا اسباب بکے اور قرضہ جو بہت بڑھ گیا تھا ادا کیا جائے - اور جب اسباب بیچ باچ کے قرضہ دام دام ادا کر دیا گیا اُسوقت میرے پاس چند پونڈ باقی رہ گئے تھے - علاوہ اِسکے ایک پلنگ - ایک میز - چند کرسیان اور چند چھوٹی چھوٹی ضرورت کی چیزین تھین - بیشک مین نے وہ مکان چھوڑ دیا اور ماما کو بھی جواب دے دیا - یہ ماما میری بڑی خیر خواہ تھی مگر مجھے اتنا مقدور کہان تھا

کہ اسکو رکھ لیتی - اسکے بعد مین نے ایک چھوٹی سی کوٹھری کرایہ پر لی اور وہان اُٹھ گئی اور کچھ سلائی کا کام ڈھونڈھنے نکلی لیکن ہر روز ایک نہ ایک نئی مصیبت اور مایوسی پیدا ہوتی تھی جس قدر کفایت سے مین چلتی تھی - بچا بچا کے بھوکھون مر مر کے گذر کرتی تھی وہ مین ہی جانتی ہون یا میرا دِل جانتا ہی - مگر تاہم جو تھوڑا سا روپیہ بچا تھا اُسمین بھی کمی ہوتی گئی - ہاے - مجولیا - مین تم سے کیا کہون ایک روز جب مین تھکی تھکائی اور مایوس دِن بھر کام کی تلاش مین حیران و سرگردان کوچہ گردی کر کے اپنے گھر واپس آئی ہون اُس روز مجھے کتنا رونا آیا ہی کیسے کیسے کڑوے کڑوے گرم گرم آنسوؤن کی دھارین میری آنکھون سے جاری ہوئین کہ مین ہی جانتی ہون - اگر میری مان زندہ ہوتی تو مین سب سختیان برداشت کر لیتی - خوشی خوشی سب سختیان برداشت کر لیتی - کیونکہ جب ہم روتے تو دونون ایک ساتھ روتے ہم دونون اپنے آنسوؤن کو آپس مین مِلاتے اور آخر کار وہ مجھے دعائین دیتی لیکن مین تو اکیلی تھی - دُنیا مین ورا میرے واسطے پیدا ہی نہین کیا گیا تھا - یتیم تھی - بیکس تھی - اور کوئی بھی میرا دستگیر یا خبر گیر نہین تھا - اور اپنے رنج و تلخکامی کی حالت مین مین خدا سے یہی دُعا مانگتی تھی کہ یا اللہ مجھے بھی اُٹھا لے - ہاے اِس زمین سے مجھے بھی اُٹھا لے جہان کوئی ہاتھ نہین کہ میری مدد کرے کوئی آنکھ نہین جو مہربانی سے میری طرف دیکھے - کوئی لب نہین جو میرے کان مین تسلی کا کلمہ کہے - موت جس سے اسقدر لوگ ڈرتے ہین اگر مجھے آتی تو مین خوش تھی - کیونکہ مین اپنے تنگ و تاریک حجرے مین یکہ و تنہا بیچ تنہائی کا پورا پورا خوب تجربہ کرتی تھی اور کہتی تھی کہ -

بوقت بیکسی جز سایۂ من نیست یارِ من
مگر آن ہم ندارد طاقتِ شبہاے تارِ من

اور اپنا رنج بھلانے اور غم ٹالنے کو بعض اوقات مین اپنا منھ اپنے ہاتھون سے چھپا لیتی تھی اور یہ سوچتی تھی کہ یہ صرف خواب ہی خواب ہی خیال ہی خیال ہی کیونکہ ممکن نہین کہ یکایک مین ایسی مصیبت زدہ بن گئی ہون جیسا مین اپنے

آپ کو خیال کرتی ہون۔ مَین اپنے دِل سے پوچھتی تھی کہ مَین نے ایسا کون گناہ کیا ہی جسکی پاداش مین مجھے یہ رنج والم نصیب ہوا ہی۔ مَین نے تو کبھی کسی کیڑے مکوڑے کے اوپر بھی اپنا پاؤن نہین رکھا نوع انسان کو ضرر پہونچانا تو بہت دور ہی۔ ہاے جب مَین اپنی بیتی کا خیال کرتی ہون۔ جب مجھے اُس سال کے رنج وغم یاد آتے ہین جس سال میری مان مری تھی تو مجھے اپنے زندہ رہنے پر تعجب ہوتا ہی اور مَین سوچتی ہون کہ مَین کیونکر بچ گئی !!

اُس غریب اور یتیم لڑکی کا یہ سب حال سُنکے جسنے اَب پھر پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع کر دیا تھا۔ مِس بَرنَٹ نے مہربانی اور محبت سے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے دبایا اور کہا۔

مِس بَرنَٹ " ای بیکس وَرجنیا فی الحقیقت تم نے بڑی سخت تکلیفین اُٹھائی ہین بڑی سخت۔ مگر مایوس نہ ہو۔ ہراس کو اپنے دل مین جگہ نہ دو۔ یہ دنیا ہی اور دُنیا مین دُنیا کی سی ہوکے رہو۔ اور جو گذرے اُسکو برداشت کرو۔ یہ بات تو ممکن ہی نہین کہ زندگی بھر مین کبھی تمکو کامیابی نصیب ہی نہ ہوگی۔ تمھارے چہرے سے تمھارا صاحب نصیب ہونا ظاہر ہی۔ مگر یہ چاہو کہ جو کچھ ہو وہ صرف سوئی ہی کی بدولت ہو۔ یہ نہین ہونے کا اوہ۔ نہین۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین "!

مِس مَارڈنَٹ نے یکایک اپنے آنسو پونچھ ڈالے اور ایسے اشتیاق سے بولی کہ جس بات کے دریافت کرنے کا اُسنے ارادہ کیا تھا اُسکو پوچھ ہی کے چھوڑیگی تاکہ وہ رازِ سربستہ صاف صاف ظاہر ہو جائے جسکی نسبت اسکو طرح طرح کے شکوک تھے اور وہ شکوک بھی رفع ہو جائین۔

مِس مارڈنٹ " اس تقریر سے تمھاری مُراد کیا ہی۔ جُولیا۔ یہ تو مجھ سے کہو "!

مِس بَرنَٹ۔ (چند لحظہ پس وپیش کرکے) " مَین تم سے وَرجنیا سب صاف صاف کہدونگی اَب تم اپنے حالات زیادہ نہ بیان کرو۔ باقی حالات مَین خود پہلے سے سمجھ گئی ہون کس طرح سے تمنے ایک جز وکثیر اپنی چھوٹی چھوٹی چیزونکا جو تمھاری

مان کے اسباب کے فروخت ہونے سے بچ رہا تھا پھر فروخت کیا کس طرح بمقتضائے حالات اور بحکم ضرورت تم کو مجبوری ایک مکان سے دوسرا مکان بدلنا پڑا۔ کس طرح تم نے تمام مشکلات اُس مکان مین چند ہفتہ قبل اس مکان کے آنیکے برداشت کین اور پھر بی بی جکسین کے ہتھے چڑھ گئین جو تمھاری محنت کے منافع سے سستے مین اپنی قوت بسری کرتی ہے۔ کس طرح یہ سب باتین وقوع مین آئین ہئین بخوبی سمجھتی ہون۔ کیونکہ ایسے ہی یہی حالات اور ہزارہا غریب اور بیکس لڑکیون کے جو تمھاری طرح غریب ہین ہوتے آئے ہین اور ہین۔ اور اگر کوئی یا کچھ اختلاف ہوگا تو شاید کہین کہین اور بہت ہی کم ہوگا۔ تمھارے بیان کا یہ کُل حصہ گویا بالکل میرا بیان ہے۔ گویا میری ہی یہ ساری تاریخ تم نے اپنی زبان سے بیان کی ہے۔ مگر سینے والیون کی حیثیت سے مین ایک درجہ تم سے زیادہ بڑھی ہوئی ہون"۔

مِس مارڈنٹ "اور وہ کون درجہ ہے"؟

اِس سوال کے وقت وِرجنیا کا بدن سن سن کرنے لگا اور ایسا کانپا کہ کوئی بُری خبر وہ اب سنا ہی چاہتی ہے۔

مِس برنٹ۔ (جھک کے بطور سرگوشی) "صاف صاف اے میری پیاری حبیب یہ بات ہے کہ تم نے اب تک اپنی عصمت و عفّت قائم رکھی ہے اور مین اپنی سب کھو کھا کے بیٹھی ہون"!

وہ پردہ جو اس نوجوان ناتجربہ کار لڑکی کی آنکھون کے سامنے پڑا ہوا تھا اُٹھ گیا۔ وہ پردہ جو اس لحظہ تک اسکے شکوک اور مہلک راستے کے درمیان حائل تھا اب باقی نہ رہا۔ وہ پردہ جسکی آڑ مین یہ سیدھی سادھی لڑکی اپنی صاف باطنی اور خوش نیتی سے اور اپنے فیاضانہ طرز و روش کے اعتبار سے کسی شک و شبہہ کو جو اسکی نئی ملاقاتی کی نسبت پیدا ہوتا تھا وسیع یقین واثق کی چمک کے سامنے ظاہر نہین ہونے دیتی تھی اب نہین رہا۔

پہلے تو اسکے دِل مین آیا کہ وہ کرسی سے اُٹھ کھڑی ہو اور ایسی عورت کے

سامنے سے جو اپنی شرم وحیا کو دغا دے چکی ہو بھاگ جائے۔ اور اِس طور پر بھاگے جیسے وہ ترغیب وتحریص کے روبرو سے بھاگ جاتی۔ مگر ایک خیال سے جو جلبیا ممتنع الشرح تھا ویسا ہی ممتنع الضبط تھا وہ اپنی جگہ پر جمی ہوئی بیٹھی ہی اور پھر مِس بَرنٹ کے احسان کی یاد اور نیز یہ خیال کہ وہ نوجوان عورت غالبًا اُن حالات کے بس میں ہوگئی ہوگی جنپر اسکو کسی طرح کی قدرت اور کوئی اختیار نہ تھا۔ وِرجنیا کے دِل مین ایک ہی وقت پر آیا۔

جو خیالات وِرجنیا کے دِل مین اِسوقت گذرتے تھے انکو اپنی قیافہ شناسی سے کسی قدر دریافت کرکے مِس بَرنٹ نے کہا۔

مِس بَرنٹ "جو حال مین نے اپنا تم سے بیان کیا ہو اسکا تم کو کچھ رنج کرنا چاہیے وِرجنیا اِدھر دیکھو" (اثر پیدا کرنے والی آواز سے)" اور متوجہ ہوکے سُنو۔ مین نے اِس سوسائٹی کو نہین بنایا ہو جیسی وہ ہو۔ مین تو اُسمین پیدا ہوئی تھی جیسی وہ ہو اُسکی جھوٹی۔ اُسکی بگاڑنے والی اُسکی نامنصف اور غیر واجب حالت اور اثر کے حالات کے ساتھ مین نے مرضی سے یا بلا مرضی یا مجبوری ساتھ کیا۔ مین پاک دامن رہتی اگر دُنیا مجھے پاک دامن بنا رہنے دیتی۔ مگر دُنیا نے میری عصمت کا خیال نہین کیا۔ افلاس۔ جاڑا۔ نا اُمیدی۔ بھوک۔ کچل ڈالنے والی محنت۔ اور مشقت۔ بڑی کٹی عصمت اور سخت پاک دامنی کے جانی دشمن ہین۔ یہ سب دشمن عصمت کی خبر اُن جنگی آلے سے لیتے ہین جس سے اگلے زمانے کے لوگ دیوارین گراتے تھے۔ میری عصمت کے مکان کی تعمیر سے زیادہ سے زیادہ مستحکم اور مضبوط عمارت ڈھ جاتی ہو۔ کیونکہ ناخوش آیند اور اُداس کوٹھری کو مین جانتی ہون کہ کیا چیز ہو۔ جسمین جاڑے کی لمبی لمبی راتون کو آگ نام کو بھی دیکھنے مین نہین آتی سخت سخت محنتون اور بھوکھون مارنے والی سختیون کو مین بھی برداشت کر چکی ہون۔ مین نے بھی ایسی ہی محنت اور جوش سے کام کیا ہو جیسا تم کرتی ہو مین نے بیشک اُسوقت تک کام کیا ہو جبتکہ میری پیٹھ مین درد پیدا ہوا اور پھر میرے تمام

جسم مین پھیل گیا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ گویا مجکو کسی نے چھریون سے مارا ہی۔ اے
وَرجنیا مین نے اُسوقت تک محنت کی ہی جبتک میری آنکھون مین دُھندلا نظر
آنے لگا میرے دماغ مین چکر آنے لگے اور معلوم ہونے لگا کہ جان اَب نکلی۔ اَب نکلی
مین نے اُسوقت تک جاڑے مین محنت کی ہی جب تک میرے اعضا و اعصاب
ایسے سخت ہو گئے گویا اُنپر فالج گرا جب تک میری اُنگلیون مین سردی نے اتنی
سرایت کی کہ معلوم ہوتا تھا کہ کلھاڑی سے کٹ کے گر پڑینگی۔ اور پھر بھی مجھے
تکلیف معلوم نہین ہوئی۔ مین اپنی محنت پر زار قطار رو بھی چکی ہون۔ ہاے۔
ہاے۔ میری آنکھون سے ایسے تلخ تلخ اور گرم گرم آنسو بہے ہین کہ مجھے تعجب ہی
میری آنکھین چشم خانہ ہی مین کیون نہ جل بھن کے خاک سیاہ ہو گئین اور اے وَرجنیا
مین نے نمازین بھی پڑھی ہین۔ اِسواسطے نمازین پڑھی ہین کہ باری تعالے مجھکو غلامی
اور محتاجی سے نجات دیتا۔ ہان۔ اور اے وَرجنیا اس سے بھی زیادہ مین نے ایک
کام کیا ہی۔ جو تم نے نہین کیا۔ بس تم سے زیادہ وہ کام کیا ہی۔ کیونکہ جب مین نے خودکشی
کا ارادہ کیا ہی اُسوقت کئی گھنٹے تک برابر تحمل اور ثابت قدمی کے ساتھ مین نے
موت کا چہرہ روبرو اور دوبدو دیکھا ہی"

یہ حکایت سُنکے نوجوان سینے والی نے اپنے چہرے کو اپنے دونون ہاتھون سے
چھپا لیا گویا کوئی عفریت اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا اور وہ چاہتی تھی کہ اُس سے
اُسکی نگاہ دوچار نہ ہو۔ اور کہا۔

وَرجنیا۔ ہی ہی۔ ہی ہی۔ کیا میری سرنوشت مین بھی یہی لکھا ہی۔ کیا مجھے بھی ایسی
ایسی خوفناک اور سخت سخت آزمائشون مین گرفتار ہونا ہی"

مس برنٹ۔ (نہایت رقت آمیز اور ترحم کی آواز سے) "ابھی تک تم کو
اپنی سرنوشت کا کہان تک حال معلوم ہو چکا ہی۔ اے سادہ مزاج غریب لڑکی۔ اے
میری حبیب دلبند اپنے آپ کو فریب نہ دے۔ بہتر ہوتا کہ یہ دہشت انگیز سرگذشت حال
پورا پورا تم کو فوراً معلوم ہو جاتا۔ یہ تو ابھی حال ہی۔ ہان یہ تو ابھی حال ہی کہ تم

اندھا دُھند بے تدبیری کی چال سے اُس ٹیلے کی طرف بڑھی جاتی ہو جو تمھاری عصمت۔ تمھاری معصومیت۔ تمھاری توبہ واستغفار اور تمھارے ایمان کو بھی جو تم خدا پر رکھتی ہو ایک دم سے نگل لیگا۔ اَب تو تمھارے پاس کام ہی۔ اَب اِسوقت۔ مگر اُجرت کِس کفایت سے کل کل کے دیجاتی ہی۔ اور پھر سوچو کہ کیسے کچے سوت سے وہ کام لٹکتا ہی۔ ممکن ہی کہ میری آشنا کے آقا کی دکان گاہکون کی کمی کی وجہ سے نہ چلے۔ ممکن ہی میری آشنا کا یہ کام مجھے چوری سے دینا جو مین تمکو دیتی ہون کھلجاسے۔ ممکن ہی کہ اچانک وہ مرجائے یا کسی دوسری جگہ اُسکی ترقی ہوجائے۔ یا نوکری سے برخاست ہوجائے۔ پس اے میری مسکین وُرجنیا تم یہ بتاؤ کہ اِن سب باتون کے مقابلہ مین تم کو کہانتک امید ہی کہ برابر کام ملے ہی جائے گا۔ تم اپنے آپ کو بدنصیب جانتی ہو مگر میرے کہنے کا یقین مانو کہ ممکن ہی کہ تمھاری حالت اِس سے بھی دس ہزار گنی زیادہ خراب اور ابتر ہوجائے۔

ایک دِن کا ذکر سُنو کہ شام کا وقت تھا اور جاڑے کی سرد رات چلی آتی تھی۔ مین برابر تین روز سے ایک لباس کے تیار کرنے مین سخت محنت کرتی تھی مین بھوکھون مرنے لگی۔ تمام میرے اعضا برف سے ٹھنڈھے ہوگئے اور اِس حالت مین جبکا وہ لباس تھا اُسکو دینے گئی۔ دُکان کے دروازون کی جھلملیان چڑھادی گئی تھین۔ دُکان بڑھ گئی تھی اور وہان کے کاروبار مین خلل آگیا تھا۔ ایک ملازم نے جو وارنٹ قرقی کے ذریعہ سے دُکان پر قابض تھا مجھ سے وہ لباس لے لیا اور کہا کہ روپیہ تو موجود نہین جو اُجرت دی جائے اِس لیے چاہیئے کہ مین اپنا دعویٰ سرکار مین پیش کرون وہان جو اور قرضخواہون کا حال ہوگا وہی میرا بھی ہوگا۔ اگر اُنکو کچھ ملا تو مجھکو بھی ملیگا۔ اَب تم میری اُسوقت کی حالت کا خیال کرو۔ بڑی غمگین حالت تھی۔ نہ راہ رفتن نہ پاے ماندن۔ مین بالکل مایوس اور نا اُمید ہوگئی اور آخر کار مین نے بازار مین بھیک مانگنے کو ہاتھ پھیلایا کہ جو خدا دلائے کسی سخی داتا کے ذریعے سے لے لون۔ خیرات ہی سہی۔ لیکن جو ہاتھ اِس طرح

تھوڑی سی خیرات ملجانے کے لیے پھیلایا گیا تھا اسمین کسی بد وضع پھسلانے والے کا سونا اچانک آگیا۔ مین بھوکھون تومرتی تھی۔ مکان کا کرایہ چڑھا ہوا تھا اور دینے کو ٹکا بھی پلے نہ تھا۔ اور مین سمجھتی تھی کہ بغیر کرایہ کے اب اُس بیرحم سنگدل عورت کے پاس جانا جسکا مکان تھا بیکار ہی۔ آب یہ بتاؤ کہ مضبوط سے مضبوط دل والی عورت اس ترغیب مین آجاتی یا نہ آجاتی۔ مین تو آگئی "۔

ورجینیا۔ (مس برنٹ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے اور خواہرانہ محبت سے دبا کے) "افسوس صد افسوس۔ میری شفیق۔ ابتک تو مین تمکو الزام دینے پر آتارو تھی مگر اب مین تم سے ہمدردی کرتی ہون۔ بہت شدت سے۔ بہت ہی شدّت سے ہمدردی کرتی ہون۔"

مس برنٹ۔ "اے ورجنیا۔ تم مجھ سے ہمدردی کیا کرتی ہو۔ اب ہمدردی کا وقت نہین ہی۔ وہ وقت ہی جاتا رہا۔ میری قسمت مین جو لکھنا تھا وہ لکھ گیا اور اب اُسی لکھے کے بموجب مین چلتی ہون۔ میری یہی اُفتاد تھی۔ مجھے یہی بدا تھا۔ اور اُس دن سے لگا آج تک مین ہمیشہ خوش رہی اور اب اور زیادہ خوش ہون۔ ہان مین سچ کہتی ہون شرم پر ہنستی ہون عصمت کو ٹھٹھیون مین اُڑاتی ہون۔ پاک دامنی پر قہقہہ لگاتی ہون۔ اور مذہب پر تو میرا اعتقاد ہی نہین ہی۔ بی بی عصمت۔ اور امان عفت کے لیے مین جان نہ دونگی۔ اور نہ مین انکی خاطر مرنے کو اپنا دل پکا کر سکتی ہون۔ اور آب اِس لیے اُس آمدنی سے میری بہ آرام بسر ہوتی ہی۔ جسکو پادری لوگ۔ اور مکر سے حیادار شرمگین بنی ہوئی عورتین عیب اور بدی کی اُجرت کا نام دھرتی ہین۔ خیر۔ مگر یہ اُجرت بھوکھون مرنے والی عصمت سے بدرجہا بہتر ہی۔ اور انسان کی خصلت ایسی سُست بنیاد ہی کہ وہ عصمت اور فسق وفجور مین تمیز کرنے کے لیے بہت دیرا ور بڑا پس وپیش کرتی ہی۔ جو لوگ مجکو الزام دیتے ہین اگر وہ منصف ہین تو سوسائٹی کے دستور کو الزام دین۔ مین تو اُس سوسائٹی کی صدہا بلکہ ہزارہا قربانیون مین سے

ایک قربانی ہون۔ اس کے ہزارہا مقتولون مین سے ایک مقتول ہون۔ اسکے بانی اور موجدون مین سے مین نہین ہون۔ سوسائٹی کے بانی اور موجد امیر اور متمول کاہل الوجود بڑے آدمی ہین۔ اور غریب مصیبت زدہ بھوکھون مرنیوالے اسکے مجروح و مقتول ہین۔ خاص اپنے حالات اور اپنے تجربات پر گھنٹون مین نے عقل دوڑائی اور ذہن لڑایا ہے۔ جب ایسے ایسے خیالات میرے دل پر منقش اور مرتسم ہوے ہین۔ اس شہر کے ویسٹ اینڈ مین جو بڑے بڑے محل کھڑے ہین ذرا وہان تو جاؤ اور روشنی سے جگمگاتے ہوے دریچون مین سے ایک نظر تو دیکھو کہ ناچنے والون اور والیون کے اجسام کے سائے انکی اُچھل کود کے وقت کیسے پردون مین پڑتے ہین۔ تب اپنے دل سے کہو کہ ہر ایک عالی خاندان بیگم کی بیش بہا پوشاک اور نفیس اور عمدہ لباس اُس خون سے رنگین ہین یا نہین اور اُن خرابیون سے ملوث ہین یا نہین جو محتاج سینے والیون کے خون ہین جنھون نے اُنکو سیا اور تیار کیا تھا۔"

وَرجینیا۔ (کفِ افسوس مَل کے) "یا منصف خدا۔ یہ تصویر جو تم نے کھینچی ہے نہایت ہی صحیح اور سچی شبیہ ہے۔ ہو بہو یہی شکل ہے۔ اور اُس مظلوم فرقے مین سے کسی بدنصیب سینے والی کو اُمید نہ رکھنی چاہیے کہ وہ اپنے عزم بالجزم سے پاک و صاف بغیر داغ دھبے کے بنی رہے"۔

مِس مَرَبَنٹ۔ (زہرخندہ کر کے) "امید اور ایک نیک ذات سینے والی کو نہین۔ نہین۔ وَرجینیا۔ ہزار بار نہین افسوس ہے کہ ہم دونون دِل بہلانے کو ایک ساتھ مِل جُل کے بیٹھے تھے۔ مگر گفتگو مین رنجدہ اور ہیبتناک تبدیلی واقع ہوگئی۔ اور جس روز سے مین نے اپنے آپ کو اُس گڑھے مین ڈھکیل دیا تھا جسکو دُنیا بیحیائی کہتی ہے اِس روز سے آج میرے دِل پر انتہا کے رنج والم کا اثر ہوا ہے۔ پہلے تو تھارے ہی حال سے اُس تار پر زخمہ لگا جو عرصۂ دراز سے میری روح کے اندر دبا ہوا تھا اور اُسی تار کی آواز میرے جسم کے عمیق ترین حصہ مین گونجتی ہوئی چلی گئی اور اُس نے

پوشیدہ اور چھپے ہوے خیالات کے سلسلون اور مجموعون کو جو میرے حافظہ کے عمیق ترین حجرون مین سوتے تھے جگا دیا۔ لیکن ورجنیا مین تمھارے سامنے سب حال سچ سچ بیان کر دونگی۔ سب باتین تسلیم کرونگی۔ جہانتک مجھ سے تعلق ہی مین کوئی بات تمسے نہ چھپاؤنگی۔ اور اب میرا منھ کھلوایا ہی تو سنو صاف صاف بات یہ ہی کہ میرے پاس ایک جوان رعنا سرو قد شکیل و جمیل فرشتہ خصلت حور طلعت آتا ہی اور مجھ سے اُس سے دوستی ہی مین اُسکے حال سے بالکل ناواقف ہون کہ وہ کون ہی صرف اتنا جانتی ہون کہ مسٹر اوسمنڈ اُسکا نام ہی مگر ہان مجھے اس امر کے باور کرنے کی وجہ معقول ہی کہ سوسائٹی کے دائرے مین اُسکا کوئی بڑا درجہ ہی۔ بہر حال اس امر کے تجسس و تفحص سے مجھے کیا کام ہی۔ مین اس بارے مین اُس سے کچھ پوچھتی بھی نہین ہون۔ مجھے اپنے کام سے کام ہی کیونکہ وہ مجھپر بڑی مہربانی کرتا ہی اور میرے ساتھ بہت اچھی طرح سے مسلوک ہوتا ہی۔ اور مین سمجھتی ہون کہ میرا اشتبہہ ہی شبہہ ہی وہ کچھ ایسا عالی درجہ شخص نہین ہی۔ اُسکی حالت کچھ ایسی بہت عمدہ تو معلوم نہین ہوتی مگر مجھے وہ بہت دیتا ہی اور تم دیکھتی ہی ہو کہ میری بخوبی بسر ہوتی ہے۔ کبھی کبھی دل بہلانے کو مین کام بھی کرتی ہون مگر بہت ہی کم۔ جب مین روٹی کے چھلکے کے واسطے سولہ سولہ گھنٹے روز کام کرتی تھی اُسوقت میرے پاس بہت کام رہتا تھا۔ بہت ہی زیادہ کام رہتا تھا۔ اب ایک ہفتہ سے میرے پاس مسٹر اوسمنڈ نہین آیا ہی۔ مگر مجھے اُسنے ایک خط لکھا ہی اور آنے کا وعدہ کیا ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ اچھی طرح نباہے گا۔ علاوہ اسکے میرے مزاج مین رشک نہین ہی مین جانتی ہون کہ مین حسین ہون میرے سیکڑون گاہک ہین جب وہ میری محبت سے تنگ آکے مجھے چھوڑ دیگا تو مجھے بھی دوسرا تلاش کر لینے مین عرصہ نہ ہوگا یہ میری تاریخ ہی"

اور جب دس بجنے کے بعد ہی ورجنیا مس برنٹ سے رخصت ہوئی وہ دنیا کے طریقون کا پہلے سے زیادہ تجربہ حاصل کرکے اور رنج و ملال کی پہلے سے زیادہ حالت مین جو اسکو عرصہ دراز سے نہین ہوا تھا اپنے کمرے مین چلی گئی۔

تیرھوان باب

(خطرناک جرأت کا کام)

دوسرے دن سہ پہر کے تین بجے کا ذکر ہی کہ مس مارڈنٹ اپنے مکان بود وباش واقع ٹیوسٹاک اسٹریٹ سے باہر نکلی تاکہ کسی لیڈی کی پوشاک جو اسپرنگ گارڈنز مین رہتی تھی پہونچا آئے۔ یہ اُس کام کا جزو تھا جو مس برنٹ کی مہربانی اور وسیلے سے اسکو ملا تھا۔ مگر بی بی رابنسن درمیانی عورت نے جسنے جولیا کو اِس پوشاک کا سب سامان اپنے مالک کی چوری سے دیا تھا یہ کہہ دیا تھا کہ جب وہ تیار ہو جاوے تو براہ راست اُسکو اُس خاتون کے پاس پہونچا دینا جسکے واسطے وہ بنوایا گیا تھا۔ انصافاً تو یہ چاہیئے تھا کہ خود مس برنٹ اُس لباس کو اُسکے گھر لیجاتی کیونکہ بی بی رابنسن نہین جانتی تھی کہ جولیا نے یہ کام کسی دوسرے کے سپرد کیا ہی۔ لیکن چونکہ اُس جوان عورت کو مسٹر اوسمنڈ کے آنے کا انتظار تھا اِس لیے اُسنے ورجنیا کو لباس لیکر بھیجدیا اور انتظار کی یہ وجہ تھی کہ صبح کو اُسکا ایک رقعہ اِس کے نام جسمین اُسنے اپنے آنے کی نسبت لکھا تھا اُسکے پاس پہونچ چکا تھا۔

یہ نوجوان ناکتخدا لڑکی کاغذ کا صندوق ہاتھ مین لیے ہوے جلد جلد ٹیوسٹاک اسٹریٹ سے باہر نکل گئی اور چند ہی منٹ مین وہ اسٹرانڈ کی طرف مڑی۔ اُسکا بشرہ پہلے سے زیادہ ملول تھا اور اُسکا چہرہ زرد ہو گیا تھا کیونکہ جو گفتگو اِسکے اور مس برنٹ کے درمیان گذشتہ شب کو ہوئی تھی اُسنے اُس کے دل پر کمال درجہ اثر پیدا کیا تھا۔ اُسکی روح کی پاکیزگی مین کمی نہین ہوئی تھی مگر اُسکے تجربے مین عظیم وسعت پیدا ہو گئی تھی عصمت کی عظمت اور محبت جیسی اُسکے دل مین ہمیشہ سے تھی ویسی ہی تھی مگر اب وہ اِس بات سے ترسان ولرزان تھی کہ مبادا کوئی غیر عذر شناس تقدیری معاملہ ایسا پیدا ہو جائے جو اُس کے قدم کو

راہ راست سے علحدہ ہو جانے کو جبپر اسکو چلے چلنے کی امید تھی مجبور کرے - جو بھروسا اسکو خود اپنی ذات خاص پر تھا اس وجہ سے ضعیف نہین ہو گیا تھا کہ کسی قسم کی ناپاک خواہشین یا ناپاک خیالات مس برنٹ کے افشاے راز سے اُسکے دل مین پیدا ہوے ہون مگر اسکو خوف تھا تو یہی تھا کہ مبادا جلد یا دیر مین وہ کسی ایسے معاملے مین نہ پھنس جائے جسکا انجام یا تو خودکشی ہو یا زیان عصمت۔

آہ۔ اِس بات کا خیال کرنا ناگوار معلوم ہوتا ہو کہ اُس نوجوان لڑکی کی عصمت مین صرف ایسے ایسے خیالات کے آنے سے جو خواہ مخواہ اُسکے ذہن کے گلے مرڈھے جاتے تھے خلل ڈالا جائے۔ حالانکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُن خیالات کو اپنے دِل مین نہ آنے دیتی۔ کسی قسم کی جد و جہد جو نوع انسان کے امکان مین ہو اُن خیالات کو جو اُسکی اپنی خطرناک حالت بلا مزاحمت پیدا کرتی تھی زائل اور باطل نہین کر سکتی تھی۔ اِن خیالات کو اپنے دِل سے نکالنے اور اُن واقعات مسموعہ کے ٹالنے کو اِسنے اپنی مان کا خیال کیا اور اُسی کی شکل دھیان مین رہی۔ پھر اُسنے اور اور سوانح و واقعات کی طرف اپنا خیال دوڑایا۔ مثلاً وہ حیرت انگیز اسرار کا بھرا ہوا واقعہ جو آٹھ دن ہوے کہ ڈچز آف بلماؔنٹ کے قصر مین ظہور پذیر ہوا تھا۔ اور جسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ مسٹر لیونؔ ہیمؔ قتل عمد کا ملزم قرار پاکے سپرد عدالت سیشن کیا گیا تھا۔ یہ تمام حالات اُسنے نہایت استعجاب اور ملال سے ایک اخبار مین پڑھے تھے جو اسکو مس برنٹ نے مستعار دیا تھا۔ اور جب کبھی اُن واقعات کا خیال مکرر سہ کرر اسکے دِل مین آتا تو وہ خود بخود اپنے لبون ہی لبون مین بول اُٹھا کرتی کہ "مین یقین ہی نہین کر سکتی کہ وہ مہربان دِل والا شریف جو مجھپر اسقدر عنایت کرتا تھا اُس فعل کا مرتکب ہوا ہو - ممکن ہی نہین"!

لیکن اب ہم نوجوان ناکتخدا لڑکی کے پیچھے پیچھے جسکو ہم دیکھتے ہین کہ اسٹرانڈ کے برابر اسپرنگ گارڈنز کی طرف اپنی راہ راہ جا رہی ہو چلنے مین اُسکی آنکھین شرم و حیا سے کھرنجے کی طرف جھکی ہوئی ہین جبپر اُسکے چھوٹے چھوٹے

خوبصورت پاؤن بھلسوان ہلکے پن سے متحرک تھے اور اسکے تمام طرز و روش سے وہ حیا اور پاکدامنی پیدا تھی جو اس بات کی متمنی تھی کہ کوئی اسکو دیکھنے تک نہ پائے۔ اور اسی حیا اور پاکدامنی اور کھنچاوٹ کی وجہ سے یہ بات ہوئی کہ اُس نے اُسوقت اُسی جوان رعنا شکیل و جمیل شریف آدمی کے اپنے پیچھے پیچھے آنے کا خیال نہین کیا جسنے اسکو ہفتہ بھر ہوا تھا کہ گروس ڈنر اسکو بُرین ٹوکا تھا۔

ناظرین بخوبی واقف ہین کہ یہ نوجوان شریف سوا مارکوئس آف آرڈن کے دوسرا کون ہوسکتا تھا۔ اسوقت وہ ایک بنک گھر سے جو اسٹریٹ اندڑمین واقع ہے اور جہانتک وہ ایک ہنڈوی کا روپیہ لینے جو اسکے باپ نے اسکو دی تھی گیا تھا باہر نکلتا تھا کہ اُسنے اُس عشق انگیز سینے والی کو جو اُسوقت اُس طرف سے گذرتی تھی فوراً پہچان لیا۔ اگرچہ ان افسوس ناک واقعات کی وجہ سے جو حال مین بر روے کار آئے تھے اُسکی روح کو سخت صدمہ پہونچا تھا تاہم جون ہی اُسنے اس پیارے پیارے دل پسند چہرہ کو دیکھا خوشی کا کلمہ اُسکے منھ سے نکل ہی گیا کیونکہ اسکو ایسا معلوم ہوا کہ یکایک روشنی کے فرشتہ کا اُسکی اندھیری راہ سے گذر ہوا ہے۔

لیکن ورجنیا اپنے خیالات مین ایسی غرق تھی کہ اُسنے وہ خوشی کا کلمہ نہین سُنا حالانکہ اُسکے کان کے قریب ہی اسکی صدا نکلی تھی اور نہ اُسنے فی الحقیقت نوجوان مارکوئس کو دیکھا۔ اُسکی نس نس مین دلکشی اور سحر تھا۔ اگرچہ سادہ سادہ کپڑے پہنے تھی اور طریقون سے کشیدگی اور کھنچاوٹ پائی جاتی تھی مگر اس سادگی اور کشیدگی نے نوجوان رئیس اعظم کے دل پر جادو کا سا اثر پیدا کیا اور بغیر کسی خاص ارادے کے یعنی اُسکی نسبت کسی عزم بالجزم کرنے کے بغیر وہ فوراً اسکے پیچھے پیچھے ہولیا حالانکہ اُسوقت اُسکو کسی اور مقام پر بھی جانا تھا۔

اُس روز قصر سینٹ جیمس مین ایک دربار تھا۔ یعنی وہ مکروہ اور بیہودہ گوئی کا تماشا تھا جس سے بیہودہ اور خودبین اور نمائش پسند اُمرا اور رؤسا بہت

خوش ہوتے ہین۔ اور گاڑیان اِس طبقۂ اُمرا کے مختلف حضرات کو جو اس کٹ تپلی کے حقیر اور ظاہر داری کے تماشے مین موجود تھے سوار کر کے لیے جاتی تھین۔ اسلیئے چار نگ کراس کے نواح مین گاڑیون کی آمد و رفت کا بہت ہجوم تھا۔ بعض گاڑیان اپنے ذی خطاب اہلِ دَوَل مالکون کو وہائٹ ہال کی طرف لیجاتی تھین۔ اور بعض پھولے ہوے بھَبَتِّن مجسٹریٹون کو اور فوق البھڑک لباس پہننے والے شریفون کو شہر مین واپس لاتی تھین۔

وَرجنیا اپنے خیالات مین مستغرق شارع عام پر جہان سرکاری اور رعایا کی ہر قسم کی گاڑیون کی کثرت سے بھیڑ تھی قدم اُٹھائے بیخبر چلی جاتی تھی کہ یکایک ہٹو بچو کا شور اس کے کان تک پہونچا اور اس کے ساتھ ہی پیچھے سے گھوڑونکی ٹاپ کی آواز اور پھر گھوڑون کے دوڑنے اور کودنے اور سر پر آپہونچنے کی آواز سُنائی دی۔ گھبرا کے اُسنے پیچھے پھر کے دیکھا اور دیکھنے ہی کی دیر تھی کہ اُسکے کندھے پر ایک اڑیل اور بدلگام گھوڑے نے جو شہر کے ایک حاکم کی گاڑی مین جُتا تھا اپنے سر سے ایک ضرب لگائی۔ اِس کے مُنھ سے ایک چیخ نکل گئی اور کاغذ کا صندوق ہاتھ سے چھُپٹ کے رُکتا ہوا تھوڑی دور پہونچا اور سڑک کے دونون طرف سے جو پیدل چلنے والون کا راستہ ہی حواس باختہ کر دینے والے اضطراب کا شور بلند ہوا لیکن فوراً ہی جبکہ نوجوان ناکتخدا لڑکی کے گھوڑون کے سمون کے نیچے آ کے روند جانے مین کوئی بات باقی نہ رہی تھی۔ مارکوئس آف آرڈن اُسکی مدد کو ایسی سرعت سے جھپٹا جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہی اور کمال جرأت اور شجاعت سے اُس خطرے کے مقابل ہو کے جسمین وَرجنیا پڑی تھی اِسکو زمین سے اُٹھا لایا۔ اِسکو ہاتھون ہاتھ لے کے فوراً ایک سب سے نزدیک دُکان مین لے گیا۔ ایک پولیس کے آدمی نے جو اسوقت اُس طرف سے گذرا کاغذ کا صندوق اُٹھا لیا جسکو خوش قسمتی سے کچھ نقصان نہین پہونچا تھا۔ اور جو بھیڑ چند منٹ کیلیئے وہان لگ گئی تھی وہ بھی یہ دریافت کر کے کہ بیچاری لڑکی کو کچھ زیادہ چوٹ

نہین لگی ہے چھنٹ گئی۔

وہ دوکان جسمین مارکوئس آف آرڈن جلدی سے اُس قریب قریب بیجان قالب کو لے گیا تھا خوش نصیبی سے ایک عطار کی دوکان نکلی اور اِس لیے فوراً مسکن اور معتدل۔ مقوی دماغ۔ مقوی قلب دوائین دی گئین۔ وَرجنیا کو جلد ہوش آگیا مگر کسی کے قلم کی طاقت نہین کہ وَرجنیا کے اُسوقت کے تعجب اور اضطراب کے حال کا ایک شمۂ بھی کافی طور پر لکھ سکے جب اُسکی کنجی کنجی سڈول آنکھین اُس نوجوان رئیس اعظم کے چہرۂ انور پر ساکت ہوئین۔ ایسی ایک تکلیف دہ گھبراہٹ پیدا ہوئی کہ ایک ہی لمحہ مین اِسکے رخساروں پر جو حیات بخش رنگت واپس آئی تھی پھر یکایک جاتی رہی اور وہ زرد ہوگئی اور اُسکا تمام جسم مثل برگ بید کانپنے لگا عطار غلطی سے اِس جوش کو سمجھا کہ یہ حد درجے کے خوف کا اثر ہے جو اُس پر طاری تھا اِس لیے وہ جلد جلد دوڑا گیا کہ مقوی دِل و دماغ اور دافع اختلاج قلب کے عرقوں کا ایک مرکب بنالے۔ اور جون ہی اُسنے اپنی پیٹھ پھیری مارکوئس آف آرڈن نے بہت آہستگی اور ملائمت سے یہ سرگوشی کی۔

مارکوئس آف آرڈن ''مجھ سے کچھ خوف نہ کرو۔ کیا مین نے تمھاری جان بچانے کو اپنی جان خطرے مین نہین ڈالی تھی''

اپنی ناحق شناسی اور ناسپاسی سے مطلع ہوکے وَرجنیا کی روح پر بہت بڑا صدمہ ہوا اور فوراً اُسنے اپنی دبی ہوئی اور آہستہ اور ٹوٹی ہوئی آواز سے اِس امر کی معافی مانگنے مین جلدی کی کہ اُسنے فوراً ہی اپنی جان بچانے والے کا شکریہ پہلے ہی کس واسطے ادا نہین کیا۔

جون ہی اُس ملائم آواز نے اپنی کانپتی ہوئی نوائے خوش آہنگ چارلس کے پردۂ گوش تک پہونچائی اور جون ہی گلنار شرم نے اپنی حیادار رنگت اُس دوشیزہ جوان سال کے رخساروں پر پھیلائی چارلس نے کہا۔

چارلس ''مین منت سے کہتا ہون کہ تم عذرخواہی کی کوشش نہ کرو

ممکن ہی نہین کہ تم مجکو آزردہ خاطر کرو۔ اور اگر تمھارے بچانے مین مجھے کوئی مہلک ضرر بھی پہونچ جاتا تو میرے دم واپسین کے ساتھ تمھاری محبت کا کلمہ نکلتا ہاے۔ اَب تم مجھ سے خفا نہ ہو"!

جون ہی اُسنے اِن الفاظ عشق آمیز کو زبان سے نکالا وَرجینیا زود رنجی سے چونک پڑی اور پھر اُسی وقت اُسنے اُسپر ایک پُر ملامت اور عذر خواہی کی نگاہ ڈالی جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر اُس نگاہ کے زبان ہوتی تو یہ کہتی۔ "یہ عالی ہمتی اور شرافت نہین ہو کہ جس بڑے احسان کا بار مجھپر تم نے رکھا ہو اُس سے تم نفع حاصل کرنا چاہو"!

اِس نگاہ بے زبان مگر گویا کے بخوبی معنی سمجھ کے چَارلِس نے اِسکے کان مین کہا۔

چَارلِس "معاف کیجئے لِلّٰہ معاف کیجئے"!

اِن الفاظ کے مبادلہ جانبین اور مختلف جوشون مین ایک مِنٹ لگا ہوگا کہ اِس عرصے مین وَرجینیا کے پاس عطار واپس آیا اور اُسنے اِسکو وہ مرکب جسکو وہ ابھی تیار کر رہا تھا پلایا۔ اِسکے پیتے ہی وَرجینیا فوراً اُس کُرسی پر اُٹھ کھڑی ہوئی جسپر اِسکو اِسکے نوجوان جان باز بچانے والے نے بٹھایا تھا۔ مگر عطار نے چند منٹ اور آرام کرنے کے لیے کہا اور بہ اعتبار پیشے کے اُسنے ایسی آواز سے ٹھہرایا کہ اُسکی تعمیل اُسپر واجب آئی۔ اِس عرصہ مین پولیس کا ا[illegible] سپاہی کاغذ کا صندوق لیکے دُکان کے اندر آیا اور مارکوئس آف آرڈن نے صندوق لیکے پانچ روپیہ کی ایک اشرفی اُسکی خدمت کے صلے مین عطا کی۔

جب یہ سپاہی شکریہ ادا کرکے باہر چلا گیا چَارلِس نے نوجوان سینے والی کیطرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ اِس عطیہ کی وجہ سے جو اُسنے اُسکی طرف سے عطا کیا تھا اُس کے رُخسارون پر شرم اور حیرانی زیادہ تر نمودار تھی۔ اَور اُسکو بھی ایک حیرانی پیدا ہوئی کیونکہ وہ اِس حیرت مین تھا کہ یہ شرم اور وہ اہمہ جو وَرجینیا کے

دِل مین اپنے جان بچانے والے کی فیاضی دیکھ کے جو خاص اُسی کی وجہ سے ہوئی تھی اور جس کے معاوضہ کی اُسکو استطاعت نہ تھی پیدا ہوا ہے اُسکو کیونکر رفع کرے جس سے وَرجینیا کا دِل سبکدوش ہوجائے۔ اِن بھٹکے ہوے خیالات مین اُسنے بلا تامل ایک اور پانچ روپیے کی اشرفی عطار کو اُسکی تکلیف اور مدارات کے بدل مین حوالہ کی۔ اور کاغذ کا صندوق اپنے ایک ہاتھ مین اُٹھا کے دوسرا ہاتھ اُسنے اُس لڑکی کی طرف بڑھایا تاکہ وہ اُس کے ساتھ ساتھ دُکان سے باہر نکلے۔

گھبراہٹ اور حیرانی سے جسنے اُسکے تمام خیالات کو کامل طور پر بے ترتیب کر دیا تھا شرماتے اور کانپتے ہوے وَرجینیا نے بمجبوری مارکوئس کے بازو پر جو اُسنے بڑھایا تھا اپنا ہاتھ رکھا حالانکہ اُس کے نام اور مرتبہ سے وہ ابھی تک ناواقف تھی مگر جون ہی اُسنے اخلاق کی اِس خلقی تحریک کے بموجب کام کیا تھا کہ اُسنے اپنے ساتھی کو صندوق ہاتھ مین لیے دیکھا۔

وَرجینیا نے فوراً اسکا ہاتھ چھوڑ کے اور اچانک جوش مین آکے صندوق اُسکے ہاتھ سے چھین لیا اور کہا۔

وَرجینیا "یہ نہین ہوسکتا۔ یہ نہین ہوسکتا۔ مین آپکی نسبت یہ ذلت گوارا نہین کرسکتی۔

چارلس۔ (دل پر اثر کرنے والی طعن کی نگاہ سے) "اچھا یہ نہین تو تم میرا ہاتھ تو لو اور مجھکو اجازت تو دو کہ اس بھیڑ بھاڑ سے جو بازارون مین لگی ہوئی ہے تم کو باہر نکال آؤن"

وَرجینیا نے بہت آہستگی سے اپنا ہاتھ اُسکے بازو پر رکھ دیا کیونکہ اُس کے دِل مین یکایک یہ خیال گذرا کہ مبادا ابھی ابھی عطار کے سامنے کسی قسم کا مضحکہ ہو اور آہستہ سے یہ کہا۔

وَرجینیا "آپ اپنے احسانات سے مجھے بہت گرانبار کیے جاتے ہین"

پس اپنے اِس طور پر بے طرح آ پھنسنے اور اپنی بیڈھب حالت کا قضیہ نپٹانے کی غرض سے جو اِس خاص وقت پر اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کی ہوگئی تھی اُسنے اپنی مصیبت سے نجات دینے والے کا ساتھ رہنا قبول کیا کیونکہ اُس کے احسان کا اُسکو بڑا خیال تھا اور یہی احسان کج خلقی اور کج ادائی کا مانع تھا ورنہ کیا جانے وہ کیا نہ کر بیٹھتی۔

جس وقت یہ دونون عطار کی دُکان سے باہر نکلے مارکوئس نے پوچھا۔

چارلس۔ (نرمی اور ادب سے) "کیا اس صدمۂ جدید کا اب بھی تمھین کچھ بُرا اثر محسوس ہوتا ہے"

ورجینیا کا دل محبوس پرندکی طرح پھڑک رہا تھا۔ کیونکہ متناقض خیالات کے پیدا ہونے سے وہ بیکل تھی۔ اِدھر تو یہ فکر تھی کہ اپنے پناہ دہندہ سے جلد علٰحدہ ہوجاتی اور اُدھر یہ خوف کہ مبادا اُس شخص کے نزدیک احسان فراموشی سمجھی جائے جسنے اگر درحقیقت اسکی جان نہین بچائی تھی تو پناہ تو ضرور دی تھی۔ ایسی حالت مین اُسنے یہ جواب دیا۔

ورجینیا "جی نہین۔ مین آپ کی مشکور ہون۔ یعنی ہان کچھ تھوڑا تھوڑا درد کندھے مین معلوم ہوتا ہے"

چارلس "ہان ہوگا۔ گھوڑا بڑے زور سے اُچھل رہا تھا۔ جب اُسنے اپنے سر سے تمھارے شانے پر ضرب لگائی تھی"

ورجینیا۔ (گھبراہٹ اور اضطراب سے کانپتے ہوئے) "مین تہ دل سے آپکی فیاضانہ امداد کی شکر گزار ہون۔ یہ وہ قرضہ ہے جو مین حضور کو ادا ہی نہ کرسکونگی مگر روپیہ جو حضور نے میری بابت صرف کیا ہے۔ بھلا اُسکے تو مین بالضرور ادا کرنے کی کوشش کرونگی"

چارلس "یا بار الٰہ۔ اُسکا تم کو اتنا خیال ہے"

نوجوان مارکوئس نے یہ محبت آمیز جواب دیا پھر بلا انتظار جواب ...

وہ غریب سینے والی اُسوقت دینے کے قابل تھی یا نہین۔ اُسنے یہ الفاظ اور مستزاد کئے۔
"اُس روز ہر طرح پر تم کو میری نسبت بُرا سمجھنے کی وجہ تھی مگر مین تم سے ملتجی ہون کہ تم ذرا بھی اس بات کا خیال نہ کرو کہ میرا ارادہ تمھاری توہین کا تھا۔ آہ براہ مہربانی تم مجھے اجازت دو کہ مین اپنی اُس روز کی حرکت کا سبب بیان کر کے تمھارا اطمینان کر دون۔ حالانکہ مین یہ بھی سمجھتا ہون کہ وہ سبب تمھاری نگاہ مین پھر خفگی کے آثار پیدا کریگا۔ لیکن مین کیا کرون اُس روز مین تم کو دیکھتے ہی ایسا حیرت زدہ ہوگیا تھا کہ اپنے آپے مین نہین رہا تھا اور مین اپنے ہوش وحواس کا مالک نہین تھا اور باادب استعجاب کے ساتھ مین نے تم کو ٹوکا تھا کہ"

وَرجِینیا۔ (نہایت لجاجت سے) "ہائے۔ ای حضور آپ جانتے ہی نہین ہین کہ اس قسم کی گفتگو سے میرے دل پر کیسی چوٹ لگتی ہی مجھکو کس قدر رنج پہونچتا ہی۔ حضور نے میرے ساتھ فیاضانہ سلوک کیا ہی۔ انتہا کا فیاضانہ۔ عالی ہمتون اور معززون کا سا۔ پس ایسا نہ کیجئے۔ ایسا نہ کیجئے کہ ایسے سچے اور مردانہ فعل کا اثر ان باتون سے مٹ جائے۔ یہ باتین مین سُن ہی نہین سکتی ہون۔ مجھ مین اُنکے سُننے کی جرأت ہی نہین ہی"

مارکولِس آف آرڈن۔ (اشتیاق سے) "لیکن اگر مین اپنے معزز جذبۂ شوق اور نیک نیتی اور پاکبازی سے گفتگو کرون تب بھی تم اپنے اخلاق اور توجہ سے میری باتین نہ سنوگی اور جو مین تجویز کرونگا اُسپر بخوبی غور نہ کروگی"

وَرجِینیا۔ (بطور قول فیصل) "ای صاحب میری اور آپکی دُنیوی حیثیت مین اس قدر اختلاف ہین اور مخالفت صریحی ہی کہ جو کچھ آپ ارشاد کرتے ہین اُسکو مین یہ سمجھ سکے کہ آپ ظاہرداری سے میری انتہائی خوشامد کرتے ہین اپنی ذات کو کسی طرح کا بڑھاوا نہین دے سکتی اور اگر شاید آپ نے میرے چال چلن کے سمجھنے مین غلطی کی ہی تو مین آپ سے دست بستہ عرض کرتی ہون کہ آپ فوراً جان لین کہ یہ انداز گفتگو بالکل میرے مذاق کے خلاف ہی"

پچھلے الفاظ کہتے ہوے وَرجِینَا کے چہرے پر کُنوارپنے کی تمکنت کی سُرخی جھلکتی تھی۔

مَارکوئِس آف آرڈن "یہی سبب ہے۔ اے پیاری اور حسین لڑکی۔ کہ مَین تمھارے چال چلین اور طرز روش و وضع کو خوب سمجھ بوجھ کے تم سے اِس طور پر گفتگو کرتا ہون"

وَرجِینَا "اب حضور مجھے اِس طرف جانا ہے"

یہ کہہ کے اُسنے یکایک اپنا ہاتھ اُسکے بازو پر سے جسپر وہ ابتک اسطرح رکھے ہوے تھی کہ اِسکا دباو محسوس نہین ہوتا تھا ہٹا لیا اور یہ بھی کہا۔

"اور اگر اجازت ہو تو ایک مرتبہ اور مَین آپ کی عنایت کا شکریہ ادا کرون اور حضور سے رخصت ہون"

یہ گفتگو اسپرنگ گارڈ یرڈ کے نکڑ پر ٹھہر کے ہوئی تھی اور نوجوان رئیس اعظم اپنے دِل مین سوچا کہ اِس کنواری لڑکی کے ساتھ ساتھ اب زیادہ دور تک چلنے مین اصرار کرنا عقل کے خلاف ہے۔

مَارکوئِس آف آرڈن۔ (وَرجِینَا کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے اور گرمجوشی سے دبا کے) "ایک بات۔ صِرف ایک بات اور سُن لو تو جاؤ۔ دیکھو کوئی اور بات خلاف اپنی طبع کے نہ سمجھ لینا۔ مَین نہایت معزز اور نیک نیتی سے کہتا ہون۔ میری آرزو نہایت سچّی اور بے لوث ہے۔ مَین یہ کہتا ہون کہ تم مجھکو ایک ایسا ملاقات کا موقع دیتین جسمین مین اپنا چال چلین اور اپنے مزاج کی کیفیت اور اپنا ارادہ اچھی طرح سے تم کو سمجھاتا۔ یہ مَین نہین چاہتا ہون کہ تم مجھکو اپنے مکان پر حاضری کی اجازت دو"

وَرجِینَا۔ ایک مرتبہ اور چونک پڑی۔ اور شرمگین ہو گئی اور اُسنے اپنا ہاتھ جو چند لمحہ تک نوجوان مَارکوئِس لیے ہوے تھا اُسکے ہاتھ سے کھینچ لیا۔

مَارکوئِس آف آرڈن "ہاے کیسا مَین بدنصیب ہون۔ مَین نے پھر تم کو

ناراض کردیا۔ لیکن مین اپنے خدا کو گواہ کرتا ہون اور کہتا ہون کہ یہ میرا ارادہ ہرگز نہین تھا۔ ہاے مین کیا کرسکتا ہون۔ مین کیا کہہ سکتا ہون جب سے تم کو اے دلبر اے دلربا یقین آئے کہ تمھاری نسبت میرے دل مین ایسے جذبے اور اشتیاق کے اثر پیدا ہوگئے ہین جنسے مین پہلے کبھی واقف و آگاہ نہین تھا۔ مین نہین جانتا کہ کیونکر مین تمھارا اعتماد حاصل کرون۔ کیونکر تمھارا اتحاد مجھے نصیب ہو؟"

وَرجنیا۔ (رکھائی سے) "صرف اس طرح پر حضور کہ آپ مجھے میری راہ راہ اپنے کام کو جانے دین۔"

یہ کہہ کے وَرجنیا منھ پھیر کے جانے کو تھی کہ اُسکے دِل مین ایک ناگہانی صدمے سے تکلیف پہونچی کیونکہ اُسنے خیال کیا کہ یہ اُسکا اِس طرح سے احسان فراموشانہ ایسے نوجوان شخص سے پیش آنا جس نے اُسکی جان بچانے کو اپنی جان خطرے مین ڈالی تھی نہایت نازیبا ہے اس لیے اُس نے مصافحہ کے لیے اپنا ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا اور کانپتی ہوئی آواز سے کہا۔

"مجھے حضور احسان فراموش خیال نہ فرمائین۔ ہرگز ہرگز خیال نہ کیجیے کہ اُس بڑے بھاری احسان کے قرضے سے جو آپ نے مجھپر کیا ہے مین غافل ہون اور اُسکی دیندار نہین ہون۔ آپ کرم گستر ہین اور آپ کو سخی ہونا چاہیے اور مجھ پر اِس طور پر نگاہ کرنی چاہیے کہ مین بیکس یتیم ہون اور دُنیا مین سوا اپنی عصمت اور نیک نامی کے میری اور کچھ دولت نہین ہے۔"

جب اِس طور پر رقت آمیز کلمات اُسنے نوجوان مارکوئس کی طرف مخاطب ہوکے کہے اُسوقت اُسکی نگاہون اور آواز اور طریقے سے رقت انگیز درد پیدا تھا۔ اور جب اُسنے اِس پیاری لڑکی کو اِس طور پر شرمائے اور کانپتے ہوے نزاکت ملائمت اور لیاقت سے جو اُسکے ہر دلچسپ خط و خال سے ہویدا تھی اپنے سامنے کھڑا ہوا دیکھا وہ اپنا منصب۔ اپنا مرتبہ۔ اپنا خاندان۔ سب بھول گیا اور اپنی باغ باغ روح کے جذبۂ خوشی کا مطیع ہوگیا۔

مارکوئس آف آرڈن۔ (آہستہ اور اشتیاق سے) "اے پیاری اور دلربا لڑکی اگر تم کو چاہنا گناہ ہو تو بالضرور مین گناہگار سزا کے لائق ہون۔ اور اگر ایک معزز محبت کا نذر کرنا تمھاری توہین کا باعث ہو تو مین تمھاری خفگی سہنے کے لیے ہر طرح کی برداشت کرونگا جو کچھ مین کہتا ہون اسکو تھوڑی بات خیال نہ کرو۔ اور جو الفاظ میرے منھ سے نکلتے ہین انکو صرف معمولی اور ظاہرداری کی تعریف نہ سمجھو۔"

ورجینیا۔ "اب مین حضور کی زیادہ باتین نہ سنونگی۔"

یہ کہتے ہوے ورجینیا کی آواز اور طریقے سے ظاہر تھا کہ اُسکے دِل پر انتہا کا اثر ہوا ہو۔ اور وہان سے وہ چل کھڑی ہوئی۔

لیکن فوراً وہ بھی اُسکے برابر تھا۔

مارکوئس۔ (بطور قول فیصل) "اس طور پر ہم ایک دوسرے سے جدا نہین ہو سکتے اگر ادھر کی دُنیا اُدھر ہو جائے تو بھی مین تمھاری سکونت کی جگہ دریافت کرنیکی کوشش مین تمھاری توہین نہ کرونگا۔ لیکن اے پیاری لڑکی مین تم سے پھر ملنا چاہتا ہون میری خوشی کا مدار تمھارے دیدار پر ہو۔ اور مین بڑی التجا سے کہتا ہون کہ تم مجکو مایوسی کے دریا مین نہ ڈباؤ۔"

ورجینیا قدرتی سادہ مزاج دوسرے کی بات پر بھروسا کرنے والی اور کسی بدی کا شبہہ تک نہ کرنے والی لڑکی تھی۔ اور اسمین بھی شک نہین کہ اُسوقت تک کسی بدی کا خیال نوجوان رئیس اعظم کے دِل مین بھی نہ تھا۔ وہ اپنی محسوسات کی تفریق کی غرض سے وہان نہین ٹھہر گیا تھا بلکہ ایک ناقابل روک جذبے کی لہر نے جسکا پہلے اسکو کبھی تجربہ نہین ہوا تھا اُسپر غلبہ کیا تھا اُسکی گفتگو کی راستی اور اُسکے طریقون کی سلیقہ شعاری کا اُس ناکتخدا لڑکی کے دِل پر بخوبی اثر ہوا تھا اور فی الحقیقت اگر اُس خوبصورت اور دلربا نوجوان شخص کی گرمجوشی اور اشتیاق کی باتون سے جسکے اتنے بڑے احسان کے نیچے وہ دبی ہوئی تھی وہ بالکل بے خبر اور غافل ہوتی تو وہ عورت ہی نہین تھی اس حالت مین یا تو وہ عورت کے درجے سے کسی قدر

بڑھی ہوئی ہے یا کسی قدر کم - الغرض وہ ایک مرتبہ اور ٹھہر کے آزادہ غیر مستقلی گھبراہٹ اور حیرانی کا شکار بن گئی -

وَرجِنیا - (نیچی نظروں سے شرم کے مارے عرق عرق ہو کے) "آخر آپ چاہتے کیا ہیں"

چارلس "یہ چاہتا ہوں کہ تم میرا ایسا اعتبار کرو جیسا بہن بھائی کا کرتی ہے اور یہ چاہتا ہوں کہ کل یا پرسوں یا جب تمھاری خوشی ہو تم مجھے اپنے ساتھ ہی قریب کے رہنے کی سیر کو لیجانے سے خوشنود کرو"

وَرجِنیا "پرسوں اسی وقت میں اس راہ پر سے گذرونگی"

یہ کہہ کے بے تحاشا جلد جلد وہ وہاں سے چلی گئی کیونکہ جوں ہی الفاظ مذکورہ بالا اُسکی زبان سے نکلے تھے کہ اُسکے دِل پر غم والم کا ایک ہجوم ہوا اور اُسکو ایسا معلوم ہوا کہ وہ کسی سنگین جرم کی مرتکب ہوئی ہے -

چودھوان باب

(تفکرات وترددات)

اُس کام کے انجام دینے کے بعد جسکے سبب سے اُسکا اسپرنگ گارڈنز جانا ہوا تھا وَرجِنیا مارڈنٹ ٹیوسٹاک اسٹریٹ کو واپس آئی اور اُس مکان میں جہان وہ رہتی تھی پہونچ کے یہ نوجوان ناکتخدا لڑکی سیدھی مِس برنٹ کے کمرے کیطرف چلی گئی کیونکہ اُسکا یہ ارادہ تھا کہ جو واقعات ابھی ابھی وقوع مین آئے تھے اُنکا مفصل حال اپنی شفیق سے بیان کرے اور جو اقرار اُسنے اضطراب اور جوش کی حالت مین نوجوان پناہ دینے والے کے ساتھ کیا تھا اُس کے ایفا یا عدم ایفا کی نسبت صلاح لے -

لیکن جسوقت وَرجِنیا نے مِس برنٹ کے کمرے کے دروازے پر پہونچ کے دستک دی اُسوقت وہ جوان عورت اُن نفیس لباسوں مین سے ایک لباس

پہنے ہوئے جنکو اُسنے اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی کو پہلی ملاقات کے دن دکھایا تھا
باہر نکل آئی اور اپنے لبوں پر اُنگلی رکھ کے اور ابروان خمدار کو کمان بنا کے ایک
جانانہ انداز سے بہ آہستگی کہا۔

مس برنٹ "اے ورجینیا پیاری مین تم کو اسوقت اندر نہین بلا سکتی کیونکہ
مجھے ایک شخص کا انتظار ہے"

مس مارڈنٹ "معاف کرو کہ مین اِس طور پر مخل ہوئی مین سمجھی تھی کہ تم
اکیلی ہو اور تمھارے پاس کوئی آنیوالا نہین ہے۔ اور"

مس برنٹ "اور تمھارا ارادہ تھا کہ یہان آ کے گھنٹہ آدھ گھنٹہ بات
چیت کرین"

ورجینیا کی طرف سے فقرہ پورا کر کے اُسنے پھر کہا۔
"خیر۔ ایسا ہی تمھین چاہیے تھا۔ اور مین نہایت ہی خوش ہوتی صرف بات
یہ ہے کہ مسٹر اوسمنڈ نے آج صبح لکھ بھیجا تھا کہ سہ پہر کو وہ ضرور یہان آئیگا۔ اور فی الواقع
مجھے تعجب ہے کہ ابھی تک نہین آیا"

ورجینیا "بہتر ہے۔ پھر کسی وقت سہی"

اِس جواب سے نوجوان سینے والی کی یہ مراد تھی کہ جو کچھ اُسکو اِسوقت
کہنا تھا وہ پھر کبھی کسی آیندہ موقع پر کہے گی۔ اور پھر وہ اپنے کمرے کو جلد جلد
اوپر چلی گئی۔

یہ حجرہ اب ایسا بالکل اُداس نہین معلوم ہوتا تھا جیسا پہلے تھا جب ہمنے
اپنے ناظرین کو دکھایا تھا۔ کیونکہ اب کسیقدر آگ آتشدان مین روشن رہتی تھی۔
ورجینیا نے اپنی چاء کے لیے پانی گرم کرنے کو کوئی ایک چھپٹیان سُلگا دین اور اِسکے
بعد میز پر چھوٹا سا دسترخوان بچھایا اور کفایت شعاری کا کھانا کھانے کو بیٹھ گئی۔
لیکن اگرچہ صبح کو بڑے تڑکے سے اُسنے کچھ کھایا نہ تھا۔ حالانکہ یہ غریب
سینے والی صبح شام صرف روٹی اور چاء پر بسر کرتی تھی۔ تاہم اُسکو اِس وقت

کچھ کچھ معلوم نہین ہوتی تھی اور جا جس سے وہ ہمیشہ چاق اور تازہ دم رہتی تھی بجالیے
مین رکھے رکھے ٹھنڈھی بھی ہوگئی لیکن وہ اپنے خیالات کی اُدھیڑ بُن مین مستغرق رہی یہ پہر
کے واقعات اُسکے خیال مین بسے ہوے تھے۔ اُسنے اپنی ذات کو ملامت کی اور الزام
لگایا کہ کسواسطے شکیل وجمیل اجنبی شخص سے ملنے کا وعدہ کیا۔ کیونکہ یہ بات یاد رکھنی
چاہیے کہ وہ اُسکے نزدیک اجنبی تو تھا ہی۔ اجنبی نہین تھا تو کون تھا۔ مگر اُسنے سوچا
کہ اقرار نہ کرتی تو کیا کرتی سوا اقرار کے اُسوقت اور کیا چارہ تھا۔ علاوہ اِسکے اُسنے اُسکو
ایک خوفناک خطرے سے بچایا تھا۔ بلکہ کہنا چاہیے کہ موت اور ہلاکت سے محفوظ
رکھا تھا۔ اور اپنی جان کو خطرے مین ڈالا تھا۔ پھر اُسکے بعد اُسنے کشادہ دلی اور فیاضی
سے اپنا روپیہ صرف کیا تھا۔ یہ بات خاص اسی کے واسطے تھی یا کسی دوسرے کیلیے
اور اس لیے اسکی حق شناسی اور احسانمندی پر اُسکا کچھ تو دعوی تھا۔ مگر اِسمین ایک
سوال یہ پیدا ہوتا ہی کہ اُسکے دعوے نے جب وہ اِس درخواست سے قائم کیا گیا
کہ وہ اُس سے پھر ملے اُسکے کنوار پنے کی احتیاط اور پیش بینی پر بیجا مداخلت کی یا نہین کی
یہی ایک امر غور طلب تھا۔ تاہم اِس سادہ مزاج اور بے ریا ورجینیا نے
عرصہ تک بہت شوق سے اِس امر پر غور کر کے اپنے خیالات خاص اِس بات پر
قایم کیے کہ اِس کارروائی مین سرے سے آخر تک اُسکے نوجوان پناہ دہندہ کے
اغراض معزز تھے یہ خیالات قائم کر کے وہ خود بخود اپنے خاص کمرے مین جہان
وہ تن تنہا تھی شرما گئی۔ آہ جب اُسنے وہ شوق کے بھرے ہوے الفاظ یاد کیے
جو اُسکی نسبت اُسنے کہے تھے جب اُسنے اُن مشتاق اور نیچی نگاہون کا خیال کیا
جو اُن الفاظ کے ساتھ ساتھ تھین تو وہ شرما گئی۔ اِس کے بعد پھر اسکو شرم آئی
کہ تمام اِن خیالات کو وہ اپنے دِل مین کیون آنے دیتی ہی۔ جب اُنھین خیالات کا
سلسلہ رفتہ رفتہ غیر محسوسیت کے ساتھ اُسکی روح مین جاگزین ہو کے پوشیدہ
خوشی کا جذبہ دِل مین پیدا کرتا تھا تو وہ اپنے آپ سے تنگ آ کے بیزار ہو جاتی تھی۔
مگر باوجودیکہ وہ اپنے خیالات کو اور طرف لگانے مین کوشش کرتی تھی۔ ہزار

ٹالتی تھی تاہم شکیل وجمیل نوجوان شخص کا چہرہ بار بار اُسکے دیدۂ دل کے سامنے چلا ہی آتا تھا۔ اور بے اختیاری اور مجبوری سے سہ پہر کے مشرح واقعات پر نظرثانی کرتے ہوے ایک ہی منٹ مین بارہ تیرہ مرتبہ اُسنے اپنی ذات کو شرماتے ہوے پکڑا۔

پس جسقدر زیادہ عرصے تک اُسنے ایک ہی امر عظیم پر۔ یعنی اس امر پر کہ آیا اسکو ملاقات کا وعدہ وفا کرنا چاہیے یا نہین۔ غور کیا اُتنا ہی فیصلۂ قطعی پر پہونچنا دشوار ہوتا گیا۔ جب اُسنے اپنے نوجوان محافظ کی ایک ایک بات کو میزان قیاس مین تولا اور اُسکے ہر طرز و روش کو محک امتحان پر کسا تو سوا ے اسکے کہ وہ اُس کے طریقون کی ملائمت آواز کی راستی اور روش کی پسندیدگی تھی جو اُسنے اسکی جانب اظہار اور اختیار کی تھی دب کے اُنکو تسلیم و منظور کرتی اور کچھ چارہ نہین دیکھا۔ پس وہ اپنی روح کی پاکیزگی اور جبلی نیک نہادی اور خداداد نیک نیتی سے سچے لکھے ہوے خیالات کے سلسلہ مین محو و مصروف ہوئی۔

"اگر مین کوئی خاتون ہوتی کسی معقول مکان مین سکونت رکھتی اور میرے والدین رشتہ مند یا ولی محافظ اور نگران حال ہوتے تو سوسائٹی کے رسم و رواج اُس شخص کو اس بات کی تحریک کرتے۔ نہین نہین بلکہ عالی نسبی اور اخلاق کے معمولی قواعد اسکو مجبور کرتے کہ وہ اِس واقعہ کے وقوع کے بعد اُسی وقت مجھے گھر تک پہونچانے آتا اور یہ نہین تو دوسرے دن میرے مکان پر آنے کی ضرور اجازت لیتا۔ اُس استحقاق سے اُسکو میرے مزاج کی کیفیت دریافت کرنے اور مجکو اُسکے مزاج کی کیفیت سے آگاہ ہونے کا موقع ملتا۔ کیا ایسی صورت مین ممکن تھا کہ اُسکی محبت آمیز درخواستون کا نامنظور کرنا مجھپر واجب و لازم آتا۔ نہین۔ بلکہ نتیجہ یہ ہوتا بشرطیکہ وہ صاف دل اور راست باز ہوتا اور میرے رجحان اور میلان بھی مغایر و مخالف نہ ہوتے۔ کہ مین ایک نیک اور محبتی نوجوان شریف کی زوجہ بنجاتی۔ مگر میرا غمزدہ درجہ اصلی سبب ہی جس سے واقعات کا بہاؤ دوسری سمت کو پھر جاتا ہی۔ وہ جانتی تھی کہ مین صرف ایک مظلوم و مفلس سینے والی ہون۔ میرا کوئی مکان نہین جہان

مین اُس سے ملتی اور میری نیکنامی کو بٹہ نہ لگتا۔ اور نہ یہ ممکن تھا کہ مین خود اُس کے گھر جاتی۔ یہ سب باتین اُسکو معلوم تھین اِس لیے انتہا کی باریک بینی اُس ملاقات کی جس کو مین نے قبول کیا ہی محرک ہوئی تھی۔ اگر درحقیقت اُسکے ارادے معزز ہین اور اُسکی نیت مین خلوص ہی تو انکی سچائی اور صداقت کا مجھے یقین دلانے کا اور کوئی طریقہ سوا اِس طریقے کے نہین تھا جو اُسنے اختیار کیا۔ اور کیونکر ممکن ہی کہ وہ جھوٹ ہین سچے اور خالص نہین ہین۔ اِسکی اُٹھتی جوانی۔ اُسکی حد درجہ کی فیاضی اور سیر چشمی اور اُسکی انتہا کی معزز دلی اِس قابل ہی نہین کہ وہ مکار فریبی اور دغا باز ہو۔ اور علاوہ اِسکے اگر وہ میرے مکان مین ایک لفظ کا جزو بھی ایسا کہتا جسکا سُننا مجھے واجب نہ تھا تو پھر مین اُسکے قریب سے ایسی بھاگتی جیسا کوئی وَبا سے بھاگتا ہی۔ لیکن پھر۔ ایک بات یہ اور پیدا ہوئی ہی مین اُسکو جانتی تک نہین ہون۔ اُسکا نام تک نہین جانتی ہون میرے نزدیک تو وہ بالکل اجنبی ہی ایک بیگانہ ہی۔ اَخاہ۔ اَب یاد آیا۔ اُس بدنصیب مہربان دِل والے مسٹر لیوین ہیم نے اُسکو چارلس کہہ کے پُکارا تھا۔ بس اُسکا اصطباغی نام چارلس ہی۔ لیکن یہ بھی تو مجھے یاد ہی کہ مسٹر لیوین ہیم نے جب اُسکو ڈانٹا تھا یہ بھی تو کہا تھا کہ کوئی وجہ ایسی پائی نہین جاتی جس سے خواہ مخواہ وہ میری شناسائی پیدا کرنے کی کوشش کرے جبکہ ہزارہا دلیلین موجود ہین کہ وہ ایسا نہ کرے نہین۔ بالتحقیق نہین مین اپنا وعدہ پورا نہ کرونگی۔ مین اَب اُس سے نہ ملونگی"۔

اور زلزلہ پیدا کرنے والی طپش دِل اور حوصلہ توڑنے والے قلق جان سے بیتاب ہو کے مجنونانہ حالت مین اُسنے یہ شعر کئی بار پڑھے۔

"اَب نہ توقع دھر نہ ملونگی" "اَب نہ تمنا کر نہ ملونگی"
"اَب نہ ملونگی یاد رہے یہ" "نام نہ لونگی یاد رہے یہ"
"خواب تمنا یاب نہ دیکھین" "ملنے کا میرے خواب نہ دیکھین"

جب وُرجینیا مارڈنٹ اِس نتیجے پر پہونچی تو بے اختیار اُسنے ایک بڑی

لمبی آد بھری اور ایسی جلد وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی جیسے کوئی اپنے خیالات کے سلسلہ سے جنکے سبب سے وہ اپنی ذات کا بھی اعتبار نہین کرتا اپنا پیچھا چھڑاتا ہو اور چائے نوشی کا سامان علیحدہ رکھ کے اُسنے اپنا کام پھر اپنے ہاتھ مین لیا۔ اپنی جگہ پر پھر بیٹھ گئی۔ اور جتنی محنت سے ممکن ہوا اپنی سوزن سے کام کرنے مین مصروف ہوئی۔

لیکن باوجودیکہ اُسنے اپنے خیالات کو دوسری طرف لگانے مین ہر طرح کوشش کی۔ مگر وہ مانتے کب تھے۔ وہ سُنتے کسکی تھے۔ پھر وہ بھٹکتے اور بہکتے ہوے اپنے اصلی مرکز اور دور کی جگہ غیر محسوسیت سے واپس پھسل پڑنے مین ضد کرتے تھے اور پھر وَرجینیا واقعات سہ پہر کی اُدھیڑبُن اور غور و فکر مین اپنی ذات کو پاتی تھی اور اُسکی پیش بینی اُسکی باریک وہم نا کی اُسکی عقل سلیم اُسکے رجحان و میلان اور ارادے جو جو دلیلین وعدۂ ملاقات کے پورا کرنے یا نہ کرنے کے بارے مین علیحدہ علیحدہ اور جُدا جُدا اسکے روبرو پیش کرتے تھے اور اِسکو سمجھاتے تھے اُنپر وہ بار بار غور کرتی تھی۔

وَرجینیا۔ (آپ ہی آپ) "مسٹر لیوین ہیم کو کچھ نہ کچھ تو اندیشہ ضرور ہوگا کہ چارلس"!!

یہ اصطباغی نام لیتے ہی جو سب سے پیارے اور نزدیک ترین رشتہ مند لیتے ہین اُسنے پھر اپنی ذات کو شرماتے ہوے پکڑا۔ حالانکہ یہ نام اُس نے نہایت ہی آہستہ یعنی اُس خاموش آواز سے لیا تھا اسکی روح ہی جس سے وہ اپنے خیالات کا اندر ہی اندر اظہار کرتی تھی سن سکتی تھی۔

"کہ چارلس جو مجھ سے شناسائی پیدا کیا چاہتا ہے اِسمین اُسکی معزز نیت نہین پائی جاتی اور در اصل مسٹر لیوین ہیم کو اس امر کے خیال کرنے کا پورا حق تھا کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ کیسا صریحی بے ادبانہ اور گستاخانہ طریقہ جو میری توہین کا باعث ہوتا چارلس نے اُسوقت اختیار کیا تھا۔ مگر مسٹر لیوین ہیم نے

جوراسے اُس نوجوان شریف آدمی کی نسبت قائم کی ہی شاید اُسمین زیادہ سختی کو دخل دیا ہی۔ ہان بالضرور زیادہ سختی کو دخل دیا ہوگا۔ کیونکہ تھوڑاہی عرصہ ہوا ہی کہ اسکو اپنی اُس روز کی طرز وروش کی کیفیت اور وجہ بیان کرنے کا کس قدر اصرار تھا۔ اور پھر کیا اسکے مودبانہ طرز وروش سے جوآج ہی سہ پہر کے وقت دیکھی گئی ہی۔ اُسکی اس امر کے بیان کی راستی کہ اُس روز اُسکا ہرگز ہرگز میری توہین و تضحیک کا ارادہ نہین تھا ثابت نہین ہوئی ہی۔ آہ۔ اُسنے ایسی صفائی سے اپنی بریت کا ثبوت دیا ہی۔ اس عمدگی سے اپنی صفائی حاصل کی ہی کہ ہم پھر ملینگے ملینگے اور پھر ملینگے۔ اُسکی گفتگو کی صداقت اُسکی نگاہ کی بے ریائی اُسکے طریقون کا خلوص مقتضی ہی کہ ہم پھر ملین۔ اور پھر کیا اُسنے اپنے جذبۂ صادق اور اشتیاق واثق سے مجھے متنبہ نہین کیا تھا کہ مین اُسکو مایوس نہ کرون۔ ہاے اگر درحقیقت وہ مجھے چاہتا ہی ہو تو۔ اور اگر کسی قسم کی سنگدلی اور رکھائی میری طرف سے۔،،

لیکن وَرجینیا اس حد درجے کے استغراق اور غور کامل سے یکایک چونک اُٹھی اور فوراً اُسنے اپنے خیالات کی طغیانی کو روکا۔ مگر اُسی وقت اُسکو محسوس ہوا کہ اُسکے رخسارے اُس شرم سے جل رہے ہین جو پہلے ہی اُنپر موجود تھی اور اسی وقت اُسنے اس بات سے بھی آگاہی حاصل کی کہ اُسکی رگِ جان کو ایک غیر معلوم خوشی جو اسکے دلمین پیدا ہوگئی تھی مضراب خیالات سے چھیڑ رہی ہی۔

یہ غیر معلوم خوشی اس لیے پیدا ہوگئی تھی کہ زندگی بھر مین یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ اس نوجوان نا کتخدا لڑکی کے سلسلہ خیالات کی روانی مین جو اُسکی لاعلمی کی حالت مین تدریجاً اُنھون نے اختیار کی تھی لفظ عشق اُسکے نام سے الحاق رکھتا ہوا واقع ہوا تھا۔ اور حالانکہ یہ نئی آواز سُنکے جس سے اس بات کی شہادت پیدا تھی کہ اُسکی روح کے عمیق ترین مقام مین کسی جگہ چھپا اور دبا ہوا ایک عشق مقیم ہی وہ ایک ہی لمحہ کے لیے چونک گئی تھی اور اُسکو تعجب سا پیدا ہوا تھا تاہم دوسرے ہی لمحہ مین اس خوش آیند ترانہ کی دل گداز الحان نے اس کے

دِل مین ایک شوخی اور تڑپ پیدا کی۔ کیونکہ عشق کے نامہ اور نیز خیال مین ایک جادو ہی جو اپنا اثر پاک طینت سے پاک طینت دِل پر پہونچاتا ہی اور پہلے ہی لحظہ مین جب کسی عورت کے دِل مین اُس شک کی ابتدا ہوتی ہی کہ وہ کسی کو پیار کرتی ہی یا اُسکو کوئی پیار کرتا ہی تو یہ دُنیا اور تمام اِسکے حالات متعلقہ اِسکو نئے طرز کے نظر آنے شروع ہوتے ہین۔ اُسوقت فی الواقع معلوم ہوتا ہی کہ دُنیا مین کوئی ایسی شے بھی ہی جو زندگی کو واجب القدر کرتی ہی۔ کوئی ایسی شے بھی ہی جو زیادہ سے زیادہ رنج والم اور سخت سے سخت کوشش اور محنت کا جو زمانے کی گردش سے سہنی اور کرنی پڑتی ہی نیک معاوضہ اور بہتر بدلا دینے کا اقرار کرتی ہی۔ کوئی ایسی شے بھی ہی جو گذشتہ غموم و ہموم کی راہ دشوار گزار کے مقابل مین اور غیر تحقیق و لامعلوم واقعات حال کے سامنے اِس دُنیا ہی مین بیٹھے بیٹھے خلد برین کی ایک جھلکی سی دکھا دیتی ہی۔

ہان۔ اور یہ وہی سحر آمیز عشق کا نام تھا جسکو نادانستگی اور لاعلمی سے اپنے خیالات کی طغیانی مین وَرجِنیا نے اپنے دِل کو چپکے سے بتا دیا تھا۔ ہان اِس طور پر چپکے سے بتایا تھا جیسے وحی آسمانی اور الہام ربانی دِل مین آتا ہی اور چونکہ اُسکی ہمراہی مین عالم بالا کی کرنین اور شعاعین بھی تھین اِس لیے اُنسے اُسکا دل منور اور روشن ہوگیا اور اُسنے اِسکو اِس امر سے مطلع کیا کہ اَب اُس انتہا کی خوشی کا درجہ اور ناقابل مسرت کی حالت اُسکے روبرو ہی جسمین وہ داخل ہوا ہی چاہتی ہی۔

اِس تاکتخدا لڑکی کے بازوؤن مین سکت باقی نہین رہی تھی کہ وہ اپنے ہاتھ مین اُس کام کو جسکے پورا کرنے مین وہ ابتک محنت سے مصروف تھی لیے ہوئے رہتی۔ اور بدستور سابق وہ اپنے گھیرے اور ناقابل روک خیالات اور منصوبون کی محویت مین پھر غلطان و پیچان ہوگئی اور اُسنے اپنے خیالات کو زمانہ آئیندہ کی فریفتہ کرنے والی زمین پر دوڑنے دیا۔ اُسنے اپنے خیال کے پیدا

کئے ہوے سنہرے ریگستان پر شاہی محل بنالے۔ اُسنے اپنی نسبت خیال کیا کہ اپنی غلامی کی کچل ڈالنے والی ایسی حالت سے وہ چھٹ گئی۔ اُسنے خیال کیا کہ ایک فیاض دل اور حسین نوجوان شریف اُس سے نکاح کے لیے عشق و محبت و اشتیاق کی باتین کر رہا ہے۔ اور مراد حاصل کرنے کے لیے خوشامد کرتا ہے۔ اور پھر اُسنے یہ خیال کیا کہ وہ ایک ایسے شخص کی جو اپنے دل و جان سے اسکو پیار کرتا ہے اور جسکو وہ بھی اپنی جگہ اچھی طرح سے چاہتی ہے خوش نصیب دُلھن بن گئی ہے۔ اور اسکے بعد یہ دونون اپنی خانہ داری کے لطف اور آسایش مین امن چین سے زندگی بسر کر رہے ہین۔ ہاے ہاے درحقیقت وہ ایک بہشت کا نہایت فرح بخش اور دل پسند خواب تھا جسکی بھول بھلیون مین اس مسکین لڑکی کا خیال گھوم رہا تھا۔ اے کاش یہ خواب کی باتین اُسکو کبھی بیداری مین بھی نصیب ہوتین۔

اِس طور پر وہ وہان بیٹھے بیٹھے نہ رُکنے والے خیالات کی طغیانی مین محو تھی بلکہ یون کہنا چاہیے کہ صدف کی کشتی مین جسکو اُسکے خیال نے چاندی کیطرح چمکتی ہوئی ندی پر چھوڑ دیا تھا اور جو موسیقار کی آواز کیطرح اُسکے خیالی پریون کے ملک مین بہ رہی تھی بیٹھ کے اِدھر اُدھر بہی بہی پھرتی تھی۔ وہ اُسوقت تک وہان بیٹھی رہی جب تک آتشدان مین آگ جل بجھ کے خاکستر ہو گئی اور شمع جلتے جلتے شمعدان کے خانہ تک پہونچ گئی۔ وہ اُسوقت دُنیا کی سختیون اور سنگدلیون کو جنسے وہ محصور تھی بھولی ہوئی تھی اور اپنے دماغ کے پیدا کیے ہوے زمانہ آیندہ کے فرضی ملکون مین بھٹک رہی تھی۔

لیکن افسوس ہے کہ بڑے بیہودہ پن سے بڑی بیرحمی سے دروازہ کی ایک دستک اُسکو اپنے آپے مین پھر لائی۔ اور یہ آواز اگرچہ درحقیقت بہت آہستہ تھی تاہم اسکا جی دہل گیا اور گرج کے سے صدمے کی اُسکے دل پر چوٹ لگی۔ وہ کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور ایک چشم زدن مین تمام اسکے زرین خواب و خیال نیست و نابود ہو گئے اور اُسنے دیکھا کہ گویا اسکے سامنے ایک کریہ منظر سوکھ کے

نکاب بنے ہوے بوڑھے کے بھیس مین جریب لیے افلاس کھڑا ہے۔
دستک پھر دی گئی۔ اپنے خیالات یکجا کرنے کی غرض سے لحظہ بھر تک وہ
اپنا سر زور سے دباے رہی اور پھر فوراً دروازہ کھولنے گئی۔
مِس بَرنَٹ۔ (کمرے مین جاکے) ”مین سوچتی تھی کہ وَرجِنیا تم سوگئی ہو لیکن
پھر مین نے دروازے کی درار مین سے روشنی دیکھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ تم سوگئی
ہوگی“
یہ فقرہ اُسنے اِس لیے کہا کہ آتشدان مین آگ بھی بجھی ہوئی تھی اور شمع مین
بہت بڑا گُل آگیا تھا۔
وَرجِنیا۔ (شمع کا گُل گلتراش سے کاٹتے ہوے) ”کیا بجا ہوگا جُولیا“
مِس بَرنَٹ ”نو کے قریب“
اور اَب وَرجِنیا کو معلوم ہوا کہ اسکی ہیلی کی آواز مین تلخی اور آزردگی دونون
ملی ہوئی ہین۔
وَرجِنیا۔ ”کیون خیر تو ہے کچھ تم ستائی ہوئی سی معلوم ہوتی ہو۔ جُولیا“
مِس بَرنَٹ کی رنج کشیدہ نگاہون سے اُسکے شکوک کی تصدیق ہوگئی
تھی جب اُسنے یہ سوال کیا تھا۔
مِس بَرنَٹ۔ (غصہ کے مارے آنکھون سے آگ لپکتی ہوئی) ”سچ تو یہ ہے
کہ مجھے اِسوقت شدّت سے غصہ ہے۔ تم کو معلوم ہی ہے کہ مین مسٹر اوسمنڈ کے انتظار
مین تھی۔ اور یہ بھی تم جانتی ہو کہ اُس نے آنے کا خود اقرار کیا تھا۔ اور اُسی کی تحریر
کے بموجب جسمین اُسنے اپنے یہان آنے کی آرزو ظاہر کی تھی۔ مین اُسکی ابتک
منتظر رہی۔ خیر وہ آپ تو نہ آیا اور جلدی مین ایک عذرخواہی کا رقعہ بھیجدیا اور
کوئی سبب بھی نہ آنے کا نہین لکھا اور یہ بھی نہین لکھا کہ پھر کب آئیگا۔ اَب تم ہی
سوچو کہ یہ بات میرے اشتعال طبع کے لیے کافی ہے کہ نہین“
یہ سُنکے وَرجِنیا کے دل مین مِس بَرنَٹ کی نسبت حقارت آمیز خیال

پیدا ہوا۔ اِس خیال کا کیا سبب تھا۔ کیا یہ سبب تھا کہ نئے قیاس نے جو اس کی پاک روح مین پیدا ہوا تھا اسکی فہم کو اس خاص بارے مین تیز کر دیا تھا اور اُسکے تجربے کو اسقدر زیادہ وسعت دیدی تھی کہ وہ اِس جوان عورت کے خیالات کو جو بازاری عورتون کے سے بناؤ اور سنگار سے نکھری ہوئی اُس شخص کی منتظر تھی جو اسکو وظیفہ دیا کرتا تھا سمجھنے اور اندازہ کرنے کی قابلیت رکھتی تھی اور جان گئی تھی کہ انحراف کرنے بے لطفی پیدا کرنے اور رُکھائی ظاہر کرنے کے کیا اسباب ہین۔ ہان فی الحقیقت یہی بات ہے اور ایسے ہی ایسے خیال وَرجینیا کے دل مین پیدا ہوئے تھے جب وہ مِس بَرنٹ کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہی تھی۔

مِس بَرنٹ "مین کیا پوچھتی ہون بتاؤ کہ یہ بات میرے اشتعال طبع کیلئے کافی ہے کہ نہین"

اِس جوان عورت نے وَرجینیا سے جلد جواب نہ پاکے پھر اُسی فقرے کا اعادہ کیا۔

وَرجینیا "مین سچ کہتی ہون۔ جُولیا کہ جو بات تمھاری آزردگی اور ملال کا باعث ہوتی ہے اُس سے مجھے بھی رنج ہوتا ہے"

یہ جواب تو مِس مَازڈنٹ نے دیا مگر قوت تمیز نے اسکو دل ہی دل مین طعنے دیے کہ بڑی احسان فراموش ہے۔ ایسے شخص کے سوال کا جواب دینے مین دیر لگاتی ہے جسنے اسکی مدد کی اور وقت پر کام آئی۔

مِس بَرنٹ "لیکن پھر بھی۔ وَرجینیا۔ رُکھائی سے بولتی ہو۔ کیا کوئی امر تم کو بھی ناگوار گذرا ہے۔

یہ کلمات مِس بَرنٹ نے اپنی ہتھیلی کا ایک طرح سے مجبوری کا ملا ہوا طریقہ دیکھ کے کہے۔

لحظہ بھر تک نوجوان سینے والی ہچکچاتی رہی کہ کیا جواب دے اُس نے اپنے دِل مین ٹھان لیا تھا کہ سر بہر کے سب واقعات سے جُولیا کو مطلع کرکے

اسکو اپنا ہمراز بنائے گی۔ مگر ایسی عورت کے روبرو جیسی وہ تھی اپنا راز افشا کرنے کی نسبت بعضے ایسے گومگو اسکراہ کے وجود پیدا ہو گئے جن سے ورجینیا کے لبون پہ مُہر سکوت لگ گئی۔ اور درحقیقت پہلے پہل کی محبّت کی مروّت مانع ہوئی کہ ایسے پاک اور دلی عشق کے اسرار کو یا اُس کے متعلق کسی بات کو اُن خیالات کی ناشایستگی کے ساتھ جو بالکل نفسانی ہوا و ہوس سے متعلق ہیں ملانا مناسب نہین ہے ورجینیا کا حیادار باطن جولیا کے ناپاک جسم سے ہمدمی و ہمنفسی و یکدلی پیدا کرنے سے کوسون دور بھاگتا تھا۔ اور اگرچہ یہ نوجوان ناکتخدا لڑکی اپنے دل مین اِس نازک مخالفت طبائع کو سمجھ نہین سکتی تھی تاہم وہ اُس کے مخفی اثرون سے مؤثر ہوئی۔

ہان مِس مارڈنٹ ہچکچاتی رہی اور اِس پس وپیش کے لمحہ دو لمحہ مین وہ اصل سوال کا جواب جو اِس نفاست سے کیا گیا تھا نہ دینے کی راہ سوچتی رہی اور جواب معقول کی تلاش مین تھی کہ یکایک اِسکو یہ بات سوجھ گئی جو اُسنے اِس طور پر کہی۔

مِس مارڈنٹ۔ "ایسا نہ کہو۔ جولیا۔ مین تم سے رکھائی سے بولتی ہون مین اور تم سے رکھائی سے بولون۔ کیا مین تمھارے لاانتہا احسانون کے بار سے دبی ہوئی نہین ہون!!"

مِس برنٹ۔ "اب مین تم سے خوش ہوئی۔ ورجینیا۔ کہ تم مجھ سے ناراض نہین ہو۔ اور اصلی سبب یہ ہے کہ خود میرا ہی مزاج اِسوقت بگڑا ہوا ہے کہ مین سمجھی تم بھی مجھ سے رکھائی کی باتین کرنے لگین۔ لیکن اے کاش مجھے معلوم ہوتا کہ مسٹر اوسمنڈ کہان رہتا ہے تو مین وہان جاتی اور اُس سے نہ آنے کی وجہ دریافت کرتی۔ ہائے ورجینیا۔ (آہ سرد کھینچ کے) مجھے کبھی رشک نہین ہوتا تھا اور ہوا تو آج ہی ہوا اور اب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مین بھی اُس خوش رو اور جوان رعنا کو پیار کرتی ہون اور میرے دل مین طرح طرح کے خیالات باطلہ بھرے ہوے ہین۔ اِس بے اعتنائی سے وہ مجھ سے پہلے کبھی پیش نہین آتا تھا!!"

یہ کہہ کے مس برنٹ زار زار رونے لگی۔

ورجینیا مارڈنٹ کے مہربان دِل کو اُسوقت بڑا صدمہ ہوا اور جہان تک ہوسکا وہ اپنی ستمدیدہ ہیلی کو تسلی اور دلاسا دیتی رہی لیکن تاہم اِس خیال کو کہ وہ کسی قسم کا صاف اور صریحی اشارہ اُس ناجائز اتصال کی نسبت کرے جو مس برنٹ اور اُسکے مسٹر اوسمنڈ مین تھا وہ ایک طرح کی ناپسندیدگی سے جو اصلی نفرت کے قریب قریب تھی دیکھتی رہی اُسنے سوچا کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہی جس سے اسکو ناواقف ہی بنا رہنا بھلا ہی۔ ایسا معاملہ جسکا اُسکے کان تک کبھی پہونچنا ہی نہ چاہیئے تھا۔ ایسا معاملہ کہ اگر وہ کوئی بات اُسکے خلاف نہ کہتی تو گویا وہ خود اُسکی تحریک اور ترغیب دینے والی بنجاتی۔

مس برنٹ۔ (آنکھون سے آنسو پونچھ کے) "خیر اب اِس معاملے مین میرا رنج کرنا عبث ہی۔ خیر دیکھا جائیگا۔ اور اگر کل سے پرسون تک اوسمنڈ نہ آیا اور اُسنے اطمینان کے قابل معذرت نہ کی تو دیکھنا مین ہون اور وہ ہی۔ خدا کا شکر ہی کہ جب پہلے میری اُس سے ملاقات ہوئی تھی اُسوقت سے اب مین زیادہ حسین ہون لیکن تاہم" (دوسری آہ سرد کھینچ کے) "سچ یہ ہی کہ مین اُسکو پیار کرتی ہون"

یہ کہہ کے چند منٹ تک وہ خاموش رہی۔ خوشی ملی ہوئی شیخی سے اُسنے ورجینیا کے ٹوٹے ہوے آئینہ مین اپنا چہرہ دیکھا اور پھر اُسنے اپنے کالے کوے کے رنگ والے گھنیرے بال سنوارے۔

مس برنٹ۔ (آپ ہی آپ۔ ایک اور آہ بھر کے) "کیا اچھا ہوتا جو وہ آجاتا" (پھر نوجوان سینے والی کی طرف مخاطب ہوکے) "اسوقت میرا دل ٹھکانے نہین ہی۔ اور آدھے دام دیکے مین تھیٹر جاؤنگی۔ اگر تم بھی چلو تو تمھارے عوض مین دام دیدونگی"

ایسے مقام پر جانے کے خیال سے جہان اوباشون اور ہوس کارون کے جمگھٹے رہتے ہین اور پھر ایسی حالت مین کہ مس برنٹ سے بہتر کوئی اُسکا محافظ

نہ تھا۔ ورجنیا منز یون بھاگتی تھی اِسلیے اُسنے جواب دیا۔
ورجنیا۔ "نہین ہی نہین۔ کون جائے۔ جولیا۔ مین تمھارا تہ دل سے شکریہ
ادا کرتی ہون۔ لیکن وہان جانے سے میرے کام مین حرج ہوگا"
مس برنٹ "خیر تو پھر مین ہی اکیلی جاؤنگی"
یہ کہہ کے اس سیاہ چشم عورت نے ورجنیا کو شب بخیر کہا اور وہ اُسکے
کمرے سے چلی گئی۔

پندرھوان باب

(ملاقات)

ای حلیم و سلیم ناظرین براہ عنایت ذہن نشین رکھیے کہ ورجنیا مارڈنٹ بہت
کمسن تھی اور اُس کو دُنیا کی بدی اور خباثت دورنگی اور فریب کا بہت کم اُسکو
تجربہ تھا۔ اُسنے ہنوز دُنیا کو بہت نہین دیکھا تھا جس سے تمام سرسبزی اُس اعلےٰ
درجے کی اُمید کی جو دونون جنس بشر کے نوجوانون کی خصلت اور مزاج سے
متعلق ہی برباد جاتی۔ وہ اپنے بچانے والے کے بڑے احسان کی قرضدار
تھی جسکی خوبصورتی اور دلکش طریقے ایسے دِل پر جو قدرتی ملائم اور نقش پذیر تھا
اُسکے دلیرانہ فعل کا عمدہ نقش جمانے کو کافی ووافی تھے اور جنھون نے اس کا
نقش اُس دِل پر جما بھی دیا تھا۔ اُس بچانے والے نے بڑی شد و مد سے بڑی
جدوجہد سے بڑی التجا اور استدعا سے الفاظ پر زور ڈال ڈال کے اپنے نہایت
معزز ارادون کا اظہار کر کے اُس آداب لحاظ کے تقدس اور صفائی سے جو
ایک بھائی اپنی چہیتی بہن کا کرتا دوسری مرتبہ ملنے کے لیے اسکی رضا اور منظوری
حاصل کی تھی۔ ای حلیم و سلیم ناظرین براہ مہربانی ان سب باتون کو ذہن نشین
رکھیے۔ اور براہ عنایت یہ بات بھی یاد رکھیے جو کسی نہایت دھیمی ہلکی آواز نے
چُپ چاپ نہایت آہستگی سے عشق کا نام ورجنیا کی روح کے مخفی عمق کے

کان مین کہدیا تھا اور پھر اگر آپ ہمکو اس امر کا اظہار کرتے ہوے سنین گے کہ اس نوجوان لڑکی نے بروز معہودہ وبوقت موعودہ سینٹ جمیس پارک کی طرف اپنے قدم بڑھائے تو آپکو کچھ تعجب نہ ہوگا۔

حالانکہ یہ بات ماہ جنوری کی ہی تاہم موسم تعریف کے قابل تھا۔ ہوا کی تندی مین کہرے کی برودت پائی جاتی تھی اور زمین کہربے کی طرح سخت ہوگئی تھی۔ اور ڈھلتے ہوے آفتاب کی روشنی سے کرہ باد کافی طور پر چمکتا ہوا نظر آتا تھا۔ ہمیشہ تروتازہ اور سرسبز وشاداب سدابہار کے درختوں سے جو رمنے مین تھے زیب وزینت کے لیے بنائے ہوے چتر اور تالابون سے جنمین تصویر نما خوبصورت اور خوشنما جزیرے بنے ہوے تھے۔ گھانس کے قطعون کی جابجا سبزی سے اور سبزہ زار کے منظر عام سے جو باوجود سخت سردی کے ہرا بھرا نظر آتا تھا۔ فضا ایسی خوشنما معلوم ہوتی تھی کہ اس نوجوان ناکتخدا لڑکی کی آنکھون مین بالضرور وہ مفرح اور تازگی بخش دکھائی دیتی اگر اسکا دل اُن متغایر اور مخالف خیالات مین مصروف نہ ہوتا جنمین تمام اسکے حواس خمسہ مستغرق تھے اور تمام اسکی نگاہین اندر کیطرف پھری ہوئی تھین۔

اسکا کلیجہ دھڑکتا تھا۔ دل کبھی اُچھلتا تھا کبھی ڈوبتا تھا اور نبض مین تپ کی سی تیزی تھی تذبذب سے لب کھلے ہوے تھے اور مرجان تر کے مقابلے مین دانتون کی موتیون کی سی دو لڑیون کو ظاہر کرتے تھے۔ عصابی تحریک کی قوت کا وہ شکار بنی ہوئی تھی۔ مختلف جذبون کے خیالات نے جو اسکے سینے مین باہمدگر مناقشہ کر رہے تھے ہچکچانے کی وجہ سے ایک اپنا جداگانہ بہاؤ پیدا کر لیا تھا جس سے جو قدم پڑتا تھا وہ آہستہ اور ناہموار پڑتا تھا۔ کیونکہ بعض جذبے اسکو آگے بڑھنے کے لیے متقاضی ہوتے تھے اور بعض واپس جانے کی ترغیب دیتے تھے۔ اگر ایک آواز اسکی روح کے کان مین بدی ہوئی ملاقات کا خوشامدانہ اور خوش آیند مژدہ سناتی تھی۔ تو دوسری آواز بڑی سنجیدگی سے متنبہ اور

نصیحت کے کلمات سے آگاہ کرتی تھی اِس طور پہ دِل پھڑکنے اور تیزی سے نبض چلنے کی حالت مین ہمت دینے والا چہرہ بناکے آہستہ آہستہ یہ نوجوان ناکتخدا لڑکی سینٹ جیمس رمنے کے احاطے مین داخل ہوئی۔

جون ہی اُسنے دروازے مین جو آہنی کٹھرے کے اندر جڑا ہوا تھا قدم رکھا اور نیچی نظرون سے جلد جلد اِدھر اُدھر دیکھا تو اُسکی نگاہ اُسکے نوجوان بچانے والے کی خوشی اور محبّت کی بھری ہوئی نگاہ سے دوچار ہوئی اور ایک چشم زدن مین وہ اُسکے برابر پہلو بہ پہلو تھا۔ نوجوان مارکوئس نے فوراً جھپٹ کے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے بکمال اشتیاق دبایا اور ملائمت و احسانمندی کے ملے ہوے کچھ الفاظ اسکے کان مین آہستہ سے کہے لیکن وہ اپنے قابو مین نہ تھی کہ اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے چھڑا لیتی اور نہ اِس قابل تھی کہ وہ الفاظ جو مارکوئس نے نہایت اشتیاق اور گرمی اخلاق سے ایفا وعدے کے شکریے مین ادا کئے تھے سمجھ سکتی ایک قسم کی گھبراہٹ نے جو مسرت اور فرحت سے خالی نہ تھی اِسیر غالب آ کے سحر کا کام کیا تھا اور جب اُسنے اُس عجیب و غریب گھبراہٹ سے سنبھلنا چاہا اور اِس قابل ہوئی کہ اپنے خیالات کو جمع کرے تو اُسنے اپنے جسم کو نوجوان ساتھی کے بازو پر جھکا ہوا پایا جو اسکو اُس وسیع رمنے کی کسی ایسی روش اور سیرگاہ کی طرف لیے جاتا تھا جہان آدمیون کی آمد و رفت کم تھی۔

نوجوان رئیس الاعظم نے اپنا سر اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کی طرف کسی قدر جھکا کے اپنی سُریلی آواز سے بہ آہستہ کہا۔

جارلس وڈ تم نے اِسقدر مسرّت سے مجھے مالا مال کیا ہی جسکی پہلے سے امید رکھنے کی مجھے جرأت نہین تھی۔ اور مین اقرار کرتا ہون کہ اس اعتبار کو جو تم نے میرا کیا ہی مین ہی جانتا ہون کہ مین کیسا عزیز جانونگا۔''

وَرجینیا۔ (ہچکچاتی ہوئی آواز سے) ''اور یہ طرز و روش اختیار کرنے سے آپکو میری نسبت بُرائی کا تو خیال نہ ہوگا۔''

چارلس "تمھاری نسبت برائی کا خیال - آہ نہین - ہرگز نہین - ہرگز نہین جو جو میرے دل پر گذرتی تھی اُسکے تم سے کہنے کا موقع ملنا کیونکر ممکن تھا - اگر تم اپنی خوشی سے یہ ملاقات منظور نہ کرتین"

ورجینیا" تاہم - جناب - مین آپکو اس امر کا یقین دلاتی ہون کہ یہ امر بلا سخت کوشش کے وقوع مین نہین آیا ہے - جس طرح سے مین نے اپنے دل کو سمجھانے مین کہ اس طور پر عمل کرنا نازیبا نہین ہے کوشش کی وہ مجھی کو معلوم ہے - اس امر پر کہ آیا جاؤن یا نہ جاؤن بار بار مین نے غور کیا اور اپنے دل مین اسکی بحث کی کبھی تو ایک بات کا مصمم قصد کر لیا جاتا تھا اور کبھی دوسری بات کا - یہان تک ہوا کہ آخری وقت تک بھی مین ہچکچاتی ہی رہی"

رئیس اعظم - (انتہائی اشتیاق اور اظہار احسانمندی کی آواز سے) "لیکن آخر کار تم نے میری مسرت کے حق مین فیصلہ کیا" (بڑی سنجیدگی سے) "اگر تم یہان نہ آتین تو مین بالکل مایوس ہو جاتا کیونکہ تم نے میرے دل پر اپنا ایسا نقشہ جمایا ہے جو اگر مین کئی زمانہ تک بھی زندہ رہون تو بھی ہرگز ہرگز مٹنے والا نہین ہے - اب تم میری مُراد اچھی طرح سے سمجھ لو کیونکہ جب مین اپنا حال تم سے مفصل بیان کرونگا تب تو تم میری راستی کی نسبت بخوبی انصاف کرنے کے قابل ہوگی - میری ایک ایسے طبقے مین بسر ہوتی ہے جہان خوبصورت عورتون کی افراط ہے اور میرا کہنا تم کو باور نہ ہوگا کہ عورت کے جامے مین اگر فرشتہ مین نے دیکھا ہے تو تمھین کو دیکھا ہے یقین مانو کہ ایسا تنہائی پسند حیادار شرمگین نہایت پاک ذات نیک نہاد اور نہایت مستقل دل مین محبت قائم کرنے والا محبوب مین نے نہین دیکھا ہے جیسی تم ہو - اسمین شک نہین کہ دُنیا مین ایسی ایسی عورتین ہین جنکے حسن و جمال سے چکا چوند لگتی ہے اور انسان دیوانہ ہو جاتا ہے - اور ایسی بھی عورتین ہین جنکو دیکھتے ہی انسان مسحور و مبہوت ہو جاتا ہے - مگر یہ سب باتین اُسی وقت تک ہین جب تک ایسی عورتین پیش نظر رہتی ہین - جہان اوّل قسم کی عورتون کی شان و شوکت اور دوسری قسم کی

عورتون کی دلربائی سے علحدگی ہوئی وہ سب اثر اس طور پر کافور ہوجاتا ہی جیسے دھوپ کی گرمی جو اسوقت تک محسوس ہوتی ہی جب اُسمین بیٹھے کے تاپو اور جہان الگ ہو گئے پھر کچھ بھی نہین لیکن یہان قضیہ بالکل بالعکس ہی۔ یہان تو شرم اور تنہائی پسند محبوبی نے اپنے قابض پر اپنا ساحرانہ قبضہ ایسا کرلیا ہی کہ اُن کے معرف کے دِل پر اُنکا مجسم نقشہ جما ہوا ہی“

وَرجینیا۔ (شرم سے گردن جھکائے اور اپنے ساتھی کے بازو پر جھکتے ہوے) ”آپ مجھ سے ایسی باتین نہ کرین۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آپکی یہ باتین سُن کے مین خطاوار ہوتی جاتی ہون۔ علاوہ اِسکے آپکو ایک ذرا بھی میرا حال معلوم نہین ہی۔ اور مجھے یقین نہین آتا کہ“

نوجوان مَارکوئس ”ہان تم کو یقین نہین آتا کہ جب تک قبل سے تمھاری نسبت ہر طور پر کماحقہ تحقیقات نہ کرلیجائے تم کو پیار کرنا ناممکن ہی“

اِس طور پر اُسکے خیال کو اشتیاق آمیز طعن سے روک کر پھر کہا۔

”ہاے۔ اگر تمھارے اوصاف خود تمھارے چہرے پر منقوش نہ ہوتے تو تم اُس سے کم قبول صورت نظر آتین جتنی کہ اَب تم معلوم ہوتی ہو۔ اور اگر تمھارے مزاج کی کیفیت تمھارے چہرے کے ہر خط و خال سے نہ پڑھی جاتی تو مین اسقدر بے قابو ہوکے تم پر فریفتہ نہ ہوجاتا۔ آہ! مجھے یقین ہی کہ تمھاری حیثیت ایسی نہین ہی جس سے تم خوش و خرم ہو۔ اور وہ نہایت غرور اور نہایت مسرت کا وقت میری زندگی مین ہوگا جب مین تمھارے مدارج مین اسقدر ترقی دونگا کہ تم آزادانہ بسر کروگی اور جب مین تمکو اُس اعلے طبقے مین لیجاکے بٹھاؤنگا جسکی زیب و زینت کے لیے خداوند تعالے نے تمکو بنایا ہی۔ لیکن جب مین تم سے اِس جوش و خروش مین آکے باتین کررہا ہون مین اتنا بھی نہین جانتا کہ تم کو کس نام سے پُکارون“

نوجوان سینے والی ”وَرجینیا مارڈنٹ“

اپنا نام بتاتے ہوے نوجوان سینے والی کا خوف و رجا اور اُمید و بیم سے

جنکو اُسکے نوجوان مُعترف کے اشتیاق بھرے ہوے بیان نے اُسکے سینے مین پیدا کیا تھا۔ بند بند کانپا اور تمام بدن سنسنایا۔ اُمیدین تو ایسی تھین جنکو ہر ایک سلیم و حلیم ناکتخدا لڑکی ایسی حالت مین رکھ سکتی ہے۔ اور خوف اس بات کا تھا کہ آیا وہ بر آئینگی بھی یا نہین۔

مارکوئس "ورجنیا۔ پیاری ورجنیا"

یہ جواب سُنکے نوجوان مارکوئس بہت خوش ہوا کیونکہ اُسکی شیفتگی اور فریفتگی پیدا کرنیوالی کا نام جتنا پیارا پیارا تھا اُتنا ہی انوکھا تھا۔

"آہ۔ اب تم اتنا کہدو کہ مین تم کو صرف ورجنیا کہا کرون مس مارڈنٹ کہنے مین تو تکلف پایا جاتا ہے اور سراسر بناوٹ ہے۔ اور تم مجھے چارلس کہا کرو۔ جب کہا کرو مگر تو بتاؤ کہ تم مجھے پیار کرسکتی ہو تم مجھے پیار کروگی۔

پچھلے کلمات اُسنے اپنے کلام مین بیساختہ پن اور اشتیاق سے اسلیے اضافہ کیے کہ وہ خاص اس بارے مین یقین حاصل کرلے۔

ورجنیا۔ (آہستہ سے اور ہکلاتے ہوے) "آپ کے سلوک نے پہلے ہی سے میری احسانمندی پر اپنے بڑے بڑے دعوٗون کو ثابت کردیا ہے۔ اور مین ایسی ہٹ دھرم اور بیوقوف نہین ہون جو مین یہ کہون کہ ان سب باتون نے جو ابھی ابھی آپ مجھ سے کہتے تھے میرے دل پر کوئی نقش پیدا نہین کیا ہے"

نوجوان۔ (آہستگی اور نرمی سے) "تب تم خیال کرتی ہو کہ تم مجھے پیار کرسکتی ہو کیون۔ ورجنیا۔ پیاری ورجنیا"

"پیاری ورجنیا" آہ۔ یہ اُسکا نام ایسی نرم خوش الحانی اور ایسی لطافت اور شیرینی سے ہرگز ہرگز پہلے کبھی اسکو سُنائی نہین دیتا تھا جیسا اب سنائی دیا تھا کیونکہ وہ اُس آواز کے ساتھ نکلا تھا جو جنس تانیث کی خوش نوائی اور جنس تذکیر کے عین شباب کی خوش آہنگی کا مجموعہ تھی۔ یعنی وہ آواز جو زندگی کے اُس حصے سے مخصوص و متعلق ہے جب اسمین صداے مردانہ پیدا ہوجاتی ہے اور سن رسیدگی کی

آواز کی سختی نہین پائی جاتی اور اِسلیے اِس سنِ شباب کی ایسی آواز ہوتی ہے جو اپنی بھرپور آرزو کے کمال سے عورت کی روح کے عمیق ترین حصے مین دخل پاتی ہے

یہ آواز کا منتر وَرجِنِیا پر بھی کارگر ہوا کیونکہ اُسکے نام کے اِس نرمی سے لیے جانے نے ایک ایسا تار چھیڑا جسکی صدا عین اُسکے دلمین جاکے چبھی۔ اُسکو معلوم ہوا کہ یہی الفاظ یعنی۔ پیاری وَرجِنِیا۔ عشق ومحبت کے اظہار مین اُن ہزار ہا الفاظ سے زیادہ موثر اور دلسوز ہین جو محبتِ خیالی کے لیے گڑھے اور تراشے اور بنائے جاتے ہین مگر جنکا کچھ بھی اثر نہین ہوتا نوجوان رئیس اعظم کی خوش آہنگی سے اِن دو لفظون کے بولنے مین اُس نام کو ایک عجیب بیخود کر دینے والا سحر عطا کر دیا تھا۔ اور اُس کے طریقون کی پیاری پیاری ادا اور نرمی جذبۂ اشتیاق کی فصاحت وبلاغت سے پُر تھی۔ اُسکی راستبازی۔ اُسکی ایمانداری۔ اُسکی دلی صفائی مین شک کرنا ممکن ہی نہ تھا۔ یہ وہ جوش اور جذبہ اِسکے الفاظ مین نہ تھا جو کسی چالاک اور ہوشیار ورغلانے اور اغوا کرنے والے کی منطقی اور دھوکہ بازی کی روکھی تقریر مین ہوتا ہے۔ یہ وہ نگاہین اور آنکھین نہ تھین جو کوئی بدلحاظ خراباتی نفس پرست کسی عورت پر ڈالتا ہو اور جو خود اُسنے دیگر مواقع پر عورتون پر ڈالی تھین۔ اِس جوش وجذبے کی گفتگو مین آداب تھا اُن نگاہون اور نظرون مین لحاظ اور وجد اور استعجاب تھا۔

پیاری وَرجِنِیا۔ آہ اُسنے دیکھا کہ وہ محبوب ومعشوق ہے۔ یون تو وہ کمسن اور سیدھی سادی تھی مگر جنس تانیث کی عقل حیوانی سے اُسکو معلوم ہوا کہ درحقیقت وہ نوجوان شکیل آدمی اِسکو پیار کرتا ہے۔ اور اچانک اِسکو ایسا معلوم ہونے لگا کہ گویا وہ دونون برسون کے جان پہچان نکلے اور گویا برسون سے وہ باہمدگر مانوس ومالوف تھے۔

مارکوئس دِ کھوتو۔ ای نہایت ہی پیاری وَرجِنِیا۔ مجھ سے کہو کہ تم خیال کرتی ہو کہ تم مجھے پیار کرسکتی ہو۔ ذرا سر اُٹھاؤ۔ میری طرف دیکھو اور مجھ سے کہو کہ تم سب مجھے پیار کرسکتی ہو!!

یہ سوال اُسنے پھر کیا مگر آواز مین پہلے سے زیادہ نرمی تھی اور نام کے ساتھ افعل التفضیل کا صیغہ ملا ہوا تھا۔

اور اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی نے جسکی نبض کا پارہ اسوقت ایک سو نوے درجے پر تھا وہ لفظ یعنی - نہایت پیاری - سُن کے جو ابھی ابھی اسکو مخاطب کرکے کہا گیا تھا اپنا شرم آلود چہرہ اوپر اُٹھایا - اور جو لفظ وہ کہا چاہتی تھی اُسکے لب تک آیا مگر جذبہ اور جوشِ دِل نے اُسکو نیچے کی طرف دبا دیا تاہم مارکوئس آف اَرڈِن نے اُن خوش بیان کنجی کنجی آنکھون کی تحریر مین جنھون نے اپنی نگاہ اُسکی نگاہ سے ملائی تھی اپنا خاطر خواہ جواب پڑھ لیا - ہان صحیح ہی جو کہنا تھا وہ اُن خوبصورت پتلیون نے چپکے سے کہہ دیا تھا - اور اُن آنکھون کی تحریر مین آپس کی محبت کا ایجاب وقبول تحریر تھا اور اُسمین غلط فہمی کی گنجائش نہ تھی۔

ہان جسقدر جلد یہ تبدیلی وَرجِنیا کے دِل مین واقع ہوئی جسقدر جلد اُسنے عشق کے سبق پڑھ کے یاد کر لیے - اُسیقدر اِسکی سمجھ بوجھ کی جڑ اِسکے سینے مین نیچے ہی نیچے بڑھتی اور زور پکڑتی گئی - چند روز مین - بلکہ چند ہی گھنٹے مین یہ سب کچھ ہوگیا لیکن اس قلیل عرصے مین یہ سب کچھ کیونکر ہوگیا اِسکی وجہ یہ ہوئی کہ وہ ایسے حالات مین پھنس گئی تھی جنکے اثر کے مقابل مین کوئی نوجوان لڑکی بے عذاب ٹھہر نہین سکتی تھی پھر وہ خطرناک جرأت کا کام جس سے وہ نوجوان مارکوئس کے بڑے بھاری احسان سے دبی ہوئی تھی - پھر اُس دلیرانہ اور شجاعت کے کام کے بعد ہی جس سے خود اُس خوش رو جوان کی جان معرضِ خطر مین آگئی تھی اُسکا بذل اشفاق اور اظہار اخلاق - پھر خود اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کا غور اور تعمق جو اُسنے اُس امر مین کیا تھا کہ اسکو اُس خوش رو جوان سے مِلنا چاہیئے یا نہین اور پھر اَب اِسکی وہ محبت کی نگاہین اور آواز کی وہ خوش الحانی اور وہ اشتیاق کی باتین جنمین - آہ - فی الحقیقت - یہ سب اثر اُس نوجوان شرمیلی لڑکی کی نرم نرم محبتون کے حاصل کرنے کے لیے درجہ اکتفا سے کہین زیادہ بڑھ گئے تھے - جبکا وہ سن و سال تھا

اور جس کے دِل کے فردوس مین اَب تک خود غرضی کی باتون اور نفس پرستی کے ارمانون کے سانپ نے دخل نہین پایا تھا۔

ہم نے لکھا ہی کہ چارلس اپنے گلرو ساتھی کو رمنے کی ایسی سیر گاہ کیطرف گلگشت کرتا ہوا لے گیا تھا جہان لوگون کی آمدورفت بہت ہی کم تھی۔ اُسوقت اُس روش پر جس کے دونون طرف درختون کی قطار تھی بہت آدمی نہ تھے اور اِس لیے یہ عاشق و معشوق (کیونکہ اَب اُنکو یہی کہنا چاہیئے) اپنی دلچسپ گفتگو مین جو مفصلاً اوپر لکھی گئی ہی لوگون کی ناخوش آیندہ دیکھ بھال سے محفوظ رہے تھے۔ اَب ورجنیا زیادہ اعتبار سے اُس خوش رو نوجوان کے بازو پر جھکی ہوئی تھی جسکو اُسنے اپنی محبت نذر کی تھی۔ یعنی اُسکا ہاتھ اُس بازو پر زیادہ تر محسوس ہونے والے دباؤ سے رکھا ہوا تھا بہ نسبت اِسکے کہ موقع سابق پر جب وہ دونون یکجا ہوے تھے کبھی رکھا گیا ہو۔

اور وہ مسرور و محظوظ تھی۔ آہ نہایت باغ باغ تھی۔ حالانکہ اُس کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اِس موقع پر عالم خواب مین چل رہی ہی۔ ابھی اُس روز کا ذکر ہی کہ اتنی بڑی لمبی چوڑی دُنیا مین ایک متنفس بھی اِسکا یار و مددگار نہین تھا۔ اَب تو دیکھو۔ اَب تو یار و مددگار سے بھی بڑھ کے کوئی اِسکے ساتھ ہی۔ اور اَب وہی کوئی جسنے اُس سے اِسکو اپنی زوجیت مین لینے کا اقرار کیا تھا اِسکے ساتھ پیار کی باتین کر رہا ہی۔ کیا یہ پرستانی خواب ہی جو ہمیشہ قائم رہ سکتا۔ کیا یہ خواب اُس عرصے تک قائم رہ سکے گا جب تک اُسکی تعبیر پوری نہ ہوگی۔ اور جو اُمیدین اُسنے دلائی ہین بر نہ آئینگی اور وہ سچ ہو جائیگا۔ یہ سَب باتین اِس قصّے کے نتیجے مین لکھی جائینگی اور اُسی کے پڑھنے سے معلوم ہونگی۔ لیکن اَب تو نوجوان مارکوئس اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی کے کانون مین اپنے اشتیاق اور محبّت کے الفاظ اور اپنے طلائی عہد و پیمان کے منتر پھونک رہا ہی جسکے دِل کو جو اپنے کنوارپنے کی پہلی محبّت سے دھڑکتا ہے وہ بہت پسند اور خوش آیند معلوم ہوتے ہین۔

اِدھر تو اُس جوان رعنا کی آنکھین سَیلاب محبت انڈیل رہی تھین۔ اُدھر وہ نَوجوان ناکتخدا لڑکی اپنی نادانی اور معصومانہ بھروسے اور اعتبار پر اپنا نورانی چہرہ اُسکی طرف اُٹھائے ہوے تھی کہ نَوجوان مارکوئس اِس طور پر مترنم ہوا۔

نَوجوان ،، مین ابھی ابھی تمکو اَی میری سَب سے پیاری یقین دلا چکا ہون کہ عورت کی شکل مین کسی عورت نے کبھی ایسا نقش میرے دِل پر نہین جمایا ہی جیسی تمھاری حیادار محبوبی اور دلبری میرے منقوش خاطر ہو گئی ہی۔ اور اِسی وجہ سے مجھے معلوم ہوتا ہی کہ تمھارے بغیر مین خوش نہین ہو سکتا۔ اور نیز اِسی وجہ سے مجھے نہایت قوی مسرت اور نہایت مغرور کامیابی کی امید ہی جب مین تم کو اِس افلاس اور دست تنگری کی حیثیت سے اُٹھا کے فارغ البالی اور آسودہ حالی کے درجے پر پہونچاؤنگا۔ یہی اسباب اور وجوہ اِس بات کا تقاضا کر رہے ہین کہ مین تمکو اپنی دُلھن بنا کے کسی کلیسا مین نماز عقد پڑھنے لیچلون۔ یہ سَب سچ ہی کہ مجکو ایک ایسے اعلےٰ طبقے سے تعلق ہی جہان یہ میری شادی کسی قدر تعجب کا باعث ہوگی لیکن جب مین اپنے احبا اور رفقا کے حلقے مین اپنی نَوجوان اور پیاری بی بی کو لیجا کے بٹھاؤنگا اور اُنکو دکھاؤنگا تو وہ سَب معقول ہو جائینگے اور اِس بات کے مقر ہونگے کہ فی الحقیقت اِس درجے کے حاصِل کرنے کی وہ قابلیت رکھتی ہی۔ پَس اَی میری سَب سے پیاری وَرجینیا تم مجھ سے کہو کہ آیا تمھارا کوئی رشتہ مند کوئی شفیق ایسا ہی جس سے تم کو اِس امر مین مشورہ کرنے کی ضرورت ہی۔ اور یہ بھی تم مجھ سے کہو کہ جب تک وہ دِن آئے جب تم اپنی رضامندی میرے ساتھ عقد کے لیے گرجا جانے کی بخوشی دِل ظاہر کرو گی مین تمھاری خدمت کیا کر سکتا ہون جو تمھارے آرام و آسایش اور خوشی کا باعث ہو۔ خلاصہ کلام یہ ہی کہ جو جو باتین تم سے متعلق ہین وہ سَب مجھ سے کہدو،،

لیکن یہ باتین ختم بھی نہین ہونے پائی تھین کہ اِس مَوقع تقریر پر کچھ حیرت و استعجاب ملے ہوے غیظ و غضب کے کلمات اِن دونون عاشق و معشوق کے

گوش زد ہوے اور جیسے ہی اُنھون نے اُس آواز کی طرف نظر اُٹھائی دیکھا کہ روش پر مِس برنٹ موجود ہی۔

چلاتی جھنجلاتی۔ ہاتھ پانون بلکہ تمام جسم کو زور زور سے جنبش دیتی ہوئی اِس غضبناک عورت نے جسکے گال غصّے سے لال ہو گئے تھے کہا۔

مِس برنٹ "اوسمنڈ۔ یہ آپ ہین۔ اور آہ تو دغا باز فریبی وَرجنیا تو بھی ہی۔ جتنی چھوٹی ہی اُتنی ہی کھوٹی"

یہ نام سُنتے ہی وَرجنیا کے دماغ مین ایک خوفناک شبہہ پیدا ہوا۔ اِسکے بعد اُسنے اپنے عاشق کی طرف پھرا اور اِسکی جانب نگاہ رنج آلود سے دیکھ کے کہا۔

وَرجنیا "اوسمنڈ۔ نہین۔ نہین۔ تم نہین ہو سکتے۔ تم نہین ہو"

لیکن غضبناک طریقے سے جس طور پر اب مِس برنٹ نوجوان شخص کو نہایت سخت لعن وطعن کی باتین بیڈھب سُنا رہی تھی سینے والی کی زخم خوردہ روح کو یہ بدنصیب یقین پیدا ہوا کہ فی الواقع اِسکی شفیق مِس برنٹ کا آشنا سوا اُس کے عاشق کے دوسرا نہین ہی۔

یہ خیال کر کے بیچاری سینے والی نے اچانک نوجوان شخص کا بازو چھوڑ دیا اور سہارا ڈھونڈھنے کے لیے لڑکھڑانے لگی۔ کہ اتنے مین لوہے کے کٹھرے پر جو روش کے گرد آڑ کے طور پر لگایا گیا تھا اُسکا ہاتھ پڑ گیا اور اِسکی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا "یا الٰہی"

چارلس نے مِس برنٹ کے بیڈھب طعنون اور لعنتون اور تلخ و ترش کلمات اور غیظ و غضب کے حرف و حکایات اور شکر و شکایات کی پروا نہ کر کے وَرجنیا سے کہا۔

"وَرجنیا سختی سے میرا انصاف نہ کرو۔ میری بات سنو۔ سُنو تو"

وَرجنیا۔ نہین۔ نہین۔ اب کوئی بات کہنے سُننے کو نہین ہی۔ اب ہم و تو نہین گفت تمام شد"

جسوقت یہ کلمات کہے اُسوقت وَرجِنیا کی آواز مین رنج دہ اور رنج آور مایوسی بھری ہوئی تھی اور یکایک اپنی خاطر پریشان کو جمع کر کے اور اپنے دِل کی طاقتون کو یکجا کر کے وہ اُس مقام سے بے تحاشا ایسی بھاگی کہ یہ گیئی وہ گئی۔

اِس منظر کو دیکھ کے نوجوان مار کوئس دیوانہ ہوگیا اور قریب تھا کہ اُسکے پیچھے یہ بھی بھاگے مگر مِس برنٹ نے اُسکا بازو زور سے پکڑلیا اور تمام اپنی طاقت سے اُسکو چمپٹ گئی۔ اور سوائے استعمال جبر وسختی کے کسی طرح ممکن نہ تھا کہ وہ الگ کردیجاتی مگر چارلس نے ایک عورت سے سختی کرنا مناسب نہ سمجھا حالانکہ مایوسی وحرمان کی حالت سے وہ کمال رنج مین تھا۔

مار کوئس ''چھوڑ دے مجھے۔ جولیا چھوڑ میرا ہاتھ۔ مین تیرے ہاتھ جوڑتا ہون مجھے جانے دے اور مین تیرے ساتھ بڑا بھاری سلوک کرونگا''

مِس برنٹ۔ (شیرنی کی طرح چمٹی ہوئی) ''دغاباز شریر۔ تجھکو اب موقع ہی نہ ملیگا کہ تو اب اُس جو فروش گندم نما بے شرم وبیحیا عورت کے ساتھ تعشق کی باتین کرے۔

مار کوئس ''جولیا سُن مین تجھ سے تحکماً کہتا ہون۔ سُن مین تجھ سے عاجزی سے کہتا ہون سُن۔ میری بات سُن''

مِس برنٹ ''خواہ دھمکی دو۔ خواہ عاجزی کرو۔ مین ایک نہ مانون گی۔ دیکھو لوگ آرہے ہین۔ ورجنیا غائب ہی۔ کچھ خبط ہوگیا ہی عقل کے ناخن لے مردوئے''

مار کوئس ''ہان۔ صرف ایک بات مجھے اُس نوجوان لڑکی سے کرلینے دو۔ جسکو معلوم ہوتا ہی تم جانتی ہو۔ اور پھر جو تم کہوگی وہ مین کرونگا''

مِس برنٹ (اب تک نوجوان مارکوئس کے بازو سے چمٹی ہوئی) ''اب تم اُسکو پکڑ نہ سکوگے۔ وہ نوک دُم بھاگی ہی۔ وہ دور نکل گئی ہی۔ اگر تم کو مجھ سے ہاتھا پائی منظور ہی تو آؤ یہی سہی لیکن اسمین تمھاری ہی رُسوائی ہوگی''

مار کوئس۔ (سمجھتے ہوے کہ جولیا سچ کہتی ہی رنج وتلخی کی آواز سے) ''ہان

سب سچ ہی مگر اسوقت سے ہماری تمھاری دوستی اور سب باتون کا خاتمہ ہی"
یہ کہتے ہوے وہ اسکو ایک درمیانی روش پرلے گیا تاکہ جو لوگ قریب پہونچ گئے تھے وہ دیکھنے نہ پائین۔
مِس بَرنَٹ زار و قطار روتے ہوے مگر اب تک اُسکے بازو سے چمٹی ہوئی) "مین نے تمھارا کیا بگاڑا ہی۔ مین نے تمھارا کیا قصور کیا ہی۔ ناراضی کی وجہ تو معلوم ہو۔ صرف یہی تاکہ مین نے تم کو اُس دغاباز چھوکری کے ساتھ باتین کرتے ہوے پکڑ پایا ہی۔ یہ وہی ہی جسکی مین نے مدد کی ہی۔ جسکو مین سمجھتی تھی کہ مجسم عصمت ہی۔ نیکی کا پورا پورا نمونہ ہی عفت اور معصومیت کی کامل تمثیل ہی کسی شخص سے اپنی آنکھین چار ہی نہین کرتی"
غریب سینے والی کی یہ تعریف جو خود بخود اس جوان عورت نے کی مارکوئس سُنکے بہت خوش ہوا اور اسکا غصہ کسی قدر فرو ہوا اُسنے کہا۔
مارکوئس "ہان۔ جو جو تم اُسکی نسبت کہتی ہو فی الحقیقت وہ ایسی ہی ہی۔ مین خیال کرتا ہون کہ شاید وہ تمھارے ہی قریب کہین رہتی ہی۔ یا شاید اُسی مکان مین جسمین تم ہو"
مِس بَرنَٹ (تنک مزاجی سے) "مین نہین جانتی کہ وہ کہان رہتی ہی۔ اور اگر مجھے معلوم بھی ہی تو مین ایسی احمق نہین ہون کہ تمکو بتا دون"
(مناتے ہوے) "آؤ آؤ۔ چارلس خفا نہ ہو تمھین رنج کس بات کا ہی خدانخواستہ ہوا کیا ہی۔ اقرار کرو کہ ورجینیا سے اب پھر نہ ملو گے۔ آؤ تو پھر ہم تم دونون ملجائین پھر پہلے سے دوست بنجائین"
قریب تھا کہ نوجوان رئیس اعظم انکار کلی کر دے اور اُسکے عجز و الحاح کو ذرا بھی خیال مین نہ لائے اور اُسی وقت اسکا مِس برنٹ سے قطع تعلق ہو جائے۔ کہ اسکے دل مین یہ خیال گذرا کہ جلدی نہ کرنی چاہیئے ممکن ہی کہ اسی عورت کے ذریعہ سے ورجینیا کی سکونت دریافت ہو جائے کیونکہ جولیا کے اطوار اور گفتگو سے صاف

ظاہر ہوگیا تھا کہ وہ اُسکے مکان سے واقف ہی اس لیے اُسنے اپنی آشنا کے ساتھ خوشامد آمیز دغا کی چال چلنے کا ارادہ مصمم کرلیا اور دوبارہ دوستی کر لینے پر راضی ہوگیا اور یہ سوچا کہ جو امر دریافت کرنا ہی وہ چندہی روز مین اسکی وجہ سے دریافت ہو جائیگا کیونکہ اور طرح پر اسکے دریافت ہونے کی کوئی اُمید اور توقع اُسکو نہین تھی۔

جب اس طور پر جولیا برنٹ نے اپنی رقیب وَرجینیا ٹارڈنٹ پر بقول خود فتح پائی جسکی اسکو بڑی شیخی تھی اور اپنے الطاف و کرم سے اُسنے اپنے آشنا کی بیوفائی سے درگذر کرکے اسکا بھی قصور معاف کیا اُسوقت اُس کو یہ ضد ہوئی کہ نوجوان مارکوئس اسکو کسی دلچسپ عشرتکدے مین لے چلے۔ لیکن مارکوئس نے یہ اندیشہ کرکے کہ مبادا اُسکے ہزارہا واقف کارون مین سے کوئی وہان ملجائے اور اُسکو پہچان لے اور اس اُسکے فرضی نام مسٹر اُوسمنڈ کی بھی قلعی کھلجائے اُسنے جوان لیڈی کی درخواست قبول نہین کی۔ اُدھر اُسنے اپنی ضد کی اور یہ ہٹ ہوئی کہ مارکوئس کا انکار قبول نہ کریگی۔ اور قریب تھا کہ وہی پہلے سے جھگڑے اور تنازعہ کی کیفیت رستے مین برپا ہو کہ اس اثنا مین چارلس نے یہ تجویز کی کہ کہین اور جانے پر جہان ہر کس و ناکس کا ہجوم رہتا ہی کیا موقوف ہی بہتر ہی کہ کسی ہوٹل مین چلین لطیف لطیف کھانے ہون عمدہ عمدہ شرابین ہون۔ عمدہ مکان ہو لطف سے بسر ہوا اور اغیار کے دیکھنے کا بھی اندیشہ نہ رہے۔ مس برنٹ اس تجویز سے راضی ہوگئی اور یہان سے یہ دونون خرامان خرامان جاڑے کی شام کے وقت جب رفتہ رفتہ اندھیرا زیادہ ہوتا جاتا تھا روانہ ہوے۔

اس رئیس اعظم کو یہ اُمید تھی کہ جب نفائس و لطائف خورد و نوش اسکی آشنا کے روبرو چنے جائینگے اور خوشامد کا بدرقہ بھی اُنکے ساتھ ہوگا اور شرابین اور خوشامد کا نشہ اُسکے کاسئہ دماغ سے چھلکنے لگے گا اُسوقت اُس سے جو خاص باتین دریافت طلب ہین اور جنکے معلوم ہوجانے کی اسکو نہایت فکر اور آرزو تھی معلوم ہوجائینگی مگر اس اُمید مین وہ بالکل مایوس رہا اور بہت عرصے تک اسکی صحبت مین رہ کے

آخرکار دس اور گیارہ بجے کے مابین بلا حصول مطلب وہ اُس سے علیحدہ ہوا۔
ملول وحزین دل باختہ بہت شکستہ مارکوئس آف آرڈن قصر بلمانٹ کو واپس
آیا۔ اور مِس برنٹ شامپین کے نشہ مین مسرور ٹیوسٹاک اِسٹریٹ کی جانب اس جلاپے
مین کہ وہان پہونچ کے مسکین ورجینیا کے اوپر اپنا غصہ چھانٹے راہی ہوئی۔
لیکن اِس موقع پر اگر نوجوان رئیس اعظم اپنا مطلب حاصِل کرنے مین ناکام رہا تو
اُسی طرح مِس برنٹ کی قسمت مین بھی ویسی ہی ناکامی لکھی تھی۔ کیونکہ اپنے مکان مسکونہ پر
پہونچتے ہی پہلے خبر اسنے یہی سُنی کہ چند گھنٹے ہوے مِس مارڈنٹ غصہ مین بھری ہوئی
گھر واپس آئی تھی اور آتے ہی اُسنے ایک دلال کو بُلا بھیجا اور اُسکے ہاتھ چند ٹوٹی پھوٹی
چیزین فروخت کر ڈالین اور اپنا کرایہ ادا کر کے معلوم نہین کِس طرف کو چلی گئی۔
جین۔ (خادمہ) "مجھ سے رخصت ہوتے ہوے وہ بہت ہی روئی۔ مسکین
بکیس مین نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی ناگوار اور ناخوش آیند۔ امر واقع ہوا ہی۔ لیکن وہ
ایسی آہین بھرتی تھی کہ مین نے جانا اِسکا دِل ٹوٹ جائیگا۔ اُس سے بولا ہی نہین
جاتا تھا کہ وہ میری بات کا جواب دیتی۔ یا اپنی طرف سے کچھ کہتی۔ لیکن بڑے
اخلاق اور محبت سے اُسنے مجھ سے مصافحہ کیا اور چند ضروری چیزین ایک بقچہ
مین باندھ کے اور اُسکو ہاتھ مین لے کے یہان سے راہی ہوئی۔ افسوس افسوس
کیا مسکین اور بکیس لڑکی تھی۔ اُسنے میرے دِل پر ایسا اثر پیدا کیا کہ وہ اُسکے لیے
خون روتا ہی"
آخری فقرہ کہتے ہوے خادمہ کے گالون پر مسلسل آنسو روان ہوے۔
یہ سُن کے مِس برنٹ نے جو اپنے رشک وحسد اور تنگ دلی سے خادمہ کی
ہمدردی مین جو اُسنے اُس بدنصیب سینے والی کی نسبت ظاہر کی تھی شریک ہونا
عار سمجھتی تھی دریافت کیا۔
مِس برنٹ "اور جو کام مین اُسکے واسطے لائی تھی وہ چھوڑ گئی ہی"
جین "ہان۔ ہان اُسنے پارسل مجھے دیا اور مین نے تمھارے کمرے مین

اُسکو رکھ دیا ہی آہ۔ وہ بڑی ایماندار اور نیک لڑکی ہی۔ مگر"
یہ کہہ کے جین نے آہ سرد بھری اور فقرہ بھی پورا نہ کر سکی۔ اور اس شبہہ سے کہ دیکھئے اُس بیچاری کی اِس مفلسی مین عصمت و عفت قائم رہتی ہی یا ترغیب و تحریص دنیوی کے نذر ہوتی ہی۔ اپنا سر ہلاتی ہوئی یہ نیکذات جین آہستہ آہستہ اُتر کے باورچی خانہ مین چلی گئی۔

اُدھر جولیا اپنے کمرے مین گئی۔ اور یہان اسکو سب چیزین جو وہ جنیا کے سینے کے لئے بی بی رابنسن سے لائی تھی بجنسہ مل گئین۔ پارسل کے اندر ایک سر بمہر رقعہ بنام مس برنٹ رکھا ہوا تھا جسکا مضمون یہ تھا۔

"چونکہ جو احسان تم نے مجھپر کیا ہی اُسکی فراموشی کا الزام مین اپنی نسبت آنے نہین دیا چاہتی ہون اور نہ یہ چاہتی ہون کہ میرے چال چلن کی نسبت ناشایستگی کا قیاس کیا جائے اس لیے مین مستدعی ہون کہ تم جملہ حالات جو مجھ سے متعلق ہین مسٹر اوسمنڈ سے دریافت کرو۔ وہ تم کو پورا پورا جواب دینگے۔ اور عجب نہین ہی کہ اُنھون نے اپنی سیر چشمی اور صاف دلی سے خود ہی تمھارے دریافت کرنیکے بغیر کل حال تم سے بیان کر دیا ہو لیکن اگر ابھی تک بیان نہین کیا ہی تو مین ملتمس ہون کہ تم اُن سے اب مفصل دریافت کر لو۔ اور اگر وہ سب حال راست راست بیان کرینگے تو تمھارے نزدیک میری بالکل بریت ہو جائیگی مین تمھارے مقابلے کے خوف سے ٹیوسٹاک اسٹریٹ نہین چھوڑتی ہون بلکہ اور اور وجوہ ہین جنسے یہ محلہ چھوڑنے کو مین مجبور ہوئی۔

تمھاری رنج کشیدہ مگر احسانمند شفیق"

"جنیا مارڈنٹ"

مس برنٹ نے یہ رقعہ چاک کر کے انگیٹھی مین پھینکدیا اور کہا۔" جتنا مین سمجھتی تھی شاید اُسکا اتنا قصور نہین ہی"

اِسکے بعد اُسنے اپنے بستر استراحت پر جانے اور آرام کی تیاری کی۔

سولھوان باب

(فرانسیسی خواص)

اُس واقعہ کے دوسرے روز صبح کے چھ بجے کے قریب جبکا ابھی۔اوپر بیان ہوا ہے میڈمی مُوسلی کلیمنٹائن فرانسیسی خواص ڈچیز آف بلمانٹ کے پلنگ کے قریب بیٹھی ہوئی اُسکو دیکھ رہی تھی۔ بھاری بھاری پردے دریچون پر پڑے تھے۔ آتشدان مین آگ روشن تھی اور موم بتیان آتشدان کی کارنس پر جل رہی تھین۔ کیونکہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ سرما کے شباب کا وہ عین موسم تھا اور اِس موسم مین اسوقت تک چارطرف تاریکی چھائی رہتی ہے۔

کلیمنٹائن ہ بڑا بھاری لمبا سردی کا گرم گون پہنے تھی اور پیرس کی ٹوپی اِس خوبی سے سر پر رکھی تھی کہ اُسکے سیاہ بال اور دل پسند چہرہ جس سے فرانسیسی لیڈی خواصون کی مخصوص عیاری اور شگفتگی ہویدا تھی خوشنما معلوم ہوتا تھا جب اکیلی ہوتی اور آس پاس کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا تھا تب بھی میڈمی مُوسلی کلیمنٹائن مین ایک قسم کی عشوہ گری اور کرشمہ پردازی جو اُسکی عادت مین داخل تھی پائی جاتی تھی مریض کے کمرے کی حاضرباشی اُسکی خدمتگذاری تیمارداری خبرگیری اور ہر طرح کے تفکرات اور ترددات سے جو ایسے موقع پر لاحق حال ہوتے ہین کسی کو اپنے بناؤ سنگار اپنی تن آرائی اور زیبائی کا خیال نہین ہوتا مگر اُسکو اپنی جسمانی فریفتگی کے روز بروز زیادہ کرنے کی ایک ایسی عادت ہوگئی تھی کہ وہ اِس موقع پر بھی اپنی خوش مذاقی خوش وضعی۔خوش پوشاکی اور بناؤ سے باز نہین رہ سکتی تھی اور اپنی عادت کے خلاف کاربند نہین ہوسکتی تھی۔

اُس خوفناک حادثے کو جسکی وجہ سے حسین وجمیل ڈچیز آف بلمانٹ کو ایسا سخت صدمہ پہونچا تھا دس روز گذر گئے تھے اور اب تک وہ اپنے پلنگ پر پڑی تھی اور اُسکے برابر بیٹھی بیٹھی کلیمنٹائن اِسکو دیکھ رہی تھی۔ اُسکی طبیعت اِسقدر صحیح ہوچلی تھی کہ

گھبرا دینے والے خطرے کا اندیشہ باقی نہین رہا تھا۔ ہر طرح شفاء کُلی ہو جانے کی اُمید تھی اور طبیعت کا رو بصحت لانا ایسا جلد جلد ہوا جسکی توقع معالجون کو بھی نہین تھی لیکن گو ہوش و حواس درست ہو گئے تھے تاہم صاف صاف سمجھ مین آنے کے لائق تلفظ کی طاقت اب تک ساقط اور معطل تھی۔

اُس خاص امر کی نسبت جو ڈیوک آف بلمانٹ نے اپنا تردد اور اضطراب ظاہر کیا تھا اُس سے میڈی مُوسلی کلیمنٹائن کی حیرت روز بروز زیادہ ہوتی جاتی تھی بعض اوقات ایسا ہوتا تھا کہ ڈیوک کئی کئی گھنٹے تک برابر اُسکی کوچ کے پاس میٹھا ہوا مریض کے زرد چہرے کی طرف دیکھا کرتا تھا اور چونکہ مریضہ اسکو بخوبی پہچانتی تھی اِس لیے اِن دونون کی نگاہون مین جو وہ ایک دوسرے پر ڈالتے تھے تعجب ظاہر کرنے والے بھید اور معمار کے سے چھپے ہوئے معنی پائے جاتے تھے۔ کلیمنٹائن اِن دونون کو بغور کنکھیون سے دیکھتی جاتی تھی اور اُن کو معلوم ہوتا تھا کہ یہ نہین دیکھتی ہو اِسکو بشرہ شناسی مین بڑا ملکہ تھا اور انسان کے دِل کا حال چہرہ دیکھ کے بیان کر دیتی تھی اِس لیے اِس مَوقع پر اُسکو دریافت ہوا کہ ڈچز کی نگاہون سے رنجیدگی لجاجت اور دِل سوز منت وسماجت کی التجا اور استدعا پائی جاتی تھی اور ڈیوک کی نگاہ گو ایسے حزن وملال سے پُر تھی جو روکھا تھا تاہم خطا پوش وعطا پاش معلوم ہوتی تھی۔

جِس روز اور جسوقت پہلے پہل ڈچز ہوش مین آئی تھی ڈیوک جو اُسکو دیکھنے گیا تھا موجود تھا اور کلیمنٹائن حاضر نہین تھی۔ لیکن جو باتین آہستہ آہستہ ڈیوک اپنی زوجہ کے کان مین دیر تک کہہ رہا تھا اُنکو اُسنے دروازے پر کھڑے کھڑے سُن لیا تھا۔ چند بار کے کراہنے اور کبھی کبھی آہین بھرنے سے معلوم ہوتا تھا کہ ڈچز کے سینے مین مضطرب اور منتشر خیالات بھرے ہوئے ہین اور ان سب باتون سے کلیمنٹائن نے خیال کیا کہ اِن دونون میان بی بی مین بالضرورت بہت سے خوفناک نتیجون کے بھید پوشیدہ ہونگے۔

اس طرح پر مذکورہ بالا حالات کو چند منٹ کے لیے نگاہ سرسری سے دیکھ کے ہم بطرز مناسب اپنی حکایت کا سلسلہ پھر شروع کرتے ہین اور اپنے ناظرین کو اُس صبح کی طرف پھر متوجہ کرتے ہین جب ہم دیکھتے ہین کہ میڈی ٹوسلی کلیمنٹائن اپنی بیمار بیگم کی کوچ کے قریب بیٹھی ہوئی نگران حال ہی۔

اسوقت ڈچز آف بلمانٹ نیند مین تھی اور اس لیے ضرور نہ تھا کہ اسقدر جلد کلیمنٹائن سوفا پر سے جسپر وہ رات بھر اپنی زخمی لیڈی کی خدمت مین حاضر رہکے بسر کرتی تھی اُٹھ بیٹھتی لیکن خواب پریشان کے دیکھنے سے نیند مین خلل آنے اور اسی حالت مین چند الفاظ ڈچز کی زبان سے نکل جانے سے وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اگرچہ فرانسیسی خواص اُن الفاظ کا مطلب اور اُنکے معنی سمجھنے نہ پائی تاہم اُسنے دیکھا کہ اُسکی بیگم مین طاقت گفتار نے عود کیا ہی۔ اِسلیے وہ مشتاق تھی کہ پہلے اُن الفاظ کو وہی سُنے جو ڈچز کے مُنھ سے نکلین اور اُنکے معنی بھی سمجھ مین آئین چنانچہ نہایت آہستگی سے کلیمنٹائن بیگم کے قریب تر گئی لیکن جب معلوم ہوا کہ پھر وہ آرام سے سوگئی اور پھر خاموشی نے اُسکے لبون پر مہر لگادی تو لیڈی کی خواص نے فراغت سے آہستہ آہستہ اپنا سنگار کیا اور اُسی طور پر بن ٹھن کے تیار ہو گئی جیسا ہمنے اوپر بیان کیا ہی۔

لیکن جون ہی کلیمنٹائن مُنھ ہاتھ دھو بالونکو سنوار نفیس ٹوپی سر پر رکھ اور وہی عمدہ دبیز جاڑے کا لمبا گون پہن کے فراغت کر چکی تھی کہ ڈچز نے تخیپنی سے کوچ پر پھر کروٹ بدلی اور جولیس لیوین ہیم کا نام آہستہ سے اُسکے مُنھ سے نکلا۔ یہی پہلے الفاظ تھے جنکا تلفظ اُسنے اس طور پر کیا تھا کہ صاف صاف سمجھ مین آئے اور کلیمنٹائن چپ چاپ اُنکی سی آہستگی سے کوچ کے برابر جاکے بیٹھ گئی۔ اپنا دم سا دھ کے وہ اپنی بیگم کے اوپر اس قصد سے جھکی کہ اب اور کچھ اُسکی زبان سے جسکو گویائی کی طاقت اور اُن خیالات کے ظاہر کرنے کی قوت جو سوتی ہوئی لیڈی کے سینے کے اوپر ہی رکھے ہوے تھے آگئی تھی نکلے تو اُسکو بھی سُنے۔

جون ہی ڈچز کے چہرے پر روشنی کا عکس پڑا ایسا معلوم ہوا کہ اُس کے

رخسار و نپر کچھ کچھ سرخی نمودار ہو لیکن کلیمنٹائن نے پہلے خیال کیا کہ یہ صرف آگ کے شعلون کا عکس ہو جو اسکی بیگم کے خط وخال پر منعکس تھا مگر جب وہ عرصہ تک او رخوبی غور سے دیکھتی رہی تب ثابت ہوا کہ فی الواقع وہ حیات بخش رنگ کی سرخی ہے جس سے اسکے رخسارے جو ابھی تک زرد تھے رنگے جاتے تھے۔ اور اس عالیخاندان بیگم کی حالت خواب مین جو ایک اضطراب اور بیقراری سی پائی جاتی تھی اُس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ایسے ایسے بُرے خیالات وخواب کا شکار بنی ہوئی ہو جنکے قریب خوشی پھٹکنے تک نہین پاتی ہو۔

لیکن سُنو۔ وہ پھر بولتی ہو۔ اس غور سے متوجہ ومائل کلیمنٹائن کے کان مین چند الفاظ جو ان لبون سے آہستہ آہستہ نکلے جو اُنکے تلفظ کے لیے خود آہستہ آہستہ متحرک تھے۔ سنائی دیے اسکے بعد کمرے مین عالم خاموشی طاری ہو۔ صرف ڈچیز کی گھبرائی ہوئی اور ناہموار سانس چلنے کی آواز تو سنائی دیتی ہو اور بالکل خاموشی ہو۔ سننے کے اشتیاق مین کلیمنٹائن خود اپنی سانس روکے ہوے ہو۔ چند منٹ کے بعد ڈچیز پھر بولی۔ اور اب جو الفاظ اسکی زبان سے نکلے اُنکا تلفظ اور بھی صاف ہو اور زیادہ زور سے بھی وہ بولے گئے ہین۔ اسکے بعد پھر ایک عالم ہو ہی۔ لیکن یا خدا یہ پچھلے الفاظ جو ڈچیز بالکل صاف صاف اور زور سے بولی تھی اُنسے کتنی بڑی سی راز کی بات کلیمنٹائن کو معلوم ہوگئی ہو۔ تعجب اور حیرت اور خوف مین آکے وہ لڑکھڑاتی ہوئی چند قدم پیچھے ہٹ گئی اور آرام چوکی پر جو کوچ کے برابر رکھی تھی بیٹھ گئی۔ اُسکے کانون مین خود بخود سن سن ہوتا ہو ایک دھیمی سی آواز سنائی دیتی ہو۔ اسکے دماغ مین غیر معلوم جھنجھناہٹ سی پیدا ہو۔ اسکی تمام رگون مین اینٹھن محسوس ہوتی ہو اور اسکے تمام اعضا واعصاب مین سنسناہٹ کا اثر پیدا ہو۔ کنسر وٹری کے تمام خطرناک واقعات اسکو اب اور کے اور۔ اور کچھ کے کچھ بالکل ایسے جدید طور کے نظر آتے ہین جنکے اس طور پر معلوم ہو جانے کی ہرگز ہرگز اُمید نہین تھی عقدہ مالا ینحل حل ہوگیا ہو۔ پہیلی بوجھ لی گئی ہو۔ اب کوئی بات معما معلوم نہین ہوتی۔ اسکو انتہا کا تعجب ہو اور حالات کی اس توضیح

و تشریح کے سبب سے وہ سر تا سر متحیر و سکوت ہی۔

ڈچیز پھر بولتی ہی۔ اور کلیمنٹائن پھر توجہ سے کان لگا کر سنتی ہی۔ جو الفاظ ڈچیز کے منھ سے نکلتے ہین وہ معدودے چند ہین علٰحدہ علٰحدہ ہین۔ اور تکلیف سے بولے جاتے ہین مگر وہ الفاظ کثیر المعنی ہین اور صاف صاف بخوبی سمجھ مین آتے ہین اور ایسے صاف ہین جنسے اُس نقش کی صحیح طور پر تصدیق ہوتی ہی جو پہلے لفظون نے جو آہستہ آہستہ بولے گئے تھے اور جنسے پوشیدہ باتون کا افشا ہوا تھا فرانسیسی خواص کے دل پر پیدا کیا تھا۔ گو وہ مختصر اور قلیل ہین مگر اُنکے معنون مین واقعات کی ایک پوری تاریخ ہی وہ اُس نشان اور پتہ کی تصدیق کرتے ہین جو کسی حکایت کی ابتدا مین پہلے سے اُسکے مطالب و مضامین کی نسبت دیا جاتا ہی۔ لیکن یہ حکایت جسکا وہ پتہ و نشان دیتے ہین کلیمنٹائن کو ایسی دلچسپ معلوم ہوئی جیسے کوئی قصہ اور ایسی دہشتناک نظر آئی جیسے کابوس یا سکاچہ۔

آہ اِس خواص کو اِس راز جوئی سے ایک وہمی اور عجیب و غریب خوشی حاصل ہوئی اور یکایک اِسکو ایک ایسا بھید معلوم ہو گیا جو ——————

لیکن ہمکو بیش قدمی لازم نہین ہی اور اِسلیے جو ہمارے قصہ کا ٹھیک ٹھیک سلسلہ ہی ہم اُسی کو بیان کرینگے۔ اور وہ یہ ہی کہ جون ہی اُس فرانسیسی خواص کو وہ بڑا بھاری بھید معلوم ہو گیا اور جون ہی اُس غیر مترقب انکشاف کے چونکا دینے اور تعجب مین لانیوالے اثر سے مؤثر ہو کے اُسنے اطمینان کر لیا۔ اُسنے اپنا بھاری اور دبیز گون اپنے بدن کے گرد لپیٹ لیا اور وہ جلد جلد ڈیوک کے کمرے کی طرف چلی ڈیوک ابھی ابھی بیدار ہوا تھا کیونکہ اِسکو بھی اپنی پیاری زوجہ کی طرح شب کو بہت بےچینی سے نیند آئی تھی۔ اور کلیمنٹائن کی زبانی جلدی سے اِس بات کی اطلاع پا کے کہ ڈچیز نے صاف صاف الفاظ کا تلفظ کیا ڈیوک کا بدن کھُلم کھُلا لرزنے لگا لیکن فرانسیسی خواص اِس لرزے کی وجہ اَب بخوبی سمجھ جانے کے قابل تھی اور اِسلیے اِسکو اپنا ظاہر مستقل بنانا اور مطمئن نظر آنا اور ایسا انجان بن جانا کہ کسی غیر معمولی حرکات

وسکنات کا وقوع ہی نہین ہوا ہی کچھ دشوار نہ تھا۔
تپ کی سی بےصبری اور مذبذب حالت سے ڈیوک نے چند سوال اُس سے جلد جلد کیے جنکا یہ خلاصہ تھا۔ کہ کتنے منٹ ہوئے جب ڈچز پہلے پہل بولی ہین۔ آیا اُن الفاظ کے معنی اور مطلب بھی کچھ سمجھ مین آئے تھے۔ آیا ڈچز جاگتی تھین یا نیند مین بولتی تھین اور آیا صاف تلفظ سے الفاظ کے سُنتے ہی کلیمنٹائن وہان سے چلی آئی یا کیا۔
غواص نے نہایت راستگوئی اور صاف باطنی کا طرز وروش اختیار کرکے جواب دیا کہ ڈچز صرف چند ہی الفاظ بولین جنکے معنی کچھ وزن نہین رکھتے خواب کی سی باتون کا بےٹھکانہ پن اُن الفاظ سے پایا جاتا تھا۔ اُن الفاظ کا سُنتے ہی اُسنے ایک لحہ بھر بھی توقف نہین کیا فوراً دوڑی آئی تاکہ ڈیوک کو اِس حال سے مطلع کرے اور جب وہ ڈچز کے کمرے سے چلی اُسوقت تک وہ سوتی ہی تھی۔ اِس معاملے کو اس رنگ آمیزی سے کلیمنٹائن نے بیان کیا۔ کیونکہ ابھی موقع نہین آیا تھا کہ وہ اُس بھاری بھید کے ذریعہ سے جو اُسکو اس عجیب و غریب طور پر اتفاقیہ معلوم ہوگیا تھا اپنے مفید مطلب کوئی کام نکالے۔
لیکن واضح رہے کہ جب تک یہ عورت اِس پیچیدہ اور رنگے ہوے بیان کی کیفیت ظاہر کررہی تھی ڈیوک اُسکے چہرے ہی کی طرف اِس طور پر برابر دیکھتا جاتا تھا کہ گویا وہ اُسکا امتحان لے رہا ہی اور اس تلاش مین ہی کہ آیا جو بات دِل مین ہی وہی چہرے سے بھی پائی جاتی ہی یا نہین۔ لیکن واہ ری فرانسیسی عورت وہ اُسکی بھی اُستاد نکلی اُسنے اپنا چہرہ ایسا بنایا کہ ذرا بھی میل نہ آیا اور رئیس اعظم کا اطمینان ہوگیا۔ کہ جو کچھ اُسنے بیان کیا ہی وہ سب صحیح ہی۔ اِس لئے خوش ہوکے اُسنے پانچ سو روپیہ کا ایک بنک نوٹ کلیمنٹائن کو عطا کیا اور فرمایا کہ یہ اُسکی خدمت اور نگرانی کا جو ڈچز کی اُسنے کی تھی انعام ہی۔ اور پھر ارشاد کیا کہ اَب وہ چند ساعت اپنے کمرے مین جا کے آرام کرے۔ کیونکہ بہت تھک گئی ہی اور مضمحل ہوگئی ہی یہ کہہ کے ڈیوک آف بلمانٹ خود اپنی بی بی کے کمرے مین چلا گیا۔

فرانسیسی عورت اُسکے ہمراہ نہ گئی بلکہ برخلاف اِسکے اُسنے اُس صلاح کے مطابق جو اُسکو دی گئی تھی عمل کرنا مناسب سمجھا کیونکہ اِسکو بخوبی معلوم تھا کہ اب جو باتین اِن دونون میان بی بی مین ہونگی وہ کچھ ایسی نہ ہونگی جنسے خود اُسکی معلومات کے ذخیرے مین جسکے حاصل کرنے مین وہ ابھی ابھی کامیاب ہوئی تھی کسی اَمر اہم کی افزایش ہو۔ اِس لیے وہ اپنے سونے کے کمرے مین جو قصر کے اوپر کے درجے مین تھا چلی گئی اور ڈیوک آف بلمانٹ ڈِجرز کے کمرے کی طرف خراماں ہوا۔ اُسنے وہان جاکے دیکھا کہ ڈِجرز ابھی ابھی اپنی بیچین نیند اور ناخوش آیند خوابون سے جنمین وہ مبتلا تھی بیدار ہوئی ہے۔ اور فی الحقیقت یہ بات سچ تھی کہ اِسکو طاقتِ گفتار بہت کچھ حاصل ہوگئی تھی۔ اِسوقت جو باتین ڈیوک اور اُسکی بیمار زوجہ مین ہوئین اُنکو بالفعل ہم بیان نہین کرسکتے صرف اِس قدر لکھنا کافی ہے کہ اُنکی گفتگو بہت طول طویل تھی جسمین اکثر جانبین کے آنسو اور آہین خلل انداز ہوتی تھین اور جسکا سلسلہ ڈِجرز کے جسمانی ضعف کے سبب سے چُپ ہوجانے کی باعث اکثر ٹوٹ جاتا تھا۔

لیکن جب وہ طول طویل باتین ختم ہوئین اور کچھ عرصہ گذرا تو اُن دونون کے چہرے اور دِل بہ اسبابِ ظاہر زیادہ ساکن پائے جاتے تھے اور عارضی اضطراب کی تحریک جو ڈِجرز کو ہوئی تھی وہ اِسوقت تک جب اُسکے معالجین کے آنے کی اطلاع ہوئی بالکل رفع ہوگئی تھی۔

اُس روز سے برابر اُسکی صحت اور تندرستی مین روز بروز ترقی ہوتی گئی اور سابق کی نسبت یوماً فیوماً ترقی کے آثار زیادہ نظر آنے لگے۔ زخم بہت جلد مندمل ہوگیا جسمانی طاقتون کا بھی زور بڑھتا گیا۔ اور آخر کار جیسی تھین ویسی ہوگئین۔ اور جو خطرہ عارضہ کے عود کا تھا وہ بالکل جاتا رہا اُسکا شوہر گھنٹون تک اُسکے بستر کے پاس بیٹھا رہا کرتا تھا۔ اور کلیمنٹائن بھی بھاپ گئی کہ ڈیوک کے اوضاع واطوار سے اُسکی زوجہ کی اُلفت مترشح ہے۔ اِدھر ڈِجرز کی یہ کیفیت تھی کہ وہ سُبحان تج کے بیٹھی تھی۔ اپنے شوہر کی اِس محبت اور توجہات کو متوکل عورت کی طرح قبول کرتی تھی اُسکی اُلفت کا

ثبوت اور شہادت نہین خیال کرتی تھی۔ مگر اُسنے کبھی انکو رد نہین کیا نہ رکھائی ظاہر کی لیکن اُنکے حاصل کرنے کے بھی کوئی آثار نہین ظاہر کیئے۔ ایک دائمی اور پائدار ملالت اور مستقل دلگیری کا سکون اُسپر قابض تھا۔ اور نیز جب معالجین نے اپنی رائے دیدی کہ اَب بالکل توانا و تندرست ہو اور کسی قسم کی شکایت باقی نہین تب بھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُسنے تمام اپنی خوشی اور مسّرت حاصل کرنے اور چہل پہل رکھنے اور وضعداری کی دُنیا مین تگا پو کرنے کے خیالات یک قلم ترک کر دیے ہین اور یہ سب باتین چھوڑ دی ہین حالات اور واقعات کا اُسپر اِتنا بڑا اثر ہوا کہ اُسنے اپنا یہ ارادہ مصمم کر لیا تھا کہ جہانتک بحیثیت ایک اعلےٰ درجے اور عالی منصب خاتون کے ممکن ہوگا اور اُسکا اختیار چلیگا وہ اِس دُنیا سے اَب الگ تھلگ رہیگی اور اپنے عزم بالجزم کا نباہ کرے گی۔

سترھوان باب

(سزا۔ ملازمت)

قصر بلمانٹ کے کنسرویٹری کے پُر راز اور بعید الفہم خطرناک واقعہ کو اَب دو مہینے سے زیادہ ہو گئے تھے اور سنٹرل عدالت فوجداری کے اجلاس سشن کا ماہ اپریل قریب آچلا تھا۔ لیکن جون ہی اُس بدنصیب مسٹر لیونؔ ہیم نے جو اِس عرصے تک برابر مقام نیوگیٹ کی حوالات کا قیدی تھا یہ خبر پائی کہ ڈچز بالکل صحیح اور تندرست ہو گئی ہو اُسنے اپنے قانونی مشورہ دینے والے کو بُلوا بھیجا اور اُس سے یہ بیان کیا۔

"مین خیال کرتا ہون کہ جب تک وہ دن آئے جس روز مین اُس جرم سے جو میری نسبت عائد کیا گیا ہو اقبال کرون مجھے ہر طرح کا اختیار حاصل ہو کہ اپنی جائداد کا جسطرح مناسب سمجھون انتظام کرون۔ خیر جب یہ بات ہو تو میرا یہ ارادہ اور تجویز ہو کہ تمام اپنی جائداد اور املاک اور تصرفات اور ہر شئے کو جو دُنیا مین میری ہو اور جسپر مین قابض و متصرف ہون ڈچز آف بلمانٹ کے نام منتقل کر دون کیونکہ جو ظلم اور بدعت اور اندھیر اور شدّت سے زیادتی اور خطرناک فعل بغض و حشت انگیز اور مکروہ بدراہی کی وجہ سے

جسکا کوئی موجب اور باعث نہین تھا مین نے اس رئیس اور امیر خاتون کی نسبت کیا ہے اُسکا کوئی کفارہ یا معاوضہ سوا اسکے ممکن نہین ہے۔ لیکن مین چاہتا ہون کہ تم ایک دستاویز انتقال کا مسودہ اس طور پر لکھو جس سے یہ جائداد تمام وکمال ڈچز کے نام ہو جائے اور اُنکے شوہر کے قرضخواہ ہرگز اُسکا تعلیقہ یا قرقی نہ کرا سکین۔ علاوہ اسکے چونکہ ڈیوک آف بلمانٹ کا بہت بڑا علاقہ میرے پاس بالعوض زرکثیر کے رہن ہے اسلیے میرا یہ بھی ارادہ ہے کہ اسکا بھی تمام حق ومرافق اور منافع جواب مجکو ملتا ہے وہ بھی بطور ایثار ڈچز کے نام منتقل کر دیا جائے لیکن ان تمام موہوبات اور اوقاف مین مین یہ قید لگاتا ہون یا یہ امر محفوظ رکھتا ہون کہ ڈچز تاحین حیات اپنی اس جائداد سے متمتع ہون اور اس جائداد کو رہن کرنے یا بہ کفالت اسکے قرضہ لینے یا کسی دوسرے طور پر اسکے ساتھ عمل کرنے کا اُنکو اختیار نہ ہوگا۔ اور بعد اُنکی وفات کے یہ کُل جائداد ڈیوک کے بیٹے مارکوئس آف آرڈن یا اُسکی اولاد کو ملے۔ میرا مطلب آپ سب سمجھ لیے۔ اور یہ سب قانوناً اور بہ آسانی ہوسکتا ہے کہ نہین"۔

قانونی نے جواب دیا کہ "ہوسکتا ہے"۔

اِسکے بموجب دستاویزات مرتب کی گئین اور روبکاری کے چند روز پہلے مسٹر لیوین ہیم نے اپنی مُہر اور اپنا العبد اُنپر ثبت کیا۔

سشن کے اجلاس شروع ہوے اور چوتھی صبح کو یہ بدنصیب شریف مجرمون کے کھڑے ہونے کی جگہ کھڑا کیا گیا۔ حسب ضابطہ اسکی نسبت الزام عائد کیا گیا اور فرد قرارداد جرم مرتّب ہوئی۔ عدالت مین کثرت سے بھیڑ تھی مگر خاندان بلمانٹ کا کوئی شخص موجود نہ تھا۔ اور کسی شخص کی موجودگی کی ضرورت بھی نہ تھی کیونکہ مسٹر لیوین ہیم نے جرم سے اقبال کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اور نہ چارلس اور نہ اُسکے باپ کا کسی قسم کا قصد ہوا کہ وہ ایسی روبکاری کو جس سے اُنکو رنج پہونچتا دیکھنے آتے اور ڈچز کا تو کچھ ذکر ہی نہین۔ تاہم مسٹر کالنس ڈیوک کی طرف سے حاضر ہوا تھا مگر اُسکی حاضری کی بھی صرف یہ غرض تھی کہ جو بیانات اُسنے قبل ازین پولیس کے دفتر مین کیے تھے

اُنپر عدالت کو متوجہ کرے۔

اِس دس ہفتہ کے عرصے مین جولیس لیوین ہیم کے ذاتی ظہور مین بڑا فرق آگیا تھا۔ رخسارے پچک گئے تھے اور زرد ہوگئے تھے۔ آنکھون کی وہ رونق ہی باقی نہین رہی تھی بالون مین جا بجا چاندی کے تارون کا سا لہریا پایا جاتا تھا۔ وہ تن و توش جس سے وہ لحیم و شحیم اور خوبصورت نظر آتا تھا اب نہین تھا۔ بہت دبلا ہوگیا تھا اور بہت پھیج گیا تھا۔ اِسکے کندھے آگے کو کسی قدر جھک آئے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ تمام اِسکی جسمانی اور دماغی طاقتین بار مصیبت کے نیچے دبی ہوئی ہین۔ جون ہی وہ مجرمون کے کھڑے رہنے کی جگہ پر آیا عدالت کے ہجوم مین ایک غلغلہ پیدا ہوا۔ لیکن اِس غلغلہ مین سب نے علی العموم ہمدردی کے کلمات ایسے شخص کی نسبت زبان سے نکالے جسکے اقران و امثال اُسکا لحاظ و پاس کرتے تھے اور اِسکو ایک فیاض دوست اور اپنا خاص رفیق سمجھتے تھے اور جسکو غربا اور محتاجین بوجہ اُسکی بیحد و حساب خیراتون کے عزیز رکھتے اور دعائین دیتے تھے۔

اِس ہمدردی اور مہربانی سے جسکا اُسکی نسبت اِس موقع پر اظہار ہوا تھا۔ مسٹر لیوین ہیم کا دل بھر آیا اور فوراً ہی اُسنے اپنا ہاتھ اپنی آنکھونپر جلدی سے پھیرا جسکی پلکونپر آنسوؤن کی نمی آگئی تھی۔ اِسکے بعد جہان تک اُس سے بنا حواس کو جمع کرکے وہ مجرم کی جگہ تن کے کھڑا ہوگیا اُسکی آنکھین جج کی طرف تھین اور اُس کے خیالات ظاہراً اُس سنجیدہ روبکاری کا ہم مرکز تھے جسکا وہ خود ہی مطمح نظر تھا۔

اُس ساکت کام بحوذ مجمع عام مین جولیس لیوین ہیم سے ارتکاب جرم اور اُسکی بریت اور صفائی کی نسبت جواب طلب ہوا۔ اور اُسنے سخت آواز سے جواب دیا کہ "مجرم" کسی قدر وقفہ ہوا۔ اور خاموشی جو طاری تھی وہ سنجیدگی سے بڑھی ہوئی تھی وہ عبرتی تھی۔ وہ ملال آمود تھی۔ وہ ناگوار و نامرغوب تھی۔ کل حاضرین پر بدشگونی چھائی ہوئی تھی۔ اور ہر متنفس سمجھتا تھا کہ مین ہی مجرم ہون اور قیدی کی جگہ کھڑا ہون لیکن اُس خاموشی مین جو مثل شہر خموشان کے منحوس تھی خود مسٹر لیوین ہیم گویا ہوا۔ اور ایسی آواز سے جو باوجود آہستگی کے ایسی صاف تھی کہ ایک ایک لفظ سُنا جاتا تھا

اُسنے جج کے روبرو وہی کیفیت بیان کی جو اُسنے عدالت پولیس کے سامنے بیان کی تھی۔ اُسکی تقریر کا لُب لباب اور اُسکا خلاصہ مافی الباب یہ تھا کہ ڈچز آف بلمانٹ کی نسبت کوئی بھی مضرت رسان خیالات اور کم سے کم بھی شکوک و شبہات کسی قسم کے عائد نہ کیے جائین۔ اور جب وہ واقعات کا بیان مسلسل طور پر کرتا تھا اُسکے الفاظ اور نگاہون مین بہادرانہ اور دلیرانہ جوش کی خداداد قوت پیدا ہو گئی تھی اور روبکاری مین اُسکی آمادگی اور مستعدی پائی جاتی تھی۔

اُسنے اپنا جواب ختم کیا۔ اور ایوان دادگستری مین غلغلہ تحسین و آفرین بلند ہوا اگرچہ یہ غُلغلہ نہ اتنا بلند تھا کہ بلند کہا جائے اور نہ اِسقدر آہستہ تھا جو سماعت مین نہ آئے تاہم حاکم مجوز صدر نشین صدارت و کارفرماے عدالت نے بھی مناسب نہ سمجھا کہ اُسکو فرو کرے۔ جب پھر سب خاموش ہو گئے ایک بیرسٹر جسکو مسٹر کالنسن نے حالات مقدمہ سمجھا دیے تھے کھڑا ہوا اور جج کے روبرو اُسنے بیان کرنا شروع کیا کہ مسٹر لیوین ہیم ایک ایسا شریف و نجیب شخص ہے جسکو اُسکی بے پایان مردم دوستی اور وسیع و نمایان کار خیر اور حاجت روائی کے سبب سے ایک عالم بخوبی جانتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہے کہ وہ ایک ایسے عارضۂ دماغی مین مبتلا ہے جسکا وقتاً فوقتاً دورہ ہوتا ہے اور صرف دورے کی وجہ سے وہ اُس جرم کا مرتکب ہوا ہے جسکا وہ ملزم اور مجرم قرار پایا ہے اور اِس مجمع مین کثرت سے رئیس و امیر اور نجیب و شریف موجود ہین جو اُسکے طرز و روش اور اُسکے آداب و اخلاق کے مُعرّف اور مُصدّق ہین۔ فاضل بیرسٹر نے یہ بھی بیان کیا کہ ڈیوک اور ڈچز آف بلمانٹ کو کسی قسم کا بغض و عناد اِس بدنصیب قیدی سے نہین ہے اور اُنھون نے قوی سفارش اور اپنی دلی آرزو ظاہر کی ہے کہ عدالت براہِ ترحم اُسکے مقدمے پر غور کرے۔ اور بیرسٹر نے اپنی تقریر کا خاتمہ اِس فقرے پر کیا کہ مسٹر لیوین ہیم نے اپنے جرم کا کفارہ نہ صرف بذریعۂ اقبال جرم اور مفصل بیان کر دینے کل حالات متعلقہ و اظہار وجوہ جنسے وہ مرتکب جرم کا ہوا تھا کیا ہے بلکہ اُسنے تمام اپنی جائداد و املاک اُس عالیخاندان بیگم کے استعمال فوری کے لیے جسکو اُسنے ضرر پہونچایا تھا اور اُسکے

شوہر کے بیٹے کے استعمال کے لیے جسکو اُس فعل سے رنج پہونچا تھا منتقل کر دی ہے۔

فاضل بیرسٹر اس تقریر کے بعد بیٹھ گیا اور ہر چہار طرف سے اُسکی تعریف مین لوگ رطب اللسان اور عذب البیان ہوے اِسکے بعد جج نے اپنا فیصلہ سُنایا۔ پہلے اُسنے انتہا کا افسوس کیا کہ ایسے معزز اور نیک نہاد شخص کی بوجہ انحطاط عقل وفقدان قواے ممیزہ جس سے انسان اپنی ذات پر قابو اور اپنے نفس پر قادر رہتا ہے یہ حالت اور نوبت ہو جائے۔ اور پھر اُسنے اُس کفارے کی نسبت غور کیا جو قیدی نے کیا تھا اور جسکے سبب سے بہر نوع جرم مین خفت پیدا ہو گئی تھی لیکن امر آخری کی طرف قانونًا چندان لحاظ نہین ہو سکتا تھا اسلیے جج نے مجبوری حکم دیا کہ جولین لیوین ہیم اُس مدت تک حراست مین رکھا جائے جب تک شاہی مرضی اُسکے اِس طور پر رہنے کی مقتضی ہو۔ لیکن جج نے یہ بھی فرمایا کہ یہ میعاد قید بہت ہی قلیل ہوگی اور اِسکے بعد مسٹر لیوین ہیم اپنے احبا کے سپرد کر دیا جائے گا۔

قیدی آداب بجا لایا۔ اِسنے جلدی سے احسانمندی ظاہر کرنیوالی نگاہ سامعین اور حاضرین کی طرف جنھون نے اپنی ہمدردی اِسکی نسبت ظاہر کی تھی ڈالی اور پھر اُس مقام سے جہان قیدی کھڑے کیے جاتے تھے نیچے اُترا۔ اسقدر تو سب نے دیکھا۔ لیکن پھر نہ معلوم ہوا کہ وہ نیوگیٹ جیل کے کنجی بردارون کی حراست مین کہان غائب ہو گیا۔ اور اِس طور پر یہ ناگوار امتحان مجبوری اُسنے پاس کیا۔

جس زمانے مین روبکاری سے پہلے مسٹر لیوین ہیم نیوگیٹ کے جیل مین قید تھا داروغہ جیل جو گورنر کہلاتا تھا اُسپر بہت مہربانی کرتا تھا مثلاً مخصوص ان باتون مین کہ وہ اور قیدیون سے علحدہ رکھا گیا تھا۔ اور یہ رعایت اس وجہ سے اِس کے ساتھ کی گئی تھی کہ وہ ایک ایسا قیدی تھا جو صرف خلل دماغ کے سبب سے مرتکب جُرم ہوا تھا اور یہ رعایت روبکاری کے بعد بھی برابر قائم رہی۔ اِس لئے اس کو ایک چھوٹا سا کمرہ جو مریضون کے مکانات سے متعلق تھا دیا گیا تھا اور پادری نے

اپنے لوازم منصبی کے اختیارات سے یہ بھی حکم دیا تھا کہ اسکو پڑھنے کے لئے کتابین اور لکھنے کے لئے سامان تحریر بھی دیا جائے۔

مسٹر لیوین ہیم کی روبکاری کے دوسرے دن جو اولڈ بیلی مین ہوئی تھی دوپہر کے وقت ایک کنجی بردار قید خانے کے کمرے مین آیا اور اُسنے اسکو اطلاع کی کہ ایک جوان عورت اُسکے دیکھنے کو آئی ہے۔ مسٹر لیوین ہیم نے درخواست کی کہ اُسکو اندر آنے کی اجازت دیجائے اور جب یہ ملاقاتی عورت قید خانے مین اُسکے سامنے آئی تو اُسنے پہچان لیا کہ یہ وہی سینے والی عورت ہے جسکو اُسنے اس موقع پر محفوظ رکھا تھا۔ جب گروین ونزا اسکوئرمین مارکوئس آف آرڈن نے اسکو ٹوکا اور روکا تھا۔

ورجنیا مارڈنٹ با چشم پُرآب کانپتی ہوئی اُس کمرے مین داخل ہوئی جسمین مسٹر لیوین ہیم مقید تھا اور جسوقت اُسنے اپنی نگاہ اسپر ڈالی تو اُسنے دیکھا کہ کیا وہ بدل گیا تھا۔ اُسکو دیکھتے ہی ایک ایسا سخت اور عظیم صدمہ ہوا جیسا کسی نزدیکترین اور عزیزترین قرابتمند یا رشتہ دار کے دیکھنے سے ہوتا ہو جو ایسی سخت مصیبت مین گرفتار ہو اور جسکی ایسی بدنصیب حالت دیکھ کے بے اختیار رونا آئے۔ یہ احسان شناس کشادہ دل غریب نوجوان ناکتخدا لڑکی ایسے شخص کی مصیبت دیکھ کے جسنے مہربانی کے کلمات اُسکے کان مین کہے تھے اور عمدہ عمدہ نصیحتین اُسکو دی تھین بہت کڑھی اور ترددات و تفکرات نے جو حالت زار اسکی بنادی تھی اور انواع انواع کے مصائب نازل کرکے اسکو اُنکا شکار بنادیا تھا اسکو مشاہدہ کرکے سچی سچی ہمدردی اسکے دلمین پیدا ہوئی۔

مسٹر لیوین ہیم ؎ ورجنیا۔ مس مارڈنٹ۔ کیا تم ہو!

مسٹر لیوین ہیم کو نہ صرف وہ پیارا پیارا بھولا بھولا چہرہ بلکہ نام بھی اُس نوجوان سینے والی کا یاد تھا کہ اُسنے یہ کلمات کہہ کے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے قریب تھا کہ وہ اسکے آنے کا شکریہ ادا کرے جسکے مہربان مطلب کو وہ فوراً سمجھ گیا تھا۔ مگر اس کے جوش اور جذبہ نے اُسکو مغلوب کردیا۔ اُسکی آواز اُن خیالات سے گھٹنے لگی جو گویا اُسکے گلے ہی مین پیدا ہوگئے تھے۔ اور اُس کے

چہرے کی حرکات وسکنات سے ثابت تھا کہ کس انتہا کا درد ورنج یکایک پیدا ہوگیا ہے۔

وُرجینیا۔ (ٹوٹی آواز سے اور رخساروں پر آنسو بہتے ہوئے) "مسٹر لیوین ہیم آپ میری گستاخی معاف کیجیئے گا آپ شاید میری اِس نامعقول وناشایستہ حرکت کو سمجھ میں کر بیٹھی ہوں۔ مگر مین کیا کرون میرے دِل نے نہین مانا اور یہان آنے پر اور آپکی ملازمت کے لیئے مجبور کیا۔ مین اُس جوش ہی کو نہین سمجھتی جسنے مجھے آمادہ کیا کہ"

مسٹر لیوین ہیم "کیا خوبیون کی لڑکی ہی"

قیدی نے اِس قدر کہہ کے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور بہت گرمجوشی سے دبایا۔ اِسکے بعد اچانک اُسنے اپنا مُنھ پھیر لیا اور اپنا رومال اپنے چہرے کی طرف اُٹھایا۔ اُسوقت ایک آہ نوجوان نا کتخدا لڑکی کے کانون تک پہونچی۔

وُرجینیا۔ (ایک کُرسی کی طرف لڑکھڑا کے جاتے ہوئے) "ہاے۔ ہاے۔ جناب پھر تو آپ سچ مچ ایسے ہی ناشاد اور حسرت زدہ ہین جسکا مجھے اندیشہ تھا۔ لیکن معاف کیجیئے گا کہ مین اِس طور پر آپکی مخل ہوئی"

مسٹر لیوین ہیم۔ (پھر اُسکی طرف پھر کے) "مین تم کو معاف کرون میری پیاری لڑکی اِسواسطے کہ مین تم سے باپ کی طرح مخاطب ہون۔ تم ایک ایسے فعل کی نسبت جو سراپا دردانگیز مہربانی کا بھرا ہوا ہی کیونکر مجھ سے معافی کی خواستگار ہوتی ہو۔ ای وُرجینیا۔ مین تمھاری نیک مزاجی کو۔ تمھاری سچی عیسائی خصلت کو سمجھتا ہون۔ اور مین خوش ہون۔ ہان بناوٹ نہین ہی کہ مین تمھارے یہان آنے سے بہت محظوظ ہون۔ کیونکہ اِس کے سبب سے اِس دُنیا کے معاملات پر جسکو مین نے ناپسند اور جس سے مین نے خوف کرنا شروع کیا ہی۔ مجھے غور کرنیکا بہتر موقع ملا ہی"

وُرجینیا۔ "مین خوش ہوئی کہ آپ میرے مخل ہونے سے رنجیدہ نہین ہوے مین اپنے اِس فعل سے ترسان ولرزان تھی لیکن تاہم جیسا کہ مین ابھی ابھی آپ سے

کہہ چکی ہون کہ کسی غیر ممکن التحقق جوش نے مجھے آپکی ملازمت کے لیے خواہ وہ ایک ہی لمحہ کے لئے ہوتی آمادہ کیا تھا کس لئے کہ مجھے آپ سے اس بات کے کہنے کی کمال آرزو تھی کہ اوّل ہی سے مین نے آپکو کبھی مجرم نہین سمجھا"

رونے کے سبب سے سینے والی کے چہرے پر کسی قدر چمک آگئی تھی جب اُسنے مذکورہ بالا سلسلہ گفتگو کا پھر شروع کیا۔

مسٹر لیوین ہیم "تم کہتی کیا ہو وَرجنیا تمھاری مراد کیا ہے"

یہ سوال مسٹر لیوین ہیم نے یکایک چونک کے کیا گویا اِس نادان نوجوان لڑکی کے الفاظ نے اُسکے دل کی نازک ترین یا نہایت دور و رنج دہ رگ کو چھو لیا تھا۔ اور اب جو اُسنے اِس لڑکی کی طرف دیکھا تو اُسکی نگاہ ایسی دل سوز ایسی مشتاق تاہم ایسی عجیب البیان تھی کہ وہ گھبرا گئی اور حجاب مین آگئی۔

وَرجنیا "کیا آپ بُرا مان گئے۔ مین نے تو جناب کوئی بُرا ماننے کی بات نہین کہی"

یہ سوال اُسنے ایسی نگاہ ڈال کے کیا جس سے دل مین درد پیدا کرنے والی معذرت پائی جاتی تھی اور جسکو سُنتے ہی ایک مرتبہ اور مسٹر لیوین ہیم کا دل ایسا گداز ہوگیا کہ قریب تھا وہ رو دے۔

مسٹر لیوین ہیم "نہین نہین میری پیاری لڑکی۔ تم نے میرے بُرا ماننے کی کوئی بات نہین کہی۔ اور یہ ممکن کیونکر ہے کہ تم تو میری بے جرمی کا یقین کرو اور مین سمجھون کہ تم نے مجھے خفا کر دیا۔ ہائے۔ ہائے۔ اگر مین اس یقین کو جو تمھارے صاف اور سادہ اور ننھے سے دل مین پیدا ہوا ہے مٹا دون تو میری روح کو صدمۂ عظیم پہونچیگا کیونکہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی فرشتہ تمھاری آنکھون کی راہ سے میری طرف دیکھ رہا ہے اور تمھاری آواز کے پردے مین مجھ سے گفتگو کر رہا ہے۔ تاہم۔ اے وَرجنیا" (انتہا کی سنجیدہ آواز سے) "مین مجبور ہون۔ بجا آوری شرائط خدمت کے جابرانہ امتیاز کی وجہ سے مجبور ہون کہ"

وَرجنیا (خلل آسیب کی سی تحریک سے بات کاٹ کے) "نہین جناب نہین"

میرے اس یقین اور ایمان کو جو آپکی راستبازی - آپکی انسانیت اور آپکی بیجرمی کی نسبت ہی آپ ہرگز نہ ہٹائیے - آپ بے گناہ ہین - مین جانتی ہون کہ آپ بے گناہ ہین میرے دل مین کوئی کہتا ہی کہ آپ بے گناہ ہین - ہزار کوئی میرا اطمینان کرے - ہزار کوئی مجھے ترغیب دے - ہزار کوئی میری راے کو اس یقین سے برگشتہ کرے - ب مجھے اعتبار ہی نہ آئیگا اور مین اُس کے برخلاف کبھی یقین نہ لاؤنگی - کسی خوفناک حالات کی بندش اور سازش سے آپکی نسبت افترا پردازی کی گئی اور آپ اُسکے شکار بنا لیے گئے ہین - حالانکہ مین اس بھید کی تہ کو نہین پہونچتی اور نہ اُس کے دریافت کرنے کی کوشش کر سکتی ہون - تاہم مجھے یقین کامل ہی مجھے یقین دلایا گیا ہی کہ آپ بے گناہ ہین (اوہ) ہان - ہان - آپ بے گناہ ہین - اور چونکہ مین نے سوچا کہ آپ بے گناہ ہین اس لئے مین نے خیال کیا کہ اگر ایک ہی انسان کی آواز ایسے وقت آپکے کان تک پہونچے - اگر ایک ہی شخص تسلی اور دلاسا دینے والا پیدا ہو جائے تو بالضرور آپکی روح کی تسکین اور اُسکو فرحت حاصل ہوگی "

مسٹر لیوین ہیم - (نہایت دردناک اور اندوہگین ہو کے) "اب ورجنیا کچھ اور باتین کرو اس ذکر ہی کو جانے دو - اب ہم خاص تمھارے بارے مین گفتگو کرینگے بھلا یہ تو بتاؤ کہ تم خوش و خرم رہتی ہو آرام سے بسر کرتی ہو "

ورجنیا - (جلدی سے پھر بات کاٹ کے) "جی ہان - جی ہان - کیون نہین - لیکن ہم کوئی ایسی گفتگو نہ کرینگے جسمین میرا کچھ بھی تذکرہ ہو کیونکہ یہان آنے کا میرا اصلی مدعا یہ تھا جس سے ثابت ہو کہ مین آپ کے فیاضانہ سلوک سے غافل نہین ہون مجھے خوب یاد ہی - مجھے ذرہ ذرہ یاد ہی "

مسٹر لیوین ہیم " فیاضانہ سلوک مین نے تمھارے ساتھ کوئی سلوک نہین کیا کیسی بیچاری سادہ لڑکی ہی - مین نے تم کو صرف توہین سے بچایا تھا "

ورجنیا - (بڑے شد و مد سے اور الفاظ پر زور ڈال کے) "وہ اور آپ نے مجھے نصیحت بھی کی تھی جو مجھے کبھی نہین بھولے گی - آہ - آپ کی اُس موقع کی مہربانی

میرے دِل مین کھُبی ہوئی ہے۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ مین سخت احسان فراموش ہوتی اگر اُس جذبے اور جوش کے مطابق کاربند نہ ہوتی جو میرے اِس طور پر اِس ہیبت ناک مقام کے اندر داخل ہونے کا باعث ہوا جہان آپ مقید ہین۔ اور اَب مجھ سے آپ فرمائیے جناب (عجز۔ والحاح سے) ”کہ اسوقت مین آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہون۔ میرے نزدیک تو وہ صرف ایک ہی خدمت ہے جسکی بجاآوری مجھ سے ممکن ہے۔ اور وہ شاید یہ ہو کہ مین آپ کے احبّا اور رفقا کے پاس جاؤن اُنسے التجا کرون کہ وہ آپکی مدد کے لئے موجود ہون۔ تمام ہولناک حالات کی تحقیقات اور تفتیش کرین“

مسٹر لیوئین ہیم ”اے میری لڑکی تم ایسی باتین نہ کرو“

یہ کلمات مسٹر لیوئین ہیم نے ایسی آواز سے کہے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اِس نوجوان لڑکی کی گفتگو نے اُسکے دِلمین درد پیدا کیا ہے۔

وَرجینیا ”آہ۔ معاف کیجیے۔ ایک مرتبہ اور معاف کیجئے میری ہرگز یہ مراد نہین تھی کہ آپکا کسی طور سے دِل دُکھے“

مسٹر لیوئین ہیم۔ (آہستہ سے) ”اے عزیز بُرتمیز مین جانتا ہون۔ میرا دِل جانتا ہے۔ میرے نصیب مین جو لکھنا تھا وہ لکھ گیا ہے۔ میری قسمت مین جو بدا ہے وہ ہو گا۔ تاہم مجھے بھلا معلوم ہوتا ہے کہ ایسی سینہ صاف معصوم لڑکی جیسی تم ہو میرے ساتھ ہمدردی کرتی ہے۔ وَرجینیا۔ ایک لفظ۔ صرف ایک ہی لفظ اور مین کہا چاہتا ہون جو تمھاری ذات خاص سے متعلق ہے“ (یہ کہہ کے اُسنے وَرجینیا کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیا اور اُسکی جانب مربیانہ نگاہ سے دیکھ کے کہا) ”تم اتنی سی میری بات مان لو کہ اس دُنیا مین تمھارے آرام و آسایش سے بسر کرنے کا مین کچھ بندوبست کر دون اور اِس طور پر تمھاری کسی قدر مدد کرون اگرچہ مین خود بدنصیب ہون اِس حجرے مین بند جہان کوئی اُمید سوسائٹی مین ملنے کی نہین ہے۔ پھر بھی مین ایسا نہین ہون کہ میرا کوئی دوست نہ ہو اور میرے پاس روپیہ نہ ہو۔ میرے مختارے

پاس میرا روپیہ ہی اور وہ روپیہ تمھارے انتفاع کے لئے مصرف مین آئیگا"
ورجنیا۔ (ایسے طیش اور جوش سے جسکا پہلے کبھی اظہار نہین ہوا تھا) "اگر ادھر کی دُنیا اُدھر ہو جائے ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ کیا آپ یہ سمجھے ہین کہ مین طمع کے خیال سے یہان آئی ہون آہ مسٹر لیوین ہیم۔ آپ نے میرا دِل دُکھا دیا۔ آپ نے میرے سینہ مین تیر مار دیا"
یہ کہہ کے وہ زار و قطار رونے لگی۔
قیدی۔ "پیاری ورجنیا۔ ورجنیا پیاری۔ اے جانِ عزیز۔ اے عزیز پُر تمیز اپنے دِل کو تسکین دو۔ اِتنا اضطراب نہ کرو۔ اَب یہ میری باری ہی کہ مین تم سے معافی کا خواستگار ہوتا ہون۔ حالانکہ میری نیت تمھارے دِل دکھانے کی نہین تھی لیکن جب ہم اول ہی اول ملے تھے تو مین نے کہہ دیا تھا کہ مین تم کو نہ بھولونگا۔ مجھے تمھارا خیال رہے گا۔ اور میرا قصد تھا کہ خود تمھارے مسکن کی تلاش اور تمھاری حالت اور حیثیت کی تحقیقات کرتا"
ورجنیا۔ (آنسو پونچھ کے) "بس اَب اِس بارے مین جس قدر آپ نے فرمایا ہی وہی کافی ہی"
اِس کے بعد ورجنیا کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی نادان نگاہون اور خوش الحانی سے کہا۔
"بس مین صرف اِس بات کی خواستگار ہون کہ جو اصلی سبب میری حاضری کا یہان ہوا ہی اُسکا آپ لحاظ فرمائین اور کسی بات کا خیال اپنے دلمین نہ لائین"
مسٹر لیوین ہیم۔ "یا اللہ مجھے تو اُس اصلی سبب کی نسبت کسی طرح کا ہر گز شک ہی نہین ہوا لیکن تم ابھی نہ جاؤ۔ اِس طور پر ہم ایک دوسرے سے رخصت نہین ہو سکتے اُسی لحظہ سے جب مین نے تم کو پہلے دیکھا تھا مجھے تمھاری بہتری کا لحاظ اور خیال تھا۔ اور وہ خیال ایسا مستحکم ہو گیا ہی کہ تم اگر ناخوش بھی ہو جاؤ تب بھی مین اپنے اصلی ارادے پر قائم رہونگا اور وہ ارادہ یہ ہی کہ مین تم کو ایسی حالت پر پہونچا دون

جہان تک افلاس اور ترغیب وہ امور کی رسائی نہ ہو"۔

وَرجینیا۔ (دروازے کی طرف جلدی سے جاتے ہوئے) "اب رخصت ہوتی ہون۔ جناب اب رخصت ہوتی ہون۔ خدا حافظ ہے۔ خدا حافظ ہے"۔

مسٹر لیوین ہیم۔ (کود کے روکتے ہوئے) "نہین نہین۔ ابھی نہ جاؤ۔ ابھی نہ جاؤ۔ تم مجھے اپنا باپ سمجھو"۔

اِس موقع پر دروازہ کھُلا اور کنجی بردار قیدی کا کھانا اندر لایا۔

وَرجینیا۔ (مکرر) "رخصت ہوتی ہون جناب خدا حافظ ہے۔ اور خداوند تعالےٰ آپکو خیر و برکت عطا کرے"!

مسٹر لیوین "ایک بات۔ صرف ایک ہی بات"!

مگر اسوقت سینے والی دوڑ کے سنگی سیڑھیون سے اُتر رہی تھی اور قیدی کو اجازت نہ تھی کہ وہ اپنے حجرے کے باہر قدم رکھے۔

ایک منٹ گذرا ہو گا کہ وَرجینیا مارڈنٹ نیوگیٹ کے منحوس جیلخانے سے جا رہی تھی کہ وہ اپنا نام کسی کو پُکارتے ہوئے سُنکے یکایک چونک پڑی۔ اور جس آواز سے نام پکارا گیا تھا وہ پہچانی ہوئی آواز تھی۔ اور ایک لمحہ بھی گذرنے نہین پایا تھا کہ اُسکا ہاتھ مارکوئس آف آرڈن نے اپنے ہاتھ مین لے کے کمال اشتیاق سے دبایا۔

اٹھارھوان باب

(ایک اور ملاقات)

وَرجینیا کو اس مقابلے سے ایسا تعجب ہوا کہ چند لحظہ تک جہان تھی وہین گڑ گئی۔ بات تک مُنھ سے نہ نکلی۔ اور جو ہاتھ نوجوان رئیس اعظم نے بڑے اشتیاق سے پکڑا تھا وہ بھی بلا مزاحمت اُسی کے قبضہ مین رہا۔ اُسنے اُسکے چہرے کی طرف ایسی خشکی اور حیرانی سے دیکھا کہ وہ جانتی ہی نہ تھی کہ اب کیا کرنا چاہیئے اور پھر جب

اُسنے دیکھا کہ اُسکی آنکھین کمال شوق سے اُسکی طرف نگران ہین تو یکایک اُس کے رخساروں پر شرم وحجاب کی سوزش پیدا ہوگئی اور اُسی وقت اُسنے اپنا ہاتھ اُس سے چھڑا کے نہایت مضبوطی اور استحکام اور اطمینان سے کہا کہ "اُسوقت سے جناب ہم آپ نا آشنا ہین" اور یہ کہہ کے وہ ادلڈ بیلی کی طرف راہی ہوئی -

لیکن مارکوئس آف آرڈن فوراً اُسکے برابر پہونچ گیا اور گڑگڑا کے اس بات کا ملتجی ہوا کہ جو کچھ اُسکو کہنا ہے وہ مہربانی سے سن لے -

ورجنیا ٹھہر گئی اور اُسکے چہرے کی طرف بنظر غور دیکھ کے کہا -

ورجنیا "مسٹر اوسمنڈ - ایک غیر محفوظ اور بیکس لڑکی تم سے التجا کرتی ہے کہ تم اُسکو اب زیادہ دق نہ کرو یقین ہے کہ تم اس درخواست پر بے التفاتی نہ کروگے"

مارکوئس آف آرڈن - (ایسے جوش سے کہ ورجنیا گھبراگئی) "ہاے - ہاے - ورجنیا انکار نہ کرو جو مجھے کہنا ہے سن تو لو - یہی موقع ہے - تم جانتی ہو کہ مین تمھین پیار کرتا ہون اور تمکو ایسا سنگدل نہ ہونا چاہیئے کہ میرا عذر بھی نہ سنو - اور اب اُسی عاجزی نے جو تم نے مجھ سے کی میرے دل مین درد پیدا کیا ہے - کیونکہ تم کہتی ہو کہ تم بے یارو مددگار ہو اور اسوقت کوئی تمھارا حامی وحافظ نہین - ورجنیا - کیا تم ایسے شخص کی محبت قبول نہ کروگی - تم ایسے شخص کا ہاتھ"

ورجنیا "مجھے چھوڑ دو - مین تمھارے ہاتھ جوڑتی ہون مجھے چھوڑ دو"

اس لڑکی کا دل نہ صرف اُس جوان رعنا کے اظہار اشتیاق مالایطاق سے نرم ہوگیا تھا بلکہ اُسنے اسوقت ایسی طرز وروش اختیار کی تھی جس سے اسکو یہ خوف دامنگیر ہوگیا تھا کہ مبادا آنے جانے والے دیکھ پائین اور بدظن ہوجائین -

چارلس "ورجنیا - قسم ہے مین اس طور پر تم کو نہ جانے دونگا - کئی ہفتون سے مین تمھارے مکان کی تلاش مین تھا - ایک لمحہ بھر بھی یہ تمھارا پیارا چہرہ میری یاد سے علیحدہ نہین رہا ہے - اور اب جو اتفاق سے تم مل گئی ہو تو مین نے یہ ارادہ مصمم کرلیا ہے کہ جب تک مین تمھاری زبان سے نہ سن لونگا کہ آیا مین اپنی دلی آرزو اور اُمید پر

قائم رہون یا مایوسی کے تاریکترین غار مین ڈوب مرون۔ ہم ہرگز جدا نہ ہونگے۔ پس
تم میرے بازو پر اپنا ہاتھ رکھدو چلو ساتھ ساتھ چلین۔ ورنہ اس طور پر چلنے مین دیکھنے
والون کو طرح طرح کے شک گذرینگے۔

وَرجِنیا۔ (سرد مہری سے) "بہتر ہے۔ مجھے آپکی درخواست کی منظوری مین
کچھ عذر نہین ہے مگر صرف بخیال اُس خاص وجہ کے جو آپ نے بیان کی"
چنانچہ وَرجِنیا نے اُسکا بازو لیا اور وہ اُسکو آہستہ آہستہ سڑک پر لے چلا۔
چلتے چلتے راہ مین چارلس کو یکایک یاد آیا کہ وہ اُسکو نیو گیٹ کے پھاٹک
پر ملی تھی اس لئے اُسنے پوچھا۔

چارلس "تم تو اُس ہیبت ناک مقام سے آتی تھین جہان بیچارہ مسٹر لیوین ہیم
قید ہے ایسی تم کو ضرورت ہی کیا تھی کہ تم وہان گئین"

وَرجِنیا۔ (سخت آواز سے) "مین اُسی شریف آدمی سے ملنے گئی تھی جسکا
آپنے نام لیا ہے کیونکہ ایک روز وہ مجھ سے بہ عنایت پیش آیا تھا۔ آپکو خوب یاد ہوگا کہ
کہان اور کب۔ اور اسلیے بھی گئی تھی کہ مین اُسکو بیجرم و بیگناہ سمجھتی ہون"

چارلس۔ (تعجب آمیز سمجھ سے متعجب ہوکر) "بیجرم و بیگناہ۔ ہان جب ہی تک
بیگناہ ہے جب تک اسکا عارضی عارضہ جس سے وہ اپنی ذات پر قابو رکھنے کے
ناقابل ہو جاتا ہے اُسکو بیگناہ رکھے۔ اور اس امر مین اپنے تہ دل سے مین پورا پورا تم سے
اتفاق کرتا ہون لیکن اس امر مین کہ اُسی کے ہاتھ نے وہ ضرر پہونچایا کوئی شک و
شبہہ نہین ہے۔ کوئی شک و شبہہ نہین ہوسکتا"

وَرجِنیا۔ (بات کاٹ کے) "خیر مسٹر اوسمنڈ اس بارے مین ہم بحث نکرینگے۔
مہربانی سے خیال کیجئے کہ میرے اوقات میرے نزدیک بہت گرانمایہ ہین اور اگر آپ
صرف اپنی دریادلی کو کام فرما کے مجھے اجازت دیتے تو مین تن تنہا اپنی راہ لیتی"

مارکوئس آف آرڈن "نہین۔ نہین۔ مین ابھی تمھین جانے نہ دونگا۔ مین
قسم کھاتا ہون کہ نہ جانے دونگا۔ اے وَرجِنیا جس طرح بنے تم میری شنو۔ دیکھو ہاتھ

جوڑتا ہون مجکو مبتلاے مایوسی وحرمان نہ کرو۔ مگر آہ یہ بات تو ممکن ہی نہیں "(رنج بھری آواز سے) "کہ تم نے مجھ سے نفرت کرنے اور مجھے دشمن سمجھنے کا سبق پڑھ لیا ہو۔ کہو وُرجنیا کیا تم مجھے اپنا دشمن جانتی ہو۔ کیا تم کو وہ وقت یاد کرکے پشیمانی حاصل ہوتی ہی جب تم نے مجھے یقین دلایا تھا کہ تم بھی مجھے چاہتی ہو"

وُرجنیا "آہ مسٹر اوسمنڈ جس بیرحمی سے میرے اُس لحظہ بھر کے خواب مین خلل ڈالا گیا تھا۔ ممکن نہین کہ تم اُسکو بھول گئے ہو"

مگر ایسا نہ تھا کہ اس گفتگو کے وقت وہ محبت کی شہادتین اور وہ الفت اور چاہت کے ثبوت اور یقین جو چند منٹ گذشتہ سے وہ دے اور دلا رہا تھا کانون سے پھسل کے وُرجنیا کے دل مین حاول نہ کر گئے ہون۔

مارکوئس آف آرڈن۔ (آہستہ مگر پُر اثر آواز سے) "مین اس امر سے انکار کرنے مین کوشش نہ کرونگا کہ چند روز سے میرے اور مس برنٹ کے آشنائی تھی۔ لیکن باوجودیکہ وُرجنیا تم بذاتہ پاک وصاف اور انجان ہو تاہم تم واقف ہوگی کہ نوجوان آدمی بالکل بے عیب اور بے داغ نہین ہوتے جب تک کہ وہ اپنی سچی اور پاک محبت اور معزز محبت سے کسی اور کو پیار کرنا شروع نہین کرتے۔ یہی میرا بھی حال تھا۔ تم کو دیکھنے سے پہلے مین جانتا ہی نہین تھا کہ عشق اور محبت کیا شے ہی۔ میرے مظنون مین جو تمھاری نسبت ہی اور مس برنٹ کی نسبت تھا زمین آسمان کا فرق ہی اسمین اور اُسمین بجذے اختلاف ہی۔ وہ اختلاف ایسا ہی جیسا غیر فانی اور لازوال روح اور فانی اور زوال پذیر قالب خاکی کے درمیان ہوتا ہی۔ اور اب مین تم سے ایک اور بات کہتا ہون اور اس بات کو اگر مین نے ثابت کردیا تو تم کو سوا اس کے کہ تم مجھے معاف کرو اور چارۂ کار باقی نہ رہے گا۔ لیکن بہرحال مجھے یہ اُمید ہی کہ جو کچھ مین بیان کرون تم اُسکو راست سمجھو اور اُسپر اپنا یقین لاؤ۔ اُسی دن کی صبح کو جب مین نے تم کو اڑیل گھوڑے کی ٹاپ سے بچایا تھا مین نے ایک رقعہ مس برنٹ کے نام اس مضمون کا لکھا تھا کہ مین سہ پہر کو اُس سے ملاقات کرونگا۔ اور جس وقت

وہ حادثہ واقع ہوا جس سے تمھاری ہلاکت میں کوئی بات باقی نہ رہی تھی اُسوقت مین اُسی کے گھر جاتا تھا۔ اُسوقت تمام میرے خیالات تمام میرے قیاسات اور تمام میرے توہمات تمھاری ملاقات میں جذب ہو گئے تھے اور پھر جب تم نے مجھ سے ملاقات کا وعدہ کیا اُسی وقت سے میرا دِل مِس بَرَنٹ سے نفرت کرنے لگا تھا اور مجھے گوارا نہ ہوا کہ مین اپنے اقرار کے بموجب اُسکے پاس جاتا۔ میری محبت تو تم پر قائم ہو گئی تھی اور سچائی اور جوش سے مین تم کو پیار کرنے لگا تھا۔ مین نے ٹھان لیا تھا کہ جس طور پر پہلے مین نے اپنا دل تمھاری نذر کیا تھا اُسی طور پر رسوم ازدواج کے ادا ہونے کے وقت اپنا ہاتھ بھی تم کو دونگا۔ اور اے وَرجینیا یقین لاؤ اور میری اس بات کو باور کرو کہ مین سوچتا تھا کہ اگر مین نے اپنا وعدہ ایک آشنا کے ساتھ پورا کیا تو تمھارے نزدیک مین صریحی دغابازی اور بدیہی فریب اور شدت سے نازیبائی کا مجرم قرار پاؤنگا۔ اس لئے مین سیدھا اپنے گھر واپس چلا گیا اور تمھارا خیال مجھے بنا رہا اور جو جو واقعات سہ پہر کو بر روے کار آئے تھے اُنھین کو مین سوچتا رہا اور اپنی کامیابی آیندہ کی دُھن مین مین خوش تھا جب کئی گھنٹے گذر گئے اُسوقت مجھے خیال آیا کہ ایک مختصر سا رقعہ مِس بَرَنٹ کو لکھ بھیجون کہ اب میرا انتظار نہ کرے۔ قصہ مختصر یہ ہے کہ مین نے اپنا مصمم قصد کر لیا تھا کہ اب میری اور اُس کی ملاقات کا خاتمہ ہے۔ پس اب مین تم سے دریافت کرتا ہون کہ آیا میری طرز و روش اس بات کی مستحق ہے کہ نہین کہ میرے جرم کو خفیف کر کے دکھائے اور وہ خفیف سمجھا بھی جائے"

وَرجینیا۔ (خوشی سے دِل دھڑکتے ہوے) "ہان۔ یہ سب باتین سچ ہین یہ سب باتین سچ ہین"

چارلس۔ (خوشی سے باچھین کھلی ہوئی) "اوہ تب تو تم جان گئی ہو کہ مین تم سے سچ کہتا ہون۔ الحمد للہ کہ ابھی اُمید باقی ہے۔ اور تم مجھ سے متنفر نہین ہو کیون وَرجینیا۔ پیاری وَرجینیا"

ورجنیا۔ "تم سے اور نفرت۔ آہ! نہین۔ ہرگز نہین۔"

اسوقت اُس شکیل وجمیل جوان رعنا کی محبت نے جسکے الفاظ سننے کی اور جسکی آنکھ کے ساتھ آنکھین دوچار کرنے کی اِسکو اب تاب و طاقت نہ تھی ورجنیا کے دِل مین پھر جوش کیا۔

رئیس اعظم۔ "بس اگر تم کو مجھسے نفرت نہین تو شاید تم مجھے پیار کرسکتی ہو۔"

یہ سوال کرکے بلا انتظار جواب اُسنے سنجیدگی سے کہا۔

"اب ورجنیا۔ ہم دونون پھر مل گئے ہین اور مین زیادہ تر اس بات سے خوش ہون کہ اُس ناخوش آیند اور نازک خیال کی وجہ سے جو تم کو اُس روز کے واقعہ سے پیدا ہوا ہوگا ہمارا تمھارا چندروز کے لیے جدا رہنا ہی بہتر ہوا۔ ہان جب تم کو میرا تعلق مِس برنٹ کے ساتھ دریافت ہوگیا تھا اُسوقت جو طریقہ تم نے اختیار کیا اُس سے ایک اور سبب جو زیادہ تر تعجب انگیز ہی تمھاری انجان خصلت تمھاری رائے کی صواب اندیشی اور تمھارے چال چلن کی حیاداری و راستی کا پایا جاتا ہی۔ اور مین تم کو اِس بات کا یقین دلاتا ہون کہ جب تم بخط راست اُس موقع پر سے چلی گئی تھین جب ہمارا خوشی کا خواب اِس طور پر بدنصیبی سے درہم و برہم ہوگیا تھا مِس برنٹ تمھاری بڑی تعریف کرتی تھی۔ اور کافی ووافی طور پر اُسنے مجھے یقین دلایا کہ تم مین وہ سب باتین موجود تھین جنکا مجھے یقین واثق تھا کہ تم مین ہین یعنی مجسم نکوئی۔"

ورجنیا۔ "اوہ۔ اگر یہ کہا تو خیر میرے حق مین کچھ ناانصافی نہین کی۔"

ورجنیا کے خیال مین یہ ایک نیک خصلتی اُسکے شفیق سابق کی پائی گئی کہ یہ فقرہ کہتے ہوے وہ نرم ہوگئی۔

مارکوئس آف آرڈن۔ "بیشک تمھارے حق مین اُسنے پورا پورا انصاف کیا ہی ورجنیا۔ اور مجھے تم پر اب وزیادہ گھمنڈ کا موقع ہوا جیسا مین تم پر دل وجان سے فدا ہون مین ہی جانتا ہون۔ اگر تم کوئی امیرزادی یا خطاب یافتہ ہوتین اور سوسائٹی کے چھیلے چھبیلے کھلاڑیون کیلیے طبقہ مین چمک دمک کے اپنا جلوہ دکھاتین تب بھی مین تم پر

اتنا نہ مرتا جتنا اب مرتا ہون "

ورجنیا نے اپنے اشتیاق اور احسانمندی کی نگاہ اپنے شکیل وجمیل ساتھی پر ڈالی اور اُسکی آنکھون مین اُسنے اُس دلی اشتیاق اور محبت کی سچائی کو پڑھا جو اُسنے اِسکی نذر کی تھی۔

مارکوئس آف آرڈن "اے جان جان۔ اے سب سے عزیز اور پیاری اب مجھے معلوم ہوا کہ تم نے میرا قصور معاف کیا ہے تم مجھپر اعتبار کرتی ہو اور تم مجھ سے متنفر نہین ہو لیکن کب تم میری ہو جاؤگی۔ کب مین بھقین عقد ازدواج کی غرض سے گرجا لیجاؤنگا۔ کب مجھے تمھارے شوہر ہونے کی برکت نصیب ہوگی۔ اور کب مجھے جوازاً اور قانوناً عرفاً اور شرعاً تم کو اپنے پاس رکھنے کا استحقاق حاصل ہوگا "

ورجنیا کی گھبراہٹ کا حد و پایان نہین تھا۔ اِسکو کوئی جواب نہین سوجھتا تھا ایک طرف سے تو اِسکی آرزوؤن نے اِسکو آمادہ کیا کہ کل امور اپنے عاشق کی رغبت اور خوشی اور امتیاز پر چھوڑ دے مگر دوسری طرف سے اُسنے خیال کیا کہ جلدی سے بے سمجھے بوجھے ایک ایسے نوجوان آدمی کے ولولۂ شوق اور جذبۂ ذوق کی مطیع ہو جانا جسکی طرز و روش جسکے مرتبہ اور منصب سے وہ بالکل ناواقف تھی اگر نامناسب نہین تو سراسر غفلت اور نادانی ہے اس لئے اُسنے کسی قدر توقف اور پس وپیش کیا۔ اُسوقت اِسکا دِل اِس طور پر پھڑک رہا تھا جیسے کوئی خوف زدہ پرند قفس مین پھڑپھڑاتا ہو۔

مارکوئس "ورجنیا تم کچھ جواب نہین دیتی ہو "

یہ کلمات ایسی آہستگی اور محبت آمیز آواز سے نوجوان مارکوئس نے کہے جنسے ایک عورت کے دِل مین جسکو پہلے پہل عشق ہوا ہے اور پھر بھی نہین جانتی کہ عشق کیا شئے ہے نفیس و نادر معلومات اُمنڈ اُمنڈ کے آئے۔ اور پھر اُسنے کہا۔

"اے جان جان مین تمھارا مطلب سمجھ گیا۔ جو تمھارے دِل مین ہے وہ مین پڑھ سکتا ہون تم مجھے نہین جانتی ہو۔ اور جانتی بھی ہو تو اِسقدر کم کہ "

ورجنیا۔ اور نہ تم مجھے اُس سے زیادہ جانتے ہو جتنا مین تم کو جانتی ہون اور پھر بھی تم نے دریادلی سے اپنا ہاتھ مجھے دیا ہے اور میرے ساتھ عقد تجویز کیا ہے۔ یہانتک تم کو میرا حال معلوم ہے وہ اسی قدر ہے کہ مین ایک محتاج بیکس بے یار و مددگار یتیم لڑکی ہون۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ بالفعل جو روٹی مین کھاتی ہون وہ میری گاڑھی کمائی میری سخت محنت کی روٹی ہے اور محنت کرنے کو مین مجبور ہون۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ صرف میری نیکنامی اور میری پاکدامنی میرا جہیز ہے۔ لیکن آپ تو مجھے اپنی بی بی بنانے کو راضی ہین۔ مگر آہ۔ مین خیال ہی نہین کرسکتی کہ آپ کے رشتہ مند اور احبا بھی میرے حامی ہونگے"۔

یہ پچھلا فقرہ خود اُسنے اپنی بات کاٹ کے تلخکامی سے کہا گویا اس خیال نے اُسکی اُن گرما گرم اُمیدون پر جو ایک لمحہ پیشتر اُسنے اپنے دل مین رکھی تھین اوس ڈال دی تھی۔

مارکوئس آف آرڈن "ایسی باتین جو اسوقت ہم دونون کا لطف منغص کرین نہ کرو۔ ورجنیا میری پیاری ہو تو تمھین ہو۔ پرستش کے قابل ہو تو تمھین ہو۔ مجھے اپنے دوستون اور رشتہ دارون کی کچھ پروا نہین۔ دُنیا کی باتون کا کچھ خیال نہین۔ بس اے سب سے پیاری ورجنیا تم مجھ سے یہ بات کہو کہ"

ورجنیا۔ (ہکلاتے ہوے) جی۔ آپ اسوقت اس بارے مین مجھے زیادہ مجبور نہ کیجیے۔ فرصت مین اپنے خیالات پریشان کو مین جمع کرلون۔ یہ سب جو کچھ آپ نے کہا ہے اور نیز جو بات مجھے خود سوجھی اُسکو بخوبی سوچ سمجھ لون اور اچھی طرح سے میزان عقل مین تول لون اور اس لیے۔

نوجوان رئیس اعظم۔ (اشتیاق سے) "اور اسلیئے کل پھر ملینگے۔ ہان کہو اقرار کرو اے میری سب سے پیاری ورجنیا۔ کہو کہ ہم کل پھر ملینگے"۔

اس نوجوان ناکتخدا لڑکی نے پذیرائی کا جواب آہستہ سے دیا اور کسی قدر تامل اور غور اور پس و پیش کرنے کے بعد اُسنے تجویز کی کہ دوپہر کے وقت ریجنٹ پارک

مین ملاقات ہو یہان تو پارکونیس آف آرڈن کو ایک لمحہ بھر کی بھی جدائی شاق تھی یہ چوبیس گھنٹے کیونکر کاٹے جاتے بہر حال اُسنے بیدلی سے منظور کرلیا اور مجبوری اپنی تسلی اِس طور پر کی کہ مس مارڈنٹ سے اِس بات کا پکا قول و اقرار کرالیا کہ چاہے جو ہوجائے وہ ضرور بالضرور کل آئیگی اور اسکو محروم نہ رکھے گی۔ جب یہ بات پکی ہوگئی اُسوقت یہ دونون عاشق و معشوق ایک دوسرے سے رخصت ہوے۔

لیکن رجینٹ پارک رہنے کو جو ورجینیا مارڈنٹ نے ملاقات کا مقام قرار دیا اِسکی کیا وجہ تھی سبب یہ تھا کہ جب اُس حیرانی و پریشانی اور اضطراب مین اُسنے ٹیوسٹاک اسٹریٹ کا قیام چھوڑ دیا تھا جسکا ذکر کیا گیا ہو وہ کیمڈن ٹون مین جو رجینٹ پارک کے قریب ہو ایک غریب مگر معزز شخص کے مکان مین آرہی تھی اور جب سے اَب تک وہین مقیم تھی۔ اِس عرصے مین اُسکی سوئی نے بہت ہی کم گذارہ اِسکے لئے بہم پہونچایا تھا۔ لیکن تاہم وہ شاکر و صابر تھی کیونکہ اُسکو کام برابر ملے گیا۔ اور کبھی ایسا نہ ہوا کہ وہ بیکار رہتی۔ شکر ہو کہ اسکو مالک مکان بھی ایسی ملی تھی جسکی سفارش سے کام ملتا گیا۔ لیکن تاہم کتنی مرتبہ۔ آہ کتنی مرتبہ۔ ایسا ہوا کہ کام اُسکے ہاتھ سے چھُٹ چھُٹ پڑا۔ اور ایسے خیالات رنج آور اور ملال انگیز مین وہ غلطان و پیچان رہی جو جلوس میت کی طرح اُسکے دماغ مین آہستہ آہستہ دخل پاتے تھے۔ آہ کتنی مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ کام جو اُسکے سامنے پھیلا ہوا تھا اُس کے آنسوؤن سے تر ہو ہو گیا۔

لیکن اَب اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی کے سامنے روشن تر اُمیدین جلوہ گر ہین اور جب وہ اِسوقت اُس شخص سے اتفاقیہ ملاقات ہوجانے کے بعد جسکو وہ صرف چارلس اوسمنڈ کے نام سے جانتی تھی اپنے گھر واقع کیمڈن ٹون کی طرف دور و دراز راہ طے کرتی ہوئی آہستہ آہستہ چلی جاتی تھی تو وہ اُن شائق اُمیدون اور دلچسپ و دلپذیر خوابون کے بس مین ہوجانے سے جنہین ایک نوجوان لڑکی کا دل پہلے پہل پیار کرنے سے ہمیشہ متوالا رہتا ہو اپنی ذات کو نہین روک سکتی تھی۔

اُنیسواں باب
(ایفائے وَعدہ)

مطلع صاف تھا۔ دِن روشن اور خوشی کا بھرا ہوا تھا کسی قدر گرمی بھی تھی اور مَوسم کا تبسم ویسا ہی اچھا نظر آتا تھا۔ جیسے انگلستان میں اپریل کی آب و ہوا مشہور ہی۔ قدرت نے اُس دِلفریب بیوہ کے مانند جو رفتہ رفتہ اپنی ماتمی اور سوگواری کی علامتیں ترک کرتی جاتی اور رفتہ رفتہ کبھی کوئی کبھی کوئی زیور جو اِسکو بھاتا ہی زیب تن کرتی ہی جاڑے کا سیاہ جامہ اُتارنا شروع کیا تھا اور بہار کا بھڑکیلا لباس پہنتی جاتی تھی۔ درختوں میں سبز سبز کوپلیں نکلتی آتی تھیں اور سب سے پہلے پھول پھولنے والے اپنی رنگارنگ کی خوبصورتی کو ظاہر کرتے جاتے تھے۔ رَمنوں اور سبزہ زاروں میں سبزہ سبز تر اور چمکدار ہوتا جاتا تھا اور ندیاں اور جھیلیں مصفا اور پاکیزہ نظر آتی جاتی تھیں۔ نادان پرند خوشی سے ایک شاخ سے دوسری شاخ پر پھُدک پھُدک کے بیٹھتے تھے اور شفاف آب رواں پر ہنس بڑی شان سے اکڑتا ہوا تیرتا تھا۔

صبح کو باران رحمت الٰہی نے اپنے مطہر موتیوں سے زمین پر چھڑکاؤ کیا تھا۔ آفتاب کی کرنوں کا عکس اُن آنسوؤں میں نظر آتا تھا جو قدرت نے ہنسی کی شدت سے نہ کہ ملال کی حدت سے بہائے تھے۔ باغات کی دیواریں میوہ جات کے درختوں کی ہزار در ہزار کلیوں سے لہلہاتی تھیں شفتالو اور نیکٹارائن کے شگوفوں سے انکے خوشنما پھولوں کی رنگت ہویدا تھی۔ ہوائیں تازگی تحکیلاپن اور طاقت اِس قدر مملو تھی کہ اُسمیں دم لینے سے بیمار شفا پاتے تھے۔ بوڑھے جانتے تھے کہ پھر سے جوان ہوگئے اور جو نوجوان قوی ہیکل تھے اُنکو ایسی طاقت اور توانائی معلوم ہوتی تھی کہ وہ اپنی ذات کو لازوال سمجھتے تھے۔

یہ غریب سینے والی اپنے تنگ و تاریک حجرے سے اپنا پیچھا چھڑا کے رجینٹ پارک کے رمنے میں داخل ہوئی۔ فی الحقیقت یہ خوش آیند ماہ اپریل کا دِن اُسکے لئے نہایت ہی مسرت بخش تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکا پھیپھڑا اچھلتا اور دِل

کھلتا جاتا ہے۔ قدم پہلے سے زیادہ لچکدار ہو گئے تھے۔ اُمید اور محبّت نے رُخساروں کو گلاب کی سُرخی سے رنگا تھا۔ آنکھیں گو شرم آلود اور درد آمود تھیں تاہم چمکتی تھیں اور معلوم ہوتا تھا کہ اُسکے سُرخ و تر لب دو کواڑ ہیں جنمیں سے ایسی خوشبودار سانس باہر نکلتی تھی جیسی ہوا جسمیں وہ ملجاتی تھی معطر و معنبر تھی۔

جیسا لطف آج وِرجِنیا مارڈنٹ کو حاصل ہوا اور جیسی آج وہ ہشاش بشاش تھی ویسا اُس زمانے میں حاصل ہوتا تھا اور ویسی اُسوقت وہ خوش تھی جب اُسکی پیاری ماں زندہ تھی جسکو وہ بہت پیار کرتی تھی اور جو خود اُسپر دل و جان سے فدا تھی اُسکی وفات کے بعد پھر تو کبھی ایسا سرور اِسکو نصیب نہ ہوا تھا۔ اور ہُوا تو آج ہی ہُوا موسم میں مساعدت اور فصل میں موافقت پائی جاتی تھی ہنوز قدرت کے خندہ و دندان نما و تبسم محبت افزا کی جھلکتی ہوئی نمود جتنی اُسکے لیے تھی اُتنی ہی اور سب چیزوں کے لیے بھی تھی جنکو خداوند جل شانہ نے پیدا کیا ہے۔ اور پھر جوانی ہائے جوانی۔ جوانی ہی امیدوں کا زمانہ اور ارمانوں کا خزانہ ہے۔ اور ہمارے ملک کے اپریل کا مہینا ہماری زندگی کے موسم بہار کا ہمجنس و ہمرنگ ہے۔ پاکیزہ اور پاکدامنی کے خیالات جو وِرجِنیا کی بڑھتی ہوئی محبّت سے پیدا ہوتے تھے ایسے تھے جیسے جلد جلد پھولنے اور کھلنے والے پھول جو اپنی ماں زمین کے سینے سے باہر کیطرف جھانکتے تھے۔ بھولے پن اور نادانی کا ہالہ جو اُس ماہ مبین کے گرد تھا ایسا بے داغ تھا جیسے دُھوپ جو اِسوقت رمنے میں پھیلی ہوئی تھی کیا ہوا۔ اگر اُسکا دل پھڑ پھڑکتا تھا کیونکہ وہ مثل ایک طائر کے تھا جو سامنے درختوں پر تفریحا کھیلتا تھا۔ کیا ہوا۔ اگر جلد جلد اُسکا سینہ اُٹھتا اور بیٹھتا تھا کیونکہ وہ مثل آفتاب کی کرنوں کی لہر اور ترنگ کے تھا جبکہ ہنس جھیل کی سطح کو ہلورتا تھا۔

اے پیاری نوجوان نا کتخدا لڑکی تجکو خوشی نصیب ہو۔ اور تیرے عشق پر خوشی سایہ رہے تو بہت مصیبتیں جھیل چکی ہے۔ اِس دُنیا میں اپنی کم سنی اپنے حلیم اور مہربان دل کی بدولت تو بہت ہی بہت مصیبتیں جھیل چکی ہے۔ اے خوبصورت نیک سیرت ناکتخدا لڑکی خدا کرے کہ اب تو زیادہ خوش رکھنے والی راہ پر آجائے لیکن ایسا کبھی

ہوگا بھی - کیا جو جو خرابیان تیرے نصیب مین لکھی ہین وہ سب تونے برداشت کرلی ہین - کیا جو جو نامبارک اثر تیرے نامسعود اور منحوس ستارون کے تھے وہ اب تو باقی نہین رہے ہین - یا اب تو کوئی بُری فالین تیرے حق مین نہین نکلتی ہین ہائے اب یہ وہ وقت ہے جب ہم تیرے پیچھے پیچھے اُس مقام کی طرف چل رہے ہین جو نیش عشق کے امتحان کا مقام ہے - اور وہ ایسا مقام ہے جسکی نسبت پیشین گوئی نہین ہو سکتی - ہم اُمید تو رکھتے ہین - کیونکہ دُنیا اُمید پر قائم ہے مگر پیشین گوئی کرنا ہمارا کام نہین ہے - اب ہمارے اختیار مین اور کوئی بات سوا اِس دُعا کے نہین ہے کہ ای پیاری ناکتخدا لڑکی خداوند تعالی تجکو تیرے مطالب مین کامیاب کرے اور تیری مُرادین برلائے اور ساتھ ہی اس دلی دعا کے جو ہم تیرے حق مین دیتے ہین - چل تو آگے چل ہم بھی پیچھے پیچھے تیرے ساتھ ہین -

وہ ملے - یعنی وہ دلفریب و دلربا لڑکی اور وہ شکیل و جمیل جوان رعنا دونون ملے - وہ دونون مسرت بخش آفتاب کی روشنی مین ملے - اور دونون نے ایک دوسرے کی آنکھون مین اُس زبان کو پڑھا جو دُنیا مین بولی جانے والی زبانون سے زیادہ تر فصیح ولسان تھی درحقیقت وَرجِنیا پہلے کبھی ایسی حسین نظر نہین آئی تھی - اور جون ہی مارکوئس آف آرڈن نے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا وہ انتہا کے جوش مسرت سے چند منٹ تک اُسی کی طرف دیکھتا رہا - اِسکے بعد اُسنے اُس ہاتھ کو بہت نرمی سے اپنے بازو کے نیچے دبایا اور پھر کسی روش کی طرف جہان آمد و رفت کم تھی اِسکو لے چلا - وہان پہونچ کے یہ دونون اِدھر اُدھر ٹہلنے لگے اور دونون نے اپنی آنکھین اور کان اور خیالات ایک دوسرے کو حوالہ کردیے -

نہایت آہستہ اور دل کی نرم کرنیوالی آواز سے جو نوجوان ناکتخدا لڑکی کو ارگن باجے کی سی نوا سے خوش معلوم ہوئی امیر اعظم نے کہا -

مارکوئس آف آرڈن - ای سب سے پیاری وَرجِنیا - اب مجھے یقین کامل ہوا کہ تم بھی مجھے چاہتی ہو - اور مین خوش ہون - بادی النظر ہی مین مجھے یقین کامل - ادہ

یقین واثق ہوگیا ہے کہ تم کو بھی میری محبّت ہے۔ اور اِس یقین واثق سے بھی زیادہ
مَین دیکھتا ہون اور مَین یقین کرتا ہون کہ جب دو آدمی جنکو خداوند تعالےٰ نے
ایک دوسرے کے واسطے خلق کیا ہے ایک جگہ ملتے ہین تو اُسوقت اگر دونون کا نہین
تو ایک کا دِل بالضرور خوشی سے پھولا نہین سماتا اور ایک معمائی تاہم کھُلا ہوا اصاف
صاف اصلی حالات کے جوش کا افشا تجربہ کرتا ہے۔ اِسوقت میری خاص یہی حالت ہے
تمھاری ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ مَین نے جب پہلے پہل تم کو دیکھا ہے اُسی دَم سے مَین تمھارا
والہ وشیدا ہوگیا ہون اور مَین نے تم کو جن نگاہون جن جوشون اور جن الفاظ کو زبان
سے نکال کے ٹوکا تھا اِس طور پر پہلے کبھی کسی عورت کو مَین نے نہ ٹوکا تھا۔ اور جب
ہم تم دونون دوسری مرتبہ ملے تھے۔ یعنی اُس موقع پر جب تمھاری جان کا خطرہ تھا
اور تمھاری زندگی جوکھم مین تھی۔ ایک آواز غیب میرے کان مین آہستہ سے آئی تھی
کہ مَین ایک ایسے شخص کو خطرے اور ہلاکت سے بچاتا ہون جسکا میری زوجہ ہونا
میری تقدیر مین لکھا ہے۔ پھر ہم تم تیسری مرتبہ ملے تھے۔ اُسوقت اِس وجہ سے مجھے
زیادہ خوشی ہوئی تھی کہ مَین تمھارے روبرو اپنی محبّت کا اظہار کرنے اور اپنا عشق جتانے
کے قابل ہوا تھا اور یہ اُمید رکھتا تھا کہ تم بھی اپنی باری پر مجھے پیار کرتی ہو لیکن ناگہان
سنگ تفرقہ پڑا اور ہم تم دونون ایک دوسرے سے جُدا ہوگئے۔

اُسکے بعد کئی ہفتہ گذرگئے ہم پھر کل ملے تھے۔ اِس جُدائی کے ہفتون مین دن بھر
مَین تمھارے خیال مین غلطان و پیچان رہتا تھا اور رات کو بھی تمھین کو خواب مین
دیکھتا تھا۔ تمھاری محبّت تو پہلے ہی مجھے بہت تھی لیکن تاہم زیادہ پرستش کے ساتھ
تمھین پیار کرنا مین نے دِل کو سکھایا۔ جس جس بات کا مجھے شوق تھا سب مین نے
چھوڑ دیا۔ اپنے دوستون سے ملاقات ترک کردی۔ اور گھنٹون اِس اُمید مین اِدھر
اُدھر مارا مارا پھرتا تھا کہ شاید تم کہین ملجاؤ۔ ہر روز برابر اور ہر ہفتہ برابر یہی میرا کام تھا
اور یہی میرا شغل تھا۔ اور مَین بالکل مایوس ہوگیا تھا۔ نااُمیدی نے میرا دِل توڑ دیا
تھا۔ یاس نے مجھے بیمار بنادیا تھا کہ کل اتفاقاً خُدا کے فضل و کرم سے ہم پھر مل گئے

اور اب اے سب سے پیاری وَرجنیا تم مجھ سے کہو کہ تم اِس ملاقات سے خوش ہوئی ہو"
یہ سُن کے نا کتخدا لڑکی نے اپنی آنکھین جو دلگداز ملائمت سے مملو تھین اپنے عاشقِ زار کی طرف اُٹھا کے کہا۔
وَرجنیا "تمھارا ہی دل میرا جواب دیسکتا ہی"
ایسے لہجہ اور ایسی نگاہ سے جس سے پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ وہ وہی جواب دیگی جسکی توقع اور اُمید تھی۔ امیر اعظم نے یہ سوال کیا۔
چارلس "اور اِسقدر لمبی جُدائی کی مدت مین کیا تم کو میرا کبھی خیال بھی نہین آیا"
وَرجنیا۔ (شرم سے سر جُھکا کے) "ہان۔ مجھے اکثر تمھارا خیال آیا تھا۔ بار بار تمھارا خیال آتا تھا۔ چارلس لیکن مین سوچتی تھی کہ اب ہمکو ملنا نہ چاہیے اور"
چارلس "اُس خیال سے تمھارے دِل کو رنج پہونچتا ہوگا۔ آہ۔ کہہ ڈالو کیا تمھارا اُس خیال سے دِل دُکھتا تھا"
وَرجنیا۔ (سادگی سے) "ہان ضرور رنج ہوتا تھا" ہان ضرور رنج ہوتا تھا اور مین روئی بھی تھی۔ ہان مین اکثر اور بار بار روتی تھی"
چارلس۔ (حظ وافر سے) "اے جانِ جان۔ اے میری سب سے پیاری محبوب اے میری سب سے پیاری دِلبر"
یہ کہہ کے اُسنے جلدی سے اپنی نگاہ اِدھر اُدھر دوڑا کے اطمینان کرلیا کہ کوئی اِنکی طرف دیکھتا نہین ہی اور نہ کوئی اِس طرف آتا ہی۔ اور پھر اِس کو اپنے گلے سے لگا لیا۔
اِسکے بعد اُسنے اُسکے کنوارے لبون پر جو انسان کے پیار سے اب تک محفوظ تھے دیر تک شوق سے بھرے ہوے بوسہ کا نقش جما یا۔ بار بار اِس شکیل وجمیل نورسیدہ کو اپنے سینے سے لگایا اور اپنی بیخودی اور بے اختیاری نہایت گرمی اخلاق سے اُس پیاری خوبصورت لڑکی مین پیدا کی۔
کلیجہ ٹھنڈا کرنے والا پانی کا گھونٹ جو عرب کی جلتی ہوئی ریت پر جان کندنی کی

حالت والے مسافر کی پیاس کو بجھاتا ہی - پہلے پہل نظر آنا زمین کا بحر ناپیدا کنار کے سفر کرنے والے کو - پہلے پہل کا تبسم جو شیر خوارہ بچہ اپنی مان کو اُسکی محنتون کے صلہ مین بطور انعام کے دیتا ہی - حکم سزاے موت کی تردید کا حکم جو کسی پھانسی پانیوالے کو اُسوقت سُنایا جاتا ہی جب وہ سولی کی سیڑھیون پر چڑھایا جاتا ہو - فتح کا نعرہ جو فوج کے جرنیل کے کان مین پہونچتا ہی جو جانتا ہی کہ ایک قوم کا فلاح و رفاہ جنگ کے نتیجہ پر منحصر و موقوف ہی وہ بادبان کا شور جو ایک ڈوبتے یا جلتے ہوے جہاز سے اُٹھتا ہی - اِنمین سے کسی مین ایسے انتہا درجہ کی فرحت بخش اور راحت آور مسرت نہین ہی جیسی اُس پہلے بوسہ مین ہی جسکو صرف پاک اور مقدس عشق ہی حاصل کرتا ہی -

اُس سرور لامحصور کے تجربے مین جو بالکل نیا اور بیخودی اور وجد سے بھرا ہوا تھا ایک منٹ تک ورجنیا اپنے آپے مین نہین تھی اور اُسنے اپنے جسم کو نوجوان امیر اعظم کے معانقہ مین جو عبادت کے اشتیاق سے اِسکی پرستش کرتا تھا چھوڑ دیا تھا - اِسکے بعد بہ آہستگی وہ اِسکے پہلو سے علحدہ ہوگئی اور گھبراہٹ اور حجاب سے نہایت مغلوب ہوکے وہ ایک مقام پر بیٹھ گئی - چارلس بھی اِس کے برابر جا بیٹھا - اُسکا ہاتھ اُسنے اپنے ہاتھ مین لیا اور آہستہ سے کان مین کہا -

چارلس - ورجنیا - اے پیاری ورجنیا - کب یہ خوبصورت ہاتھ تو مجھے دیگی - کب تو میرے ساتھ نکاح کریگی "

اِس سوال نے یکایک اِس نوجوان لڑکی کے دِل مین وہ سب خیالات دوبارہ پیدا کیے جو اُسوقت سے اِسوقت تک اِسکے پیرامون خاطر رہے تھے کہ جب وہ شب گذشتہ کو چارلس سے جدا ہوگے آج اِس موقع پر پھر ملی تھی - یہ خیالات کسی قدر اُس قسم کے تھے جنسے حیرانی رونما تھی - کیونکہ اُسکو اِسقدر استطاعت نہ تھی کہ وہ ڈھنگ کے جامہ کا سامان بہم پہونچا سکتی اور اِسکی خلقی

حمیت اور غیرت اس امر کی مقتضی نہ ہوئی کہ تاوقتیکہ وہ ازدواجی دعاوٴن کے ذریعہ سے اُسکے مال و منال کی بطور جائز شریک قرار نہ دیجائے اُس سے کوئی مدد جو زر کی قسم سے ہو طلب یا قبول کرے۔ پھر یہ تکلیف دہ خیال اُسکے دِل مین آتا تھا کہ اگر خوش قسمتی سے کام بھی کافی ملتا گیا۔ اور اگر اُسنے اپنی بھرپور طاقت اور اختیار بھر دن کو دِن اور نہ رات کو رات سمجھ کے جانفشانی اور جانکاہی سے سخت محنت بھی کی اور صرف جسم و جان کے قائم رکھنے کی غرض پیش نظر رکھ کے بُرے سے بُرا اور تھوڑے سے تھوڑا کھایا تاہم بہت سے تھکانے والے مہینون تک وہ اِس قدر پس انداز نہ کرسکے گی جو سادہ سے سادہ دُلھن کا جامہ خریدنے کے لیے کافی ہو۔ اور اگر اِس طور پر عمل کرنے سے وہ کامیاب بھی ہوئی تو بھی ایک بڑی مدت چاہیئے۔

یہی درہمی اور برہمی پیدا کرنے والے خیال تھے جو اِسوقت اُسکے دِل مین آتے تھے اور جنکو وہ اُسوقت بالکل بھُول گئی تھی جب اُسنے اپنے عاشق کے ملنے کو رَمنے مین قدم رکھا تھا وہ رنج کا بادل جو یکایک اُسکے زیبا خط و خال پر اُٹھا تھا اور وہ ملالت انگیز ادا جو اُسپر اُسوقت حاوی ہو گئی تھی جب نوجوان امیر اعظم نے اُس سے مذکورۂ بالا سوال کیا تھا اور پریشان کردینے والے خیال اسکو پھر یاد آگئے تھے۔ اُسکے عاشق زار کی علم و آگاہی سے مخفی نہین رہ سکتے تھے اور جیسے کسی عاشق اور چاہنے والے کی آنکھ اُسکے معشوق کے طریقون اور بشرے اور چہرے کے حالات اور حرکات و سکنات کا دم بدم رنگ بدلنا دیکھنے مین تیز ہوتی ہے اُسی طور پر اُسکی قوت مدرکہ اُس رنگ بدلنے کے اصلی اسباب اور وجوہ معلوم کرلینے مین کمال سا ہوتی ہے۔ پس جو سچ اور اصل بات تھی وہ مارکوئس آف آرڈن کے ذہن مین آگئی۔ اور اندر ہی اندر وہ خوش ہوا کیونکہ اِس خاص نازک معاملے مین دُرجینیا کے کھنچاوٴ گنوار پنے کے غرور اور باریک احتیاط مین اُسنے ایک اور افضل اور قابل تعریف نمایش کا وصف دیکھا۔

مارکوئس آف آرڈن (اسکا ہاتھ اپنے دونون ہاتھون مین گرمجوشی سے لے کے

"اے سب سے پیاری ورجینیا۔ کیا تم میرے ساتھ دوستانہ برتاؤ نہین رکھنا چاہتی ہو یا یون کہو کہ جو اعتبار ایک بہن اپنے بھائی کا کرتی ہو وہ اعتبار تم میرا نہ کرو گی۔ بیشک اُسوقت تک جب تم مجھے اجازت دو گی کہ مین تم کو۔ اے میری دُلھن کے لاڈلے خطاب سے پُکارون"

ورجینیا "تمھاری مراد کیا ہی۔ چارلس"

اِس سوال کے وقت نوجوان ناکتخدا لڑکی نے اپنے عاشق جانباز پر ایک نگاہ جلدی سے ڈالی اور پھر آنکھین نیچی کر لین کیونکہ اسکو فوراً معلوم ہو گیا تھا کہ جو خیالات اِسکو اندر ہی اندر مضطرب کر رہے تھے وہ سب مارکوئس سمجھ گیا ہی اور اِس سبب سے انتہا کا حجاب اُسکے رُخ انور سے نمودار تھا۔

مارکوئس آف آرڈن "اے میری فرشتہ خصلت محبوب میری یہ مراد ہی کہ تم مجھے اُن چھوٹے چھوٹے حقوق اور رعایتون کے حاصل کرنے کی اجازت دو جنکا حاصل کرنا ایک بیاہ کے لیے قبول کیے ہوے عاشق جان نثار کا حق ہی۔ یہ چاہتا ہون کہ اُس خوش آیند وقت کے آنے تک جب ہم تم دونون ایک ساتھ مل کے رہینگے۔ ہر روز تم مجھ سے مِلا کرو۔ یہ آرزو ہی کہ جو چند ناچیز اور حقیر تحفے مین یہ ثبوت اپنی پکّی محبت کے تمھارے پیشکش کرون تم اُنکے قبول کرنے کا اقرار کرو۔ یہ تمنا ہی کہ دُلھن کا جامہ اور زیور اور دیگر ضروریات کے لیے تم ایک سوداگر کو جسکو مین بتا دونگا اپنا مورد الطاف کرنیکے لیے اپنی رضامندی ظاہر کرو تاکہ وہ اپنا فخر سمجھے کہ لیڈی۔ کی۔ کی۔ ہونیوالی زوجہ کی خدمت کی۔

قریب تھا کہ مارکوئس اپنا درجہ ظاہر کر دے مگر وہ رُک گیا اور اکثر وجوہ سے اُسکی زبان مین زنجیر لگ گئی۔ اوّل تو اُسکو اس بات کا اندیشہ تھا کہ مُبادا یہ بُزدل اور حلیم غریب لڑکی ایسے شخص کے ساتھ ازدواج کا خیال کرنے سے جسکو اتفاق نے اُسکی عالی خاندانی کے سبب سے اُسکے بالاتر درجہ پر رکھا تھا باز رہے اور اس لیے وہ یہ سوچا کہ اس راز کے کھولنے کو ابھی بہت وقت باقی ہی جب شادی کا سامان ہو جائیگا اور تیاریون مین تھوڑی سی کسر رہ جائے گی اور محبت اس قدر بڑھ جائے گی کہ پھر گریز کی جگہ باقی نہ رہیگی

اُسوقت دیکھ لیا جائیگا۔ دوسرے اِس بات کی اِسکو بڑی فکر اور احتیاط تھی کہ ایک سلائی کا کام کرنے والی عورت سے اُسکے ازدواج کی خبر اُسکے اہلِ خاندان کو اُسوقت تک نہ ہونے پائے جب تک گرہ ایسی مضبوط نہ بندھ جائے کہ پھر کھُل نہ سکے۔ اور تیسرے اِسکے شباب و اشتیاق نے یہ خیال خام پختہ کیا تھا کہ اسکی عالی منصبی اور عالی مرتبی کا انکشاف جس منصب اور مرتبہ پر اِس غریب گمنام ورجنیا مارڈنٹ کو اُسنے اپنی ایمانداری اور سچائی سے پہونچانا تجویز کیا تھا اُسی روز کی صبح کو ہو جسدن اُنکا عقد ہوتا۔

اِس لیے خاص اُس موقع پر جب وہ اپنے کو ظاہر کیا چاہتا تھا کہ درحقیقت وہ کون ہے وہ رُک گیا۔ اور اسوقت اُسکی شکیل و جمیل ہمراہی اپنے مشوش خیالات کی وجہ سے اور اِس سبب سے کہ جو کچھ اِسکے دِل کی بات تھی وہ اُسکے بشرے سے چارلس جان گیا ایسی گھبرائی ہوئی اور از خود رفتگی کی حالت مین تھی کہ اِسکو چارلس کی باتین کرتے کرتے یکایک چُپ ہو جانے سے کچھ تعجب معلوم نہ ہوا۔ چند لحظہ تک وہ اُن خیالات سے جو اِسکے سینہ مین جوش زن تھے سٹپٹاتی رہی مگر فوقیت اُنھین کو حاصل ہوئی۔ اور وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

نوجوان امیر اعظم۔ (ایک مرتبہ اور اِسکو سینے سے لگاتے ہوے) "تم روتی کیون ہو ورجنیا اوہ۔ تم روتی کسواسطے ہو۔ کیا مجھ سے کوئی ایسا فعل سرزد ہوا ہے کیا میرے مُنھ سے کوئی ایسی بات نکل گئی ہے جو تمھاری ناراضی کا باعث ہوئی ہے"

ورجنیا۔ (ہکلاتے ہوے) نہین۔ اوہ نہین۔ تمھارا کدھر خیال ہے۔ مگر اب ایسے وقت مین جبکہ اور نوجوان عورتون کے صلاح مشورہ دینے کو مان باپ زندہ ہین بھائی ہین بہنین ہین۔ میرا کوئی بھی نہین ہے"

چارلس "نہین۔ تمھارے سب کوئی ہین۔ ورجنیا۔ کیا مین تمھارا شفیق نہین ہون۔ کیا جب تک مین تمھارا شوہر ہونگا تم مجکو اپنا بھائی نہین سمجھتی ہو"

ورجنیا۔ (روتے روتے ہنس کے) ہان تمھین تو ہو جو کچھ ہو۔ تمھین مہربان ہو۔ تمھین شفیق ہو"

مارکوئس "اے میری فرشتہ خصلت ۔ میری معبود ۔ میری مرغوب ۔ لعنت ہے
اُس کمبخت پر جو تمھارا ابرو اچلا ہے جو تم کو رنج پہونچائے"!
یہ کلمات چارلس نے نہایت مسرت سے اسکے چہرے کی طرف دیکھ کے کہے
جو نہایت ہی پیارا پیارا اور نہایت ہی خوبصورت تھا ۔
اپنی احسانمندی ظاہر کرنے کے واسطے نوجوان ناکتخدا لڑکی نے اپنی خوشی سے
اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے دبایا ۔ اور نوجوان مارکوئس نے ازدیاد اعتبار کا
جو باہمدگر دونون کے اب بالاستحکام قائم ہوا تھا فائدہ اُٹھا کے فقرات مندرجہ
ذیل مین اپنا مدعا بیان کیا ۔
مارکوئس آف آرڈن "اے سب سے پیاری ورجینیا تم نے میری بی بی بننے کو
اپنی رضامندی ظاہر کی ہے اور اس اقرار سے مجھے اسقدر خوشی حاصل ہوئی ہے جو
حیطۂ بیان سے خارج ہے ۔ جو کچھ میرا مال و دولت ہے چند روز مین تم اُسکی حصہ دار
بنوگی ۔ اگر خدانخواستہ کوئی مصیبت مجھپر نازل ہوئی اُسمین میرا دلاسا دینے والی اور
تسلی دینے والی تم ہی ہوگی ۔ اِسوقت سے تم ہر چیز کی جو میری ہے شریکدار ہو ۔ اور تمام
میرے دُکھ درد کی جو میری تقدیر مین لکھا ہوگا ۔ اور میرے منصب سے متعلق ہوگا
تم شریک ہو ۔ اے میری سب سے پیاری جو چیز مین تجکو دون یعنی وہ جو کچھ تیرے
والدین اگر زندہ ہوتے تو تجکو دیتے اُسکے قبول کرنے مین تو پس و پیش نہ کر قسمت
ہمیشہ سے اپنی مہربانیان انصافاً اور طرفداری کے بغیر ہر ایک کو برابر تقسیم نہین
کرتی ۔ اور اگر دُنیا مین تم کوئی سب سے امیرا اور مالدار عورت بنو تو یہ ایک جداگانہ
امر ہے ۔ مجھے اس سے زیادہ صاف صاف کہنا نہین آتا کیونکہ مین تمھارا قابل تعریف
لحاظ تمھاری یکہ تازی تمھاری دماغداری و تمھارے کنوارے پنے کے غرور کو جو تمھاری
عادت اور سیرت مین داخل ہے بخوبی سمجھتا ہون ۔ مگر مین چاہتا ہون کہ جو چیز تم کو
مین جس دل سے دون اُسی دل سے تم بھی اُسکو قبول اور منظور کرو اور یہ جان کے
کہ مین تمھارا ہونے والا شوہر ہون تم میری صلاح اور مشورے پر چلا کرو تم مجھ سے

کل پھر ملوگی اور اِس ملاقات کے بعد اُس خط کے مضمون کے مطابق کاربند ہوگی جو مین تم کو دونگا - کیون،،

وَرجینیا - (نرمی اور آہستگی سے) " اے چارلس میرا تمام وکمال اعتبار تم پر ہے!،،

اِسکے بعد دونون چاہنے والے جُدا ہوے - وَرجینیا اپنے مسکینون کے سے مکان کیطرف راہی ہوئی - مارکوئس نے نہ تو اسکے ہمراہ جانے اور نہ اسکا پتہ ونشان دریافت کرنے کا ارادہ کیا کیونکہ اِس امر کو وہ ایک نازک معاملہ سمجھتا تھا -

دوسرے دِن وہ پھر ملے - دو گھنٹہ سے زیادہ دیر تک رمنے مین پھرتے رہے ایک دوسرے سے محبّت کے عہد وپیمان اور قول وقرار لیتے اور دیتے اور ایسی میٹھی میٹھی پیار کی باتون مین مصروف رہے جو اُن لوگون کے کانون کو جو درحقیقت پیار کرتے ہین نہایت ہی بھلی معلوم ہوتی ہین - اِس موقع پر علحدہ ہونے کے وقت امیر اعظم نے وَرجینیا کو ایک خط دیا - گھر واپس آکے اُسنے ڈرتے اور کانپتے ہوے اُس خط کو کھولا مگر جو باعث اِسکے ڈر اور کانپنے کا تھا اس سے وہ خود ناواقف تھی - اسمین ایک ہزار روپیے کا ایک بنک نوٹ تھا اور سچی عاجزی سے وہ وہ باتین درج تھین کہ وَرجینیا اپنے چاہنے والے کی اِس تجویز سے جو اُسنے اِس غرض سے کی تھی کہ شادی کی تیاری مین جلدی کیجائے ناراض نہ ہو - اِس خط مین سراسر اشتیاق کا مضمون تھا اور لازوال پذیر محبّت کے قول وقرار اور عہد وپیمان درج تھے اور اس کل کارروائی سے ہر طرح کا لحاظ وپاس دوراندیشی اور عاقبت بینی ظاہر تھی جسنے اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی کے نرم دِل پر اپنا نقش جمایا اور جس سے کسی طرح کا ملال و رنج اسکو نہ ہوا -

دوسرے دِن دونون چاہنے والے پھر ملے - وَرجینیا نے الفاظ کے ذریعہ سے کسی قسم کا حوالہ یا اشارہ اپنے نیت کیے ہوے شوہر کی فیاضی اور دریادلی کی نسبت نہین کیا لیکن تاہم اُسنے اپنے طریقون اور اپنی نگاہون سے اس بات کو ثابت کیا کہ کس قدر پوری پوری اُسنے اسکی فیاضی کی قدر کی - پندرہ روز تک برابر ہر روز وہ رمنے مین ملتے رہے - اور ہر ملاقات مین اُنکو ایک دوسرے سے